الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعاً لست منہم فی شیء

بافضال الٰہی بہ اہتمام خالق ذوالجلال النسخہ

سنہ ۱۲۸۰

[illegible]

بتشہیر پانیہ ... فضل ... الحجہ ذو اقبال

بمطبع سنگی شیخ [illegible] طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین بعدہ مخفی نرہے کہ جب ملت اسلام مین بمفادِ قول مخبرِ صادق صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ الحدیث اخرجہ احمد والترمذی وابو داؤد والحاکم بہتر فرقے ضالّہ زائغہ قرناً بعد قرنٍ جنکی تفصیل کتبِ عقائدِ کلامیہ مین مبسوط ہی پیدا ہوئے تو اوسوقت بحکم استثنائی مذکور اور مصداق ہم الذین ہم علی ما انا علیہ واصحابی وفی روایۃ الا وہی الجماعۃ گروہِ اہل سنت فرقہ ناجیہ ٹھہرا اور موسوم بجماعت ہوا اور دین مرضی حق نے انکے طریقے مین انحصار پایا اور سائر فرق اہل باطل وزیغ کہلائے وماذا بعد الحق الا الضلال چنانچہ عہد نبوی سے ابتک طبقۃً بعد طبقۃٍ جب کسی فرقہ ضالہ نے سر اوٹھایا اور زبان کھولی آپ نبوت فرقہ ناجیہ نے جوابِ باصواب اونکا برہان وبیان وتیغ وسنان سے دیا یہان تک کہ بحکمِ لن تزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ عزو جل اخرجہ ابن ماجہ وغیرہ ہمیشہ غالب ومنصور رہے ہے اور رہینگے اور وہ بحکم نقذف بالحق

علی الباطل فیدمغه فاذا هو زاهق ہوا ر شرع ورذہب دمعمور ہجے اور ہوینگے بلکہ باقتضای انا الزبد
فیذهب جفاء و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ہمرو ہرد ہور سوا اہل سنت وجماعت کے
تمام فرقان اکثر طوائف باطلہ کا صفحہ روزگار پر باقی نرہا خصوصًا فتنہ تاتاریہ مین ایسے مفقود
ہوئے کہ گویا کبھی موجود نہ تھے فجعلناہم احادیث ومزقناہم کل ممزق وکفی اللہ المؤمنین
القتال اب اگر کوئی کہین مخفی ومستور ہی تو وہ بھی کان لم یکن شیئًا مذکورًا ہی لیکن منجملہ اہل شرع
سے بشرذمہ قلیلہ اثنا عشریہ کہ باقرار شوستری صاحب احقاق الحق وابوجعفر طوسی وسبحان علی وغیرہ
مذہب روافض ہی اور ہر زمانے مین اپنے عہد سعادت مہد مرتضوی سے آج تک نیا رنگ پکڑا
اور ہر قرن مین بطرز مرتبع نمایان ہوا اور ہر عصر مین اپنا نیا نام ولقب رکہا ہنوز بعض اقطار عالم
وقبائل بنی آدم خصوصًا دیار ایران مین قاطبةً اور ہندوستان مین جملةً باقی ہی لیمیز اللہ الخبیث
من الطیب چنانچہ اس زمانہ اخیر مین کہ ہمدوش عہد فترت وہم آغوش قیامت ہی اور زمانہ ظہور
مہدی آخر الزمان سے اقرب صاحب سیف مسلول وصاحب تحفہ وصاحب شوکت عمریہ خاصةً
صاحب منتہی الکلام وغیرہم نے بمصداق کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و
تنہون عن المنکر رہا سہا جھگڑا چکا دیا اور واسطے کسی رافضی کے مجال مناظرہ کا نہین چھوڑا
اور طریق تکلم کو ششش جہت سے مسدود کیا یہان تک کہ اعلم علماء متاخرین شیعہ مثل سبحان علیخان
وغیرہ نے بکرات ومرات اقرار فرار معرکہ قیل وقال سے بزبان وبیان کیا اور الزام اہل حق کو
حوالۂ ظہور صاحب الزمان فرمایا چنانچہ بعض مکاتیب نامبردہ سے ظاہر ہی کہ افحام خصم بدون
ظہور صاحب الامر والزمان ممکن نیست اور دوسری جگہہ لکہا ہی کہ بعضے از معضلات چنان
بوده اند کہ بجز معصوم ہیچکس از عہدۂ جواب آن بر نمی تواند آمد انتہی لیکن اسیر ہیچ جو دنیا عالم کون
وفا ہی اگر مفسدہ سے خالی ہو تو خلو شی اپنے موضوع کے سے لازم آوے اب تعدد زمانہ غدر
ہندوستان کے کہ ہے سبب سستی سبہے تباہ ہو گئے اور اہل علم انکے جواسٹ سب کے تھے
تقاضائے دوران سے مٹ گئے اور جو اقل قلیل رہ گئے انمین کوئی بسبب عسرت مفرط کے متوجہ معاش ہے

اور کوئی جو طالب عقبیٰ ہی اوسکو توجہ طرف ایسے ترہات و مہفوات کے نہین لیغنے تیرہ درون ناحق
شناس ہٹ دہرمی بے شرمی سے وہ بی اختلال عامۂ اہل سنت وجماعت کے کہ سیدہے سادے
مسلمان ہین اور مزاولت کتب مباحثہ کلامیہ کی نہین رکہتے ہوئے ہین چاہتے ہین کہ مثل ابلیس
پر تلبیس آگے پیچھے داہنے بائین سے آکر بتدلیس و تلمیع طریق قدیم سنت نبوی و صراط مستقیم مرتضوی
سے بہکا دین اسلئے وہی اگلے کاذ و مناظرے و برانے قصے و داستان کہ قدیم سے روافض
نے بمقابلہ اہل حق پیش کئے تھے اور اونکے جواب دندان شکن و دلائل ناطقہ متحن دیکہہ سن چکے تھے
اور لاجواب اور خانہ خراب ہو کر بیٹہہ رہے تھے اب پہیر اونکو بحذف اجوبہ مسکتۂ اہل سنت بہ تبدیل
تقریر و تغییر تعبیر لکہتے تڑپتے ہین اور ہر ایک سُنّی بے علم کو باغ سبز دکہلا کے خواہی نخواہی موجب
تشویش چشم و گوش اہل حق ہوتے ہین حالانکہ باقرار سبحان علی خان اعادہ دلائل سابقہ
بدون جواب الجواب موجب استہزا ہی کہ ان ہذا الا اساطیر الاولین انتہی چنانچہ تفصیل قلیل مکائد جلیل
رفضۂ ذلیل کی اوائل تحفۂ اثنا عشریہ مین مرقوم ہی معہذا اب بہی جب کوئی رسالہ یا کتاب شیعے
طرف سے بنتی ہی تو باوجودیکہ اشد الغصص فوت الفرص ہی متعاقب اوسکے اونکے بہی جواب تیر
پرواز اور پاسخ خانہ بر انداز قوت سے فعل مین آتا ہی چنانچہ اب تک حتی کتب بہ فیصلہ ما بین المحق
الطول تالیف ہوئی ہین اور اونکا بلاد متفرقہ مین علماء و طلبہ علم نے لکہدیا لیکن وجہ عدم شہرت
کتب اہل سنت کی یہہ ہی کہ شیعہ بفحوائی الہم الدنیا متمول ہین زر خطیر حرام صرف کر کے اپنے رسائل
بعد الطبع تشہیر کرتے ہین چنانچہ فی الحال بلدۂ لودیانہ و لکہنؤ مین مطبع مجمع البحرین وغیرہ خاص انکا
جاری ہوا ہی کہ اوسمین کتب رفضہ نا مطبوع طبع ہون بخلاف اہل سنت وجماعت کے کہ بمصداق
ولنا الآخرة تہیدست فاقہ مست ہین انکو اتنا مقدور کہان کہ اپنی کتابین اور رسالے چہپوا دین
اور جنکو کچہہ مقدور ہی اونکو توفیق نہین اگر کسی نے الا ماشاء اللہ ایک دو کتابین طبع کرا دین
تو دس بیس رکہی رہ گئین جو صاحب مطبع ہین اونکو نظر منافع پر ہی نہ مالک نفع و ضرر پر خدا کسی کو
ایسی توفیق دے کہ ایک کل اسی کام کے لئے جاری کرے یا زر کثیر صرف کرکے سب کتب مناظرہ

ف احتلال اہل تشیع

ف [illegible]

اہل سنت کو جو ہوا ہے اور انتقام واجبی اعداء رسول وآل رسول سے لے تو اوسوقت البتہ حقیقت
واقعی محسوس ہوا اور عجائب قدرت الٰہی مشہود کہ شیعہ شنیعہ نے کن کن تلمیعات جدید و محملات
غیر سدید سے بہ بس خام کہائی ہی اور پھر بموجب حدیث حضرت امام بحق ناطق ابو عبد اللہ جعفر صادق
علیہ السلام انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ اخرجہ الکلینی کیا کچہہ ذلت اوٹہائی ہی
چنانچہ مصداق اس اتفاق کا یہہ ہی کہ ان دنون ماہ محرم سن بارہ سو آسی ہجری مین ایک رسالہ
دیکہنے مین آیا جسکی لوح پر لکہا ہی از نتائج افکار عمدۃ الفضلا زبدۃ الکملا افضل المحققین فخر المدققین
الی قولہ جناب سید حافظ علی صاحب اور عنوان رسالہ مین بعد لفظ حافظ علی کے قید ابن بشارت
علی بہی زیادہ کی ہی اور دیباچہ رسالہ مین اجوبہ اسولہ مندرجہ و بعض فوائد ملحقہ معنون کو منسوب
طرف ابو الفضل عباس کے کیا ہی اور خاتمہ رسالہ مین چند فوائد زوائد کو بفوائد حافظیہ تعبیر فرمایا ہی
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دیباچہ و عبارات سوال اور فوائد حافظیہ نتیجہ فکر عمدۃ الفضلا ہی اور اجوبہ
اسولہ و بیانات مدسوسہ با فوائد ملحقہ افادات ابو الفضل عباس ہین گو اسجگہ مرتبہ سائل کا مجیب
سے افضل ہی اسلیئے کہ صفت مجیب مین اسیقدر لکہا ہی کہ شعر سنی السجایا لبیب زمان ؎
ابو الفضل عباس روشن بیان ؎ دلاور جوان مرد صاحب تمیز ؎ برادر نگ مصر فصاحت عزیز ؎
اور صفت سائل مین جو کچہہ لکہا ہی وہ عبارت لوح سے لائح ہی بار خدایا مگر یہہ سوال و جواب
اس راہ سے ہی کہ اذا لم تغلب فاخلب اسلیئے کہ واقع مین سارا رسالہ بائی بسم اللہ سے تائے
تمت تک ثمرات ابو الفضل سے ہی نہ نتائج حافظ علی سے گو جناب روشن بیان نے
بذلت سوال سے عار کر کے آپکو مجیب قرار دیا ہی اور اونکو سائل ٹہیرایا اور اپنی زبان سے
اونکی مدح کی اور اونکے بیان سے اپنی تعریف لکہی کہ ع من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو ؎
ولیکن بفحوائی المطلات استر الحضرۃ یہہ خیال نہ رہا کہ حریف حریف را مے شناسد یہ طمع کہل جائیگا
اور سائل مجیب ایک ہی قرار پائیگا گو مرتبہ سائل کا مجیب سے نازل ہو کہ الفک منک والکان
اجدع ولیکن غایت اس ایرپہیر کی صرف اتنی ہی کہ عوام بلاد دور دست جنکو تجسس حقائق امور نہین

مصداق اتفاق

[illegible]

الفاظِ شوکت وصولتِ مرحِ سنکر جانین کہ آخر یہہ کلام افضل المحققین ہی کہان تک موضوع و
مفتری ہوگا اور اس خیال سے عقائد و اعمال مین شک پیدا کرین گو ہر لفظ سے تحقیق
جہل و تدقیقِ سفاہت آشکار ہی اسلیئے کہ جو عباراتِ اعتراضات وغیرہ اگلے شیعون
نے بدولتِ مناظرہ اہلِ حق سُنیون سے سیکھہ سیکھہ خدا خدا کرکے مرتب کی تہی اونکو
سائلِ مجیب نے ایسا تباہ کر کے اور بگاڑ کے لکھا ہی کہ اب شیعیان اہلِ شعور اوسکو
دیکھہ کر غیرِ محرم مین ماتمِ عاشورا کرینگی اوسپر طرہ یہہ ہی کہ نہ ترتیب ہی اور نہ تہذیب
بلکہ نہایت پریشان ہی اور بے تفصیل و تبویب کہ اگر اوسکو حدیثِ خرافہ کہین تو
عین قدرشناسی ہی اور زُرافہ سمجہین تو فی الواقع افاضہ عباسی ہی نہ جواب کو
سوال سے تعلق اور نہ بیان کو مُبیّن سے مناسبت محض کج مج بیان بلکہ فی الواقع
جعفر زٹل کا ہزیان ملاحظہ اوسکی سے مثل سپیدۂ صبح آشکار ہی کہ مقصود صاحب
رسالہ کا اس خوگیر کی بھرتی سے کہ مصداق اذا ضحک القرد یکی استہ ہی صرف
تشہیر کرنا اپنی خباثتِ مستور کا اور ثابت کرنا سفاہت وجہالتِ مشہور کا ہی کہ
درجۂ تخمین سے مرتبہ یقین کو پہونچے اسواسطے کہ حافظ علی مذکور ساکن قصبہ ٹہور ضلع
بجنور ملازم ریاست اندور جنکو سائلِ مجیب ٹہیرایا ہی اور مصداق یحبون ان یحمدوا
بما لم یفعلوا بنایا ہی اونکو ہنوز مثل اور فارسی خوانون کے عبارتِ صحیح حسب محاورۂ
روزمرہ فصیح کامل الانشاء سالم الاملا جوڑنا تک نہین آتا سوال گانٹہنا تک بندی
کرنا دیباچہ لکہنا کتاب بنانا عبارت بوجہنا عربی سمجہنا کسکا اب جسکو شبہہ ہو وہ مبلغ
علم و فضل عمدۃ الفضلا کو محکِ امتحان پر لگا دیکہے عیان را چہ بیان ولیکن یہہ دست برد
دلاور جوان ہی کہ انکو مردِ مقدس پاکر زبدۃ الکملا بنایا اور باقل کو جریر مخطیر ایاس
منش کردہ ام رستم داستان + وگرنہ یلے بود در سیستان + انہون نے بہی دیکہا کہ صفت
مین ہترا لگے نہ پہٹکری زمرۂ مولفین دین و ایمان ہو [illegible]

ستشہید ون مین شامل اس ہدیۂ غیر مترقبہ کو بدل وجان قبول فرمایا سبحان اللہ خیرات
کے ٹکڑے سے بازار مین ڈکار یہہ نہ سمجھے کہ جو ہانڈی مین ہوگا سو ڈوئی مین نکل آویگا ؎
زبان لاف رسوا سکند ناقص کمالان را ٭ کہ رو بر خاک مالد پرفشانی بستہ بالان را ٭ اور جناب
ابوالفضل کے مصداق پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل مین اونکی کیا تعریف کیجئے کہ پیش ناظم ناثر
و پیش ناثر ناظم و پیش ہر دو ہیچ و پیش ہیچ ہر دو تجحر کا یہہ حال ہی کہ علم صرف و نحو جسے
فہم احادیث ائمہ ہدی ملتوی ہی اور ادراک مدلول نصوص او صیاء منطوی اوسکو علوم
ماحق مین معدود فرماتے ہین اور قضیہ کو برعکس ٹھیرالیتے ہین چنانچہ صفحہ بست و یکم رسالہ
سے عیان ہی اور سچائی مقال سے نمایان آور صحت عبارت کا یہہ منوال ہی کہ ہر چند سالہا
سال سے بلکہ بدو تمیز سے آج تک مشق انشانگاری اور نظامی و نثاری برابر جاری ہی اور
احباب نزدیک و دور سے اصلاح منظوم و منثور لیجاتے ہین ابتک بلطفہ تعالی اسقدر دستگاہ
حاصل نہین کہ مہزمرہ انشائی فارسی اغلاط و زلات سے مبرا معرا لکھہ سکین اسی رسالہ
دیکھو کہ گویا فہرست اغلاط ہی لفظ اصابہ کو بعین مہملہ عصابہ و اطالت کو طوالت و برکات
برتیت و کیفیات کو کوائف اور تشوق کو شائق اور ریاض نضرہ کو ریاض النظرہ بظا معجمہ
اور موصی الیہ وغیرہ کو ممدوح الیہ لکھا ہی اور اسی قیاس پر عبارات عربیہ کتب اہل سنت
کو بے سمجھے ہوئے غلط سلط نقل کیا ہی کہ اگر سب کو مضبوط کیجیے تو ایک دفتر گران ہو تو
لفظی مین ہو جاوے ؎ گر نویسم وصف آن بحید شود ٭ مثنوی ہفتاد من کاغد شود ٭ اور یہہ
اغلاط بیشمار طغیان قلم کاتب مطبع سے نہین اسلیے کہ ہمنے انکو زبان مؤلف اولی مالبلاغة
سے اسیطرح سنا ہی سو جب فارسی وضیع کا یہہ حال ہی تو عربی رفیع کا کیا مآل ہوگا
اور آلیساں اولاد جوان مرد صاحب تمیز پر اور رنگ بصر فصاحت عزیز محاورۂ عرب عربا ہو
استعمال کلمات طیبات کتاب اللہ و سنت بیضا کو کیا سمجھے گا اور اوس سے کیا استدلال و استنباط
مسائل کریگا شیخ کیا جانے صابون کا بہاؤ ولیکن عذر معقول اغلاط منقول وغیرہ کا یہہ ہوسکتا ہی

کہ مولفین شیعہ کو ضرورت تحصیل علوم و استدراک منطوق و مفہوم کی نہین اور نہ یہ ذات بدیہات
جدیدہ مین بلکہ مجتہدین شیعہ ہمیشہ ایسی ٹہوکرین کہایا کئے ہین اور صراط مستقیم سے گمراہ ہوا
کئے چنانچہ ناظرین صوارم و ذوالفقار جو بین طعن ارباب مجتہدین پر پوشیدہ نہین حتی کہ
سبحان علیخان صاحب نے حق دلدار بے مروت مین لکہا ہی کہ علوم ادبیہ سے کلیۃً اغماض
نظر رکہتے تہے کتاب عماد الاسلام مین اغلاط لفظی بہت ہین کہ خصم کو لداد و عناد کے محل اشرار
ہین حضور مجتہدین مین واسطے اصلاح کے عرض کیا تہا مگر بجہت مشاغل کثیرہ کے صورت نہ بنی
انتہت توجہ الغرض بفحوائے دلیل عقل المرء قولہ حال علم و جہل کا ایک لفظ سے کہل جاتا ہی
گو آدمی ظاہر مین اپنے کو لباس دانشمندون مین ظاہر کرے جو جاہی اسکی کہ صورت و معنی دونون مین
دانشمند ہو لیکن اتنی بات ہی کہ خطائی مولفین اہل علم کی اور طرح پر ہوتی تہی اور خطا نا واقفین کی
اور طرح پر پہلے زمانے مین کوئی بے اجازت اکابر کے جرأت تالیف پر نہین کر سکتا تہا اب
وہ زمانہ پہونچا ہی کہ جسکے پاس دوات و قلم و کاغذ ہی وہ جو چاہتا ہی سو لکہتا ہی کوئی نہین
پوچہتا کسیطرح کی روک ٹوک نہین ہے ؎ زمان قد تفرغ للفضول ٭ یسود کل ذی حمق جہول
فان حببتم فیہ ارتفاعا ٭ فکونوا جاہلین بلا عقول ٭ سبحان اللہ اوس بیہودہ دین کا کیا
پوچہنا جسکے سائل ایسے افضل المحققین ہون اور مجیب ایسے ولا ور جوان روشن بیان ہے ؎
اذا کان الغراب دلیل قوم ٭ سیہدیہم طریق الہالکینا ٭ بعد دیکہنے رسالہ کے معلوم ہوا کہ
اغلب مطالب اوسکے مسروق و منتحل ہین رسالہ تشیید المبانی و بارقہ ضیغمیہ و صوارم مجتہدین کو تنبیہ
و رسالہ تحفۃ الشیعہ و سہم صائب و ہدیہ ہمدانی و نزہہ کشمیری سے اور بعض مقاصد بعض دیگر سے
کہ مشت خاشاک کے بعد محنت فراہم کردہ اہم ٭ لیکن تخریب مبانی و تحریف معانی و حذف
سابق و اسقاط لاحق بایجاز مخل و اطناب ممل چنانچہ تصدیق اسکی وقت ملاحظۂ اجوبہ اقوال
مذکورہ کے بنوتا الاختصار بعض مواضع مین معلوم ہوگی بہرحال جب یہہ رسالہ گدائی و کاغذ ہوئی
ملاحظہ مین آیا اور اوسکے کلمات نازلہ و عبارات نازلہ و الفاظ طعن آمیز و تشنیع انگیز نے قلب

اہل حق کو ستایا اور سوقت بعض مؤمنین مخلصین للہ الدین نے باصرار تمام و استبداد مالا کلام چاہا
کہ جواب اس رسالۂ پر ضلالہ کا اردو زبان مین لکہا جاوے کہ ہر کسی کے سمجھ بوجھ مین سب بے تکلیف تکلف
آجاوے سو ہر چند اس گمنام بے نام ونشان کو مناظرہ ومحاضرہ سے کچھ کام نہ تہا کہ اپنے حال
پر اختلال مین گرفتار ہی اور کیت وذیت اہل دنیا سے برکنار رہتے کجا وصحبت نیک کس
خیال ادوست ٭ دارد بجوے چو مردم دیوانہ عالمے ٭ ونعم ما قیل ہے ما قصہ سکندر ودارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر ووفا مپرس ٭ خاصکر جواب ان ترہات الساس کا کہ مصداق تخیلات تتفلظ عند العامۃ وتستقبح بہا لدی
الخاصۃ ہین تحصیل حاصل وتطویل لاطائل ہی کہ ع ہمان حکایت زر باف و بوریا باف است ٭ لیکن جا ر ناچار بحکم
انا لسائل فلا تنہر وتقبح ات کسنہ جا وید دوون اسیر کردہ ٭ وگر صبور ترم آخر بدانا مرا ٭ بمقتضائے الدین النصیحۃ
یہ چند ورق بعبارت سلیس روزمرہ بے تکلف انشا پردازی عام فہم خاص پسند لکہے اور قول
مؤلف اولی بالتصرف کو اردو مین ترجمہ کیا الا ما شاء اللہ پہر اوسکا جواب تحقیقی والزامی باجمال
وتفصیل مناسب ہر مقام وملائم ہر مرام کے لکہا کہ لکل مقال مقام اور حتی الامکان بحکم ملکت
فاسجح الفاظ درشت وناز یبا سے احتراز واجب جانا اور صرف باسخ اصل مدعا بکشف التلمیع
وغیرہ اکتفا کیا اور جس جگہ مؤلف متصرف نے اپنے مدعا کو مطاوی کلام مین ادا کیا تہا یا بیان
بادلیل صریح وتنصیص صحیح مسلمات اہل سنت سے اعتزال فرمایا تہا اوسجگہ ہمنے بہی جواب ترکی
ترکی مطاوی عبارت مین بحوالہ کتب اہل حق لکھدیا اور تفصیل بے صرفہ سے کچھ کام نرکہا
صاحب شوق کو بعد دریافت بحث ونام کتاب کے مراجعت طرف اصل سہل ہی معہذا اس کلام
مجمل مین ہی اغلب مسائل منحل ہین اور مکائد واوہام شیعہ اہل التشیع پر منقلب اور مستاصل ہے
ضرتم قلبیا مضمرا لو تعت ٭ وقتم سریعا فی قلیب حضرتم ٭ سللتم سیوف البغی
للقتلنا ٭ قتلتم جمیعا بالتی قد سللتم ٭ ضرتم لنا سوء فجاء بضدہ ٭ ونلتم باضعاف
فذ ضرتم ٭ مکرتم بنا والمکر مصرع اہلہ ٭ فحاق بکم سوء کما قد مکرتم ٭ حصلتم لنا لکن
ثوینا برحمۃ ٭ بنا الظفر تم ساعۃ ما رحمتم ٭ لیکن یہان بتبعیت مخاطب غیر صحیح حسن تقریر

وضبطِ تحریر کو مطلق دخل و تغییر نہین حتی کہ اگر کلام کو وضعِ آدابِ مناظرہ پر کما حقہٗ ادا کیا جاتا ہے
تو نا لبا خروج طریقۂ جواب نویسی سے لازم آوے اور جناب مخاطب لبیب الزمان کی
خدمِ عالی مین اوسکا ایک حرف بھی لسنا وے بلکہ مضمون تو کجا ابہام بحیطواء علما ظہور مین
آوے اکثر کسان برانسے فہمہ: بعز ہزان جبہ التماس کہتم ✣ بناء علی ہذا اسلوب کلامیہ و آداب
دقیقہ تکلمیہ و مقامات معرکۃ الآراء و مناظرہ مرد آزما سے قطع نظر و غض بصر ہی جدبہ مرسخ
مخاطب کا دیکھا اور سیلوت اپنی حال بھی توڑی کہ بندہ درگاہ و تا بجانہ ہمراہ اور حسب طرف فرا مولف
معلوم کیا اور بہر تعاقب بات سے ندیا کہ ندو رمعہ حیث دارے ؎ چقدر بدشت وحشت بہ ہیبت
دویدہ ام من ✣ چقدر رمیدہ تو چقدر رسیدہ ام من ✣ ولیکن ظرفہ ماجرا ہی اور عجب قصہ
حیرت افزا کہ جب سے جناب لبیب زمان نے سُنا ہی کہ ردِ ہدیۂ مسترد لکھا جاتا ہی کہ ما اتانی
اللہ خیر مما اتٰکم بل انتم بہدیتکم تفرحون تلوون سے لگی ہی دم ناک مین ہی بقول شخصے
چور کی داڑہی مین تنکا بنا بر مقتضائے وقت و تقیۂ حال و مصلحتِ آل انتسابِ تالیفِ رسالۂ مذکورہ سے
طرف اپنے اظہارِ نفرتِ کلی و عارِ تمام و قیل و قال کرتے ہین حالانکہ دیباچۂ کتاب مین صریح نام مجیب کا
ابو الفضل عباس بیت مقام ہی اور لوح و عنوان رسالہ مین بغرضِ انطباع کتاب شہرتِ خطاب
نام حافظ علی مستتم ہی فرماتے ہین کہ یہہ رسالہ ہمارا انہین سید ابو الفضل عباس مفتی شیعہ
مولفِ من و سلوی نزیلِ بلدہ کانپور کا ہی سبحان اللہ چوری و سرزوری یہہ جلاہے کا تیر نہو بہان
بعض مسودہ اصل دستخطی سامی موجود ہی اور حقیقتِ واقعی مشہود اور بحکم لہا منہا علیہا شواہد
صدہا وجوہ صحتِ تالیف گرامی کی منضود بلکہ خود نزدیک آپکے ہونا اس ہدیۂ مسروقہ کا نتیجہ فکر
سامی سے بحکم بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ برائی العین بدیہی الثبوت ہی
اور نزدیک حاضر خلائق کے بحکم فلتعرفنہم بسیماہم ولتعرفنہم فی لحن القول مرتبۂ حق الیقین
مین معدود خصوصًا نزدیک اس مخلصِ بے ریا کے کہ مثل آپکے انتساب اس جواب سے
بسبب فقدانِ لیاقتِ مخاطب کے بنہایت مستنکف بلکہ مستحیی نہی کیونکہ باوجود سوابق مانذ بود

جواب سخیف

زبانِ لبیب جو ایسکا معروف

یہجا ذکر حمام و عود و تسبیح و مسالے مخفی رہنا طرز تحریر و وضع تقریر کا محالات عادیہ سے ہی
نہ پہر سکینگے کہ خواہی جامہ پوش پکرن انداز قدرا مے شناسم ٭ یہان اکثر مسودہ مین
عذر الخط بعضہ لیشبہ بعضا بہی تسلی ہوگا کہ لم یات نفیعم ایمانہم لما راو باسنا و لیکن ہمہ کہیئے
کہ وہ دباش و مرد باش ہمنے اسی جگہ سے کتنے پرچے رقعے لکھکر بہیجا تہا اور اقرار کرانا
ہزیان و اغلاط رسالہ کا اور حاصل کرنا بعض کتب شیعہ کا چاہا تہا و لیکن بقحوائے بہیاجی بہیر اونٹ
پلوائین بند کے پہلوان نہین بنتے کے ہر بار حیلہ و حوالہ سے دم دبا گئے اور خطاب و کتاب
دہر نو سے بیٹہا پہیر گئے بقول مجتہد فانی کو فتہ ہند کہ کتاب مذہب خود زنہار نباید داد کہ
شاید در کمین باشد و قصد الزام نماید انتہی ہمنے بہی واقعہ طلبی کو ضروری نہ سمجھکر درگذر کی کہ
ذرہم فی طغیانہم یعمہون حالانکہ غرض ہماری صرف استدراک واقعات تہی نہ انقیاع محاولات
معہذا مراتب اخلاص و نیاز مندی کے نسبت جناب سنی التجایا کے ہنوز بحال و برقرار ہین
الآن کما کان آپ ہرگز اس رد و بدل لیل و نہار کو محمول کسی اور خلل و علل حال و مستقبل پر کرین
اور گوشہ خاطر عاطر مین خار خس کدورت و آزردگی کو جگہ نہین کیونکہ بادی اس مادی کے شیعہ ہین
اب جو کچہ بے اندامی بابت اس بدنامی کے نصیب روزگار خجستہ آثار سامی ہو وہ سب زیبا
و سزاوار ہی کہ خود کردہ را چہ درمان مسلمانون کی ریاست مین رہنا اور انکے دین کا رد کرنا
نمک خوردن نمکدان را شکستن ہی خیر ہمکو تو تمسے آرزوئے مناظرہ زبانی کی جلسۂ عام مین تہی وہ
میسر نآئی اور دل ہی کے اندر خون ہوکر رہگئی بارے اب ایسا کیجیئے کہ اگر بر رہ نفسانیت و ہمنشینی
شیاروزی جہال انکو ہوس جواب نگاری ناصواب گہیرے اور روح شیطان الطاق دغدغہ
پاسخ گذاری کرے تو جواب اسکا خود ہی زیب رقم فرمائیے یہ نہو کہ جنکو روزمرہ خطوط جاتے ہین
اور اونسے وعدہ جواب نویسی مکرر ستکر لئے جاتے ہین اور بار ہا علی رؤس الاشہاد بہر
دوکان اونکے حق مین یہہ کلمہ صدق ترجمان زبان انصاف بنیان پر جاری ہوتا ہی س
واحد العینے کہ بر ہم سے زند آفاق را ٭ وائی گر چشم دگرے بود قوم ساق را ٭ اونکی بہر التماس

وچاپلوسی کیجاوے کہ جب یہہ مسترد طیار ہو کر مطبوع خاص و عام ہو تو جواب اوسکا واسطے رفع
یقینِ عجز و جہل شیعہ کے ضرور مرقوم ہو اگرچہ برائی نام ہو ولیکن یہہ تمنائے محال (پوری) ہوتی
نظر نہین آتی ع ای بسا آرزو کہ خاک شدہ ✤ بجہر کیفما اتفق و کائنا ما کان ارباب کونسل کے
لکہنؤ سے لودیانہ تک خوشامد ہوگی اور پنچایت کی ٹہیر لگی اور کاغذ کے گہوڑے بسبیلِ ڈاک
بیاپی دوڑینگے کہ تحت الوصی بل الاوصیا انتصار الاولیا وکوئی جواب الجواب لکہوا دیا
کمترین اہلِ سنت کو نک دو اور ہیچمدان کو تشویش پاسخ گزاری دامنگیر حال ہوگی اور فکر رد
وقدح نشتر فروش مقال بنی گی خیر اگر ایسا ہوا تو ہرچند سکہائے بوت دربار نہین کرتے
اور یہہ رازِ مخفی برملا ہوگا اور بدنامی لاحق بنسبت سابق کے اضعاف مضاعف ہوگی لیکن
ہمارا لطف جاتا رہیگا کیونکہ بفحوائے ایاک اعنی فاسمعی یا جارۃ یہہ مناظرہ خاص ہی عام نہین ساری
خلقِ خدا سے (؟) ایک کا کام نہین اور اوسوقت ہم بہی بقصدِ جواب نگاری نکہینگے کہ بیقین
خطاب لطفِ کلام نہین ع گاہ گاہ از نظرم مست و غزلخوان بگذر ✤ ورنہ بر عہدِ من نیست
کہ رسوا باشم ✤ اور بشرطِ پاسخ گزاری سامی یہہ بہی مشروط ہی کہ خلاف ماضی جسطرح پر تحریر
مین اتفاق رد اہلِ سنت ہوا ہی کہ ہر خس و خار کو بحکم الغریق یتشبث بکل حشیش بحکم نص قاطع و برہان
ساطع مین رکہا ہی اور ہر کتاب ناصواب سے کورانہ انتقال و استدلال کیا ہی کہ مان نمان مین تیرا
مہمان اور ہر جگہہ کذب و فریہ کو استعمال فرمایا ہی کہ موجب ریشخند ہر نادان و دانشمند اور کالائی
بدبرش خاوندی اب آیندہ بہی اوسیطرح بر مطابق محاسن اخلاق شہرہ آفاق کے گذر اوقات
بجواب الجواب کتاب لاجواب صرف دشنام بازی گاؤ تازی حیلہ سازی بہانہ پردازی پر نہو کہ فقط
برائی دفع الوقتے دوسرے آپ گیدڑ بہبکی دکہلائین روبہ بازی جتلائین شتر گربہ لائین رقص الجمل
فرمائین جہوٹی باتین بنائین دوستونکو رولائین دشمنونکو ہنسائین بلکہ للہ وللوصی دمِ حجر الصفاف فرمائین
اور ہر نقیر و قطمیر سے تعرض کرین اور ہر قلیل و کثیر مین بحث جاری فرمائین اور ہر مقام مین الزام
خصم کا مسلّماتِ خصم اور عقلِ صحیح اور نصِ صریح سے نصب العین رکہین، کہ ہذا فیہ امر من المنن ! الزام

وجہ اختصار جواب

مناقض مدعا ان سید مسلم خصم ناممکن ہی اور اگر یہ بات میسر ہو سکے تو زہی معیار تضییع وقت نکردن کہ کوہ
کندن وکاہ برآوردن سے ہمنے اس رسالہ مین طریقۂ اختصار کو اسی نظر سے اختیار کیا ہی کہ بعد امتحان
جواب کے بصورت صواب ہم بھی رد جواب الجواب بہ بسط لائق و تفصیل فائق کرینگے اور ایک عالم کو واسطے
تماشائی عید غدیر کے سامان کلبۂ احزان بنا دینگے بشرطیکہ آپ خود متصدی جواب ہون نہ کوئی
ہر شیخ و شاب چنانچہ ہمنے اس کتاب کو ایک مہینے مین مسودہ کیا ہے تم دو مہینے بلکہ تین چار مہینے مین
جواب لکھوا اور بصورت توقف انطباع نسخۂ قلمی عنایت فرماؤ یہان تک کہ اگر مطلب و مدعا کسی عبارت
کتاب شیعہ و سنی کا ذہن عالی مین نہ آوے تو اوسکو بھی بر طبق عادت مستمرہ کسی سے دریافت کرلو پھر
موقع اعتراض و طعن و رد مین صرف کرو کہ اہل حق کو ہر طرح غرض اصلی احقاق حق سے ہی نہ جرح حق
و دلیل حق سے لیہلک من ہلک عن بینة و یحیی من حی عن بینة ع تا یار کرا خواہد و میلش بکہ باشد
ہمکو دینے کتاب کے لکھنے جواب مین مثل بعض احباب مرتاب کے ہرگز بخل نہین کیونکہ تقیہ و کذب دونو
مذہب اہل سنت مین حرام ہین اور فریب و مبارزی علی طرف التمام سے ستم بیان بد اندیش
میتوان کردن و خجل ز راستی خویش میتوان کردن + ہذا و قد سمیت ہذہ الرسالة الکاشفة الا لغیا
عما وسوس الخناس و لقبتہ بمیزان العدل فی رد ہفوات ابی الفضل واللہ ولی التوفیق و
بیدہ ازمة الجمع والتفریق قولہ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ اقول
یہ آیۂ کریمہ قرآن مجید مین زبان اہل جنت سے حکایةً منقول ہی اور سباق اسکا یہ ہی ونزعنا ما فی
صدورہم من غل تجری من تحتہم الانہار وقالوا الحمد للہ الذی ہدانا لہذا الخ سو مصداق اسکے اہل سنت
ہین نہ رافضی کیونکہ شیعہ اہل کنیہ مین نصحاف سینہ اک سفینہ لیس مثلہا اور لفظ ہدانا لہذا سے
دین رفض کو قصد کرنا اور اوسکو ہدایت من جانب اللہ سمجھنا خلاف سیاق و سباق کے یہ سبب ہی اسلیے
کہ ختم اس حکایة کا یون ہی فاذن مؤذن بینہم ان لعنة اللہ علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل اللہ
ویبغونہا عوجا اور ظالم و صاد سبیل و مبتغی عوج ہونا امامیہ کا ظاہر ہی نہ اہل سنت کا اس جگہ
ہدانا کو از قبیل فاہدوہم الی صراط الجحیم سمجھنا چاہیئے کیونکہ ایراد کریمۂ مذکورہ کا بدایت رسالہ ہذا مین

بطریقِ اقتباس عوج لسان ہی بے ملاحظہ مصداق سیاق وسباق دلیلِ جہل ونفاق وعلامتِ
شقاق ہی فانہم قولہ وتعریفِ خیارِ صحاب غیر مرتدین علی الاعقاب جواب مراد مرتدین سے
اگر وہ لوگ ہین جنہنے خلیفۂ اولِ رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے جدال وقتال کیا تو اونکو کوئی اہلِ
اصحاب نہین کہتا اسصورت مین یہہ قید احترازی زائد ہی بلکہ لغو اور اگر معاذ اللہ مراد انصار ومہاجرین ہین
تو کسی کتاب معتمد شیعہ مین بہی کوئی حدیث وقول ائمہ ہدی کا تغیر انکے ارتداد بلکہ ذم پر پایا نہین جاتا
کلینی نے کافی مین تصریح کی ہی سات رجحانِ ایمان مہاجرین اولین کے کہ انکا ایمان راجح ہی ایمان
سائر امت پر اور نیز کافی وغیرہ احادیث شیعہ سے ثابت ہی کہ جو کوئی کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے
وہ خود کافر ہوجاتا ہی اور جو کسی بیگناہ کو طرف کسی گناہ کے نسبت کرتا ہی وبال وسکا اہل غیبت کے
بہی گذر جاتا ہی قولہ صرفِ اوقاتِ عزیز اطاعتِ حضرتِ سبحان مین کی جواب مراد اس سبحان سے
سبحان علی خانصاحب ہین نہ اللہ صاحب اسلیئے کہ ہیولی اس رسالہ کا انہین کی دریوزہ گری کا [illegible]
کیا ہی چنانچہ فقرہ مابعد کہ پیوستہ تحقیقِ مذہبِ حق وطریقِ صواب منہا یم مؤید اسکا ہی ولیکن چہ
ہذیان مین آنکو نسبت اونکے یدِ طولیٰ ہی اسلیئے اسجگہ یہہ مثل صادق ہی بڑے میان تو بڑے میان اور
چہوٹے میان سبحان اللہ قولہ صحبتِ احبابِ کریم النفس کو مغتنمات سے گنا جواب مراد اس عبارت
سے جناب منشی کریم علی صاحب ہین وہو کما تری قولہ ہدیۃ المؤمنین وہدایۃ المسلمین نام رکہا جواب
کلینی مین امام جعفر صادق سے روایت ہی کہ کفوا عن الناس ولاتدعوا احدا الی امرکم اور کشف الغمہ مین ہے
امام رضا سے کہ لاایمان لمن لاتقیۃ لہ فقیل یاابن رسول اللہ الی متی قال الی وقتِ یوم معلوم وہو خروج قائمنا
فمن ترک التقیۃ قبل خروج قائمنا فلیس منا اور جامع الاخبار مین ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تارک التقیۃ
کتارک الصلوۃ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایتِ مسلمین مخالف امر نبیؐ واوصیا ہی اور اومین ضرور ہے
غیر وترکِ تقیہ لازم آتا ہی اور جو تارکِ تقیہ ہی وہ مومن نہین اور جو تفرقہ کہ آپنے درمیان مومن و
مسلم کے صفحہ ا کا ہی رسالہ مین بعنوانِ فائدہ بیان کیا ہی اور اس تتمہ مین گویا تعریض طرف امر سکے
کی ہی سو جواب اوسکا بفحوای قضیۂ زمین برسر زمین اوسی جگہہ آپ کو ملے گا قولہ ترجمہ ضروری

عبارات عربیہ کا حاشیہ وین اسطور پر بایجاز و اختصار لکھا **جواب** یہ ترجمہ بھی غالباً ہین سے مسروق
ہی جہان سے عبارت عربیہ منتقل ہی اور قید ایجاز وغیرہ اسلیئے ہی کہ اگر ترجمہ مطابق مترجم لہٗ نہو
تو اعتراض مخالف سے حیلۂ فرار حاصل رہے والا وہی بات ہی اکتفا وانسا گا **قولہ** چند فوائد
دینیہ کتب معتبرہ سے نکال کے اپنی طرف سے ضمیمہ کیا **جواب** یہ فوائد نامعتبرہ کہ غالباً مسروق ہین
رسالۂ احیاء المیت سے نیز شکم زا دساحی ہین نہ حافظ علی ہامی اِن ہی الا افتنانک **قولہ** ہر چند علمائے کرام
ومجتہدین عظام نے کوئی امر باقی نہین چھوڑا صاحب کا لکھنا ضرور ہو لیکن ع ہر گلے را رنگ و بوئی دیگر است
جواب سچ ہی اذا قلت العقول کثرت الفضول ع حاصل تحصیل نا حاصل تحصیل حاصل بودہ است ؞ **قولہ**
محض بامید حصول ثواب اعلان کلمۃ الحق والصواب یہہ کتاب لکھی **جواب** جب کہ مصارعت قدیم
حضرات امامیہ خلاف و مضادّ امر تقیہ و نص کتمان دین و مقتضیات عقلیہ و نقلیہ وغیرہ موجب نفع
نہوئی تو یہہ مقاومت جدید و مصارعت غیر مفید دیکھیئے کیونکر محصّل ثواب و مثلِ صواب
ہوگی اسلیئے کہ آپکا ہنگامہ مونہہ پر آتا ہی **قولہ** سوال لی قولہ آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت بعد
میرے تہتر فرقے پر منقسم ہوگی ایک انمین سے ناجی ہی باقی دوزخ مین جائینگے پس مین حیران
ہوں کہ فرقۂ ناجیہ کون ہی اسلیئے کہ ہر فرقہ آپکو ناجی قرار دیتا ہی **جواب** بغل مین لڑکا شہر مین
ڈھنڈھورا آپ کو ناحق حیرت ہوئی اسی حدیث مین تو جواب اس سوال کا اور بیان فرقۂ ناجیہ کا
موجود ہی کہ ما انا علیہ واصحابی اور مصداق اسکے اہل سنت ہین نہ شیعہ کیونکہ نزدیک شیعہ
کے سب صحابی مرتد ہوگئے الا دو تین چار اور امامیہ بجائے اصحابی کے اہلبیتی کہتے ہین سو
اس تقدیر پر بھی کچھ تعارض نہین اسلیئے کہ اہل بیت بھی داخل اصحاب ہین جیسے حسنؓ حسینؓ
فاطمہ رقیہ ام کلثوم و زینب اولاد آنحضرت اور عائشہ و حفصہ وغیرہ ازواج مطہرات نبوی
و عباس و علی و جعفر و عقیل اور اولاد عباس کہ یہ سب اصحاب بھی ہین اور اہل بیت بھی اور
قاعدہ الحدیث یفسر بعضہ بعضاً متفق علیہ فریقین ہی اور ظاہر ہی کہ شیعہ لاعن و طاعن ہین
سب کے ازواج و بنات کے سوا فاطمہ و خدیجہ کے تو یہہ تابع اہل بیت نہ ٹھہرے اور اگر اہلبیت کو

مختصر کہین بچتی ہین تو شرعاً وعقلاً باطل ہی کما ہو مصرح فی موضعہ سطیح اگر دین اہلبیت کو غیر دین صحابہ کہین تو وہ بدیہی البطلان محتاج برہان ہی کیونکہ مخالف خبر متواتر مشہور ہی پس ثابت ہوا کہ فرقۂ ناجیہ وہ ہی جو طریقۂ صحاب واہلبیت دونون پر ہی وما ہو الا اہل السنۃ والجماعۃ

قولہ جواب الی قولہ امام غزالی پیشوائی اہل سنت وجماعت رسالۂ معرفۃ المذاہب مین لکھتا ہی جواب قطع نظر عدم مطابقت اس جواب کے ساتھ سوال مذکور کے یہ رسالہ فارسی محمود طاہر غزالی معتزلی کا ہی نہ امام ابو حامد غزالی کا اور مجالس المومنین مین ہی کہ اہل حق شیعہ ومعتزلہ کو ایک چیز جانتے ہین اور دبستان مذاہب مین لکھا ہی کہ جب معتزلہ ومتکلمین پیدا ہوئے تو بعضے روافض نے غلو وتقصیر سے رجوع کیا او رمعتزلی ہوگئے انتہی پس معتزلی کو پیشوائی اہل سنت ٹہیرا کر نسبت یا نام یا لقب مشترک سے سنیونکو دہوکا دینا مصداق قولہ تعالی نباہی یُخَادِعُونَ اللّٰہَ وَالَّذِینَ آمَنُوا وَمَا یَخْدَعُونَ اِلَّا اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُونَ قولہ سید مرتضی علم الہدی مجتہد امامیہ نے رسالہ تبصرۃ العوام مین امامیہ اثنا عشریہ کو ناجی قرار دیا ہی جواب نادر کمالات دیگر جناب تاریخ دان نیز شنید سید مرتضی ابو القاسم ثمانینی برادر رضی مجتہد امامیہ جنکا لقب علم الہدی ہی اور شخص ہی اور سید مرتضی رازی صاحب تبصرۃ العوام اور شخص ہی اول قدما و فقہاء متکلمین امامیہ ہی سنہ تین سو پچپن ہجری مین پیدا ہوا اور اسی سال جیا اور ثانی سالہای دراز اوس سے متاخر ہی چنانچہ کتاب اوسکی کہ مملو ہی نقول با قوال علمائی متاخرین شیعہ سے اول دلیل ہی اس مدعا پر پس جبکہ تمکو اپنے گہر کی ایسی تحقیق ہی تو مذہب اہل سنت مین خدا جانے کیسی تدقیق ہوگی شعر تو بر اوج فلک چہ دانی چیست ٭ چون ندانی کہ در سرائی تو کیست معہذا ادلۂ نجات امامیہ کے کہ صاحب تبصرہ نے لکھے ہونگے یہی ہونگے جو تمنے زیب قلم فرمائے سو تمنے اوڑائین اور ہمنے بہون بہون کہائین قولہ حقیقت مین اہل جبلہ فرقہ کی شیعہ وسنی ہی دو گروہ ہین جواب دبستان مین اس قول کو ابو جعفر طوسی سے

غزالی دو شخص مین

سید مرتضی دو شخص مین

باین لفظ نقل کیا ہی کہ اصل این ہفتا دو ست گروہ دو مذہب است نواصب و روافض الخ نہ بلفظ
سُنّی و شیعہ سو قطع نظر سرقہ و خیانت نقل کی رافض ہونا امامیہ کا باقرار طوسی ثابت ہوا
اور ناجی ہونا اہل سنت کا جب مسلم ہو کہ انکی کتب سے نقل کیا جاوے کیونکہ الزام خصم بمسلمات
خصم ہوتا ہی نہ بغیر اوسکے معہذا اصل ہونا شیعہ کا واسطے تفرق جملہ فرق کے مسلم ہی
کیونکہ حق تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ و
اخرج الطبرانی وغیرہ لبسند جید عن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلعم قال لعائشۃ یا عائشۃ
ان الذین فرقوا دینهم وکانوا شیعا ہم اصحاب البدع والاہواء من ہذہ الامۃ اور
اصل تفرق ہونا سُنّی کا احتیاج سند رکھتا ہی واین ذالک کیونکہ سُنّی بنص قرآن ممنوع ہین
تفرق سے قال اللہ تعالی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ **قولہ** دبستان مذاہب
مین کہتا ہی کہ اٹھارہ فرقے شیعہ ہین اور پچپن فرقے اہل سنت وجماعت سب تہتر ہوئے
جواب تعلیم ششم دبستان مذاہب مین اس قولکو نظر دوم اعتقاد شیعہ مین بذیل قول
سابق طوسی اس عبارت سے نقل کیا ہی کہ بعد ازان مذاہب نواصب منشعب به پنجاه و پنج
فرقہ شد و مذہب روافض به ہیجدہ فرقہ انتہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قول بہی طوسی کا ہے
نہ صاحب دبستان کا معہذا اوسمین لفظ نواصب ہی نہ اہلسنت حالانکہ نواصب نزدیک
اہلسنت کے بہی مطرود و مردود ہین نہ مقبول پس یہہ نقل مانحن فیہ سے خارج ہی **قولہ**
جنات الخلود مین ہی کہ سُنّی اڑتالیس فرقہ ہین **جواب** یہہ روایت شیعی کی ہی سُنّی پر
حجت نہین **قولہ** سابق گروہ وہابیہ بہی مذہب رکہتے تھے یعنی حنبلی پھر تقلید چہوڑ کر
عمل ظاہر قرآن وحدیث پر کرنے لگے **جواب** معلوم نہین کہ یہہ دعوی کونسی کتاب
سے منقول ہوگا اسلیئے کہ مقلدین احمد بن حنبل کبہی تا یہہ نہین کہلائے اور نہ اہل حق وہابی
ہین بلکہ اس لقب مستحدث سے عار کرتے ہین اور جو لوگ ظاہر قرآن وحدیث پر عمل کرتے
ہین وہ ظاہریہ ہین نہ وہابی اور جو آپ کو وہابی کہتے ہین وہ صاحب مذہب نہین بلکہ عوام

کالانعام ہین کیونکہ اہلسنت منحصر ہین مقلدین ائمہ اربعہ ہین جبار علی ہدایۃ مثلہ سے ... عبور
تفنن عبارت لکہا ہی کہ تبدیل ذائقہ مضائقہ ندارد **قولہ** مخص کلام سنت وجماعت مراد
پیرو ہین ان چار شخص سے ہی یعنی امام ابو حنیفہ وامام شافعی وامام مالک وامام احمد بن حنبل
جواب یہ دعوی تمہارا بحکم ان الکذوب قد یصدق بے شبہہ مطابق واقع ونفس الامر ہی
سو حقیقت مین یہ چارون ایک ہی چیز ہین بنابر اتحاد حصول عقاید واعمال اور خلاف قلیل
انکا فروع مین مضر نہین اس سے عدم تفرق اہلسنت کا کما حقہ ثابت ہی کہ ان ہذا صراطی
مستقیما فاتبعوہ **قولہ** اور یہ آپسمین اکثر مسائل مین اختلاف رکہتے ہین **جواب** واشیعۃ اعظم
منہم اختلافا فما ہو جوابہم فہو جوابنا **قولہ** کما کہ ان چارون مذہب کو آپسمین مشاجرات بہت ہین
خصوصا حنفیہ شافعیہ کے **جواب** یہ مشاجرات اصول عقاید واعمال مین ہین یا فروع
مسائل مین اگر اصول مراد ہین تو بدیہی البطلان ہی اسلئے کہ اس بابت کوئی قصا جھگڑا
انمین نہین ومن ادعی فعلیہ البیان اور اگر مراد فروع ہین تو وہ منجر بتضلیل وتکفیر یکدیگر
نہین کہ مشاجرہ انمین دلیل بطلان مذہب ٹھیری چنانچہ قول سامی کہ باوصف این خلاف
چون در اصل فطرت یک اند تصدیق یکدیگر میکنند انتہی تصدیق اسکی کرتا ہی معہذا اتفاق
نسبت اختلاف کی بہت ہی چنانچہ بعد تفحص واستقرار کے مجموع مسائل مختلف فیہ مذاہب اربعہ
مین تین سو کچ مسئلہ فرعی پائے ہین جنمین نص صریح موجود نہین بخلاف شیعہ کے کہ انکے
اصول مین اختلاف فاحش ہی چہ جائے فروع کی اور ہر ایک فرقہ دوسرے کی تضلیل وتکفیر کرتا ہی
چنانچہ ستے ہی صفحہ اکسٹھ رسالہ مین لکہا ہی کہ سوا فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ کے سب گمراہ
ہین انتہی اسیطرح کیسانیہ وناوسیہ واسمعیلیہ وغیرہ کہتے ہین کہ جو ہمارے سوا ہین اثنا عشریہ
ہون یا اور کوئی وہ گمراہ ہین پس اگر اماسیہ کا تفحص کرین تو فقط اثنا عشریہ ہزار مسئلہ
فروعی مین باہم مخالف ومختلف ہین حالانکہ اون مسائل مین نصوص صریحہ ائمہ ہدی موجود
ہین یہ امر نزدیک اوسکے جسکو کتب قدیمہ وجدیدہ طائفہ پر اطلاع تام حاصل ہی مسلم الثبوت

ف اختلاف حنفیہ وشافعیہ

ف تعجب ... تعصب شیعہ

ف اختلاف ... باہمی

ہی اگر کوئی جاہل بے علم انکار کرے تو محل شکایت نہیں **قولہ** عقیدۂ سنت و جماعت یہہ ہی
جواب منجملہ ان عقائد کے آپنے یہہ بہی لکہا ہی کہ اول خلفاء بنی امیہ معاویہ اور آخر
انکا مروان حمار ہی ۱۳۲ سنہ مین ابو العباس سفاح خلیفہ ہوا اور دولتِ عباسیہ کی ۶۵۶ سنہ
تمام ہوگئی آخر انکا مستعصم تہا جو ہلاکو خان کے ہات سے ہلاک ہوا الی آخرہ سو یہہ عقیدہ
جس کتاب عقائدِ اہل سنت مین لکہا ہو اوسکا نام للہ عنایت ہو نہین تو بس کہ میان بس کی
دیکہا مینے تیر الشکر **قولہ** قصۂ حکمین کا آیندہ مفصل لکہا جاویگا **جواب** یہہ وعدہ مفصل مجمل بہی
ادا ہوا کیونکہ علامات منافق مین آیا ہی اذا وعد اخلف اور اہل تجربہ نے کہا ہی کہ دروغگو را
حافظہ نباشد اور یہہ پہلا وعدہ ہی دوسرے تیسرے کا خدا حافظ **قولہ** القصہ معاویہ
نزدیک سنیون کے خلیفہ پنجم ہی **جواب** یہہ لفظ مسروق ہی عبارت رسالہ تشئید وغیرہ سے
تقلیداً الا لبصیرۃ اسلیئے کہ کتب اہل سنت باعلی صوت منادی ہین کہ معاویہ ملوک مین ہین
رضی اللہ تعالی عنہ نہ خلفاء راشدین مین حتی کہ ابہی چند سطر پہلے اسکے آپنے بہی اسکا اقرار
کیا ہی کہ ہرگاہ معاویہ بخلافت رسید ایام خلافت راشدہ تمام شدہ بود ریاست اسلام بسلطنت
سلطنت گشت انتہی بلفظکم لیکن انکہہ کا پانی ڈہلگیا ہی ورنہ شرح عقائد تفتازانی مین دیکہو کیا
لکہا ہی معاویۃ ومن بعدہ لا یکونون خلفاء بل ملوکا وامراء اور تہذیب الکلام مین ہی فانقلبت
الامامۃ بعد ثلثین الی الملک والسلطنۃ اور فضل بن روزبہان نے ابطال الباطل مین بذکر معاویہ
رضی اللہ عنہ لکہا ہی انہ لم یکن من الخلفاء الی قولہ فانہ کان من ملوک الاسلام اور فتح الباری
مین ہی واما معاویۃ ومن بعدہ فعلی طریقۃ الملوک ولو سموا خلفاء اور شرح فقہ اکبر مین ہی
اول الملوک معاویۃ بلکہ ابن عبد البر نے خود حضرت معاویہ سے نقل کیا ہی کہ انہ کان یقول
انا اول الملوک **قولہ** القاب چارون خلیفہ کے مقرر کیئے ہین اول صدیق دوم فاروق سوم
ذی النورین چہارم اسد اللہ **جواب** صاحب منہج المقال فی تحقیق احوال الرجال نے
فضیل سے کہ اصحاب ائمہ ہدی علیہم السلام سے ہی ذیل حدیث ان الجنۃ لیشتاق

ف عقیدۂ سنت و جماعت

ف خلاف وعدہ

ف [illegible] معاویہ نہ خلیفہ

ف القاب خلفا

زبان فاروق پر ذکر کیا ہی اور ذی النورین بسبب تزوج دو دختر نبوی کے ملقب ہین لقب
ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ القاب زمانۂ نبوی مین مشہور و معروف تھے کیونکہ اگر ایجاد
اہلسنت ہوتی تو ائمہ ہدی ہرگز اس لقب سے اونکو یاد نفرماتے حالانکہ علی بن عیسی
اردبیلی نے کتاب کشف الغمہ مین امام جعفر صادق عن ابیہ عن جدہ علی بن ابیطالب سے
روایت کیا ہی کہ قد سمی ابا بکر رسول اللہ والمہاجرون والانصار صدیقا ومن لم یصدقہ
فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ **قولہ** دس آدمیونکو قطعی جنتی کہتے ہین **جواب**
صاحب حق الیقین نے دلیل اس طعن کی یہہ لکھی ہی کہ عقلا یہہ بات جائز نہین کہ حق تعالے
غیر معصوم کو خبر دے کہ عاقبت اوسکی بہشت ہی اسلئے کہ اسمین حرص دینا ہی اوسکا قبیح پر
انتہی سو یہہ بھی مغالطہ صریح ہی اسلئے کہ بالاتفاق ثابت ہی کہ خدا نے اہل بدر و بیعت الرضوان
کو بشارت مغفرت دی ہی اور ہونا ان دسون کا رئیس مہاجرین و انصار اور شریک
بیعت الرضوان اور زمرۂ اہل بدر مین سے بے شبہہ بنص قرآن و حدیث ثابت ہی یہان تک کہ شعرا
اسلام نے اس مضمونکو اشعار مین داخل کیا ہی قال بعضہم **شعار** یا بدر اہلک جاروا وعلموک
التجری ✤ وقبحوا لک جہلی وحسنوا لک تجری ✤ فلیفعلوا ما ارادوا ✤ فانہم اہل بدر ✤ اور شوشتری
جزائری شیعی نے کہا **شعار** رایت بدری محاطا ✤ با ہل حین سیری ✤ فقلت عدنی بوصل
واشرح بذلک صدری ✤ فواجونی لشتم ✤ ولطم خدی و زجری ✤ فقلت افعلوا ما اردتم ✤ فقد علمتم
لامری ✤ ولا جناح علیکم ✤ فانکم اہل بدر ✤ اور آپکے والد ماجد نے اقرار کیا ہی سات
جنتی ہونے عشرۂ مبشرہ کے چنانچہ بحر النفائس مین یہہ رباعی نظم کی ہی **رباعی** علی ابو بکر و
فاروقہم و من ✤ بعثمان یدعی والزبیر ابو المجد ✤ سعید و سعد وابن عوف وطلحۃ ✤ کذا بجل
جراح لہم جنۃ الخلد ✤ اور قطع نظر اسکے امامیہ نے بھی حق شیعہ مین بشارات نقل کئے ہین
چنانچہ کلینی اخبوری نے کافی مین باب من عرف امامہ لم یضرہ ما تقدم ہذا الامر او تاخر مین احادیث

الیہ اسسن ثبت لکھی ہین کہ صریح موجب اغراء و اغواء عوام ہین اور حق الیقین مین ہی امام جعفر صادق سے بناقب شیعہ مین کہ آنحضرت نے فرمایا قسم خدا کی کہ دو نفر تم مین سے داخل جہنم نہونگے واللہ ایک ہی داخل نہوگا انتہی ظاہر ہی کہ یہ حکم عام شامل کافہ انام ہی پس حسب عموم جائی تردد مرقوم ہوا تو جو لوگ منصوص المغفرت اور داخل اہل بدر و بیعت الرضوان ہین وہ کیونکر در خور لعن و نفرین ہونگے **قولہ** بعضے علماء نے لکھا ہی کہ خلافت ابو بکر و عمر کی بموجب حکم خدا اور رسول کے ازروی قرآن و حدیث کے مستنبط ہی اور بعض نے صاف لکھدیا کہ ازروئی قرآن و حدیث کے نہین ہی صرف صحابہ کے اجماع سے خلافت کو پہونچے ہین عبد الحق دہلوی تکمیل الایمان مین لکھتا ہی کہ کوئی آیت و حدیث بمقدمہ خلافت حق صحابہ مین بتصریح نہین آئی **جواب** اگرچہ آپ نے سباق و سیاق کلام شیخ دہلوی رحمہ اللہ تعالی کو محذوف کرکے استدلال بطریق لاتقربوا الصلوۃ کیا ہی چنانچہ ملاحظہ تکمیل الایمان سے واضح ہی لیکن وجہ تطبیق بین القولین کی یہہ ہی کہ جسنے خلافت کو منصوص کہا مراد اوسکی یہہ ہی کہ نفس الامر مین نصوص متواترہ دلالت کرتے ہین خلافت علی الترتیب پر یہ مراد نہین کہ خلافت وقت انعقاد کے ثابت بالنص تھی اسلئے کہ اوسوقت ہر شخص نے تمسک ساتھ اوس دلیل کے کیا جو فی الفور اوسکے پاس موجود تھی اور فرصت تتبع نصوص کی معاون نصوص سے بسبب ضیق فرصت کے نہ تھی چنانچہ اسلئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گروہ مسلمانون کے ایک کو ان دو لوگون مین کہ عمر بن الخطاب و ابو عبیدہ بن الجراح ہین اختیار کرین وہی خلیفہ ہی غرض یہہ تھی کہ اظہار انصاف کرین اور دعوی نص کا اپنے لئے نکرین اسلئے کہ معلوم تھا کہ یابی اللہ والمومنون الا ابابکر اور صدیق اکبر جانتے تھے کہ یہ بات ہونے والی ہی حاجت ادعای نص کی اپنے واسطے کیا ہی خود بخود ہو ویگی اور حضرت فاروق نے جو وقت شہادت کے خلافت کو درمیان چھ آدمی کے بطور شوری کے چھوڑا اسواسطے کہ تعین خلیفہ کا اپنے ذمہ نلین والا فاروق اعظم سے بارہا منقول ہی کہ اشارہ طرف خلافت ختنین کے علی الترتیب کرتے تھے اور حضرت طلحہ و زبیر نے

ہو وقتِ خلافت حضرت امیر کے کلمات اکراہ کے سو اسلیئے کہ بیعت بزور قبل قتلہ حضرت
عثمان ہوئی تہی اگرچہ نفس الامر مین اسد اللہ مستحقِ امامت تھے اور مُراد ثبوتِ خلافت بالاجماع
سے یہہ ہی کہ اجماع اکثر اہل حلّ وعقد کا متحقق ہو پس اگر دو ایک آدمی اجماع سے خارج ہون
تو کچہہ پروا نہین اسلیئے کہ اکثر کو حکم کل کا ہی جسطرح سعد بن عبادہ وقت انعقادِ خلافت صدیقی
داخل اجماع نہوئے پھر ثانی الحال بیعت کے کما حققہ ادلہ العلم پس عدم دخول انکا قادح نہین
ایسیہی اَبان بن عثمان مجتہدین صحابہ سے نہ تھے کہ خلاف اونکا مضر مقصود ہو اسیطرح جو جماعت
حضرت امیر علیہ السلام سے آزردہ ہوکر پاس مخالف کے چلے گئے کل دو چار آدمی تھے منجملہ
جیسے مغیرہ بن شعبہ وغیرہ سو یہہ بہی مجتہدینِ صحابہ مین معدود نہ تھے مع ذلک آزردگی انکی بنا بر تنگیِ
اخلاق تہی نہ بسبب سلبِ لیاقتِ خلافت کے اسلیئے کہ یہی اشخاص نقلِ مناقب مرتضوی مین
کثیر الروایت مین پس مدفوع ہو گئی وہ طعن جو آپنے بابت عدم بیعت سعد کے صفحہ اکتالیس مین
اور نسبت مغیرہ کے صفحہ ستاون مین لکہی ہی کہ اول نے مطلق بیعت نکی اور ثانی معاویہ سے
ملگئے اور ناجی بن گئے ولیکن سعد بن وقاص ومحمد بن مسلمہ واسامہ بن زید وعبد اللہ بن عمر
وغیرہ ایک جماعت متورعین صحابہ کی کہ جو بسبب کمال احتیاط کے شریک جنگِ حضرتِ
امیر با فرہنگ نہوئے سو اونکو خود اسد اللہ نے معذور رکہا اور اونکے حق مین فرمایا ہو لاءِ
قعدوا عن الباطل ولم یقوموا مع الحق لیکن ان سبنے بہی بحثِ مناقب ونشرِ فضائل مرتضوی
مین قصور نہین کیا اور ظاہر ہی کہ بیعت ہر فرد کی انعقادِ خلافت مین ضرور نہین اگر ایک جماعت
بیعت کرے اور باقی تسلیم کرین تو خلافت منعقد ہو جاتی ہی پس وہ جو آپنے صفحہ ستر مدیث
مین لکہا ہی کہ جنگِ صفین مین مسلمان تین گروہ ہو گئے ایک گروہ نے طرفداری دونونکی
نکی یعہ گو ظاہر مین معینِ معاویہ نہوئے لیکن باطن مین معین ومدد تھے انتہی حاصلہ مدفوع ہی والا
عالم ما کان وما یکون یعنی حضرت امیر اونکے حق مین قعدوا عن الباطل نفرماتے بالجملہ اب
کہ سب نصوصِ مبثوث مجموع ہو گئی تو ثبوتِ خلافت خلفاء اربعہ کا بے شبہہ از روئے نصوص

متحقق ہی گو وقت انعقاد خلافت کے نہو اسلئے کہ اوس وقت بنا بر ضیق فرصت و دہشت حادثہ وفات
و تردد خواطر کے اتفاق تتبع نصوص کا نہوا اور بہطرح کے بہت مسئلے ہین کہ صدر اول مین اجتہادات
و قیاسات سے ثابت تھے اور اب نصوص سے ثابت ہین یہہ مسئلہ بہی اسی قسم کا ہی
اور یہی مطلب ہی قول شیخ دہلوی کا جسکو آپ نہ سمجہے اور اس سے ثابت ہو گیا کہ ثبوت
خلافت کا اولاً اجماع سے ہی پہر نصوص سے تو اب منصوص و مجمع علیہ دونو ہی **ف**
اہل سنت کے نزدیک اگر استحقاق امامت کا بنص ثابت ہو تو اوسکو خلافت راشدہ کہتے ہین اور
اگر بعقل و دلائل ظنیہ ہو تو اوسکو خلافت عادلہ کہتے ہین اور اگر تغلب و تصرف بدون استحقاق ہو تو
اوسکو خلافت جائرہ و ملک عضوض کہتے ہین سو خلافت خلفاء اربعہ کی بے شبہہ راشدہ ہی
اسلئے کہ ہر ایک انمین مستحق ہی امامت کا از روی نصوص کے اس تفرقہ کو یاد رکہنا کہ بہت
کام آویگا **قولہ** اعتقاد امامیہ اثنا عشریہ کا یہہ ہی الخ **جواب** یہہ سارے عقیدے مخالف
ثقلین ہین بشہادت ائمہ امامیہ چنانچہ اجوبہ کتاب ہذا سے واضح ہوگا موسی بن علی بن
الحسین بن علی عن ابیہ عن جدہ فرماتے ہین کہ انما شیعتنا من اطاع اللہ و عمل عملنا اور ظاہر
ہی کہ یہہ اعتقاد ائمہ ہدی کا نتھا **قولہ** بعد پیغمبر کے صحابہ نے خلاف حکم کیا اور ذوی حق کو حق سے
محروم رکہا اور اہل بیت پر ستمہائے صریح کیئے اور خلافت لے لی **جواب** کبرت کلمۃ تخرج
من افواہہم ان یقولون الا کذبا پانچ اسکا جواب بیان ششم مین آویگا فانتظروا انی معکم
من المنتظرین **قولہ** اس سبب سے سنیونکو غاصب فاسق فاجر و مبتدع و ناصبی و کافر جانتے
ہین **جواب** آپ یہہ جاننا انکو اطابق النعل بالنعل ویسا جاننا ہی جیسا کفار نبی آخر الزمان کو
مجنون شاعر ساحر کاہن جانتے تھے آپنے بیحیائی کا برقع مونہہ پر لے لیا ہی اور ارشاد
ائمہ ہدی کو بالکل گوشۂ خاطر عاطر سے بہلا دیا کافی مین ہی جو شخص مسلمان کو کافر کہے
وہ خود کافر ہو جاتا ہی اور اہل سنت تو ہمیشہ معاند نواصب سے رہے ہین بلکہ ہمیشہ مدافعہ انکے
فساد کا سنیون نے ہی کیا اور حق خدمت اہل بیت بجا لائے سو حقیقت مین سچا مناظرہ

شیعہ کا ساتھ تو اسبب سکے ہی ہے سنیون کے اسلیئے کہ انکو ذم اہلبیت مین باک نہین و نکر ہہ
کوئی اصحاب مین مبالات نہین بخلاف سنیون کے کہ یہہ جسکو برا کہین زبان آخرت کرین کہ ادبکر
قبلہ قلب او دوہر ختیجہ موتی کدہر بیکن کیا کیجے جب شیعہ بعجوائی اخذ البری بالجری عمل کرتے ہین
اور سنیون پر تہمت نصب کرتے ہین تو اوسوقت مدافعہ کیا جاتا ہی کہ ادفع بالتی ہی احسن
شعر الا لایجہلن احد علینا ✤ فنجہل فوق جہل الجاہلینا ✤ اور ظاہر ہی کہ حسب افادہ صدوق امامیہ
ناصبی اوس شخص کو کہتے ہین جو من حیث الاعتقاد دشمن عترتِ نبوی اور مستحل خون تمامی اہلبیت ہو
اور انکی بدگوئی مین کوئی دقیقہ نچھوڑے اور مجوزِ لعن ائمہ طاہرین ہو سو بہر تقدیر یہ مذہب اہلسنت
ان سب لوث سے منزہ واقع ہوا ہی اسپر بہی اگر اونکو کوئی ناصبی کہے تو صرف لداد و عناد
ہی و بس **قولہ** جو ائین سے تقلید مجتہد العصر کے کہ نائب امام ہی کرتا ہی اوسکو اصولی کہتے
ہین اور اگر مقلد نہین ہی تو اوسکو اخباری کہتے ہین اور اخباریہ کو مانند محدثین کے کہ فرقہ
اہل سنت وجماعت مین ہی سمجھنا چاہیے **جواب** تمہ اس تفرقہ اصولیہ و اخباریہ کا یہہ ہی کہ
اصولیہ مقلدِ شیطان الطاق ہین انکو اہل بیت سے کچھہ کام نہین بلکہ رسالہ جعفریہ مین لکھا ہی
لاقول للمیت و اشترط الاکثر کونہ حیا یعنی جب مجتہد مرا تو قول اوسکا مفتی بہ نرہا جب تک کہ مجتہد حی
اجازت نہے اکثر نے حی ہونا مجتہد کا شرط کیا ہی و ہکذا قال الحلی فی تہذیب الاصول اور غرض اس
ضابطہ سے یہہ ہی کہ احکام دین ہر زمانے مین تبدیل ہوتے رہین اور تجویزِ علماء سابقین سے تخلف
میسر آوے اور قبل اسکے سوادِ اعظم امامیہ مین طائفہ اخباریہ تہا بلکہ باقر حسین علیخان برادر سبحان
علیخان علیہما ما علیہما تشیع ائمہ منحصر انہین کے طریقے مین تہا معہذا ایک دوسرے کی
تکفیر و لعن کرتے ہین اور دائرہ ایمان سے باہر نکالتے ہین اس سے ثابت ہوتا ہی کہ طرفین
مکفر و ملعون ہین وکفی اللہ المومنین القتال اور اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ قاعدہ مقبول طائفہ
ہی **قولہ** بالجملہ مسلمانان ملکِ ایران الی قولہ مذہبِ امامیہ اثنا عشریہ کہتے ہین **جواب**
اگر یہہ لوگ مسلمان ہین تو مذہبِ امامیہ رکہنا انکا محال ہی اسلئے کہ انکے نزدیک مُسلّم عبارت

فرقہ اخباری و اصولی

منافق سے ہی چنانچہ صفحہ اکاسی رسالے سے لایح ہی اور امامیہ مومن ہین تو منافق مومن کسطرح
ہوگا اور اگر ہوگا تو اثنا عشریہ منافق ٹھہرتے ہین اور اگر یہہ لوگ امامیہ ہین تو انکو مسلمان کہنا
کس اعتبار سے ہوگا وہ بیان کیجیے اسلیئے کہ بموجب قرار داد آپکے شیعہ مسلمان نہین ہین
حاصل یہہ کہ اجتماع نقیضین کا باتفاق حکماء اولین و آخرین ممتنع بالذات ہی یہہ دونو بحیثیت واحدہ
ہذا انکھا منکر ہین اس بات سے کہ مصداق انکا واحد ہو ولیکن اجتہادِ تشیع کو بہت گنجایش ہی آپ
چاہین اجتماع نقیضات ثابت کردین **قولہ** دولتِ امویہ و عباسیہ مین شیعہ امامیہ اکثر تقیہ سے
بسر کرتے تھے انتہی مختصراً **جواب** یہہ دعوی مخالف تصریح امامیہ ہی اسلیئے کہ باقر مجلسی نے
بحار الانوار مین لکھا ہی کہ خاتم خامس مین جو مسجل بنام امام محمد باقر علیہ السلام تھی یون لکھا ہے
حدث الناس و افتھم و انشر علوم اہل بیتک و صدق آبائک الصالحین و لا تخافن احدا الا اللہ
فانہ لا سبیل لاحد علیک اور خاتم سادس مین کہ مسجل تھی بنام امام جعفر صادق یون لکھا ہی
حدث الناس و افتھم و لا تخافن احدا الا اللہ و انشر علوم اہل بیتک و صدق آبائک الصالحین
فانک فی حرز و امان اس سے ثابت ہوا کہ یہہ دونو امام دولتِ امویہ و عباسیہ مین تقیہ سے
ممنوع تھے تو اب تقیہ امامیہ کا بے وجہ ٹھہریگا اور تفصیل اور ابطال تقیہ کی تحفہ و سیف مسلول
و منتہی الکلام وغیرہ مین مرقوم ہے اوسکو مرتفع کر لو پھر نام تقیہ کا لینا **قولہ** زیدیہ تابع زید شہید کے
ہین الخ **جواب** تخصیص ذکرِ زیدیہ کی اسجگہہ بنظر اسکے ہوگی کہ والد بزرگوار آپکے زیدی تھے
والا شیعہ بہت فرقے ہین چنانچہ خود آپنے دبستان سے اٹھارہ طائفہ ہونا اور جنات الخلود سے چھپن
فرقہ ہونا امامیہ کا نقل کیا ہی ولیکن جب یہہ کہا کہ امامیہ اثنا عشریہ ہمہ را خلاف خودمے دانند تو یہہ
تخصیص بے سود و لغو ٹھہری کہ الکفر ملۃ واحدۃ **قولہ** مسلم نے جابر سے روایت کی ہی اما بعد فان
خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الہدی ہدی محمد و شر الامور محدثاتہا و کل بدعۃ ضلالۃ پس معلوم ہوا کہ جو
کچھہ بعد آنحضرتؐ کے حادث ہوا شر و بدعت و ضلالت ہی اور ظاہر ہی کہ چارون مذہب سنیون کے
بعد کتنے سال کے مقرر ہوئے ہین **جواب** ترتیب کرنا دلیل کا اور اسکا نتیجہ کا اوس سے

ف مسلمان نہونا شیعہ کا بطور شیعہ کے

ف ممنوع ہونا ائمہ ہدی کا تقیہ سے

ف مشروع و بدعت نہونا مذاہب اربعہ اہلسنت کا حسب کتب امامیہ و اہلسنت

آپ ہی کا کام ہی ع ای تو مجموعۂ خوبی زکدامست گویم ✣ اس حدیث مین قید بعدیت زمانی
کی کہان ہی جس پر آپنے شر و بدعت ہونا مذاہب اربعہ کا متفرع کیا لیکن یہہ گوز شتر بملاحظ لفظ
اما بعد جو صدر حدیث مین وارد ہی اور مراد اس سے بعدیت حمد الٰہی ہی نا اور کچھ صادر ہوا ہی
حالانکہ حدیث مین اگر یہہ قید بہی ہوتی تو بہی مذاہب اربعہ داخل اس حکم کے نہوتے اسلئے کہ امام اعظم
وامام مالک وامام شافعی وامام احمد بن حنبل تابعین و تبع تابعین کے زمانے مین تھے اور یہہ چارون
امام تابع ہین خلفاء راشدین کے جو دین اونکا تھا وہی دین انکا ہی اور زمانہ صحابہ و تابعین کا
مشہور کہ بالخیر ہی اسلئے کہ حدیث متفق علیہ مین آیا ہی خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین
یلونہم اور راوی اسکے عبد اللہ ابن مسعود ہین اور اس حدیث کو منہج الصادقین مین حدیث قدسی
کہا ہی اور قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگونکا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹھہ برس کا
قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات یہہ ہی کہ قرن کی مدت کچھ مقرر
نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداء نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تہا
اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوا
شافی شرح کلینی مین لکھا ہی ان نبینا خرج عن الدنیا وکان دینہ تماما والا یلزم ان یکون للامۃ
علی اللہ حجۃ وکذا فی وقت خلفائہ وفی المنہج خیر کم قرنی ثم الذین یلونہم اور صحیفۂ کاملہ سے کہ زبور
و انجیل اہلبیت ہی اور جامع الاخبار ابو جعفر ابن بابویہ طوسی سے خیریت زمانے کی بعد آنحضرت
کے چالیس سال تک بلکہ دو سو برس تک سمجھی جاتی ہی اسصورت مین دعوی آپکا باطل اور لغو ٹھہرا
اور مضمون من حفر بیر الاخیہ فقد وقع فیہ متحقق ہوا اسلئے کہ جس صورت مین حسب ہدایت صحیفہ کاملہ بعد
چالیس سال کے افشائی ضلالت ہوگا تو مقلدین ابن سبا یہودی اور شیطان الطاق بے شبہہ
ضال ٹھیرینگے ولا اقل وہ لوگ جنکے مذہب نے دولت صفویہ مین قوت پائی اسلئے کہ جامع الاخبار
مین یہہ بہی ہی کہ دو سو برس تک برگ و خار دو نون رہین گے پھر برگ نرہیگا اور سب خار خار
ہو جاویگا اور موجب اسکے لکھنے کے آخرین ائمہ اہل سنت یعنی احمد بن حنبل سنہ یکصد و چہار مین

ستدل ہوتے کہ یہہ سال سب شبہہ داخل در صد سال مذکور ہی تو دین اہل سنت کا خیر و ہدایت ٹہیرا نشر و ضلالت **قولہ** اکثر مسائل مین مخالف مین **جواب** پاسخ اسکا اوپر گذر چکا لیکن بحکم اذا تکرر تقرر دوسری طرح پر یہہ ہی کہ اختلاف اہل سنت کا اجتہادی ہی کہ یہہ قرن صحابہ سے لیکر زمانہ فقہائے اربعہ تک سبکو مجتہد جانتے ہین اور مجتہد اپنی رائی پر عمل کرتا ہی اور اختلاف ارا جبلت نوع انسان ہی کچہہ اختلاف روایت نہین کہ شاہد کذب و افترا ہو دوسرے سارا اختلاف فروع مین ہی نہ اصول عقائد مین سو اختلاف فروعی بنا بر اجتہاد دلیل بطلان مذہب نہین ہوسکتا مثل اختلاف مجتہدین شیعہ کے مسائل فقہ مین مانند پاکی و ناپاکی شراب و تجویز و عدم تجویز وضو بگلاب کے البتہ اختلاف اصول عقاید کا دلیل بطلان مذہب ہوسکتا ہی مثل اختلاف فرق شیعہ کے سو اس قسم کا اختلاف ابتک اہل سنت مین نہین ہوا جو کچہہ ہی وہ خاندان عالیشان شیعۃ الشیطان مین ہی کما قال اللہ تعالی ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا طرفہ یہہ ہی کہ خود رفضہ اس اختلاف کو منسوب طرف ائمہ کے کرتے ہین چنانچہ علل الشرائع مین لکہا ہی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ سئل عن اختلاف اصحابنا فقال فعلت ذلک بکم لو اجتمعتم علی امر واحد لاخذتکم برقابکم اور نیز اسی کتاب مین ہی امام جعفر صادق سے کہ تین شخصون کو ایک مسئلے مین تین جواب دئے یہانتک کہ صاحب تہذیب الکلام نے اقرار کیا ہی کہ کوئی خبر وی نہین کہ مخالف و منافی اوسکے وارد ہوا اور کوئی حدیث سلیم معارضہ سے پائی نہین جاتی یہان تک کہ علماء مخالفین نے باب طعن کا ہمپر باز کیا انتہی قدر الحاجۃ پس جبکہ آپکے گہر کا یہہ حال ہو تو اختلاف اجتہادی اہل سنت پر کیا مساغ طعن ہی ایسی بات وہ کہے جسکی ہیے کی پہوٹ گئی ہون **قولہ** مذہب امامیہ کا وہی مذہب ہی کہ زوبرو حضرت کے تہا **جواب** آپنے اگرچہ نام ازالۃ العین کا فہرست کتب مناظرہ فریقین مین صفحہ ہفتم مین لکہہ دیا ہی لیکن اوسکو ملاحظہ نہین فرمایا ورالا آپکو معلوم ہوجاتا کہ باعتراف ائمہ رفضہ مذہب امامیہ کا مستحدث چند اشقیا ہی یہود کا ہی اور مذہب

اہلِ سنت کا ہین یعنی سید المرسلین ہی اور جو دا کابر طائفہ و منہم الفاضل الطبری صاحب لبہ
مقررین کہ طریق اہلِ سنت طریقۂ اصحاب ہی اور اگر سلمان و ابوذر وغیرہ کو ذیل تشیع مین لیا
چاہتے ہون تو حال اونکا بعد استقرار کتب رفضہ کے اجلی بدیہات سے ہی حالانکہ جمیع اہل
مدینہ کیا انصار و کیا مہاجرین کہ اکثر اونکے حاضرین بیعت الرضوان اور بعضے قطعی جنتی تھے
یہی مذہب سنیون کا رکھتے تھے یہان بمناسب مقام ایک حکایتِ غریب یاد آئی کہ ایک
عالم طائفۂ ایران زمین سے بارادۂ الزام اہل سنت دار السلطنت دہلی مین رونق بخش ہوئے تھے
غلغلہ اونکے تبحر و حاضر جوابی و جودتِ ذہن کا بلند ہوا اور مجالس مناظرہ منعقد ہوئی ملا دو پیادے
اپنی جوتیان بغل مین دابین اور روبرو اونکے مسند پر بیٹھے اونہون نے پوچھا کیا تم مناظرہ
کو آئے ہو کہا ہان فرمایا یہ کیا حرکت ہی کہ خلاف عادت شرفا کے جوتیان بغل مین دابی
ہوئے ہمارے سامنے مناظرہ کو مسند پر بیٹھے ہو ملا نے کہا کہ شیعہ کفشِ صحاب کو چورا لیتے تھے اسلیے
آنحضرت نے فرمایا کہ جب مجلس مین جاؤ اپنی کفش اپنے قابو مین رکھو کہ نعلین تحت العین
اوس شخص نے قہقہہ مارا اور فرمایا کہ شیعہ زمانۂ رسول خدا مین کہان تھے ملا نے کہا شاید
زمانۂ ابوبکر صدیق مین تھے فرمایا یہ بھی غلط اوسوقت بھی انکا نام و نشان نہ تھا کہا غالبا
مدت خلافت فاروق مین تھے فرمایا یہ بھی جھوٹ ہی زمانۂ عمر مین زاویۂ عدم مین تھے
ملا نے کہا جبکہ یہ مذہب نہ زمانۂ آنحضرت مین تہا اور نہ زمانۂ خلافتون مین تو بے شبہہ بطون
ملحدین سے وجود مین آیا ہی مجلس والے ہنسے اور وہ صاحب خجل ہوئے اور وطن کا رستہ لیا
یہان پر اصل حکایت واقعی لکھی گئی اور تشنیعاتِ ملا کو اثنائے تقریر سے حذف کیا سو مطابقت
اس حکایت کی واقع سے بدیہی ہی علاوہ اسکے آئینے صفحۂ سوم مین بجواب سوال اول لکھا ہی
کہ روبروی جناب رسالت مآب تمام انصار و اصحاب ایک روش پر مطیع اوامر و نواہی خیر البریہ تھے
سب افعال مین پیروی حبیب ذو الجلال کی کرتے تھے حضور آفتاب کے حاجت جلانے مشعل و
چراغ کی نہین ہوتی جب سرور عالم روضۂ قدس کو گئے اختلاف ہوا انتہی اور صفحۂ ششم مین

حکایت ملا

لکھا ہی کہ یہی مذہب دوازدہ امام کا جسنے عہد سلطنت صفویہ مین قوت و شہو
اور پہیلے لیکے دولت امویہ و عباسیہ مین کہ اکثر دشمن اہل بیت و تشنۂ خون سادات
آل نبی تھے چندان قوت نرکھتا تھا انتہی اس سے قدامت مذہب اہل سنت کی ا
مذہب امامیہ کی ثابت ہی اور یہی مطابق واقع ہی کیونکہ جب عمر بن الخطاب نے اپنے عہد خلافت
مین ملک ایران فتح کیا تو بعد انقلابات کثیرہ کے سنہ ہزار ہجری مین مذہب اثنا عشریہ شائع
ہوا اور مسالک ایرانیہ مشہور آور بلاد ہند مین کہ طریقۂ حنفیہ جاری تھا مائۃ دوم مین بعد الالف کہ انتظام
سلطنت کا سلاطین تیموریہ کی طرف سے مفوض ہر ... ن کو ہوا اکثر نومسلم ہند کے بطمع و اغراض
متفاوتہ راغب اس مذہب سستی کے ہوئے بلکہ ایرانیون سے بھی بڑہ گئے آخر شامت
اس مذہب سے سارا کارخانہ اسلام کا اور بادشاہی اسلام کی اس ملک سے جاتی رہی
اور کفار مسلط ہوگئے اور مسلمان نظر اغیار مین مطعون و بے اعتبار ٹھیرے فاعتبروا
یا اولی الابصار لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَبْصَارِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى **قولہ** اور حضرت
نے بعد اپنے حکم تمسک کا ساتھ اونکے فرمایا حدیث ثقلین وغیرہ سے بتواتر واضح و ثابت
ہی پس تمسک طریق ائمہ کا کرنا راہ نجات کی ناپنا ہی **جواب** یہہ دعوی محتاج بیان سند کا ہی
اسلئے کہ بالیقین معتقدات امامیہ عہد آنحضرت مین جاری نہ تھے اور شہداء بدر و حنین و خیبر وغیرہ
کچھ اونمین سے عمل مین نہین لاتے تھے اور حدیث ثقلین اوسکی سند نہین ہوسکتی اسلئے کہ مذہب
رفضہ کا لعن و تبرا ہی چنانچہ آپنے صفحہ ستتر مین اوسکو ثابت کیا ہی اور لعن و تبرا زمانہ نبوی مین بلکہ
زمانہ خلفاء راشدین مین مطلق نتھا سارے اصحاب محبت و موافقت اہل بیت بالخصوص و عناد
اجراء دین مین مصروف تھے چنانچہ کتب اکابر امامیہ سے ظاہر ہی کہ صحابہ احکام شرعیہ مین طریقۂ
آنحضرت پر تھے اور رجوع طرف مرتضی علی رض کے کرتے تھے اسیطرح زمانہ تابعین و تبع تابعین مین
اولاد طاہرہ حضرت امیر مرجع کل تھے یہان تک کہ خلافت منصور دوانقی کو پہونچی چنانچہ
عبارت بعض کی یہہ ہی ولا یخفی علی من تتبع المذہب ان ائمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا علی مذہب

واحد فی الاحکام الشرعیة من عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی عصر المنصور العباسی لا یختلفون فی الکل
فرقة الشیعة واہل السنة بل الجمیع یغترفون بما ورد من رسول اللہ وکانت الصحابة یرجعون الی علی علیہ السلام
فی ما اشتبہ علیہم من الاحکام ولقد ردہم عن خطاء کثیر حتی قال عمر لولا علی لہلک عمر فی مواضع
عدیدة ثم من بعدہ کان العلماء یرجعون الی اولادہ واحدا بعد واحد الی زمن المنصور الی آخرہ

اس سے ثابت ہوا کہ سب صحابہ موافق اہل بیت تھے اور سب اہل بیت مذہب اہل سنت و جماعت رکھتے تھے اصولاً و فروعاً اور احتیاج صحابہ کی طرف عترت کے حل مشکلات علوم و احکام شرع مین آپکے قول سے بھی جا بجا اسی رسالہ مین ثابت ہی اور بدون اتحاد مذہب کے استفادہ دین کا مستبعد ہی والا باوصف اختلاف مسائل کے الہیات و نبوات و امامت مین معنی انکے رجوع کرنیکے طرف شیعہ و قدماء شیعہ کے کہ مقتدائی مزعومی شیعہ ہین کیا ہونگے **قولہ** فرقہ ناجیہ وہی ہی کہ پیرو آل و قرآن کا ہی **جواب** حدیث متفرق مین علامت فرقہ ناجیہ کے ما انا علیہ و اصحابی آئی ہی نہ من یقتدی بالآل والقرآن معہذا مراد آل سے جمیع آل ہی یا بعض اگر سب سادات مراد ہین تو ظاہر ہی کہ سوائے ائمہ اثنا عشریہ کے سب اخوان ائمہ و اولاد ائمہ نزدیک شیعہ کے مسلمان نہین تو پیروی اونکی بدیہی البطلان ہوگی ہے سبب ائمہ اثنا عشر سو اونکا مذہب موافق اہل سنت تھا نہ مطابق امامیہ سبق تو پیروی اونکی اہل سنت کرتے ہین نہ شیعہ و من ادعی خلافہ فعلیہ البیان **تنبیہ** مخفی نرہے کہ مدعا سائل کا اس سوال سے صرف تعیین فرقہ ناجیہ کا تھا از روے دلیل شرعی و نص سمعی کے نہ استدراک اسامی بلاد و مواضع اوطان اہل مذاہب اور کثرت قلت اونکی و تفتیش عقائد شیعہ و اہل سنت باذیال و اذناب ملحقہ جسکے جواب مین آپنے بیان دلیل و ترتیب برہان سے بسبب کمال تبحر علمی کے کہ لقب ابو الفضل اوس سے خبر دیتا ہی پہلو تہی فرمائی اور بجائے اوسکے ایک خرافات بے سروپا خارج از مدعا لکہدی کہ اتنے فرقہ شیعہ نہین ہین اور اتنے سنیون مین اور سنیون کے چار امام ہین جنکی سال ولادت و وفات یہ ہی اور اتنے بلاد کثیرہ عظیمہ کے لوگ انکے مقلد ہین اور عقیدہ سنیونکا بابت خلافت و ما لہا و ما علیہا کے یہ ہی اور عقیدہ شیعہ کا یہ ہی

اور انکے بارہ امام ہین اور رجعی ادنکو کہتے ہین اور اصولی واخباری انکو اور مذاہب فقہا اربعہ اہل سنت شرو بدعت ہین اور مشرب امامیہ وہی ہی جو ساسنے پیغمبر کے تہا وہکذا حالانکہ تطابق جواب کا سات سوال کے ناگزیر ہی اور معیار عقل و ادراک سائل و مجیب ہی والا سارے خطابیات صحیح ہوا کرین اور جو کوئی کچھہ بکدے وہ نفی واثبات مدعاین کافی ہوجایا کرے اس سوال کا اتنا جواب تہا کہ فرقہ ناجیہ طائفہ امامیہ ہی دلیل انکی نجات کی یہہ ہی اور سنیون کو جو دعوی نجات کا ہی وہ صحیح نہین اور دلیل انکی عدم نجات کی یہہ ہی اسلیئے کہ غرض اصلی سائل شیعی معترض کی کہ بقحوائے ع خود کوزہ وخود کوزہ گرو خود گل کوزہ ✲ آپ ہی مجیب ہی اور غرض مجیب امامی کی کہ خود ہی سائل ہی صرف اثبات مذہب ✲ نفس و ابطال مذہب سنت ہی لا غیر وہ اس وضع پر حاصل ہوجاتا اگر فی الواقع دلائل مقبولۃ الطرفین ہوتے ✲ اس قصہ کہانی سے جو لکھے گئے اور یہہ پہلا سوال و جواب تہا جسکا تار و پود یہہ ہی آگے دیکھیئے کا کیا گل کہلے کا مصرعہ قیاس کن زگلستان من بہار مرا ✲ **قولہ** سوال **جواب** یہہ سوال دوم ہی اور حاصل اس سوال مطول کا اسقدر ہی کہ حدیث ثقلین بے شبہہ ارشاد نبوی ہی اور شیعہ حسب گفتہ اہل سنت سارے اہل بیت کو نہین مانتے تو پہر یہہ کسطرح پیرو ثقلین کے ہین **قولہ** جواب **جواب** یہہ جواب اسی سوال ثانی کا ہی جسکی ہتدار تعداد کتب فریقین سے کی گئی ہی اور صدہا ہزیان و ہفوات اوسمین مندرج ہین مقصود اس جواب سے صرف لکہنا جواب بعض اقوال مؤلف صاحب تحفہ بزعم فاسد خود بسرقت وانتحال ہی نہ بطریق احتجاج و استدلال سو ہنوز دہلی دور است **قولہ** اگر مناظرات کو دیکہنا اور انصاف سے سمجہنا منظور ہو تو صواعق محرقہ ابن حجر ونواقض الروافض و فیض خواجہ مخدوم و ابطال الباطل فضل بن روزبہان شافعی و سیف مسلول ثناء اللہ پانی پتی و کتاب تحفہ عبد العزیز دہلوی و منتہی الکلام وکاشف اللثام و ازالۃ الغین عن بصارۃ العین حیدر علی کفشگر وغیرہ تصانیف سنیون کی الی قولہ بغور مطالعہ کرو **جواب** آپنے اسجگہ بمقتضائے اذا القیت جلبابا لحیا فقل ما شئت گنتی کتب مناظرہ فریقین کی کی لیکن واسطے دعاء الظن ناظرین کے ان نامون

مناظرہ اہل سنت کے تھوڑے لکھے سات آٹھ اور نام کتب شیعہ کے بہت لکھے قریب انتیس
بیس کے حالانکہ کتابیں اہل سنت کی رد روافض میں بہت ہیں جو آباد استقلال الحق کر کوئی کتاب شیعہ کی
ایسی نہوگی جسکا جواب نہوا ہو لیکن جو کتاب آینہ تالیف ہو یا صندوق تقیہ میں حکم حنین میں حرم ہو
بستیں میں ہو یا قلت شہرت سے ملاحظہ اہل سنت میں نگذری ہو چنانچہ نام بعض کتب مشہورہ
کے یہ ہیں المنہج الاسدل لابن تیمیہ رسالہ مولانا عفیف الدین حسینی در تحریم متعہ نفحات الرد فضل خواجہ
نصر اللہ کابلی نصرۃ الصدیق للشیخ محمد فاخر محدث الہ آبادی قدس سرہ تبیین الحق ومدرہ حمد ہو
در رد احقاق الحق صواعق محرقہ و بوارق موبقہ سواطع مشرقہ شرح صواقع از میر خواجہ نصر اللہ
کابلی کشف الغطا للشیخ عبد العزیز الاکبر آبادی شرح کشف غطا از ایزد بخش رسا الغنا
کشف العطا عن فسا و عقائد الجہلا نہج السلامۃ لصاحب الصواقع مفتاح کنوز خفیہ حاشیہ
تحفہ اثنا عشریہ تنبیہ السفیہ رد صوارم از مولانا سیف اللہ ملتانی رجوم الشیاطین بر از
نقال کشمیری غزوۃ الراشدین و ذلۃ الغنائین صاعقہ حسامیہ علی عدو الملۃ الاسلامیہ رد حضرت
حیدریہ لمعات الثقلین فی اثبات خلافۃ الشیخین عقاب لآل الکذاب تعذیب الکساب فی شرح
ام الکتاب سعادۃ الکونین فی فضائل الحسنین قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ازالۃ الخفا عن خلافۃ
الخلفاء النصائح معروف بہ ترشد نقض لمتشبث صراط المستقیم تبصرۃ الایمان اثبات الخرافہ
لصاحب ثمرۃ الخلافہ برہان الخلافہ صولت غضنفریہ و شوکت عمریہ ملقب بکرہ صعدریہ رد
بارقہ ضیغمیہ ملقب بجملۂ مختاریہ بصارۃ العینین فی اثبات شہادت الحسنین صولت حیدریہ علی المجوس
القدریہ رد ذو الفقار معرکۃ الآراء رسالۃ المکاتیب فی رد التعالب و الغرابیب رسالہ
نہایت ثاقب شوکت فاروقیہ وسیلۃ النجاۃ لصاحب التحفہ السر الجلیل فی مسئلۃ التفضیل واقعہ
لغتوی طعن السنان الجناح لطائف المقال لصاحب الشوکۃ و امیہ حاطمہ علی من اخرج من اہل
البیت الفاطمہ العجب العجاب فیما میز ابو تراب عن التراب نوافض بغا و رد نوافض تالیف محمد معین
سیفی موسوی رد الانوار بدریہ از خواجہ غلام حلیم دہلوی رسالہ مولانا حسین کشمیری در اثبات

مذہب اہل سنت کشف الغطا الالتباس علی ہذا القیاس کتب و رسائل کثیرہ مابین المطول و المختصر مشہور
و غیر مشہور بہت ہین جو انکو مطالعہ کرے او سپر حقیقت طائفہ منکشف ہو کہ سنیون نے
کسطرح خدمت اس طائفۂ فاحشہ کی کی ہی بقول شخصے ٹانگ کے نیچے سے نکالدیا
دانت کھٹے کر دیئے افسوس کہ تمنے اورون کو ہدایت مطالعہ بغور کی لیکن خود نظر
سرسری بھی کل یا بعض ان کتابون کو ندیکھا ورنہ اتنی ژاژخائی یاوہ خائی ہرزہ درآئی
ظہور مین نہ آتی اور جواب الجواب اہل سنت سے قطع نظر کرکے یہہ کتاب سرمایۂ تباب
بنائی نجاتی قولہ حیدر علی کفشگر جواب اول نسبت اس پیشہ کے طرف جناب موصوف
لازال فی ظل الرؤف کے تمہارے ولی کہنگر سبحان تری قدرت نے زبان بعض اشخاص
سے کی تہی چنانچہ جواب مفصل اسکا رسالہ المکاتیب مطبوعۂ دہلی مین لکھا ہی لیکن تمسے
صبر ہوا اور اس خیال پر کہ بڑی بوا سچ کہتی تہین پھر تمہارا پیٹ پھولا حالانکہ اہل علم و دولت
ہونا آبا و اجداد مولوی حیدر علیصاحب کا معلوم خاص و عام ہی اور پیشہ نائی کا شیعہ
خصوصا اصحاب ائمہ کتب تواریخ امامیہ سے ظاہر ہین علی الخصوص حجام فروشی تمہارے
بابکی اور دوکانداری آپکی کہ ہنوز برقرار ہی مشہور ہر دشمن و دوست ہی معہذا طعن کفشگری
اُنا دسے کی کاریگری ہی شعر ان عادت العقرب عدنا لها ۞ وکانت النعل لها حاضرة
البتہ جناب موصوف نے طائفہ فاحشۂ رفضہ کی خوب کفش کاری کی ہی اس جگہہ سے
کسی دشمن حق گو نے کہ نادان دوست سے دشمن دانا بہتر ہی یہہ لفظ بولی ہوگی ورنہ
کسیح نے اونکے خاندان مین یہہ پیشہ نہین کیا عجب ہی کہ دوکانداری تم کرو اور محبہ
ماجی صاحبہ مین تقیۂ نماز عصر و ظہر منتظر باحقاق امیدواری و تقویت کار مختاری تم ہو
اور طعن حرفت کہ تمہارے اسباب مطاعن مین عقلاً و عرفا نہین مولوی حیدر علی پر کرو شعر
تا بدوکان خانہ درگروی ۞ ہرگز ای خام آدمی نشوی ۞ قولہ صواعق محرقہ و بحار متفرقہ
وغیرہ الی آخرہ کو کتب امامیہ اثنا عشریہ سے بغور مطالعہ کرو جواب حاصل اس مطالعہ

بغور سے یہی ہوگا کہ تخلف ہونا سفینہ کا اہل بیت سے ثابت سو یہ بات بعد تالیف ہدیہ تحفہ اثنا عشریہ کے کما حقہ مرفوع ہوگئی اور جو کچہہ اسباب ہین صوارم وغیرہ مین لکہا ہی دفع اوسکا تنبیہ السفیہ وعزۃ الراشدین وغیرہ کتب اہل سنت سے کہ تائید کلام صاحب تحفہ اور دفع اوہام معترضین مین تالیف ہوئی ہین بہ تنبیہات جلیہ و تعزیرات بہیہ مرقوم ہی جس سے راکب سفینۂ اہل بیت ہونا اہل سنت کا اور متخلف ہونا شیعہ کا ظاہر ہی کیونکہ اہل سنت آعرف ہین ساتہہ مذہب اہل بیت کے پس ادعا تخلف اہل سنت کا سفینۂ اہل بیت سے کمتر ادعائی تخلف اہل اسلام سے سفینۂ دین خاتم الرسالۃ علیہ الصلوۃ والسلام سے نہین اب تمکو لازم ہی کہ مطالعہ بغور کتب اہل سنت کا کہ حاوی روایات ائمہ اہلبیت ہین کرو اور حقیت حق صریح پر اعتقاد لاؤ **قولہ** مگر ناظرین ان کتابکو اطلاع کتب تفسیر وحدیث وفقہ وتاریخ طرفین پر ضرور ہی اور کتابین ان علوم کی بہت ہین از انجملہ جو مشہور ہین اور اکثر میسر آتی ہین اونہین سے نام چند کتابون کے لکہے جاتے ہین کہ شائق کو کافی ہی **جواب** یہہ نام کتابون کے اگر واسطے اعلام شیعہ کے لکہے ہین تو ہر شخص خاصۃ عالم اور طالب علم ہر مذہب کا نام ونشان سے اپنے دین کی کتابون کے غالبا واقف ہوتا ہی اوسکے حق مین یہہ حکم تحصیل حاصل ہی آور جو جاہل محض ہی اوسکو اگر نام پر اطلاع بہی ہوئی تو بہی بے سود کہ وہ اونکے مطالعہ بغور سے بہی فائدہ سند و مستفیض نہین ہو سکتا چہ جائی صرف نام کتاب سنکے اور اگر یہہ حکم سنیون کو ہی تو وہ بہی اپنے کتب مذہب سے بخوبی آگاہ ہین کہ صاحب البیت ادری بالذی فیہ یہان تک کہ مغالطہ وہی شیعہ سے بہی وہ مو کا نہین کہاتے اور غیر کی کتاب کو اپنا نہین سمجہتے بلکہ کتب شیعہ کو بہی کما حقہ غربال بنا چکے ہین چنانچہ کتب مناظرۂ اہل سنت اسکے شاہد ہین کہ کہان کہان سے روایات ومذاہب امامیہ کو کس کس تحقیق کے ساتہہ نقل کرکے ارباب طائفہ کو الزام دیا ہی اور جہوٹے کو اوسکے گہر تک پہونچایا ہی حتی کہ اسقدر نظر بالفعل شیعہ کو بہی اپنے کتب مذہب پر حاصل نہین چنانچہ اقرار اسبات کا زبان سبحان علیخان سے آویگا ولیکن تمہاری غرض اس گنتی پوری کرنے سے صرف دہمکانا عوام کا اور اظہار اپنے تبحر علم و عبور کتب کا

معلوم ہوتا ہی سو حقیقت اوسکی یہ ہی کہ مثلاً نام تاریخ ابن قتیبہ و تاریخ محمد بن علی بن اعثم کوفی و تاریخ عبد اللہ بن اسعد یافعی و تاریخ گزیدہ حمد اللہ مستوفی قزوینی اور تاریخ حافظ ابرو کا دیباچہ روضۃ الصفا مطبوع بمبئی سے بعد مطالعہ بغور کے نکالکر لکھدیا ہی خود ان کتابونکو ملاحظہ نہین فرمایا اور نام تفسیر کشاف و تفسیر کبیر و بیضاوی و در منثور و مدارک و نیشاپوری و بخاری و مسلم و نسائی و فتح الباری و تاریخ ابن خلکان و انسان العیون معروف بسیرۃ حلبی و مشکوۃ و ثعلبی و جذب القلوب و تاریخ خمیس فی احوال انفس نفیس اور روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ و معارج النبوہ و ربیع الابرار و استیعاب و تاریخ الخلفاء وغیرہ کا رسالۃ المکاتیب مطبوعہ دہلی سے جنکو ثبت کیاہی باقی اسمار کتب کے رسائل شیعہ لکھنو سے نکالے ہین اور کچھ سنے سنائے بن دیکھے بھالے طوفان بے تمیزی مین لکھدیئے ہین اور انپر حکم میسر و مشہور ہونے کا لگا دیاہی حالانکہ بہت کتابین منجملہ اسکے غیر میسر و مشہور ہین حتی کہ نظر مجتہدین لکھنو سے بھی نہین گذرین اونہون نے روایات ان کتب کی بیاض ابراہیمی سے نقل کیاہی اور اوسکے بھروسے پر انتساب روایات کو کام فرمایا اور حال ضعف تالیف بیاض مذکور کا رسالۃ المکاتیب سے ظاہر ہی چنانچہ اسی جہت سے اکثر نقول بیاض مذکور کے مطابق منقول عنہ نہین اور بیشتر اصل مین غیر موجود ہین اسیطرح اسمار کتب شیعہ کو اپنے اوائل تحفۂ اثنا عشریہ اور آخر کتاب تبصرہ سے نکال فرما کر زیب رقم فرمایاہی اور بے امتیاز علم فقہ و حدیث و تفسیر و تاریخ کے ایک سلک مین منسلک کر دیاہی حالانکہ منجملہ فہرست کتب مذکورہ اہل سنت کے بہت کتابین شیعہ و معتزلہ کی ہین اور بعض ساقط الاعتبار اور بعض مجہول الحال چنانچہ بیان اوسکا عنقریب آویگا فانتظر سنیۃ ولیکن عجب عجاب یہ ہی کہ تمنے اسجگہ مناظرہ فریقین کو حوالہ ان کتابون پر کیاہی اور اسطرح پر نام لیاہی کہ گویا مطالعہ گرامی مین گذرچکی ہین اور بنظر شہرت و تیسیر چاہیئے کہ اس رسالہ مین روایات انہین کتب کے مندرج ہون حالانکہ اثنار بحث مین وقت حاجت ضرور کے آپنے روایات اور کتب کے لکھے ہین جنکا نام داخل فہرست کتب میسر و مشہور نہین جیسے واحدی و عبدری و حمیدی و مفتاح النجا و نزل الابرار وغیرذلک اس سے معلوم ہوا کہ نہ آپنے کتب مندرجہ فہرست کو دیکھاہی اور نہ ان کتابون کو بلکہ

محض از اعتماد رو افض لکھنو وغیرہ گنتی نامون کی غلط سلط لکھدی کیونکہ خود مجتہدین لکھنو نے بھی ان کتابونکو نہین دیکھا ہی چہ جائیکہ آپ اسلئے کہ سرمایۂ تالیف جمیع امامیۂ زمان ہیا منہ الہیمی ہی اب حشر تک شیعہ اوسی سے استفادہ بلکہ استراق کرتے رہینگے چنانچہ سبحان علی خان نے اسکا اقرار کرلیا ہی کذا فی رسالۃ المکاتیب بخان علمائے اہل سنت وجماعت کے کہ ہمیشہ صیانا وامدا جماعۃ شوارہ مین چنانچہ اسکا اقرار بہی اخبار مذکور نے رسالۂ مسطور مین ملحق بہ اس الاشہاد کیا ہی کہ صاحب منتہی الکلام کو ذکر کتب جم کثیرہ شیعہ پر جو خود علمائے طائفہ کو غیر میسر ہین حاصل ہی اسصورت مین انکو ذکر کرنا نام کتابونکا محض بے حاصل ہی خاصۃ جبوقت کہ تمنے نام لکھے اور خود اون سے استدلال نکیا تو یہہ تقریب ناتمام رہی اور یہی ظاہر ہی کیونکہ کتب تفاسیر فقہ واحادیث مندرجۂ فہرست واسطے مناظرۂ فریقین کے تالیف نہین ہوئی ہین جیسے شرح وقایہ و درمختار وفتاوی سراجیہ وحمادیہ وامثالہا والا آپ بعد مطالعہ بغور کے ضرور انسے استدلال کرتے بنا ء علی ہذا معلوم نہوا کہ ذکر ان اسامی مین آپنے کیا نفع سوچا ہی حالانکہ اس زمانۂ اخیر مین بسبب تداول مناظرۂ شیعہ وسنی کے اسکی حاجت نہین کہ رجوع طرف کتب تفسیر وفقہ حدیث کے کیجاوے اسلئے کہ جو مظان ومحال استدلالات تھے اور جو جو اقوال وروایات بکار آمد تحریر وتقریر بدلالت النص واشارت النص معلوم ہوتے تھے وہ سب کتب مناظرۂ فریقین مین مضبوط ہوگئے الا ماشاء اللہ تعالی اب جسکو ہوس مناظرہ ہو اوسکو یہی کتب مناظرہ کافی ہین مگر یہہ کہ ناگہان ضرورت تصحیح نقل کی کتاب منقول عنہ سے بسبب تلبیسات شیعہ کے درپیش ہو چنانچہ اسبات پر آپنے بہی رقعۂ دوم آہی مخلص مین اتفاق کیا ہی عبارت اوسکی یہہ ہی بدانست بنن امروز محقق ودانا را حاجت تفحص نیست متکلمین طرفین مسائل نزاعی را با وضح بیان بکمال شرح وبسط مکرر نوشتہ اند جہہ ہا کتب این فن موجود اند الی قولکم بندہ بعضے ازین کتب دیدہ ودانستہ است کہ ازین محارہ بلسانی نزاین ظفر و نکنداستغفر انتہی حضر تعداد اسامی کتب مین جز گرانی دفتر اور کچھہ حاصل نہین تہی چند مسائل ہین جنکو شیعہ ہر بار لوٹ پہیر کر لکھتے ہین اور بہ احداث احتمالات غیر سدیدہ وتلمیعات جدیدہ نیا بہروپ لاتے ہین اگر

مطالعہ بغور کریں تو حجت الٰہی پہلے سے ختم ہی حاجت اس ہیر پھیر کے نہیں علاوہ اسکے جو نام کتب
فقہ و تفسیر و اخبار شیعہ کے آپنے اسجگہ لکھے ہیں اور سچ ثابت ہی کہ یہہ سب کتب نزدیک
شیعہ کے لا اقل نزدیک تمہارے نہایت معتمد و مستند ہیں کیونکہ محل مناظرہ و مقابلہ خصم میں کوئی
نام کتاب نا معتبر اپنے مذہب کا بخوف الزام نہیں لیتا پس بناءً علی ہذا جب ہم ان کتابوں شیعہ
مقبول شما ہی سے روایت کریں اور انکے نقول سے اپنے مدعا کو پایۂ ثبوت تک پہنچائیں تو
تمکو چاہیے کہ بے عذر و حیلہ و حوالہ اوسکو قبول فرماؤ کہ اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ بخلاف کتب
اہل سنت کے جنکے نام تمنے طوفان بے تمیزی میں جسطرح چاہے بے امتیاز معتبر و نا معتبر
لکھدیئے کہ جب ہم انمیں سے کسی کتاب کو درجۂ اعتبار سے ساقط کریں اور غیر معتبر کہیں
تو وہ بھی در خور قبول ہی اسلئے کہ ہر شخص اپنے دین کا حال خوب جانتا ہی کہ اوتنا دوسرے کو معلوم
نہیں ہوتا کہ اہل البیت ادری بما فی البیت یہاں قول ہمارا معتبر ہی نہ تمہارا کیونکہ غیر کے مذہب پر
انکا اجتہاد یا اخبار پذیرا نہیں ہو سکتا خصوصا اوس وقت کہ آپکو اتنا بھی معلوم ہو کہ کونسی کتاب
کس فن میں ہی اور کیا اوسکا موضوع کہ ہی اول آپنے یہہ لکھا ہی کہ مگر ناظرین کتب یا
اطلاع بر کتب تفسیر حدیث و فقہ و تاریخ حاضرین ضرور ہست انتہی چہ منجملہ ان کتب پر ضرور معتبر
و مشہور کے نام کتاب عقائد نسفی و عقیدۂ شیبانی و شرح مقاصد و شرح مواقف و ملل و نحل اور
فصوص و نصوص فتوحات مکیہ وغیرہ کا بھی لکھدیا ہی فرمایئے کہ یہہ کتب تفسیر ہیں یا حدیث یا فقہ
یا تاریخ یہاں قید لفظ وغیرہ بھی نہیں کہ گنجائش معذرت بدتر از گناہ ہو سکے آج اگر کوئی طفل ابجد
خوان سے بھی پوچھے کہ علم تصوف و سلوک و عقائد و فقہ و حدیث ایک چیز ہی یا دو چیز تو وہ بھی
اس تفرقہ کو بیان کردیگا گو لبیب زبان فہم بیان اوسکے بیان میں حیران ہوں سبحان اللہ
آپ اپنی دوکانداری کی گوشہ کناری سے کام رکھیں ایسے کاموں میں سب سمجھے بوجھے بات ڈال
بیٹھا کریں اسکا انجام بدنامی دوکان اور بٹا لگنا نام پر ہی شعر من انچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال [illegible] از کتب سیر سے تاریخ اتم کرنی ہی اور جو ات

تفسیر بیان الحسن و منہاج شیخ ابو العباس غیرہا سے نامعتبر ہونا کتب تواریخ کا اسقدر ظاہر ہے کہ محتاج بیان نہیں خصوصا دینیات میں جسکا مدار صحت نقل پر ہی محض عقل پر اور یہی مختار اہل سنت ہی کہ کتب تواریخ کو مسائل دینیہ میں نہیں جانتے کیونکہ شامل رطب و یابس ہوتے ہین

قال زین الدین العراقی استاد ابن حجر العسقلانی شعر ولیعلم الواقف ان السیرا تجمع ما صح وما قد انکرا اس صورت مین ذکر کرنا کتب تواریخ کا بیجا محل ہی **قوله** تاریخ اعثم کوفی **جواب** یہ شخص شیعی ہی اور کذاب مشہور منجملہ وقائع کے وہ باتیں ذکر کرتا ہی کہ باتفاق شیعہ و سنی مفتری و بہتان ہوتے ہین کذا فی رسالۃ الکتائب پس ذکر کرنا اسکا کتب اہل سنت مین جہل ہی یا وقاحت **قوله** حبیب السیر و روضۃ الصفا **جواب** یہ دونو کتاب بہی تالیف شیعی ہین باتفاق اہل سنت و جماعت اور روایت شیعی سنی پر حجت نہین چنانچہ اسی جہت سے صاحب رسالۂ بارقۂ ضیغمیہ نے قائمین زعم

میں خطا بالی صاحب التحفہ لکہا ہی طرفہ اینکہ روایت مذہب خود سے آرد و اتباع از ما میخواہد انتہی

قوله اصابہ فی تاریخ الصحابہ **جواب** نام کتاب حافظ ابن حجر عسقلانی کا اصابہ فی معرفۃ الصحابہ ہی نہ وہ جو تمنے لکہا حالانکہ اسکو منجملہ کتب معتبرہ مشہورہ کے ذکر کیا ہی لیکن تمکو باوجود شہرت و تعبیر کے بہی خبر سے صحت نام کی نہین فہم کلام کا خدا حافظ ہی **قوله** روضۃ الاحباب **جواب** یہ تاریخ سید جمال الدین محدث کی ہی لیکن نسخہ صحیح اوسکا مصون نقصان و تحریف سے بہت کم میسر آتا ہی خصوصا دفتر اخیر کہ اوس مین شیعہ نے بہت تصرفات و الحاقات کیے ہین کذا فی التحفہ والازالہ چنانچہ جو روایات کہ تمنے اوس سے اس رسالہ مین نقل کئے ہین وہ سب قسم دوم سے ہین ملحقات نامیہ سے معہذا صاحب مجالس طائفہ یعنی قاضی شوستری مفتری ذہب الله بنورہ نے صاحب روضۃ الاحباب کو زمرۂ شیعہ مین معدود کیا ہی خلاصہ تقیم الحجۃ **قوله** مروج الذہب **جواب** مسعودی مؤلف اس تاریخ کا شیعی ہی نقل اوسکی اہل حق پر حجت نہین مع ذلک ستمنے بہی اوس سے روایت کشی نہین کی **قوله** ربیع الابرار **جواب** مؤلف اسکا جار الله زمخشری صاحب کشاف معتزلی ہی زمخشری اور خلاف اہل سنت کا ساتہ معتزلہ کے کتب متعارفہ کلامیہ مین قوا

ہی تفتازانی شرح عقائد میں لکھتے ہین ومعظم خلافیاتہ مع الفرق الاسلامیۃ خصوصاً المعتزلۃ انہم

اول فرقۃ اسسوا قواعد الخلاف لما ورد بظاہر السنۃ وجری علیہ جماعۃ الصحابۃ فی باب العقائد انتہی

پس معتزلہ کو شامل اہل سنت ٹہرانا آفتاب پر دہول ڈالنا ہی خصوصاً جبوقت کہ قاضی شوستری

کو اقرار ہو کہ اہل حق کے نزدیک شیعہ و معتزلہ ایک چیز ہین **قولہ** تاریخ ابن قتیبہ **جواب** شیخ

ابن قتیبہ کا کتب اہل امامیہ مثل منہج المقال وغیرہ سے ظاہر ہی دیکھیے تفصیلہ انشاء اللہ تعالے

قولہ تاریخ النبی وغیرہ الی آخرہ **جواب** یہہ سب کتب نامعتبرہ ہین انسے استناد اہل سنت کا نہین

اور اگر بعض سے جیسے تاریخ الخلفاء وغیرہ ہی لو وقت معاضدت روایات صحیحہ کی ہی نہ بالانفراد

اسلئے کہ یہہ کتابین حاوی روایات شاذہ وغریبہ ہین اور جو اقوال ایسے ہون اور مخالف روایات

صحیحہ مشہورہ واقع ہون تو اونکو صلاحیت اسبات کی نہین ہوتی کہ اہل مذہب پر موجب اعتراض ہون

اور یہہ قاعدہ صرف سنیونکا نہین ہی بلکہ کتاب تہذیب استبصار ابو جعفر بن بابویہ طوسی شاہدین

عدلین ہین اسبات پر کہ شیخ الطائفہ نے ان دونو کتابون مین جا بجا محض بعلت شذوذ و مخالفت روایات

کثیرہ صحیحہ اسقاط اکثر روایات شاذہ کا کیا ہی چنانچہ شہداء اس عوی کے شوکت عمریہ مین مرقوم ہین

اور بعد دریافت ہوجانے اس اصل موصل کے اکثر رسالہ اپنا مردود ہوگیا کہ غالب روایات اوسکے

کتب نامعتبرہ سے ہین وہ بہی شاذ و نادر اور وہ بہی دم بریدہ سر تراشیدہ جنکو تمنے اپنے بڑے

بوڑہون سے خواہ سوالاً خواہ سرقۃً خواہ وراثۃً حاصل کرکے تباہ کیا ہی **قولہ** کتب

سنت وجماعت سے الخ **جواب** اگرچہ آپنے یہان نام چند کتب معتبر و نامعتبر کے طوفان

بے تمیزی مین لکہدیئے ولیکن خود اونسے کہین استدلال نہین کیا الا ماشاء اللہ کہ وجہ

ربط کتب مذکورہ کی مناظرہ شیعہ سے معلوم ہوتی معہذا تالیفات سیوطی رحمہ اللہ تعالے

بنایت مرتبہ ضعف مین ہی چنانچہ عجالۂ نافعہ اور بستان المحدثین وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے

انکی تخریج بدون شاہد قوی مقبول نہین اونہون نے خود دیباجہ کتاب مین عذر اس

جمع و تالیف کا کردیا ہی کہ مقصود اوس سے جمع رطب و یابس ہی واسطے تنقید و تصحیح سقم

وجہالت و وضع وغیرہ کے نہ التزام صحت مافی الکتاب ومافی الباب پس آتنا ہو ان سے
واشال ذالک سے متوجہ نہین **قولہ** سفینۂ حاکم **جواب** یہہ حاکم صاحب سفینۂ غیر حاکم صاحب
مستدرک کہ ہی معتزلی المذہب انکی بات نزدیک اہل سنت کے سند نہین اکثر معتزلی شیعہ
ہوا کئے ہین جیسے ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغۃ **قولہ** بیہقی **جواب** یہہ محدثین اہل سنت
مین غیر منقدین انکی روایت باعتضاد شواہد قوی قوی ہی والا ضعیف ورد ہی **قولہ** مستدرک
جواب یہہ کتاب کہ حقیقت مین اعتراضات ہین صاحب صحیحین پر تیسرے طبقہ مین ہی نزد بلکہ
ائمۂ محدثین کے اور شہرت وقبول مین برابر مرتبۂ بخاری ومسلم وبقیہ صحاح ستہ وغیرہ کے
نہین اور اکثر احادیث اوسکی نزدیک فقہا کے غیر معمول بہا ہین چنانچہ شوکت عمریہ وعجالۂ
نافعہ واصول حدیث اور بستان المحدثین وغیرہا سے ثابت ہی عبارت بستان کی یہہ ہی

در بسیاری از احادیث مستدرک کہ او حکم بصحت آن نمودہ مثل صحیحین انگاشتہ اجلۂ علماء
اورا تخطیہ کردہ اند وبروی انکار نمودہ ولہذا ذہبی گفتہ است کہ حلال نیست کسے را کہ بر تصحیح
حاکم غرہ شود تا وقتے کہ تعقبات وتلخیصات مرا نہ بیند ونیز گفتہ است احادیث بسیار است در
مستدرک کہ بر شرط صحت نیست بلکہ بعضے از احادیث موضوعہ نیز ہست کہ تمام مستدرک بانہا
معیوب گشتہ انتہی اس صورت مین احادیث اوسکی جسوقت کہ مخالف روایت مستفیضہ ہون غیر مقبول
ہونگی اور اکثر تصحیحات سامی مستدرک مذکور سے اسی قبیل کے ہین **قولہ** تفسیر ثعلبی **جواب**
ابو اسحٰق ثعلبی باقرار مجلسی در مجلد اول از بحار الانوار شیعی است وبقول سبحان علی خان کمنبو

بعد اثبات تشیع مثل ثعلبی وصاحب مودۃ القربیٰ بازسعی ما بایرادات مرویۃ انہا بیکار است
انتہی وتفصیل فی المنتہی والازالہ ورسالۃ المکاتیب **قولہ** تفسیر کبیر **جواب** یہہ تفسیر امام المتکلمین
فخر الدین رازی کی ہی لیکن قول انکا فن حدیث مین مسلم نہین ہر کام کے آدمی جدا جدا
ہوتے ہین اور چونکہ تفسیر مذکور مین ابطال مذاہب اکثر فرق ضالہ کا اور احاطہ روایات رطب
ویابس ہر باب کا ہی اسلئے اکثر شیعہ استدلال انکے اقوال سے بحذف سباق وسیاق

یا خیانت الفاظ کیا کرتے ہین چنانچہ صاحب رسالہ ضیغمیہ نے کیا ہی علاوہ اسکے فخر الدین رازی
نام والد نصیر الدین طوسی شیخ الطائفہ کا بہی ہی کبہی اشتراک اسم ولقب بہی موجب تغلیط وتکیت
ہوجاتا ہی **قولہ** مودات سید علی وغیرہ الخ **جواب** یہہ کتاب اور کتاب خزانہ جلالی ونزل
الابرار ومفتاح النجا وغیرہ کتب مجاہیل ہین جنسے آپنے جابجا نقل کی ہی بغایت نامعتبر ہین
کتب معتبرہ اہل سنت کیا کم ہین کہ اونسے روایت کشی نہین کرتے ہر خس وخار سے متمسک ہوتے
حالانکہ الزام خصم وافحام مخالف بدون اوسکے مسلمات کے ممکن نہین اسبات کا اقرار مومن
جائشی نے بہی صوارم چوبین مین کیا ہی عبارت اوسکی یہہ ہی امامیہ ہرگاہ بر سنیان احتجاج
می نمایند بر قبایح اعمال وخصائص اصحاب ثلثہ احتجاج نمی کنند مگر بانچہ متفق علیہ بین الفریقین
وازجملہ مسلمات ومتواترات انتہی اس صورت مین لازم ہی کہ اول سنیون سے تحقیق بلکہ
تصدیق کتاب یا روایت مسلم کرلے پھر اعتراض کرے جسطرح اہل سنت نے کیا ہی کہ جس کتاب
شیعی سے استدلال کیا اول معتبر ہونا اوسکا باقرار ائمہ طائفہ ثابت کردیا اور اگر ایسا نکرین
تو جہلہ طرفین ضلع جگت بولنے کو اور پہکڑ لڑنے کو کافی ووافی ہین حاجت مصارعت
اہل علم کی نہین ولیکن آپ خاصتہً اور سارے شیعہ عموماً ہرگز ایسا نہین کرسکتے اسلئے کہ اس
صورت مین سارے اگلے تار وپود تہ وبالا ہوئے جاتے ہین اور مذہب سنیونکا بے دلٹے
پھڑے ثابت ہوا جاتا ہی فَانّٰی لہم ذٰلک **قولہ** جو کوئی کتب مذکورہ وامثال اوسکی کو بغور
پڑھکر کتب مناظرہ فریقین کو راہ انصاف سے بے جانبداری فریقین کے دیکہیگا جانیگا
کہ حق کسطرف ہی اور اصل نزاع کیا ہی **جواب** پاسخ اسکا اوپر گذرچکا اور بقدر مناسب
مقام تتمہ ہی کہ صوارم چوبین مین لکہا ہی بدانکہ کم مذہبی خواہد بود کہ بعضے از روایات بے اصل
یا ماوّل دران نباشد انتہی چنانچہ ایسی بنیاد پر شاہین وامثالہا کی طرف سے کہ قدح اونکی
احادیث کثیرہ کلینی مین واقع ہی بنائی جواب رکہی ہی سو ہرچند یہہ فقرہ واسطے صیانت مذہب
شیعہ کے خامہ حق جامہ سے زیب رقم ہوا ہی لیکن بلطفہ تعالیٰ اگر انصاف نصیب ہو تو جانت

اہل سنت سے یہی عذر خواہی کر اہل سنت اسکے محتاج نہین کہ جہوٹ بولکر دین بنائین یہہ کام دلدادہ دلاور کا ہی
تابعین محب انصار و مہاجرین کا اور بعد دریافت ہو جانے حقائق احوال کتب فہرست مذکور کے گویا رد اجمالی سارے
رسالہ مذکور کا ہو گیا اور مضمون عصائے موسیٰ تو بتقاضای بخشیدم درجۂ ثبوت کو پہنچا و للہ الحمد اب آگے فی الجملہ تفصیل بہی
ملاحظۂ عالی مین گذریگی فانتظر والنظر ما ثمہ فان ہناک حقائق جمہ **قولہ** اسی خیال سے کہ حق عیان و باطل نہان ہوگا
اکابر قدماء سنیون نے اپنی کتب عقائد مین لکہا ہی کہ کتب تاریخ مناقشۂ صحابہ کو دیکہنا نچاہیے
اور وعظ مین اصلا ذکر مذکور نکرنا چاہیے **جواب** باسخ اسکا سابق گذرا کہ صاحب منہاج و صافی وغیرہ
امامیہ کتب تواریخ کو نامعتبر جانتے ہین اور اوسپر بنیاد دین کی قائم نہین کرتے اب اگر فحوائے امات
المفتی مات الفتوی آپکے نزدیک قول انکا نامعتبر ہی تو انکا اجتہاد جدید ناسدید کب درخور قبول ہوگا بلکہ
بموجب قاعدۂ مذکور کے ساری دوکانداری تباہ ہو جاویگی اور بڑا ٹوٹا ہوویگا بلکہ دوالا نکل جاویگا
اسلیے کہ ابہی آپ دیباچہ مین اقرار کر چکے ہین کہ ہمنے نوشتۂ مجتہدین عظام کو با سید تراب لکہا ہی پس
جب مجتہدین عظام غیر معتبر الکلام ٹہیرے تو آپ کب صاحب مرام ہو دینگے **قولہ** حقیقت مین
یہہ غبار ضلالت اوٹہایا ہوا علماء سنیوں کا ہی کہ عہد امویہ و دولت عباسیہ مین بطمع حطام دنیا
و استرضاء حکام کے باطل کو لباس حق مین دکہلاتے تہے اور ایک عالم کو گمراہ کر کے ابواب
بئس المصیر پٹنے لئے کہولتے تہے اور اونکے مریدون اور اولاد نے رونق بازار اپنی تشدید بنائے
آبائی مین جاکر سعی بلیغ دریغ نکی مگر اللہ تعالی نے بندگان خاص اپنے کو وساوس شیاطین
الانس سے باز رکہکر سنت سنیہ مصطفویہ پر ثابت قدم رکہا **جواب** جہوٹ بولنا گوہ کہانا برابر ہی آپنے اگرچہ لقب اپنا
ابوالفضل کہا لیکن ہنوز بوئی اوجہلی دماغ سے نگئی معلوم نہین کہ اس زبان کو آپ کونسی کتاب سے ثابت کرینگے اسلیے کہ ثبوت
ہونا اوسکا کتب اہل سنت سے تو خود مستحیل ہی ہی کتب امامیہ سے اگر ثابت کیا ساری تقریر آپ پر منقلب ہوئی جاتی ہی اسلیے
کہ قاضی نور اللہ شوستری نے مجلس ہشتم مجالس المومنین مقبول سامی مین کہ مصدر ہی ساتہ ان الفاظ مجلس ہشتم در
ذکر ملوک نامدار و سلاطین کامگار فرق ناجیہ لاولی البصائر والابصار یون لکہا ہی کہ منصور دوانقی و ہارون و مامون
از سلاطین شیعہ تہے اگر عبارت طویلۃ الذیل اوسکی یہان نقل کیجاوے تو کلام استطرادی طویل ہو جاوے

لہٰذا دوسری جگہہ بعد اسکے اپنے محل پر لکھا جاویگا اسیطرح بن امیّہ سے عمر بن عبد العزیز بروایت امامیہ کے مقبولین مین ہی پس اس صورت مین مخالطت اہل سنت کی ساتہہ امویہ وعباسیہ کے اگر ثابت ہو تو عین اتفاق ہی ساتہہ شیعہ کے موجب طعن کیا حالانکہ باتفاق اہل سیر معتبر قدما اہل سنت ہمیشہ ساتہہ ملوک اسلام کے لڑا کئے مخالفت ابوحنیفہ کے ساتہہ منصور وغیرہ کے اور احمد حنبل کے ساتہہ خلیفہ وقت کے اور تحمل کرنا حبس و ضرب سیاط کا مشہور ہی اور ہونا شیطان الانس کا مثل شیطان الطاق وغیرہ طائفہ شیعہ مین بقول واقرار ائمہ شیعہ مثل ابن مطہر محبس و والد ملا باقر مجلسی در روضۃ المتقین وغیرہم ثابت ہی پس جنکو خدائے پاک نے وساوس شیطان الانس سے بچایا اور سنت سنیہ مصطفویہ پر قائم رکھا وہ اہل سنت ہین اور جنکی اولاد و مریدون نے بنا ئی آبائی کو مشید کیا اور مصداق فہم علیٰ آثارہم یہرعون ہوئے وہ شیعہ شنیعہ ہین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قولہ** تحفہ اوسکا کہ حقیقت مین ترجمہ صواعق نصر اللہ کابلی کا رد وقدح امامیہ مین اوسکو بربان وجودی مسئلہ لاجواب جانتے ہین **جواب** یہہ تشنیع وطعن غایت ظرفگی سے قابل تماشا ہی اسلیے کہ نہ تحفہ ترجمہ صواعق کا ہی اور نہ صواعق نصر اللہ کابلی کی ہی جس کتاب کا نام صواعق ہی وہ ابن حجر ہیثمی مکی کی ہی اور جنکا نام نصر اللہ ہی اونکی کتاب صواقع محرقہ بواو موحدہ ہی نہ صواعق تو یہہ وہ مثل ہی شعر چہ خوش گفتہ است سعدی در زلیخا ❊ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا ❊ اس سے طرفہ تر یہہ ہی کہ مجتہد کو نہند نے صواعق کو تالیف ابن حجر عسقلانی ٹہرایا ہی اور کتاب العقد کو تالیف ابن عبد البر بتایا ہی جسکو سبحان علی نے تالیف ابن عبد ربہ قرار دیا ہی ذلک مبلغہم من العلم اس عقل و فضل پر اونکو اور ایکو ہوس جواب تحفہ نے ستایا ہی بل بی جماتیری و ہیچ آب جواب اصل طعن سنئے کہ آپنے جو تحفہ کو ترجمہ صواعق قرار دیا اس سے مراد کیا ہی ظاہراً بنا بر قید لفظ در حقیقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بعینہ ترجمہ تحت لفظی ہی جسطرح یہہ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ہی بنام خدائے بخشندہ مہربان سو یہہ بات تو بدیہی البطلان ہی محتاج برہان بلکہ دلیل ہی اسبات پر کہ آپنے ترجمہ و مترجم کہ دونو کو نہین دیکہا کسی سے نام سنا ہی

اب دیکھو پایا جیسا کہ ترجمہ بنایا ہین ... ترتیب ...
مماثل ہین اور سرقہ ہو یا گر مشاکل تو باوجود دیگر لفظ ترجمہ سے یہہ احتمال بعید ہی یہہ تماثل جزئی موجب حکم
ترجمہ ہونے کل تحفہ کو نہین اسلیئے کہ بصورت مغایرت معظم تقادیر کے اتحاد چند سطور کا مستلزم اس
حکم بدیع کا نہین ہو سکتا اور اگر مراد یہہ ہی کہ بظاہر ترتیب تحفہ کے موافق ترتیب صواقع ہی تو یہی ترجمہ
کتاب احقاق الحق قاضی جونپور رطب یوق اور کتاب ابطال الباطل کی بہی ہی کچھہ خصوصیت تحفہ کی نہین ان
دونوکو بہی ترجمہ صواقع کہیئے حالانکہ نظر باتحاد ترتیب اسکو ترجمہ اوسکا کہنا ایسا ہی جیسے کوئی کہے
کہ مواقف ترجمہ طوالع کا ہی یا مسلّم ترجمہ مختصر الاصول ابن حاجب کا ہی تحفہ و صواقع ایسی کتب نہین
کہ نادر الوجود ہون اب ملاکر دیکھو شبہ ترجمہ بخوبی ذہن سے زائل ہو جاویگا اور صاحب مطالع
کو معلوم ہی کہ شرکت تحفہ کی مضامین صواقع مین اقل مواضع مین بسبب اتحاد فن کے واقع ہی نہ
کل و جُل مین اور جسطرح یہہ شرکت جزئی ساتھہ صواقع کے ہی اسیطرح ساتھہ بعضے مضامین کتاب نواقض
الروافض وغیرہ کتب فن کی بہی ہی پس وجہ تخصیص ترجمہ کی ساتھہ صواقع کے کیا ہی اور بعضے ارباب
طائفہ نے تحفہ کو مسروق کہا ہی سو وجہ اوسکی ظاہر نہین اگر مراد سرقہ سے یہہ ہی کہ وہی حجج الزامیہ
و دلائل مسکتہ کلامیہ جو صاحب صواقع نے جواب باتیہ مین لکھے تھے صاحب تحفہ نے بہی تحفہ مین
وارد کیئے ہین تو یہہ بات قابل کہنے کے نہین اسلیئے کہ جو دو کتابین ایک فن مین فرض کیجاوین
مثل شرح مواقف و شرح مقاصد کے اکثر مضامین اون دونو کے متماثل ہونگے پس چاہیے
کہ ہر کتاب لاحق کتاب سابق سے مسروق ہو اور بصورت صحت اسبات کے لازم آتا ہی کہ کتب
مجتہدین کو فہ ہند وغیرہ اخبار مین طائفہ کہ جُل مضامین اونکے ماخوذ احقاق قاضی و مجالس المؤمنین
مجلسی یا مثل ابراہیمی سے مین مسروق ہون جسطرح رسالہ ایکا کتاب ہدیۂ شہاب ہمدانی ترجمہ
نقال کشمیری و تحفۃ الشیعہ و تشیید المبانی و بارقۂ ضیغمیہ وغیرہ تالیفات متاخرین سے مسروق ہے
حالانکہ یہہ رسم قدیم اہل التصانیف ہی کہ ہر علم و فن مین اوسی علم کے اوائل ائمہ و مبادی بلا لزمہ
بحث و تفتیش کرتے ہین اور ایک دوسرے سے لیتے ہین خصوصاً اثنا عشریہ علم کلامیہ مین

جسکا مدار غالب لائل سمعی پر ہی جبسے اسکے چارہ نہین اسکو کوئی استراق نہین کہتا بلکہ اقتباس کہتے
ہین والا طریق استدلال مسدود ہو جاویگا اب یہی ہماری کتاب ہی کہ کتب متاخرین سے ماخوذ ہی اور
مواضع بسیار مین ہر جگہ حوالہ ماخوذ منہ موجود نہین کل کو اسے بہی سرقہ کہدینگے اب لازم ہی کہ
جو دلیل و استدلال ایک شیعی نے کیا ہو اب سوا اوسکو نہ لکہے ورنہ سارق ٹہیریگا سبحان اللہ
آپنے سارا رسالہ اپنا چوری سے بنایا وہ سرقہ نہوا تحفہ ادنی مماثلت سے مسروق و ترجمہ
ٹہیرا **شعر** بیخور و با دیگران ستا نہ رہا بگذرد ٭ در فرہنگ این ظلم واین بیداد حاشا بگذرد ٭ اور
بعضے امامیہ جب شناعت اس قول پر مطلع ہوئے تو اونہون نے تقریر بدل کے یون کہا ہی کہ
اکثر مطالب تحفہ کے مسروق ہین اگرچہ مجموع بعینہ مسروق نہون سو اوسکی حقیقت یہہ ہی
کہ مبحث تولا و تبرا و شرح حدیث ثقلین تحفہ مین ہی اور صواقع مین نہین اور مسئلہ انکار نبوت
و مسئلہ الحاد کہ لازم مذہب طائفہ ہی تحفہ مین بشرح و بسط تمام موجود ہی اور صواقع مین نہین
اسیطرح باب مطاعن اصلا صواقع مین نہین اور تحفہ مین ہی اسیطرح صواقع مین اکتفا دلائل
کلامیہ پر کی ہی اور روایت کتب امامیہ کو اقل قلیل وارد کیا ہی اور تحفہ مین اول دلائل کو محذوف کرکے
تکثیر روایات کتب طائفہ سے کی ہی اسصورت مین فیما بین الکتابین فرق بین ہی گو معاند جاحد قبول
نکرے **شعر** ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب است ٭ گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است ٭
ماسوا اسکے صاحب تحفہ قدس اللہ روحہ وافاض علینا فتوحہ کو تالیف تحفہ پر کچہہ مفاخرت
نہین اور نہ یہہ دعوی ہی کہ آج تک ایسی کتاب کسی نے نہین تالیف کی یا جمیع ادلہ و براہین
ہر جسکے نتیجہ طبع خاص ہماری کے ہین باہم جمع کرنے ان حجج مین متفرد غیر مسبوق ہین
کہ ارباب طائفہ کو اسقدر ناگوار ہوا کہ تہمت ترجمہ و سرقہ لگانے لگے بلکہ اسی دور اندیشی و عاقبت
بینی سے خود صاحب تحفہ نے دیباچہ کتاب ممدوح مین لکہدیا ہی کہ آنچہ درین قرون ماضیہ
از گفتگوی شیعہ علی الخصوص امامیہ اثنا عشریہ با اہل سنت و جماعت بوقوع آمدہ اکثرش
درین رسالہ مندرج گردیدہ انتہی بلفظہ المقدس اب ذرا اس فقرہ مین سرسری دیکہو کہ کسقدر

یا علی صرت منادی ہی کہ یہ کتاب جامع کل وحل الکلم وتفوہ اولین وآخرین شیعہ ہی خاصۃ لفظ اکثر کہ
افعل التفضیل لفظ کثیر ہی جسکے معنی بہت ہین اس صورتین لائق یہہ تہا کہ تہمت سرقہ کی خاص نسبت
صواقع کے نہ لگاتے بلکہ سارق سارے شیعہ وسنی کا ٹہیرا لیتے کہ کل الصید فی جوف الفرا آری
ع بجیا بتس ہرچہ خواہی گو + حالانکہ غرض مؤلف رضی اللہ عنہ کی تالیف تحفہ سے صرف اتنی ہی
کہ مسلمان اسے دیکھکر بطلان مذہب رفض وحقیت مذہب اہل سنت معلوم کرلین اور اپنے اعتقاد
مین بسبب مباشرت وصحبت طائفہ امامیہ کے سست نہون اور شک نکرین سو یہہ بات بلطفہ تعالی بوجہ احسن
اسلوب بدیع حاصل ہوگئی کہ ایک عالم عالم حق وباطل ہوگیا اور لوگ مکاید شیعہ اور انکی چالاکیون
مطلع ہوگئے والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اس اعتبار سے جس نے تحفہ کو برہان
وحدی مسئلہ لاجواب کیا ہی بہت ٹہیک کہا جسکو خدا نے انکہین دی ہین وہ دیکہتا ہی کہ صاحب
تحفہ نے کمال تواضع سے دیباچہ کتاب تحفہ مین اپنا نام مشہور تک نہین لکہا تا شائبہ ستایش
طلبی بارائحہ مفاخرت نمائی بہی نہو اور کتاب کو طرف حافظ غلام حلیم بن شیخ قطب الدین احمد بن شیخ
ابو الفیض دہلوی قدس اللہ اسرارہم کے منسوب کیا اسپر بہی اگر کوئی طعن کرے تو وہ قابل خطاب کے
نہین **شعر** اینکہ میگوییم بقدر فہم تست + مردم اندر حسرت فہم درست + علاوہ اسکے حقیقت
تالیف تحفہ کی مطابق ارشاد صاحب تحفہ قدس سرہ کے یہہ ہی کہ جسوقت تحفہ تصنیف ہوا تہا
اوسوقت کتب اہل سنت سے جو رد روافض مین ہین اور کتب امامیہ سے جو رد اہل سنت مین ہین
تین قسم کی کتابین میسر آئی تہین پہلے قسم مجادلہ مین مسئلہ خاص اثبات خلافت خلفاء ثلثہ کے
جیسے نواقض الروافض ومرافض الروافض وشرح تجرید وصواعق محرقہ وغیرہ اہل سنت کی
طرف سے اور عصائب النواصب ودر ثمین شہاب ثاقب عور واظہار الحق ومفتیۃ النجاۃ وغیرہ امامیہ
کی طرف سے دوسری قسم وہ کتابین جو مسئلہ امامت وشرط امامت وموانع امامت
مین تفصیل تالیف ہوئی ہین جیسے بحث امامت شرح مقاصد وشرح مواقف وطوالع
الانوار واربعین اہل سنت کی طرف سے اور تصانیف علامہ حلی ومقداد وحدائق وغیرہ

وغیرہ امامیہ کی طرف سے تیسری قسم وہ ہی جسمین ساتہہ مذہب امامیہ کا رد ہی کیا الہیات وکیا امامت
وکیا نبوت وکیا معاد اور کیا روایت حدیث اور کیا اصول جیسے ابطال الباطل و صواعق محرقہ
وغیرہ طرف اہل سنت سے اور نہج الحق حلی واحقاق قاضی نور اللہ شوشتری طرف امامیہ سے
الغرض ان تین قسم کی کتابین وقت تالیف تحفہ کے موجود و مستحضر تہین اوسوقت ترتیب صواعق کی
کہ بہت مختصر و خوشنما ہی پسند طبع بلند و خاطر آسمان پیوند حضرت مؤلف تحفہ رضی اللہ عنہ ہوئے
اوسی ترتیب پر کتاب تحفہ مین بہی کلام واقع ہوا چنانچہ اس ترتیب مین احقاق وابطال ونواقض وغیرہ
بہی شریک ہین فلہم مالہم وعلیہم ما علیہم اور بر تقدیر تنزل کہا جاتا ہی اگر تسلیم کیا جاوے کہ تحفہ
ترجمہ یا سرقہ صواعق کا ہی تو ہو لیکن آخر اثبات مذہب اہل سنت ونفی مذہب رفض کرتا ہی روافض کو
اس سے کیا غرض ہی کہ مولف اسکا کون ہی کابلی یا دہلوی جواب براہین ملزمہ کتاب کا دینا چاہیے
صرف یہہ کہدینا کہ تحفہ مسروق یا مترجم ہی جواب کتاب نہین ہو سکتا اتنے کہنے سے ہرگز مذہب
روافض ثابت و مذہب اہل سنت منقضی نہین ہوگا جسکا فہم اسطرح پر ہو وہ نوع انسان سے خارج ہی
قوله حالانکہ جواب حرف حرف تحفہ کے چند فاضل شیعہ نے کمال متانت ودلائل وبراہین قاطع سے
لکہے ہین اوسپر بہی جدل سے باز نہین آتے اور بار بار تقریر اپنی کو بطرز تازہ جلوہ دیتے ہین اور اعادہ
اونہین کلمات کا کرتے ہین **جواب** جسطرح جواب تحفہ کا شیعہ نے لکہا ہی اوسیطرح جواب
الجواب بکرات ومرات علما اہل سنت نے بہی لکہا ہی چنانچہ اسامی بعض اجوبہ کے سابق
مذکور ہو چکے اور تہمت جدل و طرز تازہ اہلسنت پر بحکم المرء یقیس علی نفسہ ہی اور جسطرح کا جواب
تحفہ کا شیعہ نے لکہا ہی اوسکا نمونہ آپکے کلام مسروق مین اور نمونہ اوسکے جواب کا ہمارے
منطوق مین آتا ہی اوس سے جہوٹ سچ اور متانت وسہولت کہل جاوی گی **قوله** شیخ دہلوی
نے اپنے تحفہ مین طرفہ سحر سامری خرچ کیا ہی کہ سرسری مجال ہر کسی کا نہین کہ نفس الامر کو
پاوی سراغ جادہ صواب کا پاوے مصداق اسبات کا کچہہ سنا چاہیے اور مشتے نمونہ از خروارے
دیکہا چاہیے **جواب شعر** واذا اراد اللہ نشر فضیلۃ ٭ طویت اتاح لہا لسان حسود آپنے
کذب

ہر چند بہ الفاظ البطو عنیا و ولیدا و زیب رقم فرمایے لیکن اس ظلمت کذب سے نور صدق نمایان ہی
بے دشبہ کتاب تحفہ اب تک فہم مجتہدین و اخبار مین مین نزاعی و الا راہ صواب پر لگسا چلتے اور دوشش یہود
کے خواہی نخواہی در پی قدح و رد ہو تے شیخ دہلوی نے سحر سامری اور او سکے مریدین کو
کہ قدما ہوا کا بر امامیہ مین ایسا کہولا اور اس طلسم عجوبہ کو ایسا توڑا کہ اب سواد تبال و یہود و مغویان
کے کوئی خریدار انکے جادو کا اور قدر شناس انکے سحر کا تا ظہور صاحب الزمان نہو گا قبل اسکے اکابر
شیعہ بہی پیغمبر کو ساحر اور قرآن کو سحر کہتے تھے جسطرح آپنے تہمت سحر صاحب تحفہ پر کی ہی انصاف
سے کہو افسحر ہذا ام انتم لا تبصرون سبحان اللہ عجب جواب تحفہ بنا اور تحفہ سحر مین نہ آیا تو یہ بات بنائی
اور اہل نحلہ اپنے کو یہ راہ دکہائی اور حسب مشتے نمونہ از خروارے پر آپنے ناز کیا ہی وہ کمائی آپکی
نہین شہاب مرحوم ہیچدان کہ بعنوائے برعکس نہند نام زنگی کافور معروف بہ ہمدانی ہی اوسنے یہ ہزیان
بکا ہی جسکا جواب کاسر الاسنان علماء اسلام لکہہ چکے اور ہم لکہین گے آپ اوسکی تقریر سہل پر
فخر کرا وہ مثل ہی کہ پہان لڑائی امرین سینے دار ہی ہینگارین ایسی باتون سے دوکانداری مین
بٹا لگتا ہی اور کچہہ حاصل نہین ہوتا شعر پایان نہین ہمدالکا انصاف شرط ہی + بے اصل بات
اشتر گرگین کا خنر ہی

حدیث ان علیا منی وانا منہ

قولہ شیخ نے باب ہفتم تحفہ اثنا عشریہ مین حدیث سیوم بریدہ ان علیا منی
وانا منہ وہو ولی کل مومن من بعدی کو باطل کیا ہی اسلئے کہ اوسکی اسناد مین اجلح واقع ہی اور وہ
شیعی متہم الروایت ہی جمہور نے اوسکی تضعیف کی ہی پس اوسکی حدیث قابل احتجاج نہین جوابا انکہ
احمد بن حنبل و ابو داود طیالسی و ابو نعیم نے اور ابن ابی شیبہ نے و ابو حاتم نے و حاکم نے اور
حسن بن سفیان نے اوسکو روایت کیا ہی اور منجملہ اوسکے رواۃ کے مطرف حامری و عمرو بن میمون
ثقہ ہین اور یحیی بن معین نے اجلح کندی کی توثیق کی ہی انتہی حاصلہ **جواب** مانا کہ احمد وغیرہ محدثین
مذکورین نے اوسکو روایت کیا ہی لیکن یہ کہان کہا کہ صحیح ہی تا حجت ہو مخالف پر صدر تخریج مستلزم
صحت روایت نہین اور جسنے اوسکو صحیح یا حسن کہا ہی اوسکے نزدیک جملہ بعدی داخل حدیث نہین چنانچہ
روایت حسن بن سفیان و ابو نعیم مین لفظ بعدی موجود نہین علاوہ اسکے طیالسی و حاکم وغیرہ نقادین

حدیث نہین کہ انکی تخریج حجت تامہ ہو خاصۃً اوس حال مین کہ مخالف روایت صحیح ہو اور بکثرت ہو کمیت و ثبوت
و شہرت و حجت یا خذین اور جب جمہور نے اوسکی تضعیف کی کما فی التحفہ تو توثیق یحیی بن معین کی تنہا بمقابلہ
اونکے کب متبنی ہوگی اسیطرح اگر دو راوی ثقہ ہوئے جیسے مطرف و عمر اور باقی ثقہ نہ ہوئے تو بہی
اس سے روایت موثق نہین ہو سکتی اسلئے کہ جسطرح مجروح ہونے ایک راوی سے حدیث ضعیف یا
معلل ہوتی ہی اوسیطرح ثقاہت ایک راوی سے موثق نہین ہوتی پس جب اجلح راوی مجروح ہی
اور مطرف و عمر و ثقہ تو بہی تقدیم جرح کی ہی تعدیل پر قاعدۂ بطریق امامیہ اسلئے کہ قاضی نے احقاق الحق
مین لکہا ہی قد تقرر فی الاصول ان الجرح مقدم علی التعدیل انتہی معلوم نہین کہ یہ قاعدہ خانگی کسلئے اگر
یاد نہین رہتا اب آیندہ کو یاد رکہو کہ بہت کام آویگا جواب بگیر شیخ نے تحفہ مین جہان حدیث بریدہ کو
باطل ضعیف غیر صحیح بہ لکہا ہی وہان یہ بہی کہا ہی کہ لفظ ولی کی اس حدیث مین مشترک ہی ضرور کیا ہی کہ
مراد اوس سے اولی بالتصرف ہو اور تنزیہ حدیث مقید ساتہہ کسی وقت کے نہین اور مذہب اہل سنت کا
یہی ہی کہ حضرت امیر فی وقت من الاوقات امام مفترض الطاعت ستہے بعد آنحضرت کے انتہی اور مین
کہتا ہون کہ بفرض صحت روایت مذکورہ بقید من بعدی بہی اس حدیث کو دلالت مدعای شیعہ نہین اسلئے
کہ ہنوز حقیقت ہونا لفظ بعد کا معنی اتصال مین محل توقف مین ہی اول اسکو ثابت کرو پہر استدلال کرنا اگر
ولایت مرتضوی بعد ولایت خلفاء ثلثہ ہی تو بہی بعدیت نبوی حاصل ہی سب سے صرف صرف ظاہر سے
طرف مضمر کے کیا ضرور اتیا طیط محقق نہ ہے کہ صاحب تحفہ قدس سرہٗ نے جہان کہین کسی روایت پر
جرح و قدح کو متوجہ کیا ہی وہان بعد تنقید روایت کے جواب بفرض و تسلیم و ثبوت روایت بہی دیا ہی
اگر یہہ روایت ثابت بہی ہو تو بہی اوسکو دلالت مدعا پر نہین سو کوئی شیعہ اوسپر نظر نہین کرتا ہر کوئی
درپئی ثبوت روایت ہی وہ بہی طرق ضعیفہ سے حالانکہ اگر روایت ثابت ہو اور دلالت اوسکی
مطلوب پر ثابت نہو تو ثبوت اوسکا و عدم ثبوت برابر ہی حقگوئی اسکو چاہتی ہی کہ اون جوابات کو
جو بتقدیر تسلیم دئیے ہین مدفوع مرفوع کرو نہ یہہ کہ ہر خس و خار سے اولجہو پیکر کیا کرین کہ الغریق
یتشبث بکل حشیش آخر برای نام کہنے کو جواب تحفہ کچہہ تو چاہئے لگے ہاتہ لکہہ السیوطی جوا ... [illegible]

مروت تحفہ کا چند فاضل شیعہ نے کمال متانت و دلائل قاطعہ سے لکھا ہی آرسی زبان گرفتنی است

بہر طرف کہ بگردانی بنگرد **قولہ** وقد روی الحدیث من عدۃ طرق الخ **جوب** پانچ انکا بتقدیر صحت و

ثبوت روایت گذر چکا اب حاجت اثبات حسن و صحت روایت کی نہین **قولہ** تعجب ہی کہ اہلسنت احتجاج کرتے

اور جو مبتدع معتزلی معروف بتدلیس ہو جیسے قتادہ اوس سے احتجاج کرین انتہی حاصلہ **جوب**

قتادہ نام چار شخصون کا ہی ایک قتادہ بن ملحان صحابی کہ انکی حدیث ایام بیض مین مروی ہی دوسرے

نعمان بن زید بن عامر الانصاری برادر ابو سعید تیسرے قتادہ بن الفضل بن قتادہ الحرشی چوتھے

قتادہ بن دعامہ بن قتادہ سدوسی ابو الخطاب بصری کذا فی التقریب معلوم نہین کہ آپ کونسے قتادہ

مین گفتگو کرتے ہین اول تعین فرمائیے پھر جواب دیا جاوے **قولہ** تشیع نزدیک محدثین اہلسنت کے

داخل بدعت صغری ہی اور بہت تابعین و تبع تابعین اہل تشیع تھے الخ **جوب** پانچ انکا خود

آپنے چند سطر پہلے اسکے رقم فرمایا ہی اوسکو ملاحظہ فرمائیے یعنی ان المراد من التشیع الکامل

موالاۃ علی واولادہ سلام اللہ علیہ وعلیہم لاغیر وہو محمود فکیف یکون سببا للجرح انتہی حاصل یہ ہی کہ

جو تشیع بدعت صغری ہی وہ موالات مرتضوی ہی اور کچھ بے تنقیص و مذمت صدیق و فاروق

رضی اللہ عنہما سو ایسا تشیع اگر کسی تابع یا تبع تابع مین ہو تو جائے طعن نہین انکی روایت سے بالمرہ

ہات کھینچے مین بہت آثار نبویہ ضائع ہوئے جاتے ہین اور یہ لوگ شیعہ اولی تھے جنکا لقب اہل سنت

و جماعت ہی پس سنی کو سنیون سے روایت کرنے مین کیا صرفہ ہی کچھہ روایت اہل بدعت

کبری سے تو نہین کرتے جنکا شعار و دثار تقیہ و نفاق ہی اس قسم کے روات کی اگر اہل تقلید نے

توثیق کی ہو اور قابل حجت ٹھیرایا ہو تو بتاؤ اور اجلح بن عبد اللہ بن حجیہ کندی شیعی طبقہ سابعہ مین

سے ہی کذا فی التقریب **قولہ** ماہرین فن حدیث نے روات حدیث مین بڑا اختلاف کیا ہی جسکے

نزدیک جیسا ثابت ہوا اوسنے ویسا کہا اور ہم تھوڑا سا اختلاف اونکا ذکر کرتے ہین واسطے

مزید ایضاح مراد کے انتہی حاصلہ **جوب** مانحن فیہ مین صرف کلام حدیث بریدہ و اجلح کندی

مین تھا نہ جرح و تعدیل کل روات مین پس فرض کرنا اس اختلاف بے سر و پا کا اسجگہہ بے محل ہی

ذکر قتادہ

تشیع ابن عباس

اختلاف علما در روات

خصوصا کہ فرقہ امامیہ مین اضعاف مضاعف اوسکے اختلاف رُوات ہو بلکہ تضلیل و تکفیر اونکی علی الخصوص
اوس حال مین کہ قاعدہ اصول الجرح مقدم علی التعدیل مقبول شیعہ ہو پہر تاویل کرنا معتقد سے زرارہ
بن اعین و بکیر بن اعین و ہشام بن و محمد بن مسلم وغیرہ کے واسطے اخراج انکی کے دائرہ طعن
رُوات حدیث ائمہ سے حرف بہ اصول حرکت نا مقبول ہی حالانکہ اختلاف اہل سنت کا بحد
تکفیر و تضلیل نہین اور نہ تکلم محدثین کا علی الاطلاق دلیل اختلاف ہی اسلیے کہ محققین سنیون نے
محدثین کے طبقات مقرر کئے ہین اور جرح و تعدیل مین مراعات اوسکی پیش نظر رکہتے ہین
پس جو اختلاف تہوڑا سا کہ آپنے اس جگہہ لکہا ہی وہ منافی و قادح اہل سنت نہین چنانچہ بیان
اوسکا مابعد مین سات بیان یسیر رُوات امامیہ کے کیا جاتا ہی دونون کو تولو دیکہو کون کیسا ہی
اور کسکا اختلاف ایسا ویسا **قولہ** ہم کہتے ہین کہ یحیی بن معین و نسائی و یحیی القطان اور ایک
جماعت نقاد نے توثیق کی ہی ابو زبیر محمد بن مسلم کے اور ابو زرعہ اور ابو حاتم نے کہا لا یحتج بہ
اور بخاری نے اوس سے اخراج کیا ہی ہمراہ دوسرے کے اور حدیث اوسکی عائشہ سے ہی
صحیح مسلم مین ذہبی نے کہا مجکو گمان نہین کہ اوسنے عائشہ کو دیکہا ہو الی قولہ والکلام فی امثال
ہذا یستغرق اجزاء **جواب** مقصود اس کلام سے صرف اتنا ہی کہ مثلا ابو زبیر محمد بن مسلم و عبد الملک بن
عمیر اللخمی و فرج بن فضالہ و بن اسحق و محمد بن بشار بندار و یحیی و عبد الرزاق و علی بن ابی طلحہ و سماک
بن حرب سے اصحاب صحاح اہل سنت نے روایت کی ہی اور دوسرون نے اونکی تضعیف
کی تو معلوم ہوا کہ اختلاف رُوات سے روایت مقدوح نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہی تو سبب
جگہہ ہونے روایۃ دون روایۃ سو پاسخ اسکا یہہ ہی کہ اختلاف دو طرح پر ہی ایک وہ جس سے روایت
مین فی الجملہ ضعف و وہن آجاوے جیسے اختلاف اسامی مذکورہ مین کہ بعض نے اونکے حق مین لا یحتج بہ
یا لیس بکس یا لین بحافظ یا اختلاط یا ہو وسط یا لیس بالقوی یا ثقۃ و لیس بحجۃ یا تکلم فیہ فلان و
نال منہ بانزعاج یا ہو مضطرب الحدیث یا فی حدیثہ ضعف یا ضعیف فی الحدیث کہا اور
دوسرون نے اونکی توثیق کی کہا رایت اثبت منہ یا حدیثہ صحیح عندی یا ہو امیر المؤمنین فی الحدیث

[illegible] محدثین [illegible] وتفضیل ہے کے
نہین غایت ما فی الباب یہہ کہ توہین و تضعیف ہی سو وہ قادح نہین خاصتاً اوسوقت کہ معاضد
شواہد اقوی و طرق کثیرہ حسنہ سے تائید دیکھا جاویگا کہ اہل جرح کس مرتبہ مین ہین اور اہل تعدیل کس
مرتبہ مین اگر اصحاب جرح ہم رتبہ ارباب تعدیل نہین تو ہنوز عدالت برقرار ہی اور ترجیح
دینا احد القولین کا آخر پر کام مہرہ کملا متقدمین کا نہ عامہ محدثین کا چنانچہ یہہ مبحث کتب اصول
حدیث اور اسماء الرجال مین مفصل مرقوم ہی دوسرا اختلاف ایسا ہی کہ منجر ہو طرف تکفیر و
تضلیل و تفسیق و الحاد رواۃ کے اور بسبب اوسکے احادیث و اخبار پایۂ اعتماد و اعتبار سے
ساقط ہو جاوین جیسے اختلاف امامیہ کا ہشامین و شیطان الطاق و زرارہ بن اعین و بکیر بن
اعین و سلیمان جعفری و محمد بن مسلم و میثمی و امثالہم مین کہ شیعہ انکو باوجود اعتقاد جسمیت
باریتعالی اور جہل الٰہی در ازل و اثبات جہت واسطے پروردگار عالم کے تعالی شانہ عما
یقول الظالمون علوا کبیرا اخیار اصحاب ائمہ اطہار سے گمان کرتے ہین حالانکہ متعدد جہات
احادیث کافی کلینی سے کہ منجملہ اصول اربعہ شیعہ کے ہی طرد و تقبیح و تسمیع و تشنیع انکی ثابت ہی
اور جیسے زکریا ابن ابراہیم کہ شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسی اوس سے تہذیب وغیرہ مین روایت
کش مین نصرانی تہا حتی کہ اوسنے اپنے صورت و لباس کو نہین چہوڑا اور جیسے بنان کہ کنیت
اوسکی ابواحمد ہی اوسکے حق مین جعفر صادق نے فرمایا یہ وہی عنا الاکاذیب و یفتری علینا
اہل البیت اور جیسے حسن بن سماعہ و عمر بن سعید وغیرہم کہ اونہون نے امام وقت کو ساری
عمر نہ پہچانا اور مورد وعیدات میتۂ جاہلیہ ہوئے اور جیسے ابی عمیر و ابن المغیرہ و نظائری
و ابن مسکان کہ امام بحق ناطق جعفر صادق نے انکو اپنے مجالس سے نکالدیا اور راہ
آنے کی نہ دی اور جیسے ابو بصیر کہ اوسنے اپنے دروغ کا اقرار کیا اور جیسے ابن عیاش
کہ اوسکو زمرۂ رجال کذابین مین لکہا ہی اسیطرح ابن بابویہ صاحب رقعہ مزورہ متقدمین مین سے
اور شریف مرتضی متاخرین سے یادگار مسیلمہ کذاب و سجاح و ابی ثمامہ ہین جو علماء شیعہ

کہ اونکو مطالعۂ احوالِ اسلاف وکتبِ رجال میسر ہی وہ اسکا انکار نہین کر سکتے اور ہر دو کے حال
ناواقف کا محل شکایت نہین آپ اگر ایسا اختلاف اہل سنت مین ہو تو بتلاؤ قیامت ہی کہ مدار
تشیع کا ایسی جماعت پر ہو جنکو ایمان سے کچھ علاقہ نہو کوئی مجسمہ ہو کوئی کذاب کوئی مفتری
کوئی نصرانی علیٰ ہذا القیاس اور دوسرے شیعہ جیسے صاحب ہم چہ مین وغیرہ بتکلف اونکو مومن ٹھیراکر
اور بتاویلات بازید و دور از کار اونکو اپنا مقتدا بناتے مین اور ریاست دین رفض کو اون تک منتہی
فرماوین وہ تو موثق ومعدل ٹھیرین اور اہل سنت جنکے راوی ہر طرح موثق ومستند ہون وہ
موقعِ طعن بنا بر اختلاف قلیل ہون ایسی انصاف سے اجودھیا مین کفار کی اعانت کی اور
مسلمانونکو قتل کروایا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ دار الظالم خراب ولو بعد حین سچ ہی اذا استبد
الانسان برائہ عمیت علیہ المراشد قولہ کیف یقال کل حدیث فی الصحیحین متلقی بالقبول الخ **جواب**
حاصل اس سبکا اتنا ہی کہ دار قطنی وابن صلاح وابوزرعہ رازی وذہبی وغیرہ نے صحیحین وابن
حبان از روی وضع کتاب وترک بعض احادیث صحاح واخذ بعض احادیث ضعیفہ کے طعن کی ہی
در قطع نظر اسکے کہ طعن دارقطنی وغیرہ بمقابلہ توثیق جمہور بیکار ہی خود اقوال مذکورہ دارقطنی وغیرہ سے
سیقدر ثابت ہوتا ہی کہ بخاری ومسلم نے بعض احادیث کو باوجود شرط مقررہ اپنی کے اخراج نکیا
یا بعض کو جو کہ بر شرط صحیحین نتھین اخراج کیا یا بعض صحاح کو داخل نکیا پس یہہ بات نفس الامر مین کوئی
وجہ طعن کی نہین ہو سکتی اسلئے کہ شیخین نے یہہ دعوی نہین کیا کہ جو احادیث ماسوائے صحیحین مین وہ سب
موضوع مفتری ہین یا ہماری شرط پر نہین بلکہ یہہ کہا ہی کہ ہمنے احادیث کثیرہ صحیحہ کو دیدہ ودانستہ
مجموع نہین کیا بعض وجوہ سے جسکی شرح اپنے محل پر مرقوم ہی چنانچہ اسبات پر صاحب فتح المبین بھی
بموافق اہل سنت ہے کما قال بالجملہ ثابت است کہ صحیحین جامع جمیع انچہ در صحاح دیگر مذکور است وسائر
کتب ائمہ حدیث از اخبار صحیحہ بران مشتمل است نیست وبخاری ومسلم ہیچیک دعا نکردہ اند وکسے نیز از
محدثین باین نرفتہ انتہی معہذا اگر دارقطنی وغیرہ نے بعض احادیث صحیحین کو مطابق شرط شیخین کے
نپایا تو یہہ قلت نظر اور مسامحت دارقطنی وغیرہ پر دلیل ہی نہ تسامح اصحاب صحاح پر اسلئے کہ شرط

واطراف شرط کو صاحب شرط خوب سمجھتا ہی نہ دوسرا ممکن ہی کہ وہ احادیث واقع مین علی شرط البخاری

مسلم ہون لیکن اشتمال انکا بر وجوہ دقیقہ اور کل واقع نہوئی ہاں یہ سبب جمہور اہل سنت طبقہ بعد طبقہ

متفق ہون کہ صحیحین مین کوئی حدیث موضوع واہی نہین ہی بخلاف انکا بسبب شذوذ قول کے ساقط

ہی قابل ذکر کے نہین خاصۃً بمقابلہ خصم کے کہ سوائی مسلم و متواتر کے اور کو نہ مانے گا اور خود اسکی

شیعہ قایل ہین ساتھ بمقابلہ اقوال شاذہ قوم اپنی کے درجہ اعتبار سے اور بعدم التجاء اعتراض اسکے

ساتھ امثال ویسے اقوال کے بمقابلہ اقوال مطروحہ راجحہ و اخبار صحیحہ ثابتہ چنانچہ شواہد اس دعوی کے کثرت

سے ہر جگہ مین منقل سکے ہین اس صورت مین یہہ اقوال غریبہ شاذہ بمواجہ تصریحات قائمہ مناط اعتراض

نہونگے بلکہ صلاحیت استدلال سے بمراحل بعید ہین اور سنن ابن ماجہ مین جو دو ایک حدیث واہی

ہین وہ ستین ہین اور مقتضا ان یسیر موجب بطلان کثیر نہین ہوتا اسلئے ذہبی نے کہا ہی لیست

بالکثیرۃ والا شیعہ کی کوئی کتاب حدیث بحکم للاکثر حکم الکل لا الاقل قابل قبول کے نرہے گی

کہ غالبا مملو و مشحون ہین روایات مردودہ واہیہ سے الا قلیلا کہ محمول ہین تقیہ ائمہ پر بسبب مطابقت

مذہب اہل سنت کے مقدر **قولہ** انتہی الکلام وفیما ذکرناہ کفایۃ لذوی الافہام **جواب** تم الکلام

وفیما ذکرناہ کفایۃ لاولی الالباب والاحلام **قولہ** شیخ نے باب ہفتم تحفہ مین حدیث چہارم روایت

انس بن مالک کہ انہ کان عند النبی طائر قد طبخ لہ واہدی الیہ فقال اللہم ائتنی باحب الناس الیک

یاکل معی ہذا الطیر فجاء علی الخ ہی کہا کہ اکثر محدثین نے اسے موضوع کہا ہی ومن صرح بوضعہ الحافظ

شمس الدین الجزری وقال امام اہل الحدیث شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الدمشقی الذہبی فی تلخیصہ

لقد کنت زمنا طویلا اظن ان حدیث الطیر لم یحسن الحاکم ان یودعہ فی مستدرکہ فلما علقت ہذا الکتاب

رایت القول من الموضوعات التی فیہ **الجواب** حدیث الطیر اخرجہ الترمذی عن انس وقال غریب واخرجہ النسائی

عنہ ایضا واخرجہ الکرمی وغیرہ واخرجہ المحاملی وغیرہ واخرجہ الحاکم وصححہ وقال حدیث الطیر یلزم

البخاری ومسلم اخراجہ فی صحیحہما لان رجالہ ثقات رواہ عن انس جماعۃ اکثر من ثلثین نفسا وقد

صحت الروایۃ عن علی وابی سعید وسفینۃ خادم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واتفق ائمہ اہل العلم

[illegible]

وجماعۃ من الحفاظ علی صحتہ انتہی ملخصا **جواب** ترمذی نے گو اخراج کیا لیکن غریب کہا اور کہا کہ ہم اوسے نہین پہچانتے مگر حدیث سدی سے اور بغوی نے سکوت کیا بیان صحت وسقم سے وحرفی ومحاملی وغیرہ ضعفا مین لائے گیا ہے اور حاکم کی تخریج وتصحیح پر بہت اہل علم نے اعتراض کیا ہے جسکو پوری بحث دیکھنا ہو وہ ترجمہ حاکم کو نبلا مین دیکھے اور کچہ حال تصحیح حاکم کا اوپر مذکور ہو چکا ہے فلیرجع الیہ پس یہہ اخراجات بے مصارف ٹہیرے اور اسراف صرف ہوا اور مخالف پر صالح احتجاج نہین بلکہ قول صاحب تحفہ ہنوز بجای خود ثابت وتمام ہے **قولہ** وہ جو ذہبی نے تلخیص مین کہا لقد کنت زمانا جسکو شیخ نے اپنی دلیل ٹہیرا کر علم مناظرہ کو زمہریر تک بلند کیا ہے اسطرح پر ہے کہ اول ذہبی کو علم صحت حاصل تہا جب اقتضا ہوا تو قائل ہوکر تذکرہ مین لکہا واما حدیث الطیر فلہ طرق کثیرۃ جدا افردتہا بمصنف ومجموعہا یوجب ان الحدیث لہ اصل **جواب** عبارت تذکرہ ذہبی سے اسیقدر سمجہا جاتا ہے کہ حدیث کی کچہ اصل ہے یہہ نہین سمجہا جاتا کہ حدیث طیر صحیح الاصل ہے چنانچہ مختصر مین لکہا ہے اسکے بہت طرق ہین ولیکن سب کے سب ضعیف اور ابن جوزی نے اوسکو موضوعات مین ذکر کیا ہے کذا فی الفوائد المجموعۃ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس حدیث کی کچہ بہی اصل ہے مطابق قول ذہبی کے تو وہ بہی اصل ضعیف ہے اور جسکو الگ رسالہ مین جمع کیا ہے اور تصنیف مفرد ٹہیرایا ہے یہہ وہی طرق کثیرہ ہین جنکو صاحب مختصر نے ضعیف کہا اور تالیف کرنا ذہبی کا طرق حدیث طیر کو مقدم ہے علم وضع پر اسلئے کہ عبارت تلخیص لقد کنت زمانا طویلا اظن ان حدیث الطیر الخ بارفع ندا کہہ رہی ہے کہ اول علم صحت تہا پہر علم وضع حاصل ہوا نہ جسطرح آپنے فرمایا کہ اول علم وضع تہا پہر علم صحت ہوا اسیواسطے صاحب تحفہ نے قول تلخیص لیا اور قول تذکرہ کو چہوڑ دیا معلوم نہین کہ اپکی عقل کہان رہتی ہے کرۂ زمہریر مین یا خم غدیر مین کہ سیدہی باتکو اولٹا سمجہ کر سالکہ دوکان کی کہوتے ہو **قولہ** فضل بن روزبہان شافعی نے کہ بابر مناظرہ مین سابغۂ شیخ دہلی سے ہے ابطال باطل مین حدیث طیر کو تسلیم کیا ہے **جواب** شیخ دہلی نے بہی جواب حدیث طیر کا بفرض تسلیم دیا ہے لیکن آپنے بہوای نفسانی دیدہ ودانستہ اوس سے چشم پوشی کی غالبا یہہ شیوہ

آپ نے علم الملکوت سے کہ پشت در پشت اساتذہ شیطان الطاق و ہشام احول و کلینی وغیرہ سے بھی
اور یہہ اکابر امجاد شیعہ مین بواسطہ یا بلا واسطہ سیکہا ہی والا بعید قبول صحت روایت ہی اوسکو مدعا پر
دلالت نہین اسلئے کہ قرینہ مقتضی اسکا ہی کہ مراد احب الخلق الیک سے تناول طعام طیر مین ہم
ہمراہ نبی کے اور بے شبہہ جناب امیر اس وصف مین احب الناس تھے نزدیک خدا کے کہ ہم کاسہ
و ہم نوالہ ہونا فرزند کا یا اوسکا جو حکم فرزند مین ہو موجب تضاعف لذت طعام تہی اور اگر مطلق
احب مراد لین تو بہی حجت نہین اسلئے کہ صاحب ریاست عامہ ہونا احب الناس الی اللہ کو کچھہ ضرور نہین
بہت انبیا اولیا احب الی اللہ تھے اونکو ریاست نہ ملی جیسے حضرت ذکریا و یحیی بلکہ حضرت شمویل کے
وقت مین ریاست عامہ بنص الٰہی طالوت کو حاصل تہی نہ انکو اور مانا کہ دلالت ہی لیکن امامت بلا فصل
کب دال ہی اور فی وقت من الاوقات کا کوئی منکر نہین اور اگر دال خلافت متصلہ پر بہی ہو تو بہی
مقاوم نہوگی اون احادیث صحیحہ کو کہ دال ہین خلافت شیخین پر مثل اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر
و عمر علاوہ اسکے راوی حدیث طیر کے انس بن مالک ہین یہہ نزدیک شیعہ کے معتبر نہین شیخ
مفید نے کتاب المجالس مین لکہا ہی کہ انہون نے تین بار جہوٹ بولا کہ پیغمبر خدا کا م مین
ہین مع ہذا شیخ نے جو اجوبہ الزامی بتقدیر تسلیم دیے ہین اونکا جواب کیون نہین دیتے اور طعن
استادی بصاحب ابطال کا نسبت صاحب تحفہ کے وقاحت ہی اسلئے کہ مخالفت اساتذہ و تلامیذ
بلا واسطہ کبہی ہوتی ہی چہ جا سابق و لاحق کی اور یہہ خلاف موجب طعن نہین ہوتا ورنہ شیعہ کو
قدیما و جدیدا کوئی مفر ایسے اختلاف سے نہ ملیگا کہ لاکہون اختلاف اخباریہ و اصولیہ مین واقع
ہین **قولہ** مولوی اسمعیل نے کہ جگر گوشہ تہا شیخ دہلی سے ہی رسالہ امامت مین اس حدیث کو
لکہا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ استعمال جگر گوشہ کا ولد پر ہی نہ ولد الاخ پر لکہنا مولوی
اسمعیل کا بنظر اسکے ہی کہ فضائل مین احادیث غریبہ شاذہ ضعیفہ کو بہی لاتے ہین بخلاف
عقائد کے سو رسالہ امامت ہین ایسی جگہہ نہین لائے کہ حجت مخالف ہو فہو لنا لا علینا **قولہ**
شیخ نے باب ہفتم تحفہ مین حدیث پنجم روایت جابر انا مدینۃ العلم و علی بابہا کو مطعون کیا ہی

اور لکہا کہ یحیی بن معین نے کہا لا اصل لہ اور بخاری نے کہا منکر ولیس من جہۃ صحیح اور ترمذی نے کہا منکر غریب اور ذکر کیا اوسکو ابن الجوزی نے موضوعات مین اور کہا شیخ تقی الدین ابن دقیق العید نے ہذا الحدیث لم یثبتوہ اور کہا شیخ محی الدین نووی وحافظ شمس الدین ذہبی وشیخ شمس الدین جزری نے انہ موضوع الجواب اخرجہ الترمذی والبغوی والطبرانی والعقیلی وابن عدی والحاکم وابو نعیم وقد اثبتہ السیوطی فی الجامع الصغیر الذی قال فیہ ہذا الکتاب الی قولہ بالغت فی تحریر التخریج فترکت القشر واخذت اللباب وصنتہ عما تفرد بہ وضاع او کذاب الی قولہ شیخ ذو فنون غافل از یوم لا ینفع مال ولا بنون محبت معاویہ مین آفتاب کو ابر و سے چہپاتا ہی انتہی حاصلہ جواب الحیلۃ انفع من الوسیلۃ آپنے دہوکا دینے کو گنتی نامونکی پوری کردی اور یہہ بیان نکیا کہ اسنا درایات مخرجین مذکورین علماء محققین نے کیا تکلم کیا ہی کہ اوس سے حقیقت حدیث کی کہلتی ہکو نام مخرجین کے آپ سے بہی زیادہ یاد ہین لیکن ہر سند اوسکی مجروح ہی کما سیجی اور صاحب تحفہ نے کہ انکار تخریج ترمذی کیا تہا جو آپ نے اخرجہ الترمذی عن علی الخ لکہا اور طبرانی وعقیلی وابن عدی وحاکم وغیرہ صحیح بہ نہین ہین انکی روایات غالبًا واسطے تعقیب احادیث صحیحہ کے منقول ہوتی ہین کہ کثرت طرق سے راحج ثبوت حاصل ہوتا ہی نہ بالانفراد بلکہ بالانفراد انکے روایات ساقط الاعتبار ہین اور سیوطی نے اگر صیانت جامع صغیر کی وضاع کذاب سے بیان کی تو اس سے لازم نہین آتا کہ جو کچہہ اوس مین ہو وہ صحیح ہو کیونکہ اقسام حدیث غیر صحیح کے موضوع ومکذوب مین منحصر نہین کہ صیانت جامع صغیر کی وضاع وکذاب سے موجب الزام خصم ہوا احادیث غیر صحیح بہ بہت قسم ہین جیسے شاذ ومنکر ومعلل ومدلس ومنقطع واحاد ومطعون ومجروح وواہی وغیرہ کہ ما نحن فیہ مین حجت نہین اور یہہ کیا ضرور ہی کہ جو راوی نزدیک سیوطی کے وضاع وکذاب نہو وہ نزدیک اورونکی بہی نہو آپہی اپنی ذیل حدیث اصلح میں ایک صفحہ ماقبل اسکے لکہا تہا کہ ان الحفاظ الماہرین فی الفن قد اختلفوا فی رواۃ الحدیث اختلافا کثیرا وتکلم کل منہم بما ثبت لدیہ من احوالہم واطلع علیہ من عقائدہم واقوالہم انتہی پہر آپ ہی اوسکو بہول گئے لان الکذوب لا حافظۃ لہ اب اس مثل سائر پر عمل کرو اذا کنت کذوبا

لکن ذکر رامصنا سیوطی نے سیاست کی ساتھ قید عما تفرد بہ بھی زیادہ کی ہی اوسکین آپنے مطالعہ
بغور نہین فرمایا ورنہ ظاہر ہو جاتا کہ مراد سیوطی کے نفی کذب و وضع بالانفراد ہی نہ بالاشتراک
حالانکہ مجروح ہونے بعض رواۃ سے اگرچہ باقی ثقہ ہون حدیث معلل ہو جاتی ہی کیونکہ الجرح مقدم
علی التعدیل کما حققہ القاضی فی الاحقاق پس جب ثابت ہو کہ بخاری و ترمذی و یحیی بن معین و ابن
جوزی و ابن دقیق العید اور نووی و جزری و ذہبی اوسکو موضوع بے اصل کہین اوسوقت تخریج
عقیلی و ابن عدی و امثالہما کے بمقابلہ ان شیوخ حدیث کے کیا وزن رکھی گے علی الخصوص
جبکہ صالح الاسانید والمتون بھی نہون اب ارشاد ہو کہ ذوفنون آپ ہین یا شیخ آ رہے اگر
میرے جواب ثانی کو دلیل لاثانی ذوفنونی للبیب الزمانی ہی یہ ہی کہ اسناد طبرانی مین ابو الصلت ہروی
عبد السلام بن صالح ہی کہا ہی کہ یہ حدیث اسی نے بنائی ہی اور اسناد ابن عدی مین احمد بن سلمہ
جرجانی ہی کہ ثقات سے اباطیل کو نقل کرتا ہی اور اسناد عقیلی مین عمران بن اسمعیل بن مجالد کذاب
ہی اور اس حدیث کو ابن حبان و خطیب نے بھی روایت کیا ہی سو اسناد ابن حبان وغیرہ مین اسمعیل
بن محمد بن یوسف غیر ثقہ ہی اور اسناد بغوی مین خطیب جعفر بن محمد بغدادی متہم ہی اور ابن مردویہ
نے بھی اسکو اخراج کیا ہی سو اوسکی اسناد مین ایسا شخص ہی جس سے احتجاج جائز نہین اور ابن
عدی نے اسکو جابر سے مرفوعاً باین لفظ روایت کیا ہی ہذا علی امیر البررۃ قاتل الکفرۃ منصور
من نصرہ مخذول من خذلہ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا فمن اراد العلم فلیات الباب سو اسکے حق مین
لا اصل لہ غیر صحیح کہا ہی کذا فی الفوائد المجموعہ جواب ثالث مانا کہ حدیث مدینۃ العلم بعد التتبع والتتی
ثابت ہی لیکن اسکو امامت پر کچھ دلالت ہی غایۃ الامر یہ ہی کہ ایک شرط منجملہ شرائط امامت کے
کہ علم ہی پائی گئی سو وجود شرط واحد سے وجود مشروط کا لازم نہین آتا مع ہذا ایسی شرائط
اور اصحاب مین بھی پائے جاتے ہین جیسے لو کان بعدی نبی لکان عمر پس اگر روایت
شیعہ کا اعتبار ہی تو ہر جگہ چاہیے نہ اپنے مطلب کی اور جو ایک شخص مثلا باب مدینۃ العلم ہوا
تو کیا ضرور ہی کہ صاحب ریاست عامہ بھی ہو یہ خوش فہمی سوائے علمائے شیعہ کے کسی کو نصیب

جواب اسناد حدیث انا مدینۃ العلم

عدم دلالت حدیث انا مدینۃ العلم پر امامت

نہین ہوئی **قولہ** صحت اس حدیث مین روایات متواتر متکاثر موجود ہین مگر اعمی کو روشنی آفتاب سے
کیا فائدہ **جواب** جو روایات متقاصر آپنے اسجگہہ لکھے تھے اونکا جواب دندان شکن خناس افگن
اوپر گذر چکا اب ہم مشتاق تماشائے روایاتِ متواتر متکاثر کے ہین للہ ولِلوصیؐ جلد تر لطف ہوں
اور تعریف تواتر بہی عنایت ہو کہ متواتر آپکی اصطلاح مین کسکو کہتے ہین حدیث موضوع منکر مطعون
مجروح لا اصل لہ غیر صحیح کو متواتر کہنا بیحیائی کا برقعہ مونہہ پر لینا ہی البتہ بکثرتِ وضاعت وسقم اوسکا
متواتر ہی **قولہ** شیخ نے تحفہ مین کہا حدیث ششم جسکو امامیہ روایت کرتے ہین مرفوعاً انہ قال من اراد
ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسیٰ فی بطشہ والی عیسیٰ فی عبادتہ
فلینظر الی علی بن ابی طالب علیہ السلام الخ الجواب ما ہذا الانکار العظیم ایہا الشیخ الفخیم فقد روی
البیہقی ہذا الحدیث واخرج ابو الخیر الحاکمی واخرج الملا فی سیرتہ واثبتہ محدث الشام محمد بن یوسف
الکنجی الشافعی واثبتہا احمد بن الفضل بن محمد المکی الشافعی انتہی ملخصا **جواب** جس صورت مین کہ خود
صاحب تحفہ نے لکھا ہی کہ ابن مطہر حلی اس حدیث کو اپنی کتاب مین لایا ہی اور کبہی اوسکو منسوب
طرف بیہقی کے اور کبہی طرف بغوی کے کرتا ہی حالانکہ دونوکی تصانیف مین اوسکا عین واثر نہین
پہر اسی جملہ کو جواب مین لانا اور ابن مطہر خبیس کی طرح طرف بیہقی کے منسوب کرنا بغایت جہل و بے شرمی
ہی اگر اس روایت بیہقی کو کسی اور سنی نے اپنی کتاب مین بحوالہ بیہقی لکھا ہو تو اوسکا نشان مع
ترجمہ حاکمی و ملا سوا انکی روایت معنعن قبول نہین کیجاتی اور نہ اونکو کوئی پہچانے کہ کون بلا ہین
غالبًا مثل کنجی کے شیعی ہین صاحب کشف الغمہ نے ذکر امام زین العابدین مین لکھا ہی الشیخ
ابا عبد اللہ محمد الکنجی کان تلبیس لاہل السنۃ بصورۃ الشافعیۃ بالتقیۃ والزور انتہی چونکہ اشتراک
لقب وعلم موجب مکیدت شیعۃ الشیطان ہی اسلیئے یاد رہے کہ محمد بن یوسف ومشقی صالحی
شافعی صاحب عقود الجمان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان سنی ہین اور صاحب تحفہ نے بہی
کمید جیل ومنتہم مین لکہدیا ہی کہ اکثر شیعہ شافعی بن جایا کرتے تھے اور سنیون کو دہوکا
دیا کرتے تھے یہانتک کہ حلی نے منہج الکرامہ مین لکہا ہی کان اکثر مدرسی الشافعیۃ

فی زماننا حیث تولّی اوصی بان یتولّی امرہ فی غسلہ وتجہیزہ بعض المؤمنین وان یدفن فی مشہد
الکاظم علیہ السلام بلکہ کل کی بات ہی کہ آپ کے باپ سے کوئی پوچھتا کہ تمہارا کیا مذہب ہی
کہتے الذی یقال لہ الشافعی حالانکہ زیدی المذہب تھے سو اکثر شوافع جنسے آپنے اور
علماء امامیہ نے استناد کیا ہی اور اونکو سنی ٹھیرایا ہی وہ شیعی ہین اس صورت مین ہونا
اس حدیث کا کتب اہل سنت مین غایت وضوح سے محتاج بیان نہین علاوہ اسکے ذیل
حدیث مذکور مین خود صاحب تحفہ رضی اللہ عنہ نے ایک قاعدہ امتیاز حدیث کا ایسا بیان
کردیا ہی جس سے سارے شکوک واوہام زائل ہوجاتے مین لیکن جسکی ہئے کی پھوٹی
ہون اوسے کیا خاک سجھائی دے وہ قاعدہ یہہ ہی کہ قاعدۂ مقررۂ اہل سنت ہی کہ جس حدیث
کو ائمۂ فن نے کسی کتاب مین روایت کیا ہی اور التزام صحت ما فی الکتاب کا نہین کیا اور تصریح
ساتھ صحت اوس حدیث کے بالخصوص صاحب کتاب نے یا اوسکے غیر نے محدثین ثقات
سے نکی ہو تو وہ حدیث قابل احتجاج کے نہین اسلیئے کہ ایک جماعت نے محدثین اہل سنت
سے جو طبقۂ متاخرین مین پیدا ہوے جیسے دیلمی وخطیب وابن عساکر وغیرہ جب کہا کہ احادیث
حسان وصحاح کو متقدمین منضبط کر گئے اور جگہہ سعی کی باقی نہین تو یہہ مائل ہوئے طرف جمع
کرنے احادیث ضعیفہ وموضوعہ کے کہ مقلوبۃ الاسانید والمتون ہین سو اونکو بطریق یکجا(?)
ایک جگہہ فراہم کرلیا کہ بعد نظر ثانی کرین اور موضوعات کو حسان لغیرہا سے امتیاز دین لیکن
بسبب قلت فرصت کے اور کوتاہی عمر کے نوبت سرانجام اس مہام کی نہ پہنچی ولیکن جو بعد انکے
آئے اونہون نے امتیاز دیا جیسے ابن جوزی نے موضوعات کو علیحدہ کیا اور سخاوی نے
حسان لغیرہا کو مقاصد حسنہ مین علیحدہ لکھا ہی اور سیوطی نے تفسیر درمنثور بنائی اور خود ان
صاحبون نے مقدمات کتب مذکورہ مین اس غرض کو ظاہر کردیا ہی تو باوجود اس علم کے
جسکی تصریح خود مولفین کتب نے کی ہی احتجاج کرنا اون روایات سے روا نہین اسلیئے
صاحب جامع الاصول نے نقل کیا ہی کہ خطیب نے شریف مرتضی برادر رضی سے احادیث

قاعدہ امتیاز حدیث

شیعہ کو واسطے غرض مذکور کے روایت کیا ہی کہ بعد جمع وتالیف کے اونمین نظر کرے اور بحث
وتفتیش کرے کہ کچھ اصل بہی رکہتے ہین یا نہین انتہی حاصلہ بالترجمہ پس جب یہہ بات معلوم ہو گئی
تو اب ارشا د قدوۃ البریہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ کہ یہہ حدیث کتب اہلسنت مین موجود نہین و تو نظر بحق
ضعیف پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا اسلئے کہ نسبت اوسکی طرف بیہقی کے زبان شیعہ سے ہی نہ زبان
اہل سنت سے اور گنجی خود شیعی ہی اور باقی صحابیل ورا اگر کسی کتاب مین ہوئے اور موضوع
ہوئے تو ہی گویا موجود نہین ہی کہ المنفی فی حکم المعدوم اب انکار اوسکا نسبت کتب اہل سنت کے
بہت درست ہی اور اس قاعدۂ مرقومہ کو اگر آپ یاد رکہین گے تو بہت کام آویگا اور کچھ نفع مال
ومنون دیجاویگا **جواب ثانی** مانا کہ یہہ حدیث ہی لیکن کیا حاصل اسلئے کہ احادیث اہل سنت مین تشبیہ
ابوبکر صدیقؓ کی ساتہہ عیسی اور ابراہیم کے اور تشبیہ عمرؓ کی ساتہہ نوح وموسیؑ کے اور تشبیہ ابوذر
غفاری کی ساتہہ عیسیؑ کی آئی ہی چنانچہ یہہ تشبیہ آپنے بہی صفحہ پنجاہ وپنجم مین بمقابلہ اہل سنت نقل
کی ہی اس سے معلوم ہوا کہ مطلق مشابہت دلیل مساوات نہین ورنہ یہہ مساوات یہان بہی
ثابت ہی خداے نے اہل سنت کو عقل سلیم بخشی ہی وہ ان تشبیہات سے تسویہ مشبہ ومشبہ بہ نہین
سمجہتے بلکہ ہر ایک کو اوسکے مرتبے مین رکہتے ہین اور شیعہ نے جو اس سے مساوات سمجہی
ہی جواب اوسکا چار طرح پر مفصل مدلل تحفہ شریفہ مین موجود ہی ملاحظہ کر لو افسوس کہ ہر جگہہ حیلہ
وحوالہ سے روایت ثابت کیا چاہتے ہو خواہ بعد ثبوت کے ہی دال علی المدعا ہو یا نہو اور جواب
ما بعد الثبوت وعلی تقدیر التسلیم کا کچہہ نہین دیتے بجز جمع وخرچ زبانی کے کہ شیعہ نے جواب حرف
بحرف تحفہ کا دیا ہی اور کچہہ بہوڑے مونہہ سے نہین نکلتا الحمد للہ کہ جسنے اس جگہہ ثبوت عدم ثبوت
روایات مجروحہ صاحب تحفہ کا کما حقہ لکہدیا اور دروغگو کو اوسکے گھر تک پہچا دیا **قولہ** یہہ حال ہی
تحفہ عبد العزیز کا کہ شمہ اوسکا ہدیۂ شہاب ہمدانی سے بیان ہوا تمام کتاب شریف اسی نہج لطیف پر
ہی **جواب** **شعر** شکر ایزد کہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ÷ آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید ÷ جو حال تحفہ کا
تہا وہ ان اجوبہ تحقیقیہ وازاسیہ سے کما حقہ واضح ہو گیا کہ یہہ کتاب مستطاب کس مرتبہ اتقان

عجز علماے ایران از جواب تحفہ

وتحقیق وتصدیق مین جامع ہی اور جوابات علما انا الفکس ولا ادنی وبیان سے ہین این ہذا من فی اک
شعر لا یدرک الواصف المطری خصائصہ ٭ وان یکن بالثانی کل ما وصفا ٭ اور اگر اس سے زیادہ
اور بہی ہوس دریافت بلند رتبگی وتحفگی تحفہ ہو تو ایک حکایت تحفہ وواقعہ طرفہ اور بہی لسمع رضا مسموع
فرمایئے وہ یہہ ہی حکایت جب تحفہ اثنا عشریہ بلاد شرقیہ مین لقالب طبع آیا اور اطراف عالم
واکناف مساکن بنی آدم مین گیا امامیہ اوسکو دیکھ کر بہت اوچہلے کودے یہان تک کہ رئیس ملک
بنگالہ کو آمادہ کیا اور اس کتاب کو پاس علماے ایران کے بامبالغ نمایان بہیجکر لکہا کہ حضرت کو دو
چیز کی تکلیف دیجاتی ہی ایک یہہ کہ مطالب اس کتاب کو اول سے تا آخر اصولاً وفروعاً خوب سا جواب لکہین
اور اعتراضات واشکالات مولف تحفہ کو کہ عقائد اصولیہ وفروع فقہیہ امامیہ پر کئے ہین اور اس کتاب
مین درج ہین بیخ وبنیاد سے اوکہاڑین دوسرے زلات قلمی وفلتات لسانی اوسکی کو بہی خوب
درست کرین تا کہ اتنی رسنیوں کا جو اوسکے الفاظ ومعانی پر ہی مٹ جاوے اور کسیکو بعد اس دوعدد
کے مجال گفتگو نرہے چونکہ مقدمہ دین ومذہب کا ہی واسطے خدا کے سب ملکر باتفاق یکدیگر کششش و
کوشش بہت کرین علماے ایران ونشیان بلاغت نشان نے کہ اوسوقت بازار افادت ودکان
افاضت گرم رکہتے تہے جو کچہ جواب مین لکہا الحفظ اوسکا یہہ ہی کہ اجماع ان سب کتابونکا کہ مصنف
تحفہ اثنا عشریہ نے رد عقاید ومسائل فروعیہ مین ساتہ اونکے تعرض کیا ہی اور جو ابحاث
کہ دربارہ ہفوات وتعصبات وتولا وتبرا وغیرہ کے وارد کئے ہین اس زمانہ مین متعسر ومتعذر ہی
پس تطبیق نقول کی ساتہ ماخذ واصول کے جیسے کچہ چاہیے نہین ہو سکتی اور اگر اسکا بہی اتفاق
ہو تو کتابین اہل سنت کی ان شہرون مین کہان کہ بعد رواج مذہب اثنا عشریہ کے اس دیار مین
کتب اہل سنت ہم آغوش عنقا ہین والاقیل وقال وبحث وجدال معانی ومطالب اس کتاب مین
کی جاتی اور امر ثانی کا یہہ حال ہی کہ جو کوئی فن انشا مین مہارت رکہتا ہو وہ اس قسم کی عبارت
لکہ سکے مجال ہر کسی کا نہین کہ ایسی عبارت سلیس بے غبار وکدورت خالی تعقید سے لکہ سکے
اور آغاز سے انجام تک اس عہدہ سے ایک طور پر برآوے صاحب ازالۃ الغین ابقاہم اللہ تعالی

بعد نقل اس حکایت کے لکھا ہی کہ اس شہر مین میرزا علی اکبر شیرازی مدتون سے رہتے ہین اور
شیعوں مین کاتب الحروف نے بلا واسطہ صریح عبارت مولانا کی اونکی زبان سے سُنی تہی بلکہ مشہور یہہ بہی
کہ آنا انکا ہندوستان مین واسطے زیارت صاحب تحفہ کے ہوا تہا لیکن تقدیر نے مساعدت
نکی تہی اسیطرح میرزا محمد حسین قتیل کہ ساکنہ بلاد مشرقیہ تلامیذ معلم الملکوت اوسکو فارسی مین استاد
مسلم الثبوت جانتے ہین کتاب چار شربت مین مقر بعبارت نگاری بلاغت شعاری صاحب تحفہ ہی
شعر واللہ قد شہد العدو لفضلہ ۞ والفضل ما شہدت بہ الاعداء ۞ پس جس کتاب کے لفظ و معنی کا یہہ
حال ہو اور علماء مخالف کا یہہ مقال اوسکی نسبت اعتقاد جواب نویسی حرف بحرف خیال محال ہی
یہہ چار اعتراض عدیم المثال جنکو اپنے برہان وجودی مسئلہ لاجواب سمجھکر اسجگہہ بطور انتخاب اقوال
و احتمال مقال لکھا تہا حقیقت انکی پانی سے ہو کر بہہ گئی اور نکلنے کا ساحل نکلگیا یہہ حال عمدہ اعتراضات
کا ہی اور یہہ مآل عمدہ علماء طائفہ بد اقبال کا اسی پر بقیہ کتب جوابیہ تحفہ کو قیاس کرنا چاہیے ع
قیاس کن زگلستان من بہار مرا ۞ جب چھٹے چھٹے اعتراض اس نہج شریف پر ہین تو بہرتی کے
اعتراض خدا جانے کس وضع لطیف پر ہونگی یہہ حال ہی ہدیہ مردودہ شہاب مرحوم ہیچمدان اور
ہدیہ مسبوقہ دلاور جوان کا سارے کتب شریف روافض اسی نہج لطیف پر ہین شعر اندکے پیش تو
گفتم غم دل ترسیدم ۞ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست قولہ امامیہ اثنا عشریہ قرآن مجید کو
بے شبہہ کلام اللہ جانتے ہین جواب یعنی وہ قرآن شریف جسکو جناب امیر علیہ السلام نے آپنے
ہات سے لکھا ہی اور مطابق نزول وحی کے ہی اور ہمراہ تبرکات انبیاء و اوصیا کے نزدیک حضرت
صاحب الامر کے موجود ہی وقت ظہور مہدی آخر الزمان کے زیارت اوسکی نصیب مومنین ہوگی انتہی
بلفظکم ہا لا جو قرآن بالفعل موجود ہی اور مروج و متداول ہی اوسکو خلیفہ ثالث نے اپنے وقت
مین جمع کروایا ہی اور جو مجموع سابق تہا اوسکو جلوا کر اوسکی خاکستر کو خاک مین ملوا دیا کذا قال
المومن الجاشی آور روایت کلینی وغیرہ سے ثابت ہی کہ آیات قرآنی تقریبا بقدر ایک ثلث کے باقی
ہی سو وہ بہی بجہت تبدیل کلمات بعضہا ببعض کے حقیقت مین قابل اعتبار کے نہین علاوہ اسکے

ملا باقر نے منہج الفاضلین مین لکہا ہی کہ اوامر و نواہی و اخبار الٰہی حادث ہین پس قرآن بہی حادث
ہوا اور جب حادث ہوا تو کلام الٰہی نہ ٹہیرا اسلیے کہ کلام اللہ قدیم ہی نہ حادث **قولہ** ائمہ علیہم السلام
کو بموجب حدیث ثقلین بغیرہ مفسران کلام الٰہی اعتقاد کرتے ہین اور اوسپر عامل ہین **جواب** مفسر ہونا
ائمہ کا جس لفظ و ترکیب حدیث ثقلین سے استنباط کیا ہوا اوسکا نشان دو دیہہ اجتہاد بی استناد
در خور اعتماد نہین **قولہ** معاذ اللہ کبہی مصحف کو نہین جلایا اور بے ادبی نہین کی **جواب** معاذ اللہ
مصحف کو بہی جلوایا اور بے ادبی بہی کی خواجہ طوسی نے کہ مصداق اہل طوس البقر تہا اپنے
ظالمہ کو چنگیز کا کہ گاؤ زوری مذہب سنیونکی کہ خالی مصاحف متعددہ و کتب حدیث سے نہی ہلاکرا
یہہ حادثہ تو قدیم کا ہی عہد ہلاکو خان کا اور چار دن کی بات ہی کہ جب ابجو دہیا مین کفار نابکار نے
کلام الٰہی شہید کیے اور غربا مسلمین نے وہ اوراق سوختہ حکام کوفہ ہند کو کہ مصداق الکوفی
لا یوفی ہین دکہلائے تو سب نے انکہون پر پٹی باندہ لی کانون تیل ڈال لیا غایت مسابقت
انتقام نہوا آخر قہر الٰہی ایسی مار پڑی کہ سارا طبقہ اولٹ پلٹ گیا مضمون یرفع قوما و یضع آخرین
سامنے آگیا اور بے ادبی اس سے زیادہ کیا ہو گی کہ کلینی نے امام ابی جعفر صادق
سے آخر روایت طویلہ مین نقل کیا ہی کہ اومی بیدہ فطرحہا اہانۃ یعنے ہات سے اشارہ کیا پہر
اوسکو اہانت کی راہ سے زمین پر دے مارا فرمایئے یہہ بے ادبی ہی یا نہین علاوہ اسکے
حبل المتین عاملی و من لا یحضرہ الفقیہ مین پڑہنا قرآن کا جا ضرور مین بقدر آیۃ الکرسی جائز لکہا ہی
اور استبصار مین ہی لا باس ان تتلو الحائض و الجنب القرآن اب کہین مونہہ سے پہوٹے کہ
بے ادبی کون کرتا ہی اور تعظیم کون سبحان اللہ حرق و طرح قرآن آپ کرین اور دوسرون کو
ناحق سے مرین طرفہ یہہ ہی کہ حق الیقین سے واضح ہی کہ استخفاف قرآن مجید موجب ارتداد ہی
اور قول احراق مصاحف مستلزم تکذیب شیخ و سید امامیہ ہی اور تفسیر استاد کلینی شاہد ہی اسبات کا
کہ قرآن مجید ثقل اکبر ہی اور اہل بیت ثقل اصغر فتدبر **قولہ** اعتقاد امامیہ کا یہہ ہی کہ اصلاح قرآن
مجید مین تغیر و تبدیل نے راہ نپائی ورنہ ائمہ علیہم السلام آگاہ کر دیتے **جواب** علی بن ابراہیم

استاد کلینی نے روایات متواتر المعنی اپنی تفسیر مین واسطے دعوی نقصان و تبدیل و تحریف قرآن
مجید کے لکھے ہین اور باعتراف امامیہ اوسکو اسبات مین غلو شدید ہی اور اوسکے شاگرد محمد
بن یعقوب کلینی بہی باعتراف علماے طائفہ کہ منجملہ اونکے صاحب تفسیر منہج السداد لطالب الرشاد
معتقد تحریف ہی بلکہ استاد کلینی نے روایات الحاق و زیادت جعل کو بہی اپنی تفسیر مین کہ مسمی
بتفسیر اہل بیت ہی معصومین تک پہنچایا ہی اور دوسرے فقہاء امامیہ نے بہی اس باب مین بہت
عرق فشانی کی ہی ہرگز علماء طائفہ نے عدم تحریف قرآن پر بفحوای فرقوا دینہم کے اتفاق
نہین کیا اور عبارت صوارم سے بہی ظاہر ہی کہ نقصان قرآن کا بے شبہہ اختلافی ہی
اور جس صورت مین کہ انتساب اس احتمال کا طرف اہل اس اعتقاد کے کہ مدعین تنقیص و تبدیل آیات
قرآنی مین ہیں بہدایت عقلی ہو سکتا ہی تو چہ جاے اسکے کہ کلام ثمانتین و باقر و امام شیعہ و ملا محسن صاحب
وافی مین بدلالت مطابقی موجود ہو این ہمہ برکنار آپنے خود صفحۂ شانزدہم مین لکہا ہی بعضے امامیہ
کہتے ہین کہ خلیفۂ ثالث نے چند سور قرآن کو محو کیا اور اپنی ترتیب مین داخل نکیا انتہی پس بیان
اعتقاد مذکور کا کہ مخالف تصریحات اکابر طائفہ ہی اسجگہہ سہواً یا عمداً بطور تقیہ ہی و الا ع سالے
کہ نکوست از بہارش پیدا **قولہ** کسیکا مقدور نہین کہ کلام مجید مین ایک حرف زیادہ ملحق کرے
کلام خالق و مخلوق صاف ظاہر ہوتا ہی بلغاء کفار عرب نے تمام عمر فکر کی ایک فقرہ بہی برابر
اوسکے نہ بنا سکے **جواب** یہہ مقدور شیعہ کا ہی اور کسی کا نہین اسلئے کہ روایات الحاق جعل
کی انکی کتب معتبرہ مین موجود ہین چنانچہ ناظرین تفسیر مسعود عیاشی و قمی پر غیر مخفی ہی بلکہ کلینی صریح
دال ہی اسپر کہ اصل مین سترہ ہزار آیات تہی یہان تک کہ مجلسی نے بعض اون سور و آیات
کو تذکرۃ الائمہ او مانند اوسکی مین بہزار کشش و کوشش رواۃ معتبرین سے حاصل کرکے لکہا ہی
چنانچہ عبارت معارضہ سورہ بروج کی یہہ ہی السماء ذات البروج و الخیل ذات السروج و النساء
ذات الفروج نحن علیہا نموج بین اللوی و الفلوج الی آخرہ لعنۃ اللہ علی قائلہ اور عبارت سورۃ
الولایت کہ منقول ہی مصحف عتیق سے کہ بخط ابن مسعود مکتوب ہے اور نظر دوم

اعتقادات شیعہ مین منجملہ شنایع شیم دبستان کے مرقوم ہی اوسکو بہی ملاحظہ کرنا ضروری ہی اور اہل سنت وجماعت بجواب اس ہذیانات کے یہہ آیہ کریمہ تلاوت کرتے ہین یَقُولُونَ ہُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَمَا ہُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَیَقُولُونَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَہُمْ یَعْلَمُونَ **قولہ** ابوجعفر قمی معروف بشیخ صدوق نے اعتقادات مین لکہا ہی الی قولہ اور کتاب کافی مین بسند موثق مروی ہی الخ **جواب** **شعر** مست ہی ہشیار گردد نیمشب + مست ساقی روز محشر بامداد + مدلول عبارات مذکور معیار رد وقبول حدیث وضابطہ امتیاز اخبار طیب از خبیثہ ہی نہ مفید اثبات عدم تغیر وتبدل نظم قرآنی وعدم تحریف کلام ربانی کیونکہ قمی وصاحب کافی تو یہہ کہتا ہی کہ جو حدیث موافق کتاب اللہ ہووہ باطل وزخرف ودلس ہی یہہ کہان کہتا ہی کہ قرآن محرف ومبدل ومغیر ومنقوص ومستزاد ہی کہ دلیل مطلوب سامی ہوسکے ذرا حواس جمع کرکے دوکاندار کیجیے والا بڑا ٹوٹا ہوگا سا کہہ جاتی رہیگی **قولہ** سید مرتضی علم الہدی فرماتے ہین الخ **جواب** یہہ فرمانا مخالف تصریح جمہور امامیہ ہی اسلیے کہ کلینی نے کئی جگہہ احادیث ائمہ کو باب نقصان قرآن کے وارد کیا ہی اور الفاظ وعبارت منقوص کو بیان فرمایا کہ اکثر اوسمین سے کتاب الحجہ مین درج ہی اور اسی کے قائل ہین امامیہ چنانچہ تفسیر اہل بیت وصوارم وذو الفقار وتفسیر منہج السداد وغیرہ سے ظاہر ہی تحجہت حق کو مہندر نے بجواب مسن لکہا ہی کہ بعض قدماء ہمارے نے بالمرہ انکار نقصان قرآن کا بہی کیا ہی مگر یقین اس امر کہ نقصان ہی اوسمین نہین ہوا مشکل ہی ہاتہ اور آپنے خود صفحہ آیندہ مین لکہا ہی کہ بعضے علمائی امامیہ قائل بنقصان یسیر ہین انتہی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ ظاہر ہی کہ ترتیب عہد عثمان خلاف نزول وحی ہی صدہا آیات کوتہ وبالا کرکے مقدم موخر لکہا ہی کہ نقصان ونفع اوسکا ماہران خبیر پر پوشیدہ نہین انتہی سواسی کا نام تغیر وتبدل ہی ۔ اور جیز کا والا تعریف نقصان وتبدیل وتغیر کی ارشاد کیجیے کہ وہ کیا چیز ہی **قولہ** ابوعلی طبرسی نے تفسیر مجمع البیان مین کہا ہی الخ **جواب** اگر آپ صحت اس روایت کے قائل ہونگے اور قائلین نقصان قرآن کو غیر معتبر

نقصان قرآن از طرف شیعہ

پھر یہ بیسے بوسا رہ ہر بہا بنا یا بگڑ جاویگا اسلیئے کہ سابق معلوم ہوچکاہی کہ اولین و آخرین
شیعہ قائل نقصان و زیادت ہین جب وہ معتد بہ نہوئی تو ساکی روایات و اجتہادات انکے
نامعتبر ہوئے اس صورت مین اثبات کسی بات کا آپ سے بلکہ کل اہاب نشاط طائفۂ امامیہ سے
مشکل ہوگا اور بجز معصوم کے کوئی عہدہ جواب اعضالات اہل سنت سے نہ برآویگا قولہ
قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ مصائب مین لکھتے ہین جواب مجلسی نے بحار الانوار
اور حق الیقین مین روایات بیشمار ائمہ ابرار سے نقل کیئے ہین کہ جب اصحاب پیغمبر نے
آیات و سور کو کہ حضرت امیر نے جمع کیئے تھے متضمن اپنے تفضیح کا دیکھا تو اونکو واپس دیا
امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اب اسکو نہ دیکھو گے مگر جو کوئی میری اولاد سے معصوم ہوگا
پھر وہ کتاب حسن مجتبی کو ملی پھر شہید کربلا کو یہانتک کہ قائم آل عبا کے پاس پہنچی انتہی
پس اگر قول قاضی رطل بوق صاحب مصائب کو قبول کیا جاوے تو تخطیۂ محققین امامیہ کا مثل جناب
حق الیقین و امثالہم کا لازم آتاہی اور تعارض سخت عارض ہوتاہی اوسکے حل کی کیا مشکل ہوگی
قولہ پس ثابت ہوگا کہ عقیدہ امامیہ کا یہہ ہی تو اعتراض معترض کا اوٹھہ گیا اور سخن مدعی کا باطل نکلا جواب
حقیقت عقیدۂ فاسدہ امامیہ کے باب مین اقوال علی بن ابراہیم و کلینی اعور و مؤمن جالسی و
ثمالینی و باقر داماد شیعہ و ملا حسن و مسعود و عیاشی و مجلسی و صاحب منہج السداد و جانگ بن
جانگ جالسی یعنی مجتہد حق کو مستند و غیرہم سے کالنور علی شاہق الطور واضح و آشکار ہوگئے اور
اعتراض معترض صحیح مدعی کا کہ عبارت صاحب قوت قدسیہ مولف تحفۂ اثنا عشریہ سے ہی سمجھا ہے
بدستور برقرار و پائدار رہا اب پھر نئے سر سے فکر عمیق و غور دقیق جواب باصواب کی کیجیے لعل اللہ
یحدث بعد ذلک امرا قولہ ہان یہہ کہتی ہین کہ خلیفۂ ثالث نے قرآن کو بطور خود ترتیب دیا
اور آیات و سور کو مقدم موخر کر دیا جواب اس کہنے کی سند کیا ہی وہ بیان کیجیے
اور جواب لیجیے حالانکہ خود آپنے صفحۂ مابعد مین حارث محاسبی سے نقل کیا ہی کہ عثمان
جامع قرآن نہین بلکہ حامل الناس علی القراۃ بوجہ واحد ہین معہذا اگر جامع بھی ہون تو ترتیب

اور سکے بطور خود دیکھیے کدہر سے آپ ثابت کرتے ہین اسلیے کہ جناب عثمان ذی النورین نے
قرآن کو بمشورہ پچاس ہزار صحابہ کے کہ بہتر اونمین جناب امیر المومنین تھے جمع کیا اور انہین
کی صلاح بہ یہ ترتیب واقع ہوئی اس صورت مین تنہا عثمان کیونکر مطعون ہونگے اور جو نکے
تو دوسرے صحابہ بھی خاصکر دشمنان حضرت امیر اول از ہمہ مطعون ہونگے **قولہ** احتراق مصاحف
کتب اہل سنت مین مسطور ہی **جواب** حاشا کہ احتراق بتار فوقانیہ کتب مذکورہ مین مسطور ہوا اور
بالفرض اگر مصحف مین آپ سے آگ لگ جاے اور وہ جل جاوے تو اسمین بچارے سنیونکا کیا قصور ہی
طوسی نے گاؤزوری سے مصحف کو جلوادیا وہ تو گنہگار ہوا بچارے اہل سنت بصورت احتراق بھی
قصوروار ہین **قولہ** بخاری مین ہی ان عثمان ارسل الی کل افق مصحفا وامر بما سواہ من القرآن
فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق **جواب** مدلول اکثر روایات ثقات و معتبرین کا یہہ ہی کہ لفظ یخرق
اسجگہہ بخاے معجمہ بمعنی پھاڑنے کے ہی گو روایت دونو طرح پر ہو لیکن اثبت و اضبط بخاے معجمہ ہی
وتفصیلہ فی رسالۃ واقعۃ الفتوی وازالۃ الغین اور بعض روایات مین تردید ہی بین المحو والحرق
اور اہل حدیث یون تطبیق دیتے ہین کہ اول پھاڑکر پارہ پارہ کیا پھر دہویا پھر بخیال بقاے
نقوش حروف جلایا چنانچہ حدیث ابوذر غفاری جسکو علی بن ابراہیم قمی استاد کلینی نے اپنی
تفسیر مین لکہا ہی مؤید خرق بخاے معجمہ ہی اسلیے کہ صدر حدیث مین لفظ مزقنا آیا ہی کہ مرادف
خرقنا ہی پوری حدیث ازالہ مین مرقوم ہی اسیطرح روایت کلینی مؤید خرق بخاے معجمہ ہی اور یہہ
اس صورت مین ہی کہ جب پھاڑنا یا جلانا قرآن کا ثابت ہوا اور یہہ بات ہنوز محل تامل مین ہی اسلیے
کہ عثمان نے جسکے پھاڑنے یا جلانے کا حکم دیا تھا وہ ما سوی القرآن تھا نہ قرآن چنانچہ
لفظ ما سوی روایت بخاری مین موجود ہی فتدبر **قولہ** سیوطی نے نوع ہیجدہم اتقان مین
لکہا ہی الی قولہ ان یحرق **جواب** اگر مراد مصحف سے آیات منسوخ التلاوۃ والحکم ہین تو شیخ
چلپی نے منتہی المطلب مین لکہا ہی کہ مس آیات منسوخ الحکم والتلاوۃ جنب و محدث کو روا ہی
اسلیے کہ تحریم مس تابع اسم ہی اور جب نسخ حکم و تلاوۃ ہوگیا تو نام قرآن کا جاتا رہا

احتراق مصاحف

حرق و خرق قرآن شریف

قرآن ہمنوائے منسوخ التلاوۃ والحکم کا

ونقطہ بکذا القرآن المنسوخ الحکم الباقیۃ تلاوتہ لایجوز مسہ اما المنسوخ حکمہ وتلاوتہ او المنسوخ تلاوتہ

فالوجہ انہ یجوز لھا مسھا لان التحریم تابع للاسم وقد خرجا بالنسخ عنہ فبقی علی الاصل انتہی اور اگر
مراد مصحف سے آیات غیر منسوخ ہین تو لازم آتا ہی او سکے ارجاء امامیہ کا چنانچہ ضرب حیدریہ
مجتہد اور عبارت ازالۃ الغین سے ظاہر ہی سعند افقہا امامیہ بہی جلانا اور پہاڑنا کتب سماویہ
کا روا رکہتے ہین بلکہ تخصیص کی ہی خرق وحرق پر چنانچہ تذکرہ شیخ چلپی و کتب مصنفہ ابو جعفر
طوسی محرق القرآن اوسپر گواہ ہین پس اگر صحابہ کرام نے فتوی حرق وخرق ماسوی المصحف کا
دیا اور منسوخات کو حکم کتب سماویہ منسوخہ مین رکہا تو کیا زہر گہول دیا **قولہ** بعضے امامیہ کہتے تہین
کہ خلیفہ ثالث نے چند سور قرآن کو محو کر دیا اور اپنی ترتیب مین داخل نکیا **جواب** قطع نظر اسکے
کہ یہہ کہنا مخالف تصریح روایت طبرسی و قاضی جونپور وغیرہ ہی بصورت ثبوت اس بات کے امامیہ
اپنے مذہب کو کہ تحقیر عثمان ہی کہان پہینکے گین اسلیے کہ اس صورت مین شریک غالب کا رخانہ
الٰہی ہونا عثمان کا بلکہ شیخین کا کہ جامع اول وہ ہین لازم آتا ہی حالانکہ قرآن ناطق بحفظ قرآن ہی
قولہ یہہ قول معتبر ہی کہ جب عثمان نے مصحف ابن مسعود کو جلایا ابن مسعود نے کہا کہ اگر میرا بس چلتا
تو مین بہی انکے مصحف کے ساتہہ وہی کرتا جو اونہون نے میرے مصحف کے ساتہہ کیا
جواب اصل بات اتنی ہی کہ جب قرآن کی قرات مین اختلاف کثیر ہوا اور اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ
پڑہنے لگے اور اختلاف قرات کو بہانا پکڑا اور بعض مصاحف مین مثل مصحف ابی بن کعب
و ابن مسعود قرات شاذہ تہی اور اکثر آیتین منسوخ التلاوۃ اور بعض الفاظ تفسیر جنکو زبان نبوی
سے وقت تلاوت کے سنا تہا اونمین داخل تہے اسلیے عثمان رضؓ نے بمشورہ حذیفہ الیمان
اور بہت صحابہ کے کہ افضل اونمین اور شریک غالب حضرت امیر تہے چاہا کہ قرآن ایک مصحف مین
جمع ہو جاوے تا اختلاف عرب وعجم بالکل مٹ جاوے اوسوقت ابی بن کعب نے اپنا قرآن خوشی
سے دے دیا اور ابن مسعود نے نہ دیا عثمان رضؓ نے اون سے لیکر ماسوی القرآن کو
کہ منسوخ التلاوۃ والحکم و قراآت شاذہ وغیرہ الفاظ تفسیر پر شامل تہا جلوا دیا اون کو

ضائع ہونے الفاظِ تفسیر وغیرہ پر جو اوسمین شامل تہین افسوس ہوا سو یہہ جلوانا معاذ اللہ
اہانۃ نہ تہا بلکہ صیانۃ تہا چنانچہ تیسیر الوصول مین ہی الاحراق اذکان للصیانۃ لا للاہانۃ فلا بأس
انتہی اسی جگہہ سے ابتک تعاویذ کو کہ غالبًا اسمائی الٰہی و حروفِ قرآنی پر مشتمل ہوتے ہین عملیات
وغیرہ مین واسطے شفائی مریض وغیرہ حاجات کے دہوتے جلاتے ہین کوئی اوسکو محمول
بے ادبی پر نہین کرتا پس بر تقدیر اس روایت کے اگر عثمان رضہ نے اوراق غلط و مشکوک
غیر مرتب کو بنظر رفع فساد تلف کیا تو دہونا پہاڑنا جلانا صورت محو مین برابر ہی اگر یہہ بات
ہوتے تو آج یہود و نصاری کا سا اختلاف اس امت مین بہی ہوتا دشمنون کے دل پر ہی داغ ہی
کہ مانند توریت وانجیل کے نسخے مصحف کے مختلف کیون ہاتہہ نہ آئی کہ کچھہ داؤ چلتا شعر بیستا
بر ہی ای حسود کین رنج ہست ؛ کہ از مشقتِ او جز بمرگ نتوان رست ؛ اس عدمِ اختلاف پر
تو یہہ حال ہی کہ امامیہ ہزار ہا تحریف لفظی و معنوی کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ قرآن کو
مثل اہلبیتِ رضوان کے مہمل و بے معنی ٹہیرادین او صلاحیت استعمال و استدلال سے گرا دین
خدا جانے اگر مصحف مختلف حاوی الفاظ التفسیر و منسوخ التلاوۃ و الحکم ہات لگتا تو کیا قیامت
برپا کرتے **قولہ** روایت کیا ہی کہ عمر نے ایک مصحف لکہہ کر حفصہ کو دیا تہا ابن عمر نے وہ
قرآن عثمان کو دکہایا عثمان نے اس اندیشہ سے کہ اختلاف راہ نپاوے اوسکو جلا دیا جواب
یہہ جلایا گیا ماسوی القرآن تہا کما مر مرارًا نہ قرآن اور سبب اس احراق کا رفع اختلاف تہا کما مضی
اس صورت مین وجہ طعن غیر ظاہر ہی معہذا یہہ روایت بالفاظ کذائی جس کتاب مین ہو اوسکا نشان
دو اور جلانا عثمان کا مصحف کو ثابت کرو مرقات مین اسقدر لکہا ہی کہ جب مروان حاکم مدینہ ہوا
اوسنے بعد انتقال حفصہ کے مصحف مذکور کو بخوف تعلق اختلاف جلوایا اسلئے کہ وہ بے ترتیب
محض تہا اوسکا جلانا ہی مصلحت تہا تو یہہ طعن مروان پر چاہیے نہ عثمان پر لیکن ساون کے اندہے
کو ہرا ہی سوجہتا ہی اگر طوسی بہی قرآن جلوائی تو بہی طعن اوسکی عثمان پر آئے **شعر**
تو اہم آنکہ بیازارم اندرون کسے ؛ حسود را چکنم کو ز خود برنج درست **قولہ** پس اس سے

معلوم ہوتا ہی کہ اور صحف مین آیات زیادہ ہونگے جنکا کتمان عثمانؓ نے ضرور جانکر شامل نکیا
ورنہ جلانے کے کیا معنی اگر فرق تھا تو ترتیب مین تھا جواب وہ آیات زیادہ جو آپکو
معلوم ہوتے ہین نزدیک حضرت امیر کے باقی رہے یا نہین علی الثانی سلسلہ اخذ دین و ایمان کا
باعتراف شیعہ برہم ہوا جاتا ہی اسلئے کہ حلانے مصحف مجید سے کہ اکبر ثقلین ہی راہ تحقیق و
عرض حدیث بر قرآن اور اخذ موافق و ترک مخالف کے چنانچہ جلد اول بحار مین بہت احادیث
اس باب مروی ہین اور وہ ایک حدیث آپنے بہی کتاب کافی و رسالہ اعتقادات سے باب مین
نقل کئے ہین مسدود ہوے اور تقدیر اول پر کفر مجتہدین شیعہ کا قطعًا و یقینًا لازم آتا ہی اسلئے
کہ مصحف مجید کو کہ واسطے ہدایت خلق کے نازل من اللہ ہوا تھا چہپانا اور اوسکے کتمان مین
کوشش کرنا کہ موجب سلب ایمان ہی اور اس کتمان کو طرف حضرت امیر و غیرہ ائمہ معصومین کے
منسوب کرنا عین کفر و ارتداد و لجاج ہی علاوہ اسکے مستلزم ہی اسبات کو کہ یہہ قرآن کہ بقا او سکا
تا قیامت واسطے رہنمائی امت کے یقینی ہے اور اہل اسلام مامور ہین کہ ساتہہ اوسکے تمسک
کرین کما ہو منصوص فی حدیث الثقلین حکم تورات و انجیل مین ہو وہ ہو خلاف الاجماع بلکہ بہ
الصدوق و علم الہدی من اکابر الامامیہ الغرض مدعا ہر تقدیر پر حاصل ہی کہ اپنا آلو کہین نہین
لیا سعدا اگر وہ آیات زائد فضائل احکام اہل بیت مین تہے تو ایسے آیات اب بہی قرآن مین
موجود ہین انکو کیون باقی رکھا و نکے اخراج و احراق کا کون مانع تھا کس نے ہات پکڑا تہا
ذنکو بہی جلایا اور قرآن سے نکالا ہوتا اور اگر وہ آیات احکام و اصراب خلافت و امامت
تہے کہ جنکو عداوت سے معدوم کیا تو وہ اب بہی داخل قرآن ہین اونہین بہی سیر عالم عدم
وہ بہیجا ہوتا ہان البتہ مذمت خلفاء و مہاجرین و انصار و اصحاب بدر و بیعت الرضوان
در مصائب و مذلت و خواری اہل بیت عفران و مرثیہ ہائی سکندر و مسکین و بیر جاوہ
بیان و غیرہ مضامین حق الیقین کالعیان داخل قرآن و شامل فرقان نہین یہی و جہہ طعن
بلوغان ہی و لیس مع ذلک یہہ تو ارشاد ہو کہ وقت حرق و خرق مصاحف کے جناب

ایکسطرف تھے اگر ہمراہ اصحاب تھے تو عین مدعائی اہلسنت ہی بلکہ حسب ایا جاتا ہی
شریک غالب اس مشورہ کے جناب امیر ہی تھے ولہذا صاحب مرافض لروافض نے
لکہا ہی کہ قال علی علیہ السلام لو ولیت لعملت بالمصاحف ما عمل بہا عثمان اور اگر ہمراہ
اصحاب تھے لیکن خرق حرق سے راضی نہ تھے اور بسبب عجز و بیچارگی کے چپ تھے
تو شاید ذوالفقار کو اوسوقت جبرئیل علیہ السلام آسمان پر لیگئے تھے یا ذوالفقار حسب
قرارداد شیعہ کے اصل مین ایک شاخ خرما یا قاشِ خربزہ یا سیب تہی کہ اپنی اصل
جا ملی آخر یہ ظلم کمتر اوس ظلم سے نہین جو رعایای فدک پر کیا تہا اور حضرت عباس کی
بابت میزاب کے نافذ ہوا تہا اور اوسکا تدارک جناب امیر کی طرف سے جیسا چاہئے
ویسا عمل مین آیا تہا سبحان اللہ وہان تو تجبر و تظلم سکنہ فدک کے ذوالفقار اوٹہاکر
دادِ شجاعت ہاشمی دیوین اور انتقام واجبی لیوین اور یہان وقت حرق و خرق قرآن کے
کہ اکبر ثقلین معجزۂ باقی مستدام و مرجع تمامی ادلّہ شرعیہ تا قیامت ہی سانس بہی نلین
اور چین بجبین بہی نہون باوجودیکہ نص صریح علیؑ مع القرآن و القرآن مع علی لن یفترقا
حتی یردا علی الحوض موجود ہو ع اینما زتو آید و چنین ہا توکنی ۞ قولہ سنی معتقد ہین کہ
ترتیب عثمانی کمثل الترتیب فی لوح الرحمن ہی اور یہہ بات عقل و نقل سے ثابت نہین
ہوتی صرف دعوی زبانی ہی جواب بتصریحات علمائی کبار شیعہ سے کہ اکثر او مین
مین ملقب بصدوق و علم الہدی و ثقۃ الاسلام ہین اور قول اونکا حجت ہی طائفہ
امامیہ پر ثابت ہی کہ یہی ترتیب عثمانی عہد نبوی مین تہی چنانچہ عبارت ثقۃ الاسلام
ابو علی طبرسی مجمع البیان مین یون ہی کہ ذکر السید الاجل المرتضی علم الہدی ذو المجد
ابو القاسم علی بن الحسین الموسوی ان القرآن کان عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجموعا مولفا علی ما ہو علیہ الآن و استدل علی ذلک بان القرآن کان یدرس و یحفظ جمیعہ
فی ذلک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی حفظہم و انہ کان یعرض علی النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ کعبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب وغیرہما
ختموا القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ ختمات وکل ذلک بادنی تامل یدل علی انہ کان مجموعا
مرتبا غیر منثور ولا مبثوث وذکران مخالف من الامامیۃ والحشویۃ لا یعتد بخلافہم فان الخلاف مضاف
الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخبارا ضعیفۃ ظنوا صحتہا لا یرجع بمثلہا عن المعلوم المقطوع علی
صحتہ انتہی اور ملا صادق شارح کافی کلینی نے لکھا ہی ویظہر القرآن بہذا الترتیب عند ظہور الامام
الثانی عشر علیہ السلام ویشہر بہ واما قبل الظہور فالواجب ان یسلم بالترتیب الذی رتبہا عثمان
بن عفان کما ورد فی صریح عبارات الائمۃ انتہی اور قاضی شوستری نے مصائب میں لکھا
ہی مانسب الی الشیعۃ الامامیۃ من قولہم بوقوع التغیر فی القرآن لیس مما قال بہ جمہور الامامیۃ انما
قال بہ شرذمۃ قلیلۃ منہم لا اعتداد بہم فیما بینہم انتہی اور نیز کافی کلینی میں واسطے ترک کرنے حدیث
مخالف اس نظم کے آنحضرت اور حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سے حکم ہی اور نیز صاحب تہذیب
ترک اکثر اخبار کا بجہت مخالفت کے ساتھ ظاہر ایسی نظم قرآنی کی کرتا ہی چنانچہ بعض یہہ روایات
آپنے بھی صفحہ پانزدہم میں کتب اہل سنت سے سرقہ کرکے لکھے ہیں اور خود کتب امامیہ میں
بسبب کمال تعصب کے نہیں دیکھے ازانجملہ عبارت مرتضی یہہ ہی کہ ان العلم بصحۃ القرآن کالعلم بالبلدان
او الحوادث الکبار والوقائع العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان العنایۃ اشتدت
والدواعی توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما ذکرناہ لان القرآن معجز النبوۃ ومأخذ العلوم
الشرعیۃ والاحکام الدینیۃ وعلماء المسلمین قد بالغوا فی حفظہ وعنایتہ حتی عرفوا کل شئ فیہ من اعرابہ وقراءتہ
وحروفہ وآیاتہ فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایۃ الصادقۃ والضبط الشدید انتہی پس
جس صورت میں کہ امثال علم الہدی وطبرسی وقاضی شوستری وملا صادق وقمی وصدوق وغیرہ
قائل ہیں ساتھ صحت ترتیب عثمانی کے تو اب ثبوت ترتیب مذکور میں از روی النقل کتب امامیہ کے
کیا حاجت انکار ہی اور کیونکر کہا جاوے کہ صادق وصدوق وثقہ وغیرہ کاذب ومکذب یا دروغ گو
ہیں اور یہہ دعوی انکار زبانی ہی خاصۃ جس وقت کہ خود آپنے انکے اقوال سے بمقابلہ اہل سنت

واسطے ثبوت قرآنیت مصحف کے استدلال کیا ہو علی الخصوص اسی رسالہ مین اب وہ بات آگئی جو خود سیرہ ہم مین لکھی تھی صادق آئی کہ سبحان اللہ ایک جگہہ مفید مطلب لیا جا نکر ساتھہ کلام حق کے تمسک کرنا اور دوسری جگہہ بپاس کیش آبائی و تعصب محض واسطے سبقت میدان مناظرہ کے کنارہ کرنا کسقدر زیبا و دال ایمان پر تھی انتہی اور تقریر اسکی حاکی لطوایل سنت یہہ ہی کہ تبلیغ قرآن کی ذمہ پیغمبر پر واجب تھی کما قال اللہ تعالیٰ بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور ظاہر تھی کہ آنحضرتؐ نے تبلیغ اوسکی موافق نزول کے اسلئے کہ جو کوئی عہد آنحضرت مین مشرف باسلام ہوتا اول وسکو یہی قرآن سکھایا جاتا یہان تک کہ آنحضرت کے سامنے ہزارون آدمی نے سیکھہ لیا اور بعض غزوات مین ستر ستر قرا شہید ہوئے بعد اوسکے آج تک مسلمان ہر قریہ و شہر کے تلاوت قرآن کو اعظم قربات جانتے ہین اور رات دن نماز و خارج نماز پڑہتے پڑہاتے ہین بلکہ ہر طفل ابجد خوان کو اول سن تمیز مین سب سے پہلے کتاب اللہ کو یاد کراتے ہین کچھہ قرآن شریف صحیفۂ علی یا مصحف فاطمہ یا جفر جامعہ تو نہین کہ خلاف لطف و اصلح سردائرہ تن رائی مین مستور رہا اور نہ کتاب کلینی و تہذیب تھی کہ صندوق تقیہ مین مقفل ہوگا و بیگاہ تنہائی و خلوت مین کالے چھپتے ڈرتے ہوئے اغیار سے دم بھر کو نکالین اور ایکدو صفحہ اوسکے مطالعہ فرماوین کہ کوئی تورانی نہ آجاوے اور ایک دو اعتراض لاحل کہ بجز معصوم کوئی اوسکا مشکل کشا نہو جڑ دیوے پھر اوس سے چھپا چوڑانا مشکل پڑے آخر یہہ قرآن وہی ہی کہ ہر سال رمضان مین حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لاکر مدارست و تلاوت اوسکی ہمراہ ختم المرسلین کے کرتے تھے حتی کہ عام رحلت مین اس آیت کو کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تھی الخ دو بار لائے اور یہی ترتیب بتعلیم نبوی و تبلیغ مصطفوی صحابہ کثیر کو محفوظ تھی اوسکے موافق جناب عثمانؓ نے قرآن کو مصحف مین مرتب و مجموع کیا اب یہہ وہی قرآن بعینہ تھی بے نقص و تغیر من حیث النظم و الترتیب علاوہ اسکے لوگون کو ایسا کیا ڈر یا پاس خاطر عثمان تھا کہ وہ تبلیغ نبوی و تنزیل الٰہی کو چھوڑ کر ترتیب مستحدث عثمان کو بنقل متواتر است کو پہنچاتے اور عثمانؓ کو ایسا کیا

تحریف قرآن از مخالفان اطہار اہل سنت عقلی و دینی

کیا اقتدار زمین وآسمان پر حاصل تہا کہ وہ ترتیب منزل من اللہ کو باوجود صیانت وحفظ الٰہی کے کہ منطوق کلام رب العلمین ہی بگاڑ ڈالتے اور نظم جدید کو علی الرغم الٰہی اشاعت کرتے یہہ بات کسی احمق کے ذہن مین بہی معقول نہین فضلاً عن العاقل ولیکن بات یہہ ہی وتری الناس سکاری وماہم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید علاوہ اسکے اگر ترتیب عثمانی مخالف نظم منزل ربانی ہوتی تو امام حسن عسکری اوسکی تفسیر نہ لکہتے حالانکہ وہ تفسیر حرف بحرف اسی قرآن عثمانی کی تفسیر ہی بمصحف مرتضوی کے علی ہذا القیاس شواہد اس دعوی کے بہت ہین تالیف صاحب منتہی و شوکت عمریہ مین دیکہو **قولہ** احمد بن حنبل سے پوچہا کہ خلفاء ثلثہ سے اسقدر کرامات وخرق عادات مشتہر نہوئے جتنے اولیاء امت وصلحاء اسلام سے ہوئے کہا انکا ایمان قوی تہا حاجت کرامات وغیرہ کی نرکہتے تہے ایسی روایتون سے مترشح ہوتا ہی کہ انبیا واوصیاء جو اکثر معجزات وکرامات دکہلاتے تہے نعوذ باللہ اونکا ایمان قوی نہ تہا **جواب** اصل روایت کہ موافق نقل شواہد وغیرہ کی ہی اوسمین بالخصوص ذکر خلفاء ثلثہ کا نہین مگر آپکو باعث اس خیانت نقل پر محض طعن کرنا امام احمد بر باجمع اہلسنت پر ہی وکفی بہ شناعۃ معہذا جواب اسکا عبارت یواقیت وجواہر سے ظاہر ہی وہ یہہ ہی کہ وقد سئل الامام احمد رضی اللہ عنہ لم لم تشتہر عن الصحابۃ رضی اللہ عنہم کثرۃ کرامات کما اشتہرت عن اولیاء الامۃ وصلحائہم فاجاب لان ایمانہم کان فی غایۃ القوۃ بخلاف ایمان من بعدہم فکلما ضعف ایمان قوم کثرت کرامات اولیاء عصرہم تقویۃ لیقین الضعفاء منہم انتہی یعنی صدور کرامات مبنی ہی ضعف ایمان اقوام مابعد پر اور صحابہ کے عہد مین ایمان اکثر اقوام کا قوی تہا ضرورت صدور خرق عادات کی چندان نہ تہی تو اس صورت مین مقصود مجیب کا بیان لمیت صدور کرامات کا ہی نہ اثبات ضعف ایمان انبیاء اوصیاء کا حالانکہ امور عامہ سے انبیاء واوصیاء ہمیشہ مستثنی ہوا کرتے ہین اس بات سے اطفال مسجد خوان بہی واقف ہین مگر آپ بسبب کثرت داد وستد دوکانداری کے آگاہ نہون وآز آنجا کہ مقصود سامی ذکر خلفاء ثلثہ سے تعریض ہی طرف اس بات کے کہ شیخین مع عثمان سے مثلاً کرامات نہوئی اور جناب امیر

صدور کرامات از صحابہ

وائمہ ہدی سے ہوئی تو وہ خلفاء ثلثہ سے افضل ٹھہرے سو یہ بات غلط صریح ہی اسلئے
کہ کتب سیر و تواریخ مثل طبقات شعراوی و شواہد النبوۃ وغیرہ شاہد ہین صدور کثرت کرامات
صحابہ سے عموما اور خلفاء راشدین سے خصوصا اور خود آپنے اسی جگہہ نقل کیا ہی امیر
المومنین سے کہ وضعت الکرامۃ فی التقوی اور ثبوت تقوی صحابہ کا قول قاضی صاحب احقاق اور
ملا عبد اللہ مشہدی سے ظاہر ہی لیکن وجہ وارد کرنے اس روایت کی اہتمام بروحی
نہوئی اسلئے کہ ماقبل و مابعد اس حکایت کے بحث حرق و خرق قرآن و صحت و عدم صحت نظم
فرقان اور تحزیب ترتیب و اختلاف قراآت سبعہ ہی لاغیر پس ورود اس جملہ اجنبی کا مدام
نہین کون سے وادی یا دو کان سے ہی علی الخصوص تعلیل اس روایت کے ساتھہ اس
جملہ کے کہ اس صورت مین ترتیب حیدری مثل ترتیب لوح محفوظ ہو سکتی ہی جسکو اصحاب نے

ترتیب مصحف اور رسائل

بالعکس خیال کیا ہی قولہ آنحضرت نے فرمایا علی مع القرآن والقرآن مع علی الی قولہ کتب معتبر
سنت جماعت مین مذکور ہی کہ اکثر مسائل مشکلہ مین ثلاثہ وتمام صحابہ رجوع بجناب امیر کرتے تھے
اور تشفی پاتے تھے الی قولہ باوجود ایسی روایات کے اور بیان رجحان امیر المومنین کے
پھر کچھہ نہین سمجھتے انتہی مختصرا جواب بعد تسلیم مجموع ان روایات رطب و یابس موضوع
مجروح کے التماس کیا جاتا ہی کہ یہی دلیل ہی سنیون کی حقیت طریقہ اصحاب پر اور اتحاد
ملت مرتضوی پر ساتھہ ملت صحابہ کے چنانچہ شواہد اس کے ماقبل مین بمقام نفی قدامت
مذہب تشیع مذکور ہو چکے اور مؤید اسکے ہی قول شارح کافی کلینی کا کتاب الحجۃ مین کہ خلافت

ثعلبی

ظاہری خلفاء ثلثہ کو ہی اور خلافت معنوی حضرت امیر کو قولہ اکابر سنیون نے ثعلبی کو
امام مفسرین کہا ہی اور بعضے تعصب کی راہ سے وقت مناظرہ کے مثل عبد العزیز وغیرہ
نام ثعلبی کا حاطب اللیل کہتے ہین الخ جواب اکثر روایات ثعلبی کے کلبی سے
ہین اور وہ راوی ہی ابی صالح سے اور ابن خلکان نے حق مین کلبی کے کہا ہی
کان من اصحاب عبد اللہ بن سبا الذی کان یقول ان علی بن ابی طالب لم یمت وانہ

یرجع الی الدنیا اور بعضے روایات ثعلبی منتہی ہوتے ہین طرف محمد بن مروان سدی صغیر کے کہ بہ شبہہ شیعی غالی سر سلسلۂ کذب و وضع ہی اہل سنت انکی روایات کو مفت قبول نہین کرتے اسلیئے شیخ دہلوی نے تبا ہی قدما اوسکو حاطب لیل لکھا ہی اب آپ فرماوین وہ کون اکابر ہین جنہون نے ثعلبی کو امام المفسرین کہا ہی اور سابق گذر چکا کہ صاحب بحار و سبحان علیخان وغیرہ قائل ہین ساتھہ تشیع ثابی کے فکن وکورا **قولہ** عبد العزیز **شیخ النواصب جواب** جسنے حال امامیہ کا محبت و مبغضت اہل بیت مین لکھا ہی اور جو کچھہ اساطین اس مذہب کے درباره اہل بیت صادر ہوا ہی اوسکو ذہن نشین کیا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ نسبت بغض کی کسکے ساتھہ چسپان ہی البتہ سنی خلفاء راشدین کو متصف بصفات حمیدہ قسیمہ حسب دلالت کتاب اللہ و احادیث کثیرہ ائمہ ہدی کہ بعض انمین سے منتہی الکلام وغیرہ مین منقول ہین جانتے ہین سو یہہ دوست رکھنا اسلیئے ہوا کہ وہ دشمن فاطمہ و علی و حسنین تھے نہایت یہہ ہی کہ بدونکو نیکون مین گنتے ہین اور یہہ اوس سے بہتر ہی کہ نیکونکو بدون مین گنین فاضل کاشی نے لکھا ہی جو محبت کہ لسد ہوا اوسکا اجر ہی اگرچہ محبوب اہل دوزخ سے ہو اسیطرح کتاب الایمان کافی مین ہی اپنا یہہ عقیدہ ہی شعر

نہ در خلافت صدیق دم زنم بخلاف ٭ نہ در عدالت فاروق مجال نطق ٭ نہ در سخاوت عثمان چو شیعہ بدگویم ٭ نہ در شجاعت حیدر چو خارجی احمق ٭ پسر خوارج خواہم شکافتہ چو انار ٭ دل نواصب ملعون کفیدہ چون جوزق **قولہ** عبد العزیز تحفہ مین لکھا ہی کہ بالقطع معلوم ہی کہ مرتضی علی کو زیادتی علم قرأت مین ابوبکر و عمر پر نہ تھی بلکہ یہہ تینون ایک مرتبہ مین تھے اور عثمان کو تو زیادت بین تہی اس امر مین انتہی سو یہہ بات باطل ہی اسلیئے کہ حدیث مین آیا ہی کہ قرآن کو ابی بن کعب و زید بن ثابت و معاذ بن جبل و ابوزید سے سیکھو اور جامع الاصول و اتقان وغیرہ کتب احادیث موجود ہین اونمین ذکر عثمان کا نہین اگر اوسکو قرآن مین دخل ہوتا تو اوسکا ذکر ہی ہوتا

جواب حدیث مذکور مین اگر ذکر عثمان کا نہین تو ذکر علی مرتضیٰ کا بہی نہین اگر علی قاری ہوتے
تو اونکا بہی ذکر ہوتا معہذا یہہ حدیث کچہ بطور حصر نہین فرمائی کہ مانحن فیہ مین حجت ہو اور نفی کرنا ذکر
قرارت عثمان کا کتب احادیث سے دلیل ہی کمال استقرار سامی کی خاصۃً ذکر حدیث مذکور مین بلا
حوالہ کتاب کے حالانکہ یہہ حدیث بخاری کی ہی اور اسے حدیث کی ذیل مین قسطلانی شارح بخاری
کے ارشاد الساری مین اثبات قرارت بلکہ اقرءیت خلفاء راشدین کا بکمال وضوح ادلہ قویہ اثبات
کیا ہی فلیرجع الیہ علاوہ اسکے قاری بلکہ اقرء ہونا عثمان کا خود جمع قرآن سے ثابت
ہی اسلیئے کہ جمع کرنا قرآن کا موافق لوح رحمان کے بے علم قرآن نہین ہوسکتا اور علوم قرآن
مین پہلے بسم اللہ علم قرارت ہی جسکو قرآن پڑہنا آویگا وہ قرآن جمع کرنا کیا جانے گا خاصتہ
تہذیب ترتیب کہ محتاج بعلم روابط و وقوف و اعراب و حرکات و سکنات ہی اب قرآن سے بڑہ کر
اور کیا دلیل قرارت عثمان ہوگی ولیکن ع گل ست سعدی و در چشم دشمنان خارست معہذا
روایت حارث محاسبی جسکو آپنے اسجگہہ بعد از طعن کے لکہا ہی دلیل بین ہی قاری ہونے عثمان
کہ انما حمل عثمان الناس علی القراءۃ بوجہ واحد علی اختیار وقع بینہ و بین من شہد من المہاجرین
والانصار انتہی اسلیئے کہ آمادہ کرنا لوگونکا محضر مہاجرین و انصار مین کہ پچاس ہزار آدمی تہے
اور بہت ادمیون جناب امیر علیہ السلام تہے قرارت واحدہ پر بدون علم بوجوہ قرارت نہین ہوسکتا
والا سکوت صحابہ کا اختیار قرارت واحدہ پر خاصۃً صاحب ذوالفقار کا بغایت ناممکن ہی اور
اتقان کو کتب حدیث مین شمار کرنا آپ ہی سے ذی اتقان صاحب تحفہ کان کا کام ہی **قولہ**
ذہبی نے طبقات مین عثمان و علی و ابی و زید و ابن مسعود و ابو درداء و ابو موسی ہفت صحابہ
کو قاریون مین گنا ہی اوس سے بہی فوقیت عثمان کی حاصل نہین **جواب** آپ کو کثرت داد
و ستد سے سودا ہو گیا ہی ذہبی کا کلام اسمقام مین محل اثبات فوقیت مین مسوق نہین کہ اوس
سے مزیت احد علی احد مفہوم ہو بلکہ بطور تعداد قراء ہی اوس سے نہ مساوات نکلی اور نہ زیادتی
یہہ نکلا کہ یہہ سب قاری تہے اور یہان ہمہ بیان ہی حصر قراء مقصود نہین اسلیئے کہ قاری صحابہ مین

قراء صحابہ

اتنی کثرت سے تھے کہ بعض غزوات مین ستر ستر قاری شہید ہو گئے ولو تنزلنا عن ذلک
اگر فوقیت پیشوائی بھی تو فوقیت علی کہان نکلی بات کرنا بات سمجھنا آپکا کام ہی ولبس شعر ای بات
رطب لب دہان شیرین ترش خندہ شیرین وسخن گفتن ازان شیرین تر قولہ باجملہ ابن بابویہ نے
رسالۂ اعتقادات مین لکھا ہی الخ جواب بانخ اسکا اوپر گذرا اور بصورت التصدیق اس روایت
سکے تکذیب جمہور امامیہ کی لازم آتی ہی کما یلوح مما سبق قولہ باقر مجلسی نے عین الحیات مین
ثواب تلاوت الخ جواب یہہ مخالف اد سکے ہی جسکو آپنے صفحۂ شانزدہم مین لکھا ہی اور محبت ہی
اہل سنت کی شیعہ پر بابت صحت قرآنیت مصحف مجید و عدم نقصان و زیادت فرقان حمید چنانچہ
اسی جہت سے خواجہ نصیر طوسی محرق القرآن نے الزام نقصان قرآن کو تجرید العقائد مین
مطاعن عثمان مین ذکر نہین کیا دیکھا کہ جو قرآن آج تک نوشتۂ ائمہ طاہرین جابجا موجود ہین
وہ یہی قرآن عثمانی ہین لاغیر اگر یہہ قرآن منقوص ہوتا تو ضرور مہجور ہوتا حالانکہ سب ائمہ ہدی
اسی قرآن کو پڑھتے رہے بلکہ جواری و خدم و اطفال اپنے کو سکھاتے رہے اور ساتھ عوام
وخاص محمل وسبعین وغیرہ وجوہ نظم سے قرآن کے ہمیشہ تمسک و استدلال کرتے رہے اور مقام
استشہاد مین لایا کرے اور تفاسیر آیات بیان کیا کیے فللہ الحمد علی اتمام الحجۃ و اذعان المحجۃ
شعر عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است قولہ مصحف حضرت امیر کا
موافق نزول وحی تہا اول اوسکے سورۂ اقرء بعدہ سورۂ مدثر بعدہ سورۂ مزمل بعدہ سورۂ تبت
وعلی ہذا القیاس کہ بعضے محققین نے لکھا ہی الی قولہ سرخی پیشانی سور قرآن سے صاف
عیان ہی کہ سورۂ مکیہ عقب سورۂ مدنیہ مرقوم ہے جواب کتب صحیحہ شیعہ مین بہی روایات بسیار
مشعر نزول آیۃ ثابتۃ التقدم بعد آیۃ ثابت التاخر اور نزول آیۂ مکیہ بعد ایسے واقعہ کے جو
مدینہ مین بکثرت موجود ہین چنانچہ شواہد اس دعوی کے کتاب کافی کلینی سے شرکت عمرہ
مین منقول ہین لسبب طول عبارت کے اسجگہہ اونکو نہین لکھا پس جو جواب ونکا فضلاء طائفہ
اپنی طرف سے دیوین اوسکو یا اوسکے مثل عثمانؓ کی طرف سے بہی قبول فرماوین

ترتیب سورہ قرار پانا باجماع صحابہ

اور جواب تحقیقی یہہ ہی کہ سارے صحابہ نے کہ پچاس ساٹھہ ہزار آدمی تھے قاطبۃً اسی ترتیب
پر اجماع کیا اور نسخے اس مصحف کے آفاق مین بہیجے اور سب مجتہدین نے اوسکو تلقی
بالقبول کیا اور جن لوگون نے کہ مخالف اس ترتیب کے تہا جیسے ابن مسعود و اُبی ابن کعب
وہ بہی مخالفت سے دست بردار ہوے مذہب اکثر علما مالکیہ حنفیہ شافعیہ و غیرہم کا یہ
ہی کہ یہہ ترتیب باجتہاد صحابہ واقع ہی اور آنحضرت نے اس بات کچہہ نہین فرمایا بلکہ تفویض امت
کر کے تشریف لیگئے اور دلیل اسکی یہہ ہی کہ اگر یہہ ترتیب توقیفی ہوتی اور آنحضرت نے اوسے
ارشاد کیا ہوتا تو مخالفت اس ترتیب کی حرام محض و بدعت شنیعہ ہوتی حالانکہ ابن مسعود و اُبی ابن کعب
نے کہ کبرائی صحابہ سے تہے اور بقول آپکے علی مرتضیٰ نے خلاف اس ترتیب کے اختیار کیا
اور تا دم مرگ مراعات اوسی ترتیب کی کرتے رہے اور بقیہ صحابہ نے مقام احتجاج مین ان کے
سوائے اجماع جمہور کے اور کوئی دلیل وارد نہین کی اور یہہ نہین کہا کہ آنحضرت خلاف تمہاری ترتیب
کے فرما گئے ہین واس سے ثابت ہوا کہ یہہ ترتیب توقیفی نہ تہی ورنہ مخالفت انکی اور سکوت اونکا محل احتجاج
مین فرکر توقیف سے بے وجہ ہوتا معہذا ایک گروہ علما کا اسطرف بہی گیا ہی کہ ترتیب سُوَر کی

توقیفی ہونا ترتیب سورہ قرآن کا

کی توقیفی ہی باشارہ و ارشاد نبوی عمل مین آئی ہی اور دلیل انکی یہہ ہی کہ صحابہ حضرات امور مین
ارشاد آنحضرت سے تجاوز نکرتے تہے اور کوئی چیز ہرگز اپنی طرف سے نہین نکالتے تہے الیسے
مقدمہ عمدہ مین بدون ارشاد نبوی کسطرح اپنی عقل سے دخل کرتے اور اجماع انکا بدون امر
مصطفوی کیونکر متحقق ہوتا چنانچہ اسی جگہہ سے صدوق امامیہ و علم الہدی و امین الدین و امثال
انکے نے تصریح کی ہی ساتھہ صحت ترتیب قرآنی کے کما فی مجمع البیان و غیرہ **قولہ** ظاہر ہی کہ ترتیب
عہد عثمان خلاف نزول وحی ہی صدہا آیات کو تہ و بالا کر کے مقدم موخر لکہا ہی کہ نقصان و

توقیفی ہونا ترتیب آیات سورہ کا

نفع اوسکا ماہران خبیر پر پوشیدہ نہین **جواب** ترتیب آیتون ہر سورت کی بالاجماع توقیفی
ہی اسمین کسیکو سوائے آپ کے اختلاف نہین بے شبہہ آنحضرت نے بموجب فرمانے جبرئیل
علیہ السلام کے عمل کیا اور اس ترتیب مین تقدم مکی کا مدنی پر بہت ہی سو یہہ تقدیم و تاخیر

احداثِ عثمانی نہین بلکہ اختیارِ نبوی ہی اس سے معلوم ہوا کہ ترتیب نزول نظرِ شارع مین ساقط
از اعتبار تھی لہذا جو چیز کہ نظرِ شارع مین کسی جگہ ساقط ہوگئی ہو اوسکو بار دیگر اوسیطرح جلکے مقام
مین اعتبار کرنا منافی غرضِ شرع وقدین ہی لا یقدم علیہ الا الجاہل علاوہ اسکے اعتبار کرنے
مین ترتیبِ نزول کے طرف سے بے انتظامی درمیان سور تو نکی لازم آتی اور سورۂ قصیرہ سورۂ طویل
پر مقدم ہوجاتی اور تخلل سور طوال کا درمیان سور قصار کے وبالعکس ہوجاتا اس صورت مین ترتیب کو
بغایت نازیبا معلوم ہوتی بلا تشبیہ جسطرح کوئی شاعر دریں جمع کرنے دیوان شعر اپنے کے جو
اور جو اول نظم کیا تھا اوسکو مقدم کرے ترتیب مین اوپر اوسکے جسقدر مابعد متاخر مین نظم کیا ہی
پہلے ایک فرد لکھی بعدہ غزل بعدہ فرد دیگر پھر رباعی پھر مثنوی لیلی مجنون امثال ذلک پھر ایک
فرد و قطعہ لکھی وعلی ہذا القیاس سو یہ ترتیب نزدیک اہل عقل و اہل طبع موزون کے بے شبہہ
نہایت مکروہ معلوم ہوتی ہی چنانچہ اسی لیے شاعر وقتِ تالیفِ دواوین کے اعتبار تقدم
و تاخر نظم و فکر کا نہین کرتے بلکہ اول قصائد کو لکھتے ہین پھر مثنویات کو پھر غزلیات کو
پھر قطعات کو پھر رباعیات کو پھر افراد کو اور جو کوئی ایسا نہین کرتا بلکہ اعتبار تقدم و تاخر نظم
و فکر کرتا ہی وہ ملام و مطعون ہوتا ہی متعذر امراعات تقدم و تاخر نزول بہی باوصف اس بے
انتظامی کے ممکن نہ تھی اسلئے کہ فک آیات ایک سورہ کا دوسرے سورہ سے غیر ممکن تھا
پس تقدیم متاخر و تاخیر متقدم لازم آتی اور اس سے کسیطرح گریز نہوتا پس مفت مین ارتکاب
اس بے انتظامی کا کیا حاصل رکھتا تھا اس سے ثابت ہوا کہ نقصانِ ترتیب بصورت مراعات
وضع نزول متوقع تھا اس صورت واقعی توقیفی مین **قولہ** اسیطرح حال تمام ترتیب عثمانی کا
واضح ہی جسکی تفصیل لینی ہی فتامل **جواب** ماسبق سے ثابت ہوچکا کہ ترتیب عثمانی اگر
ازروئی آیات ہی تو توقیفی ہی نہ احداث ذی النورین اور اگر ازروی سور ہی تو اجماعی ہی
اور اجماع حجت قاطع ہی اور ایک قول مین وہ بہی توقیفی ہی پس ہر تقدیر پر جناب عثمان
جامع القرآن ایسی طعن طوفان سے مبرا ہین اور محاکمہ بین الفریقین اسطرح پر ہے

کہ دونو فریق نے سچ کہا جسنے کہا کہ ترتیب اجتہادی ہی اس راہ سے کہا کہ صاحب شرع تبیہ
کے اور واضع ہر سورۃ کے اوسکے موضع مین صحابہ ہین اور حضرت نبوی نے خود بنفس
نفیس عمل و شغل نہین کیا بلکہ بطور مجتہدین اصحاب چہوڑکر تشریف لیگئے اور جسنے کہا کہ یہہ
ترتیب توقیفی ہی اس راہ سے کہا کہ صحابہ نے بمجرد عقل اپنی کے یہہ کام نہین کیا بلکہ اتباع
اقوال و افعال نبوی کا اس باب مین منظور رکہا یہانتک کہ نزدیک جمہور صحابہ کے متیقن ہو گیا
کہ اگر حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کام کو کرتے تو یہی وضع اختیار فرماتے
نادر یکہہ جسطرح سے اور اجماعیات صحابہ کا حال ہی کہ بدون مستند قوی کے نصوص متکثرہ
سے ہرچند فرادی فرادی اونکا موجب قطع و یقین نہو لیکن بہیئت اجماعیہ قطعی یقینی ہین ہرگز
اقدام اجماع پر نہین کرتے تھے اور اس سے حل ہوگئے اختلافات بسیار جو امور توقیفیہ
و امور اجتہادیہ مین واقع ہوا کرتے ہین جسطرح نصب کرنا ابوبکر صدیق کا واسطے خلافت کے
کہ باجماع تھا یا بنص و علی ہذا القیاس اور اکابر صحابہ جنہون نے مشاہدہ اسباب نزول کیا
اور معانی وحی کو خوب سمجہا بوجہا اور بسبب طول صحبت شریف نبوی اور پڑہنے جناب مصطفوی
کے ایک سورت کو بعد دوسری کے علی الترتیب مدت دراز تک سنا اونکو اس فعل پر وقوف
تمام حاصل تھا گو دوسرونکو یہہ وقوف میسر نہوا اور سبب وقوف اوسکو نہ سمجہین فتامل **قولہ**
بعضے علماء امامیہ کہ قائل نقصان سور مین رد و قدح سنیونکا اونپر لازم ہی اسلیئے کہ انکے علمانے
بہی اس باب مین گفتگو لکہی ہی جمال الدین نے روضۃ الاحباب مین بروایت ابن مسعود لکہا ہی
کہ ہم اس آیت کو عہد نبوی مین یون پڑہتے تھے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من
ربک ان علیا مولی المومنین اور بروایت ثعلبی مصحف ابن مسعود مین اسطرح پر تہا کہ ان اللہ
اصطفی آدم و نوحا و ال ابراہیم و آل محمد علی العالمین اور سیوطی نے اتقان مین لکہا ہی اخرج
الطبرانی مرفوعا و فی المستدرک عن ابن عباس الی قولہ سورہ خلع و حفد یہہ ہین انتہی مختصرا
جواب الزام خصم کا مسلمات و متواترات خصم سے ہوتا ہی نہ روایات نادرہ غریبہ

ادعای نقصان قرآن بطور اہل سنت ثبوت نمی شود

شاذہ سے چنانچہ یہ بات صوارم مومن جالسنی ومکاتیب سجان علی کنبوہ سے ظاہر ہی اور
او راسقاط روایات شاذہ کے بمقابلہ اخبار صحیحہ کے کتب امامیہ سے کما حققہ ثابت ہین
اور شوکت عمریہ وغیرہ مین مکتوب بنائً علی ہذا کہا جاتا ہی کہ حال جلد دوم روضۃ الاحباب کا
اور حال اخراجات طبرانی وحاکم صاحب مستدرک کا اور حال تشیع ثعلبی کا باقرار شیعہ ماسبق
مین گذر چکا ہی احاجت اسکی نہین کہ کلام نفس روایت اور تاویل حکایت مین کیا جاوے و متہذا
روایت طبرانی باقرار سیوطی متکلم فیہ ہی چنانچہ ذہبی نے کہا کہ قد حمل ذلک علی ما نسخ اور
منسوخ التلاوۃ والحکم مالحن فیہ سے خارج ہی اور نہ لکھنا ابن مسعود کا معوذتین کو اپنے
مصحف مین اور لکھنا ابی بن کعب کا دعاء قنوت کو اپنے مصحف مین مبنی ہی اونکی رائی پر خلاف
اجماع معہذا رجوع الناس رائی سے اور داخل ہونا اجماع مین ثابت ہی کما حققہ النووی وغیرہ
اور لکھنا عثمان کا فاتحۃ الکتاب و معوذتین کو مصحف مین مطابق اجماع صحابہ سے ہے چنانچہ علی
بن ابراہیم استاد کلینی نے تفسیر اہل بیت مین بروایت ابی بکر حضرمی نقل کیا ہی قال قلت
لابی جعفر ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف قال کان ابی یقول انما فعل ذلک ابن
مسعود برائہ وہما من القرآن انتہی نظراسی امر کے عثمان نے بمشورہ حذیفہ بن الیمان وغیرہ
اصحاب مصحف ابن مسعود وغیرہ کو لے لیا کہ امت مین اختلاف واقع نہو سو یہہ روایات دلیل
نقصان قرآن نہین ہوسکتی اسلئے کہ سابق اوله عدم نقصان کتب امامیہ سے منقول ہو چکے
اور تنزلاً کہا جاتا ہی کہ آیات منقوصہ جسکو بعض امامیہ نے فراہم کیا ہی اگر حکم قرآن مین ہین
تو پڑہنا اوسکا نماز مین کیون روا نہین رکہتے کذا فی تحریر الاحکام للحلی **قولہ** تیسیر الوصول
مین ہی کہ عمر بن خطاب نے ہشام سے سنا کہ تلاوت قرآن خلاف معلوم عمر کرتا ہی جہاں
کہ یہہ قرات کس سے سیکہی کہا آنحضرت سے عمر نے کہا تو جہوٹا ہی پھر ہشام کو پاس
پیغمبر کے لیگئے اور کہا مینے ہشام سے قرآن کو حروف کثیرہ پر سنا ہی فرمایا پڑہ ہشام
نے پڑہا فرمایا قرآن سات حرف پر اوترا ہی یعنی سات لغت عرب پر فاقرؤا ماتیسر منہ اور عمر

بجائی فاسعوا فامضوا کہتے تہے انتہی محصلہ **جواب** جو اختلاف قرآن بابت تعدد قرأت
کتب اہل سنت سے ثابت ہوتا ہی وہ ایسا اختلاف نہین کہ جس سے اثبات نقصان آیات
قرآن یا زیادت فرقان ہو سکے اور اگر ہو تو اوسکا نشان دو واسی لفظ فاسعوا و امضوا کو
دیکہو کہ کسیطرح مفسد معنی قرآنی نہین قادح وہ اختلاف ہی کہ جس سے مثبت منفی ہوجاوے یا بالعکس
یا حرام حلال ہوجاوے و بالعکس پس اختلاف قرأت کو دلیل اثبات نقصان قرآن بطور اہل سنت
دلیل کمال خوش فہمی ہی معہذا مراد سبعۃ احرف سے یا سات لغت عرب ہین قریش و طی و ہوزان
و ہذیل و یمن و ثقیف و بنی تمیم یا ہفت قرأت مشہورہ ہین اور اثبت و اضبط یہی ہی گو از طرح
بہی کہا ہی سو اس اختلاف مین معنی ایک ہی رہتے ہین گو بعض الفاظ کا تغیر ہو فی الجملہ پس یہ تعریض
آپکی ناتمام رہی اور مدعا پر منطبق نہوئی اب فکر دیگر کیجئے **قولہ** المختصر ایسی بہت روایتین کتب اہل
سنت مین موجود ہین الی قولہ امامیہ کو الزام دینا اور انگشت نما کرنا اور اپنی باتونکو بہولنا بجز
و دانشمندی علماء اہل سنت و جماعت کے اور کیا ہی **جواب** اپنی باتونکو تم بہولے یا ہم آپ
اسی جگہہ پہلے آپنے قمی و کافی و طبرسی و نور الله وغیرہ سے اقوال تصحیح کمال قرآن و رد
نقصان فرقان اور صحت نظم و تالیف کے بے تغیر و تحریف و تصحیف کے نقل کئے تہے پہر
دوسرے تیسرے صفحہ مین اس ساری بنیاد کو ڈہا کر اقرار کیا کہ ہان امامیہ کے نزدیک قرآن
حاضر ناتمام و متغیر و مبدل ہی اور قرآن کامل غیر منقوص نزدیک امام غائب کے ہی پہر
کسکی فراموشی ہی معہذا جو حقیقت روایات منقولہ سامی کی تہی وہ ظاہر ہوگئی اور یہ امر
علی رؤس الاشہاد ثبوت کو پہنچ گیا کہ باتفاق فریقین قرآن مجید مین شائبہ نقصان و تغیر ہو
نہین اب اگر آپ اوسکو بزور انکی گلے باندہتے ہو تو اس پردے مین اپنا عیب چہپانا
منظور ہی کیا یہ بات بہی داخل اجتہاد ہی کہ جو چیز ثابت نہو خواہی نخواہی اوسکو ثابت کیجئے اگر
غیر کے مذہب مین اجتہاد آپکا کب معتبر ہوگا آپ اپنے نقصان پر بیٹہے اور قائلین عدم
نقصان کو طائفہ امامیہ سے جو چاہیے سو فرمائیے سنی تو بہرحال فارغ البال ہین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسواسطے کہ اگر سشیعہ مثل آپ کے اثبات تحریف اور نقصان قرآن کا کرینگے تو اولسنے جواب
آیات حفاظت و قول وعمل ائمہ ہدی اور بتصریح مجتہدین شیعہ قائلین بعدم نقصان کا مطلب ہوگا
وانّی لہم ذلک ویل یومئذ للمکذبین اور اگر قائل بعدم تحریف وصحت نظم وکمال قرآنی ہونگے
تو بالکل مذہب تشیع سے دست بردار ہونا پڑیگا اسلئے کہ سارے اصول عقائد مین خلاف صریح
رکھتے ہین ساتھہ کتاب اللہ کے یہانتک کہ اگر سارے قرآن کو رد و رفض کیئے تو درست ہی
فماذا بعد الحق الا الضلال **قولہ** وہ جستی الزام دیتے ہین کہ امامیہ اثنا عشریہ دعوی
ولائی اہل بیت کا کرتے ہین اور اکثر آل نبی کو شمار اہل بیت سے باہر جانتے ہین
بلکہ توہین اونکی کرتے ہین جسطرح کہ کتاب تحفہ وغیرہ مین مسطور ہی ایسے اظہار سے سوائے
اغوائی جہال کے اور کوئی فائدہ پایا نہین جاتا **جواب** ملا باقر مجلسی نے فصل ششم
مبحث سیوم منہج الفاضلین مین اور قاضی نور اللہ شوشتری نے احقاق الحق مین لکھا ہی
کہ رقیہ وام کلثوم نہ دختر آنحضرت ہین اور نہ بطن خدیجہ سے غرض اس سے انکار دامادی عثمان
رضی اللہ عنہ ہی حالانکہ کلام الہی ناطق ہی انکے دختر ہونے پر قال اللہ تعالی یا ایہا النبی
قل لازواجک وبناتک الخ بلکہ خود زاد المعاد واصول کلینی وعلل الشرائع سے دختر ہونا اونکا
اور خواہر فاطمہ ہونا ثابت ہی اسیطرح حضرت عباس عم رسول خدا اور زبیر بن صفیہ عمہ
آنحضرت کو داخل نہین گنتے اور توہین اہلبیت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ صاحب
استغاثہ نے دربارہ ام کلثوم دختر فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہما امام جعفر صادق علیہ السلام سے
نقل کیا ہی کہ اول فرج غصب منا اور کلینی کے کتاب النکاح مین بروایت زرارہ اس لفظ
سے آیا ہی وذلک فرج غصبناہ اللہ اکبر اس لفظ کو دیکھو اور جناب سیدہ کی صاحبزادی کو
دیکھو اور جعفر صادق کی طرف نسبت کرنے کو دیکھو اور بے ناموسی آل اطہار تکو دیکھو
قریب ہی کہ آسمان گر پڑے اور زمین پھٹ جاوے کس بہتان طوفان کو کس جناب پاک
سے نسبت دیتے ہین تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم اسیطرح حضرت صادق سے

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

راوی ہین کہ فرمایا خدمت جوار بنا لنا د فروۃ بن لکم اسیطرح کہتے ہین کہ ائمہ ہی اپنی دختر خواہر
زوجیت کفرہ فجرہ مین دیتے تھے جسطرح سکینہ کا نکاح مصعب بن زبیر مین نہین اسیطرح صیرفی
صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہی کہ لقب امت مرحومہ کا امت ملعونہ ہی اور بعض اخبار مین
تشبیہ امت نبوی کی ساتھ خنازیر کے آئی ہی، رواہ الکلینی عنہ علیہ حالانکہ نص قرآن موجود ہی کنتم
خیر امۃ وجعلناکم امۃ وسطا علی ہذا القیاس صدہا مفتریات ہین کہ واقفین کتب امامیہ پر کالصبح اذا
اسفر واضح ہین بس اسکے اخفا مین بجز مغالطہ دہی جہال اور کوئی فائدہ پایا نہین جاتا قولہ
امامیہ اصول مین فروع مین سوائے ائمہ امجاد کے دوسرے سے سروکار نہین رکہتے جواب
یہہ غلط ہی بلکہ سروکار امامیہ کا بدایۃ ابن سبا یہودی وغیرہ اشقیا ہی یہود نما سینہ خاص الخاص
معلم الملکوت سے اور نہایۃ شیطان الطاق وہشام احول وزرارہ بن اعین وبکیر ابن اعین
ومالک جہنی ودارم بن حکم ومحمد بن مسلم وریان بن الصلت وغیرہ سے ہی جنکی تکذیب بلکہ تکفیر
تخریج امام بحق ناطق جعفر صادق وغیرہ علیہم السلام سے خود کتب امامیہ مین منقول ہی علاوہ
اسکے سلسلہ اسناد روایت کا ائمہ تک حسب قواعد معتبرہ امامیہ درجہ صحت کو نہین پہنچتا کیونکہ صحیح
بہت کم ہین کما نص علیہ صاحب الہدایۃ من الامامیہ اور جسکو صحیح کہتے ہین جب اوسکو مقتضائے
قواعد شیعہ موزون کیجئے تو وہ بھی ضعاف ٹہیرتی ہین یا موضوع پھر اون سبکے معارضات
ومرجحات ہین پھر اونمین عجائب خرافات وعلل سہذا وہ بھی قابل وثوق نہین اسلئے کہ عقیدہ
امامیہ کا یہہ ہی کہ محب علی جو گناہ کرین اوس سے سؤال نہوگا گو باپ کو مار ڈالے یا ماں
سے زنا کرے حتی کہ قولہ تعالی ولا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان کو اسی پر حمل کیا ہی اور آثار ائمہ کو
شاہد اس امر کا لائے ہین کذا فی التحفہ پس جو دین ایسے روات ثقات سے حاصل ہوا اور
جسمین جب مین وضع کرنا احادیث کا واسطے تائید دین تشیع کے مستحسن بلکہ مستحب ہوا اوس
دین وسلسلہ کا کیا پوچھنا اور اوسکے اصول وفروع کا کیا کہنا اب جو کہین وہ تہوڑا ہی شعر
فی فروعت محکم آمد ان اصول باشد ہم بادت از خدا واز رسول ۔ قولہ آپنے عقائد مین کہا ہی

اعتقادنا ان حجج اللہ تعالیٰ علی خلقہ بعد نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الائمۃ الاثنی عشر الخ **جواب**
جسنے صولت حیدریہ علی مجوس القدریہ کو دیکھا ہی وہ بالیقین جانتا ہی کہ مضمون امامت ائمہ
اثنا عشر کا بطور امامیہ کے مستحدث ہی ہرگز زمان مشہود لہا بالخیر مین اوسکا عین و اثر کچھ نہ تھا
اور جب امامت ثابت نہوی تو لوازم امامت بالاولی غیر ثابت ہین کہ الشئ اذا انتفی انتفی بلوازمہ
یہہ عقائد زوائد کالاسی بد بریش خاوند ہین ہمپر حجت نہین معہذا جواب ان عقائد کا ذیل حجج
آتہ مین بمواضع خود مرقوم ہی **قولہ** سوائے دوازدہ امام کے سائر سادات و برادران
ائمہ نہ علوی و نہی ہاشمی واجب التعظیم ہین نہ مفترض الطاعۃ **جواب** یہہ بات خلاف تصریحات
اساطین و مجتہدین امامیہ ہی اسلئے کہ ارباب طائفہ زید شہید کو اور اونکے فرزند یحییٰ بن زید کو
کہ بڑے عالم متقی تھے مردانیون سے اونکو شہید کیا دشمن کہتے ہین اور ابراہیم بن
موسیٰ کاظم اور جعفر بن موسیٰ کاظم کو برا کہتے ہین اور جعفر کا لقب کذاب کہا ہی حالانکہ وہ
بڑے اولیاء خدا سے تھے بایزید بسطامی اونکے مرید ہین جعفر بن علی کو کہ برادر حسن عسکری ہین
لقب کذاب بخشا ہی حسن بن حسن مثنی اور اونکے فرزند عبداللہ محض اور اونکے بیٹے محمد ملقب
بنفس زکیہ اور ابراہیم بن عبداللہ و زکریا ابن محمد باقر و محمد بن عبداللہ بن الحسین بن الحسن اور
محمد بن القاسم بن الحسن اور یحییٰ بن عمر حنفیہ زید شہید کو کافر مرتد کہتے ہین علی ہذا القیاس
ایک جماعت سادات حسنی حسینی کو کہ قائل بامامت و فضیلت زید بن علی تھے ضال و مضل جانتے
ہین چنانچہ روایات اس عوی کے کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین کتب امامیہ سے منقول ہین اور
جو اس اعتقاد کی ظاہر ہی کہ نزدیک شیعہ کے منکر امامت ایک امام کا مثل منکر نبوت
کسی نبی کے کافر ہی اور کافر مخلد فی النار ہی چنانچہ آپنے بہی عقائد مذکورہ مین اسی جگہہ
لکہا ہی کہ من انکر واحداً منہم فقد کفر ومن تشکک فی کفر اعدائہم فلا یشک فی کفرہ اور کتب انساب
و تواریخ سادات دلالت صریح کرتے ہین اس بات پر کہ اکثر اہل بیت حسنی حسینی منکر امامت
بعض ائمہ بلکہ منکر امامت ہر ایک امام وقت اپنے کے تھے بلکہ منکر بعض ائمہ گذشتہ کے

بھی تھے اس سے ثابت ہوا کہ معاذ اللہ یہہ سب کافر تھے بلکہ جو انکے کفر مین شک کرے وہ
بھی بقول آپکے کافر ہی اور کافر باتفاق فریقین مخلد فی النار ہی مگر مذہب ایک گروہ امامیہ کا یہہ ہی
کہ یہہ سب اعراف مین رہینگے جیسے عباس وغیرہ اور بعضے کہتے ہین کہ بعد عذاب شدید کے
بشفاعت جد امجد خود نجات پاوینگے سو یہہ دونو قول موافق قواعد و اصول شیعہ کے
مردود و رکیک ہین اسلئے کہ شفاعت حق مین کفار کے بالاجماع مقبول نہین اور اعراف دار
المخلد نہین اور رہنا اعراف مین بھی بے وجہ ہی اسواسطے کہ یہہ سب منکر امامت تھی اور منکر امامت
کافر ہی مگر یہہ کہتے ہین کہ محب علی دوزخ مین نجا دے گا اور اسمین شک نہین کہ یہہ سب محب
جناب امیر تھے گو معتقد امامت ائمہ نہون لیکن اس صورت مین دیکھئے سبیل دفع تعارض
کی کیا ہوگی بالجملہ بعد ملاحظہ ان امور کے کسیکو اسمین شک باقی نہین رہتا کہ سائر سادات
و اخوان ائمہ و علوی و بنی ہاشم نزدیک امامیہ کے بغایت درجہ محقر و مہان و ذلیل و خوار
ہین اور مطلق بے اعتبار اسلئے کہ کافر اذل خلق اللہ ہوتا ہی اور یہہ سب معاذ اللہ کافر
تھے تو لائق تعظیم نہ ٹھیرے بلکہ درخور توہین ہوئے قاتلہم اللہ انی یؤفکون **قولہ** جو لوگ
سادات مین سے خلاف رویہ آبائی کرام اپنے کے عمل کیا بہتر نکیا قاعدہ جہان کا ہی
کہ اگر ایکبادشاہ کے کئی بیٹے ہون اونمین سے جانشین اوسکا ایک ہی ہوتا ہی سب کو
سلطنت نہین پہنچتی اور جو باپ کے تخت پر بیٹھتا ہی بادشاہ و صاحب حکم وہی ہوتا ہی باقی
سب بہائی اوسکے شاہزادے ہین اگر اطاعت مین رہے صاحب توقیر و نیکنام
ہوئے ورنہ عاصی و مورد ملامت ہوئے گو صاحب عقل و شمائل حسنہ ہون قصہ پسران
یعقوب مشہور ہی حضرت یوسف بمشیت الٰہی پیغمبر و بادشاہ ہوئے اور بہائی اونکے باوجود
پیغمبر زادے عقلمند تھے لیکن بسبب بدسلوکی کے ساتھ حضرت یوسفؑ کے مصدر ندامت
التقاط
و ملامت ہوئے **جواب** یہہ تقریر مخالف ہی جملۂ سابق کے جسمین آپنے واجب التعظیم
ہونا بقیۂ اخوان ائمہ وغیرہ کا اقرار کیا تھا اب خود ہی اونکو مصدر خجالت و لائق ہرزہ

بیان اخوان ائمہ معصومین علیہم السلام

شعر بدین عقل و دانش بباید گریست ❊ که خود گفته و خود ندانند که چیست ❊ معہذا یہہ مثال الحکمہ
قیاس مع الفارق ہی اسلیئے کہ پیغمبری یوسف علیہ السلام کی باتفاق فریقین منصوص کلام
الٰہی ہی اور امامت ہر ایک امام وقت کی متفق علیہ شیعہ ہی نہ مستی اول امامت کو نزدیک اہل سنت
کے منصوص ثابت کرو پہر ایک کو بادشاہ بقیہ کو شاہزادہ ٹہیراؤ اور نادم و ملام بناؤ ثبت
العرش ثم النقش علاوہ اسکے اخوان یوسف کو کوئی معاذ اللہ کافر و مرتد نہین کہتا اور شیعہ
اخوان منکرین امامت کو کو کافر کہتے ہین اور نکہین تو خود کافر ہون اور اخوان یوسف نے
ساتہہ یوسف کے براہ حسد نبوت بدسلوکی کی تہی اوسپر یوسف نے یہی فرمایا لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ اور اونکی خطا سے درگذرے اخوان ائمہ نے ساتھ ائمہ کے سوائے
انکار امامت کے اور کوئی بدسلوکی نہین کی کہ مورد ملام ہون اور یہہ انکار داخل بدسلوکی
نہین اسلیئے کہ مقدمۂ امامت نزدیک اونکے غیر منصوص تہا والا باوجود نص کے کیا گنجایش
انکار تہی **قولہ** عائشہ رضہ حفصہ رضہ کی جو شیعہ تعظیم نہین کرتے سو قصہ اونکا مشہور ہی اور آئندہ
مذکور ہوگا **جواب** یہہ قصہ بہی مثل قصہ حکمین کے جسکا وعدہ ذکر آپنے سابق کیا تھا
آئندہ مذکور نہوا اور اہل شوق ہمچنان چشم براہ و گوش بر آواز رہے **شعر** کانت مواعید
عرقوب لها مثلا ❊ وما مواعيدها الا الاباطيل ❊ **قولہ** جو یہہ گفتگو واسطے تحقیق حق کے تہی
تعصب طرفداری و پاس سخن دل مین نہین ابتدار کلام سے جو کچھ کہ کہا گیا اور اب جو
کہا جاویگا جملہ کتب معتبرہ سنت و جماعت سے تہا اور ہوگا اور تاویل و طول مقال
و قیاس و تقلید کو دخل نہین **جواب** شرم بگذار و بادشاہی کن ❊ ابتدار کلام سے جو اس مقام
تک آپنے لکھا بحکم للاکثر حکم الکل غالبا کتب نا معتبرہ اہل سنت سے جنکا حال سابق مین
گذر چکا ہی اور بعض کتب شیعہ کو کتب اہل سنت قرار دیکر نقل کیا ہی اور جہان کہین اتفاقا
کوئی روایت صحیح لکہی ہی اوسکو بتقلید شیطان الطاق وغیرہ تاویل و طول مقال لاطائل
سے غیر موضع مین نقل کرکے بگاڑا ہی اور یہی صنعت آئندہ بہی عمل مین آئی ہی بلکہ

شئ زائد لیس یہ وعدہ کہ آئندہ بھی کتب معتبرہ سے نقل کیا جاوے گا مثل مواعید سابق
قرین وفاداری نہین شعر ابر قول تو اعتماد نتوان کردن ٭ خود را بگداز شاید تو انکر دن
از کثرت وعدہائی ای در پی تو بیک وعدہ راست یاد نتوان کردن ٭ قولہ مدعا یا
مراد مستقیم کاہی اور واسطے مناظرہ وطبع آزمائی کے مثل طب وہیئت وہندسہ ونجوم
وریاضی ونحو وصرف ومنطق ومسائل حکمت وغیرہ بہت علوم ہین کہ مناظرہ والون نے
ناحق شامل وداخل کر کے قضیہ کو معکوس کر دیا ہی **جواب** علوم عقلیہ فلسفیہ کہ
اصل مین حرفہ وصنعت اہل یونان ہی جب زمانۂ منصور دوانیقی وہارون رشید مین
کہ حسب تصریح صاحب احقاق الحق زمرۂ شیعہ مین سے تھے بسبب صحبت اعاجم کے یونانی سے
عربی مین مترجم ہوے اور حلقۂ درس مین آئے چنانچہ عمدہ مصنفین ان فنون کے
معلم ثانی ابو نصر فارابی وبو علی سینا وقاضی ابو الولید بن الرشیدی ووزیر ابو بکر
مشہور بابن الاصابع وابن الصائغ اندلسی ہین اونہون نے کتب افلاطون وارسطاطالیس
وبقراط وجالینوس واقلیدس وبطلیموس وغیرہم کو ترجمہ کیا تو اوسوقت سب سے پہلے
بمقتضائے الجنس الی الجنس یمیل ان علوم سے اول قدم سرزمین عجم مین جمایا اور طوائف
شیعہ نے میراث سمجھکر اوسی مابہ الامتیاز بین الاقران ٹھہرایا اور اس پردے مین بربادی
شرع وملت مصطفوی کا قصد کیا اور مدار مناظرہ وتقریر وتحریر شرعیات کا اسپر رکھا
چنانچہ جو فسادات واختلافات وتشکیک واوہام دین مین واقع ہوئی بدولت انہین بے
دینون کے ہوئی حتی کہ الی الآن جز ولازم ان علوم کی زمرۂ اہل التشیع مین ہی وہ اور
فرق مین نہین سنیون نے جو اوسکو کبھی سیکھا تو ضرورۃ اسلیے کہ اب جو مخالفین نے مدار
امتحان فضیلت وخودنمائی وشہرہ ودرس وتعلیم کا اسی پر منحصر کیا ہی اور ہنگام مناظرہ دلائل
عقلیہ وبراہین فلسفیہ سے بیشتر استدلال کرتے ہین اور منقول کو حجت نہین سمجھتے
مگر یہ کہ مطابق معقول ہو ناچار الزاما للخصم وافحاما للمخالف ضرورۃ اسکی ہوئی کہ قوانین واصطلاحات

علوم مذکورہ بھی یاد ہوں نفس الامر میں یہہ صنعت شیعہ کی ہی نہ اہل سنت کی پس انحطاط جنکا
نسبت اُنکے بابت شمولِ علوم مذکورہ کے بغایت دور از کار ہی سنیوں کا تو یہہ حال ہی کہ جب
سعد بن وقاص نے ملک فارس و ایران مفتوح کیا اور زنان نازک اندام وہانکی فراش اُوانی
اہل اسلام ہوئین اور کتابخانہ بجید و حساب فلاسفۂ خانہ خراب کا بات آیا تو اوسوقت حضور
امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کیا کرنا چاہیے خلیفۂ ثانی نے فرمایا اطرحہا فی الماء
فان تکن ہدی فقد ہدانا اللہ باہدی منہا وان تکن ضلالا فقد کفانا اللہ یعنی اون کتابونکو پانی
مین ڈالدو کہ اگر وہ ہدایت مین تو خدا نے ہمکو اوس سے بہتر ہدایت نصیب کی اور جو ضلالت
مین تو خدا ہمین بس ہی حاصل یہہ کہ احتیاج ہمکو طرف کتب فلاسفۂ حکما کے کسیطرح پر نہین
نیک ہوں یا بد چنانچہ ایسا ہی کیا کہ اونکو پانی مین چھوڑدیا و لیکن علم صرف و نحو موضوع
جناب امیر علیہ السلام ہی اور فہم کتاب اللہ و احادیث ائمہ ہدی کا اوسپر موقوف ہی اور
جسکو اسمین دخل نہین اوسکی بات فہم عربیت مین گوز شتر ہی سنیونکا یہہ مجال نہین کہ فعل
امیر المومنین مرتضی کو ناحق باطل سمجہین گو صدور باطل کا جناب ممدوح سے یا ائمہ ہدی سے
کہ ہمیشہ متکلم بعربی ہے نزدیک ارباب طائفہ کے جائز و روا ہو خاصۃً اسوقت اخیر
مین جب تک صرف و نحو نہ آوے ایک جملہ بھی عربی کا سمجھنا مشکل ہی نتیجہ نکالنے کا کیا ذکر ہی
اور بالفرض اگر فہم بعض لغات عربی کا کسیکو بسبب بہمرہانی بعض دہاقین و سوقیین عرب
سکنہ و واردین یمنی و حیدرآباد وغیرہ کے حاصل بھی ہوگیا جسطرح حال ہمارے
بعض احباب کا ہی تو ادراک کذائی واسطے افہام و تفہیم مواقع استعمال و موارد بیان
و وجوہ بلاغت و فصاحت و فوائد تقدیم و تاخیر مسند و مسند الیہ وغیرہ کے زینہار کافی
نہین ہوتا اور بدون اسکے استخراج مسائل و استنباط احکام و درک مواضع استدلال
غیر ممکن ہی چنانچہ اسی جگہہ سے اس زمانۂ اخیر مین نوبت نزاع دینی کی یہان تک
پہنچی کہ ہر احمق کو دعوی اجتہاد ہی اور ہر جاہل کو ہمسری اکابر مقصود و مراد بلکہ یہہ

پر تبرا شروع ہوا تقلید حرام ہوئی اگرچہ

دار عصا اہل شیعہ سنی دونون مین علت ہوا بجلد جواد فی شعر

عمل بالحدیث ہونے لگا اور رفع دیا بدنامی کا لوگ کر آسرے پر اونہا اپنی آ

مین ہوا اجتہاد در حق علین، تم سے گرانا علی الخصوص او سوقت کہ جناب نبوی سے

کہ سب بے علم ہیں۔

استباب مین اشارہ سمجھا جاوے چنانچہ حکایت مفسرین نے لکھا ہی کہ بعد نزول

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ ابن الزبعری شاعر نے کہا کہ مین محمد صلی اللہ

علیہ وسلم سے لڑونگا چنانچہ آپکے پاس آیا اور کہا الیس قد عبدت الملائکۃ والمسیح

المسیح فیکون ہولاء حصب جہنم یعنی آیت شریف سے معلوم ہوتا ہی کہ معبود

سکے سب جہنم مین جاوینگے حالانکہ ملائکہ و مسیح بہی معبود غیر اللہ ہین تو چاہیے

بہی حصب جہنم ہون آنحضرت نے فرمایا ما اجہلک بلسان قومک یعنی تو کتنا جاہل ہے

سے اپنی قوم کے حاصل یہہ کہ کلمۂ ما مَا تَعْبُدُوْنَ مین واسطے غیر ذوی العقول کے

عیسی و ملائکہ ذوی العقول ہین تو اس مفہوم سے خارج ہین اگر کلمۂ مَنْ ہوتا تو یہہ

ہو سکتا تہا ابن الزبعری نے یہہ جواب سنکر سکوت کیا پس ثابت ہوا کہ وا

کرنے صراط مستقیم کے طالب حق کو حاجت علوم صرف و نحو و مایلیہ کی ہے

اور یہہ علم داخل علوم ناحق نہین اور اسکے شامل کرنے مین کسیطرح کا خلل ایمان

مین نہین آتا بلکہ فہم دین و ایمان اسی پر موقوف ہی بلکہ اگر علوم منطق کو بہی

خبر یعنی مناظرۂ خصم بے دین سیکہے لتو اوسکا بہی کچہہ گناہ باعث تعلم و استعمال

نہین کہ وسائل کو حکم مقاصد کا ہی اور یہہ علوم خادم علوم شرعیہ ہین و علا

غایۂ آپکی اس تحاشی کی یہہ ہی کہ اگر جواب رسالہ ہدیۃ المومنین مین کوئی گفتگو

کریگا اور مناظرہ عالمانہ کو برتے گا تو جواب الجواب مین عجب مشکل لاحل پیش آوے گی

عطف تمامی علوم الفضل عن علم الکلام و علوم منطق

اور کہانتک کس کس سے پوچھہ پوچھہ پاسخ دیا جائیگا کہ قضیۂ ولا ابا حسن لہا اس سے
بہتر ہے کہ پہلے سے دفع دخل مقدر کیجئے اور تحریر غلطی پھر نہ آنے دیجئے سو یہان
پہلے سے ہمنے بہی بمجبوری بحکم کلموا الناس علی قدر عقولہم تبعیت اختیار کی اور دیدہ
و دانستہ تحریر علمی سے کام نہ رکہا با این ہمہ امید نہین کہ آپ سے ابو الفضل و الکمال اسکا
جواب سہل الاطراف عام فہم کو بہی سمجہ سکین اور لطف ضبط و ربط و حسن معنی کو دریافت
فرما سکین کہ حلوا خوردن را روی باید اگر شیطان نے دغدغہ جواب نویسی کیا اور نفس
امارۃ بالسوء رہبر خودکامی ہوا تو بہی چند صد یا چند ہزار دشنام کہ وضع لاجوابان رند
عش ناکام ہی بجائے پاسخ صواب فرجام سر انجام ہوسنگے کہ اذا لم تغلب فاخلب آپکی
مولانائی اسی سے ظاہر ہی کہ طب و ہندسہ و حساب و حکمت و ہیئت وغیرہ کو کہ
فروع علم ریاضی و فلسفہ ہین علوم مستقلہ جداگانہ قرار دیکر ایک فہرست علوم ناحق کی
لکھی ہی اور اونکے شمول کو علم دین مین قضیۂ معکوس قرار دیا ہی شعر این کار از تو آید و
مردان چنین کنند ٭ بر فہم و دانش تو ہزار آفرین کنند قولہ اکثر مفسرین معتبرین سنت
جماعت سے ثابت ہوا کہ یہہ آیت شان مین علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ عنہم کے اتری
ہی امام احمد و مسلم و ثعلبی و ترمذی و موطا و ابو داؤد وغیرہ اصحاب صحاح نے
ام سلمہ و عائشہ و ابو سعید خدری و عبد اللہ بن جعفر طیار وغیرہم سے اسکی روایت کیا ہی شان
ازواج مین چنانچہ جب یہہ آیت اوتری آنحضرت نے اپنی چادر اونپر ڈالکر فرمایا اللہم ہولاء
اہل بیتی و خاصتی اذہب عنہم الرجس و طہرہم تطہیرا اوسوقت ام سلمہ و زینب نے کہا کہ ہم بہی
تمہارے ساتہہ ہین ای رسول خدا فرمایا تمہاری عاقبت بخیر ہی اور تم بی بیون رسولخدا
مین ہو انتہی ملخصا جواب ثعلبی تو شیعی ہی اوسکی روایت ہمپر حجت نہین اور روایات
بقیہ اہل صحاح صالح ہین لیکن اونہین باوجود تغلب و تصرف ساعی کے کہ الفاظ روایت کو
الٹ پہیر کے بڑہا گہٹا کے نقل کیا ہی چنانچہ اسی لئے منقول عنہ سے مطابق نہین

قولہم نزلت الآیۃ فی کذا

ہنوز انحصار نزول کا شان پنجتن پاک مین ثابت نہین اور ما نحن فیہ و مبحوث عنہ یہی حصر ہے
لاغیر ورنہ کوئی سُنی منکر داخل ہونے آلِ عبا کا آیۂ تطہیر مین نہین اور جسنے کہا کہ مراد آیۂ
تطہیر سے فقط آلِ عبا ہین موافق ضابطۂ قدما کے کہا اسلئے کہ عادت صحابہ و تابعین کی
یون جاری تہی کہ اکثر اوقات نزلت الآیۃ فی کذا کہتے تھے اور مراد یہہ ہوتی کہ آیۂ مذکور متضمن
اس حکم کے ہی یا محتوی اس فرد پر نہ یہہ کہ اس حکم خاص فردِ خاص مین نازل ہوئی ہی چنانچہ سیوطی
نے اتقان مین لکھا ہی قال ابن تیمیۃ قولہم نزلت الآیۃ فی کذا یراد بہ تارۃ سبب النزول و
یراد بہ تارۃ ان ذلک داخل فی الآیۃ وان لم یکن السبب کما تقول عنی بہذہ الآیۃ کذا وقال الزرکشی
فی البرہان قد عرف من عادۃ الصحابۃ والتابعین ان احدہم اذا قال نزلت ہذہ الآیۃ فی کذا
فانہ یرید بذلک انہا تتضمن ہذا الحکم لان ہذا کان السبب فی نزولہا فہو من جنس الاستدلال علے
الحکم بالآیۃ لا من جنس النقل لما وقع انتہی اور صاحب صواعق نے مبحث کریمۂ انما ولیکم اللہ
ورسولہ مین لکھا ہی قد تقرر فی اصول التفسیر ان قول الراوی نزل فی کذا لیس نصاً فی
انما ہو من جنس الاستدلال اذا ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی ذلک اذا اجمع الصحابۃ
علیہ او اتفق علیہ جماہیرہم ودل علیہ العقل اور صاحب قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین نے
لکھا ہی کہ روزمرہ سلف مقتضی آنست کہ در مثل نزلت فی کذا معنی دخول این فرد باشد
در جملہ مدلول آیہ اگرچہ ہزاران دیگران مدلول داخل باشند الخ اس تقدیر پر جسنے نسبت نزول
آیت کی طرف آلِ عبا کے کی ہی مقصود اوسکا داخل ہونا انکا ہی اس حکم مین نہ خصوصیت
افراد کی اور انحصار حکم کا معہذا اکثر مفسرین و محدثین اسطرف گئے ہین کہ نزول آیہ کا حق مین
ازواج طاہرات کے ہی چنانچہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ یہہ
آیت حق مین نسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوتری ہی اور ابن جریر نے عکرمہ سے روایت
کی کہ وہ بازار مین پکارتے پھرتے تھے کہ قول اللہ تعالی کا اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ
الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا نازل ہوا ہی حق مین ازواجِ نبوی کے اور ظاہر

سیاق و سباق آیہ سے بھی یہی ہی اسلئے کہ ابتدائی یٰنِسَاءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ سے
تا قولہ اَطِعْنَ اللّٰہَ بلکہ تا قولہ وَالْحِکْمَۃِ خطاب ازواج مطہرات کو ہی اور امر و نہی انہیں کو واقع ہی پس
اثناء کلام مین حال دوسرون کا لانا بے تنبیہ کے انقطاعِ کلام سابق پر و افتتاح کلام
جدید پر مخالف روش بلاغت کے ہی کہ کلام خدا کو اوس سے پاک سمجھنا چاہیے اور
اضافت بیوتکن بھی اسی پر دال ہی کہ مراد اہل بیت سے ازواج مطہرات ہین اسلئے کہ گھر
آنحضرت کا سوائے اون گھرون کے جنمین سب بیبیان رہتے ہین نہین ہو سکتا اور لانا صیغہ
مذکر کا یعنی عنکم بملاحظہ لفظ اہل ہی اسلئے کہ بقاعدہ عرب جب ایک چیز کو کہ فی الحقیقۃ مونث
ہی بلفظ مذکر ملاحظہ کرتے ہین اور تعبیر اوسکے بتذکیر چاہتے ہین تو صیغہ مذکر کا اوسکے
حق مین استعمال کرتے ہین قال تعالیٰ اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الْبَیْتِ
اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یہہ خطاب ہی حضرت سارہ علیہا السلام کو کہ مونث ہین بلفظ مذکر اسیطرح مراد
آیہ مذکورہ مین عنکم سے ازواج مطہرات ہین اور موید اسکے ہی روایت ترمذی کی جسکو
آپنے نقل کیا کہ جب آنحضرت نے آل عبا کو زیر کساء لیکر یہہ دعا کی اللھم ھٰؤلاء اہل بیتی الخ
ام سلمہ نے کہا مجھے بھی شریک کرلو فرمایا انتِ علی خیر و انتِ علی مکانک اسلئے کہ اگر نزول
آیت حق مین اہل کساء کے ہوتا تو حاجت دعا کی نہ تھی اور آنحضرت تحصیل حاصل نفرماتے
ام سلمہ کو اسی لیے شریک دعا نکیا کہ اونکے حق مین استحصال ما حصل تھا معہذا التحقیق
ہی کہ باوجود ہونے اس آیت کے بمخاطبہ ازواج سب اہل کساء بھی آمین شریک ہین اور
دعا فرمانا آنحضرت کا واسطے چار شخصون کے نظر بخصوص سبب ہی کہ قرائن خصوصیت
ازواج کے کلام سابق و لاحق سے معلوم کرکے ڈرے کہ مبادا یہہ باقی رہجاوین
ولہذا از روایت صحیح بیہقی مین ایسا معاملہ ساتھہ عباس و اولاد عباس کے بھی ثابت
ہی مدعا آنحضرت کا یہی تھا کہ سارے اقارب و اعزہ خطاب اہل البیت مین کہ مندرج کریمہ ہی
داخل ہوجاوین جسطرح کوئی بادشاہ کریم اپنے مصاحب سے کہے کہ تم اپنے

گھروالون کو لے آؤ ہم اونکو خلعت دینگے اور مہربانی کرینگے وہ عالی ہمت سب اپنے متوسلون کو لیجا وے اور سکہے کہ یہہ سب میرے گھروالے مین تا خاحات اونکی اکرام شاہی سے سب بہرہ ور ہون آور عجیب ماجرا ہی کہ باتفاق شیعہ و سنی بلکہ جمیع اہل اسلام لفظ مطہرات کا حق مین ازواج نبوی کے بولتے ہین تعظیماً کہتے چنانچہ کلام قاضی شوستری و ملا عبداللہ مشہدی وغیرہما مین ہزار جگہہ یہہ لفظ دیکھا گیا ہی اور ظاہر ہی کہ یہہ لقب ماخوذ ہی آیۂ تطہیر سے حتی کہ آپکے زبان پر بھی چڑہا ہوا ہی اسی رسالہ مین بھی دو تین جگہہ اس لفظ کو لکہا ہی اور بعض جگہہ کہ بجائی مطہرات لفظ طاہرات اختیار کیا ہی او سمین اور زیادہ مبالغۂ طہارت ہی اسلئے کہ مطہر مین ایک رائحہ عدم طہارت سابق ہی اور طاہر مین سبق طہارت ہی تیہہ خدا کی شان ہی کہ دشمن کے مونہہ سے کلمۂ حق نکلتا ہی اور وہ نہین جانتا طرفہ تر یہہ ہی کہ تہذیب الکلام مین ابی عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہی کہ گھر اہل بیت مین معدود ہی سبحان اللہ بلی تو البیت مین ہوا اور زنیان اہل بیت مین نہون **شعر** فانکنت لاتدری فتلک مصیبۃ ٭ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم ٭

قولہ اور جو اسکے خلاف کہے وہ صحیح نہین اور قول اوسکا قول خوارج ہی مثل روایت عکرمہ غلام ابن عباس کہ تہذیب الکمال و لسان المیزان وغیرہ کتب رجال مین خارجی ہونا اوسکا ثابت ہی **جواب** ابن عباس نزدیک شیعہ کے اجلّ اصحاب و شیعیان حضرت امیر سے ہین چنانچہ حلّی نے خلاصۃ الاقوال مین لکہا ہی ہو من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان محبا لعلی و تلمیذہ وحالہ فی الجلالۃ والاخلاص لامیر المؤمنین علیہ السلام اشہر من ان یخفی انتہی اسیطرح قاضی نور اللہ ہنوزہ نے انکو شیعہ مین شمار کیا ہی آور عکرمہ چیلہ خاص الخاص ابن عباس تھے اور شاگرد رشید جناب ممدوح کے پس اسکا کیا ذکر ہی کہ باوجود ان خصوصیات کے وہ طریقۂ ابن عباس سے اور اونکے عقیدے سے واقف نہون یا ابن عباس باوجود تلمذ و اخلاص و محبت و تشیع مرتضوی کے اونکے خروج و نصب

ابطال قول خلاف مطہرات ازواج نبوی

بقول کہ عکرمہ خارجی تھا

عکرمہ خارجی نہ تھا

تشیع حضرت ابن عباس کا

مطلع نہون یا باوجود اطلاع ہوئے اونکو خائنِ موالی و تلامیذ سے سمجھین اور روا دارِ صحبت و رفاقت ہون حالانکہ باوجود اس طولِ صحبت کے پوشیدہ رہنا احوال کا محالات عادیہ سے ہے اور نسبت تخریج کی طرف کتبِ مذکورہ کے محتاج نقل عبارت ہی **قولہ** اسی قبیل سے ہی سخن ابن جبیر و ابن ابی حاتم کا کہ خلاف واقع شان ازواج طاہرات امہات المومنین مین جانتے ہین **جواب** روایت ابن جبیر وغیرہ کو صاحب تحفہ نے اسجگہہ لکھا ہی پس نقصان اوسکا محتاج بیان سند ہی صرف چرب زبانی سے الزام اہل سنت میسر نہین آتا اور بالفرض اگر ما سبق و ما لحق آیہ سے ترک نظر کرین تو بہی اوسکو دلالت مدعا پر نہین اسلیئے کہ القرآن یفسر بعضہ بعضا محاورہ قرآن پاک بتا رہی کہ مراد ازواج مطہرات ہین و بس اسلیئے کہ تعبیر مونث بلفظ مذکر بہت رائج و مستعمل ہی قصہ حضرت موسی مین فرمایا ہی اِذْ قَالَ مُوسٰی لِاَہْلِہٖۤ اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَعَلِّیۡۤ اٰتِیۡکُمۡ مِّنۡہَا بِخَبَرٍ اَوۡ اٰتِیۡکُمۡ بِشِہَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّکُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ یہان خطاب آتیکم اہل بیت موسی کو ہی اور ابو علی طبرسی نے مجمع البیان مین لکھا ہی کہ امت نے اتفاق کیا باجمعہا کہ مراد اہل بیت سے گھروالے پیغمبر کے ہین پھر اختلاف کیا تو عکرمہ نے کہا کہ مراد ازواج نبوی ہین اسلیئے کہ اولِ آیت متوجہ ہی طرف اونکے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نزول آیت تطہیر کا حق مین آل عبا کے متعین ہوتا تو امت مین اختلاف نہ پڑتا اور عکرمہ قول فیصل کہتے اور جب عکرمہ نے کہا تو امت نے سکوت کیا پس اگر کوئی دلیل مخصص موجود ہوتی تو سکوت نکرتے معہذا مقصود شیعہ کا اس تخصیص سے اثباتِ عصمت آل عبا ہی سو ثبوت اوسکا بغایت دشوار ہی اسلیئے کہ جو چیز پاک ہی اوسکے حق مین نہین کہتے کہ ہم اوسکا پاک کرنا چاہتے ہین غایت الامر یہہ ہی کہ جب ارادۂ الٰہی متعلق باذہاب رجس ہوا تو اب یہہ مطہر ہوئے گو پہلے نہون اور یہہ بہی بطور اہل سنت ہی نہ اصولِ شیعہ اسواسطے کہ نزدیک شیعہ کے وقوع مرادِ الٰہی لازم ارادۂ الٰہی نہین بہت امور ہین جنکا ارادہ خدا کرتا ہی اور شیطان و بنی آدم اوسکو واقع ہونے نہین دیتے کما فی بحث الالہیات من التحفہ اور اگر خدا کو

نزول اس آیہ سے افادہ معنی عصمت مقصود ہوتا تو یون فرماتا اِنَّ اللّٰہَ اَذۡہَبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اہلَ البیتِ
وَطَہَّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا یہہ بات ایسی ظاہر ہی کہ غبی بہی اوسکو سمجھتا ہی گو اذکیا شیعہ سمجھین اور
بصورت مفید ہونے اس کلمہ کے معنی عصمت کو لازم آتا ہی کہ سب صحابہ علی الخصوص حاضرین
بدر قاطبۃً معصوم ہون اسلیئے کہ انکے حق مین فرمایا ہی وَلٰکِنۡ یُّرِیۡدُ لِیُطَہِّرَکُمۡ وَلِیُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکُمۡ
لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ وقال تعالی وَیُذۡہِبَ عَنۡکُمۡ رِجۡزَ الشَّیۡطٰنِ اور ظاہر ہی کہ اتمام نعمت عنایت
دیگر ہی علاوہ ارادہ تطہیر کے اور دال ہی عصمت پر اسلیئے کہ اتمام نعمت کا بدون حفظ از
معاصی و شرِ شیطان بعد تطہیر متصور نہین اور جو وجوہ کہ لفظِ تطہیر در رجس مین بطرق عصیان
متطرق ہین وہ سب اب ہَبَاءً مَّنۡثُوۡرًا ہو گئی اور مؤید اسکی ہی روایت طبرسی کی مجمع البیان
مین ابو حمزہ ثمالی و محمد بن ابی عمر سے تا زید بن علی و علی بن حسین کہ اونہون نے فرمایا
ہم امیدوار ہین واجر کے واسطے محسن اپنے کے اور دو چند عذاب کے واسطے
مسیء اپنے کے جیسا وعدہ ہی ساتھہ ازواج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی نے
امام زین العابدین سے پوچھا کہ تم اہل بیت مغفور ہو خفا ہو کر فرمایا کہ ہم لائق تر اہین
ساتھہ اسباب کے کہ جاری ہو ہم مین وہ چیز جو جاری کی اللہ نے ازواج نبی مین کہ
ہمارے محسن کو دو اجر اور مسیء کو دونا عذاب ہو پھر دو نو آیت کو تلاوت فرمایا انتہی اس سے
تصریح نکلی عدم عصمت اہل بیت کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ امام ممدوح ازواج کو داخل
اہلبیت و شریک غالب حکم تطہیر جانتے تھے چنانچہ روایت ترمذی و موطا و ابوداؤد
وغیرہ جسکو آپنے نقل کیا ہی مؤید اسکی ہی اسلیئے کہ اگر آیۂ تطہیر مفید عصمت ہوتی تو
اسکی کیا ضرورت تہی کہ ہر وقت چھ مہینے تک دروازہ سیدہ پر کھڑے ہو کر فرمایا
الصلوۃ یا اہل البیت پس محقق ہوا کہ یہہ ارادہ بہی تشریعی تہا نہ تکوینی کہ مراد وقوع
اوس سے متخلف نہو قولہ جو مصحفِ عثمانی مین یہہ آیہ آیات مخاطبہ بعضے ازواج مین درج
ہی اسلیئے بعضے آدمیونکو مغالطہ پڑا اور ظاہر ہی کہ ترتیب عثمانی خلاف نزول وحی بزعم

و تقدم و موخر واقع ہی جواب یہہ شبہہ مدفوع ہی بجواب مسبوق جسمین قطع نظر کلام سابق
لاحق سے کرکے یا مسخ دیا گیا ہی فلیرجع الیہ قولہ بعضے سنی الزاماً کہتے ہین کہ شیعہ نے
قرآن کا نام مصحف عثمانی رکہا ہی یہہ بات قابل سماعت علما کے نہین اسلیئے کہ یہہ حرف سنی
بہی کہتے ہین اتقان مین چند جگہہ یہہ لفظ لکہا ہی جواب آپنے محض لا ادری اور خلاف بیعت سے
لفظ بیاض و مجموعہ عثمانی کو چہوڑ کر صرف بغرض استحالہ طعن اہل سنت پر لفظ مصحف کو اختیار
کیا ورنہ ظاہر ہی کہ کوئی سنی امر ثابت طاعن شیعہ پر نہین اسلیئے کہ اضافت مصاحف
کی طرف عثمان کے بسبب اشاعت و اذاعت قرآن کے ہی نہ بنا بر تصنیف کرنے عثمان
کے اور جس نے ہدایۃ النحو بہی پڑہی ہوگی وہ بہی جانتا ہی کہ اضافت ادنی ملابست سے
صحیح ہوتی ہی ہان اگر کوئی دلیل صحت تفوہ بیاض عثمانی وغیرہ آپکی دوکان مین موجود ہو
تو اسکو ہمارے پاس بہیجو کہ امتحان سرہ و ناسرہ ہو قولہ ترمذی و موطا و ابو داود
و مسلم و جامع الاصول و مشکوۃ و مسند احمد حنبل و معجم طبرانی و وسیط واحدی و جمع بین
الصحاح ستہ رزین عبدری و جمع بین الصحیحین حمیدی و نسائی و مفتاح النجا و نزل الابرار
معتمد خان بدخشی و مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ متواتر انس و ابن عباس و
سعد وقاص و ابو سعید خدری و واثلہ و ام المومنین عائشہ و ام سلمہ وغیرہ بہت روات
معتمد سے مروی ہی کہ بیشک سوائی آل عبا کے اور کوئی مرد و زن اس آیت مین مقصود
نہین پس ثابت ہوا کہ ازواج مکرمات اہلبیت آنحضرت سے جنکے تبرّا و انتاعشریہ ہین
علیحدہ ہین الخ جواب قال اللہ تعالی و قد خاب من افتری ان کتب مین یہہ مضمون
کہ سوا آل عبا کے اور کوئی مرد و زن مقصود نہین بتخصیص حرف تاکید و حصر مفقود ہی اور
غیر موجود اور اسیطرح یہہ ہی کہ اس ہذیان کو متواتر کہا جاتا ہی یہہ تعریف متواتر کی
کہ خلاف و بہتان روایت مثلاً مفتاح النجا و نزل الابرار وغیرہ مین مرقوم ہی عجائب
غرائب جہتا وہی ع ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی لیکن اس تعریف

ایک بڑی قباحت وارد ہوتی ہی کہ جمیع روایات احاد بہی اس صورت مین متواتر ہو جاوینگے
اور وجود غیر متواتر کا عالم امکان سے مفقود ہوگا اسلئے کہ اب کثرت تالیفات سے
ہزار ہا بلکہ لاک ہا کتاب مہیا ہی اور غالبا ایک دوسرے سے ماخوذ ہی بس بصورت وجود روایات
احاد کے چند کتب مین تواتر اسکا ثابت ہو جاویگا حالانکہ نزدیک اہل سنت کے سوائے
کتاب اللہ اور چند احادیث کے کچھ متواتر نہین تھہذا روایات ترمذی و ابو داؤد و مسلم
و موطا وغیرہ کو اگر دلالت ہی تو اسی پر کہ مخاطب بالذات ازواج مطہرات ہین اور آل عبا
بطریق تبع بنا بر دعا نبوی انمین شامل و داخل ہین کما مضی توضیحہ تخصیص نزول بساتھہ آل
عبا کے حالانکہ لفظ اہل بیت کا ترجمہ یہی ہی کہ گھر کے لوگ نہ اور کچھ اہل کے معنی لوگ
اور بیت کے معنی گھر اور گھر کے لوگ عبارت ہی بی بی سے نہ داماد و بیٹی و نواسون سے
آخر یہہ ایسی لغت نہین جسکے ہزار پانسو معنی ہون آج تک عرف مین مراد اہلخانہ سے زوجہ ہوتی
ہی اور کوئی آدمی جس سے پوچھو کہ تمہارے گھر کے لوگ کیسے ہین وہ اس لفظ سے بی بی
کو سمجھے گا اور مثل مشہور ہی کہ گھر بی بی سے ہی اور جب ایک بی بی سے گھر ہوتا ہی تو دو
یا گیارہ یا نو بی بی سے کیونکر گھر نہوگا حالانکہ خود حق تعالی نے پیغمبر کے گھر کو انکا گھر فرمایا ہی
وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ پس جس صورت مین کہ خدا انکو اہلبیت پیغمبر مین داخل کرے وہ کون ہی
جو انکو گھر سے نکالے یہہ کچھ خالا جی کا گھر نہین کہ دہینگا مشتی سے جو چاہو ثابت کر دو
علاوہ اسکے کسی لغت و استعمال مین معنی اہل بیت کے داماد و دختر و احفاد نہین لکھے
اور اگر یہہ معنی ہین تو چاہیئے کہ جہان کہین لفظ اہل بیت ہو وہ تا گاہی یہہ معنی مراد ہو سکین
کہ لا یصار الی المجاز الا عند تعذر الحقیقۃ اور یہہ معنی اس لفظ کے حقیقی ہین اور معنی ازواج
مجازی ہین حالانکہ یہہ معنی محاورات قرآنی مین ہرگز نہ بن سکین گے اس صورت مین
تفسیر اہلبیت بداماد و دختر وغیرہ کرنا معنی قرآن کے بگاڑنا ہی علی الخصوص جس وقت
کہ کوئی روایت مخصص مرجح بہی موجود نہو اوس وقت یہہ تفسیر بالرای ہی شعر

تو مین عدم الاتصاف انک لا تدری ہو وانک لا تدری بانک لا تدری ؛ اور بفرض تسلیم روایات
کاسدہ مودات وغیرہ حسب فہم سامی حاجت تطبیق کی اوسوقت ہوکہ دو نون روایت ایک مرتبہ
مین ہون شہرت وصحت وافادہ وغیرہ مین حالانکہ یہان خلاف اوسکے اخبار صحیحہ مجمع علیہا
وغیرہ موجود ہین جس سے مخاطب بالذات ہونا ازواج کا او شامل داخل ہونا آل عبا کا
بمقتضائے العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب یا بنابر دعائے نبوی ثابت ہی اور اگر دونون روایت کو ہم مرتبہ
بہی رکہین تو بہی حسب ضابطہ مقبولہ مومن جالسی و حسام وغیرہ کہ الحدیث یفسر بعضہ بعضا
ترجیح اسی کو ہوگی اسلیئے کہ قرآن پاک موید اسیکا ہی اور وہ اکبر ثقلین ہی اور ائمہ ہدی کہ
ثقل اصغر ہین مع القرآن ہین اور بقول آپکے مفسر فرقان و ترجمان کتاب رحمن ہین قولہ
سنی باوجودیکہ اپنی کتابون مین بسبیل تواتر حدیث ثقلین کو لکہتے ہین لیکن اوسپر اعتقاد
وعمل نہین کرتے جیسا عمر بن خطاب نے کہا حسبنا کتاب اللہ یہ ایسی بات ہی جیسے ایک
بیمار کے پاس کتابین طب کی موجود ہون اور وہ علاج مین رجوع طرف طبیب کے نکر
اور کہے کہ سارے علاج بیماریون کے کتاب مین مفصل لکہے ہین مین اپنے علاج
آپ کرلونگا حاجت حکیم کی کیا ہی وہ ضرور نسخہ مین خطا کرے گا اور غالبا اوسکا
نسخہ مفید نہو جواب حدیث ثقلین اگرچہ کتب اہل سنت مین مروی ہی لیکن کسیکے
نزدیک متواتر نہین آپکے دماغ مین بسبب جق جق بق بق دوکانداری کے اختلال ہوگیا
ہی ہر چیز متواتر نظر پڑتی ہی خدا خیر کرے عمرؓ نے جو حسبنا کتاب اللہ کہا تو اوسوقت
نہین کہا جسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ثقلین فرمائی کہ اوس سے انکار
تمسک باہل بیت مفہوم ہو معہذا آپکی تقریر سے ثابت ہی کہ سنی قرآن پر تو عمل
کرتے ہین لیکن عترت سے متمسک نہین سو جواب اوسکا یہ ہی کہ معنی تمسک بہ عترت کے
بموجب قرآن کہ باقرار شیعہ اکبر ثقلین ہی مودت و موالات اہل بیت ہی لاغیر چنانچہ ابقا
قرآن کا تا قیام ساعت اسی غرض کے لئے ہی کہ ہمیشہ عقائد و اعمال کو اوسپر عرض کرین

جو موافق ہو اوسی قول ور جو مخالف ہو اوسے ترک کرین اسمین سُنّی اور عترت دونو برابر ہین
پس جس صورت مین کہ عمر فاروق نے اتباع کتاب اللہ کو جیسا کہا تو اوسمین عترت آگئی
اسلیے کہ قرآن و عترت کا ساتھ ہی جو قرآن کو مانیگا وہ عترت کو پہلے مانے گا آخر یہہ بھی تو
قرآن ہی مین ہی لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی اور جسنے قرآنکو نہ مانا اور محرف و
بیاض عثمانی جانا وہ عترت کو بھی نہ مانے گا چنانچہ کا فرمرتد جانتا روافض کا سواے
ائمہ اثنا عشریہ کے اکثر عترت کو سابق گذر چکا ہی اور مثال کتاب طب کی اس جگہ صحیح
نہین بلکہ قیاس مع الفارق ہی خاصۃً بمقدمہ فاروق اسلیے کہ عمر کا مرتبہ است یعنی مترجم
حکیم کا ہی نہ درجہ علیل کا اور جسنے حکم تمسک بعترت کا فرمایا ہی اوسی نے یہہ بھی فرمایا اقتدوا
بالذین من بعدی ابی بکر و عمر پس اگر یہہ لوگ بیمار ہوتے تو آنحضرتؐ انکے اقتدا کا کیون
حکم کرتے کہ رای العلیل علیل اسیطرح فرمایا ہی علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین
پس طعن انکی واقع مین معاذ اللہ منجر ہوتی ہی طرف ختم المرسلین کے و کفی بہ ملا الاسم ولک
حدیث ثقلین مین یہہ تصریح بھی نہین کہ عقائد و اعمال کو عترت سے سیکھو کہ مساغ
تشنیع ہو بلکہ مقابلہ کتاب و البیت صریح دال ہی اسبات پر کہ قرآن معجزہ مستدام نبوی ہی
اوس سے اخذ احکام و اوامر و نواہی و ادراک حق و باطل کرو اور عترت آل نبی ہی
ان سے دوستی و یاری رکھو اور اگر عترت کافی ہوتی تو پھر بقاء قرآن لغو تھا اور نہ
قرآن ایسا مشکل ہی کہ جز عترت کوئی اوسکو نہ سمجھہ سکے لفظ انزلنا آیات بینات ولعلہم
یتذکرون وغیرہ بہت جگہہ وارد ہی آپ کوئی دلیل حسن فہم قرآن در اہل بیت رضوان اگر انکے
کیسہ معلومات مین تقیۃً چھپی دھری ہو تو اوسکو نکالو پھر کس دن کام آویگی اور فساد
اس فہم کا ظاہر ہی کہ تمسک ساتھہ قرآن کے ہر زمانے ہر آن مین میسر ہی بخلاف
عترت کے کہ ہر زمانے مین موجود نہین تمسک کس سے کیجیے ایک امام مہدی
ہین کہ صد ہا سال سے بخوف اعدا غار مین چھپے بیٹھے ہین اور ہمیشہ فریاد اخرج

یا مولانا ابحج یا مولانا زبان شیعۂ مومنین سے سنتے ہین اور زنہار ملتفت نہین ہوتے
اور جو ائمہ گذشتہ ہین اونکے عہد مین بہی تمسک بسبب تقیہ و توریہ کے میسر نآیا اور
نیز تمسک اوس سے کرتے ہین جو معصوم ہو اور عصمت عترت کی ہنوز محل توقف
ہین ہی اور حق تعالی نے قرآنکو شفا فرمایا ہی جب اوس سے بیماری نگئی اور اسکو
طبیب نسمجھا تو اب عترت سے کہ خود محتاج قرآن ہین اور اصغر ثقلین کیا بہبودی ہوگی
و حبذا ما قیل شعر اول و آخر قرآن زچہ باآمد وسین ﴿ یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس ﴾
قوله اسیطرح جو کوئی دعوی عمل کتاب اللہ کا کرے اور رجوع طرف ائمہ اہلبیت کے
نکرے تو کتاب اوسکی ہادی نہین جیسا امیر المومنین نے غزوہ صفین مین فرمایا ہذا قرآن
صامت و انا قرآن ناطق اور اگر کتاب خدا ہادی ہوتی تو آنحضرت عترت اطہار کو قرین
کتاب نفرماتے کہ دونو سے تمسک کرو اور یہہ نہ کہتے لا تقدموہما فتہلکوا الخ اس سے
معلوم ہوا کہ فائدہ بدون تمسک اہل بیت کے کتاب اللہ سے ممکن نہین اور نجات
انہین کی اطاعت و فرمان برداری مین منحصر ہی **جواب** حضرت امیر علیہ السلام نے
جو اپنے قرآن ناطق فرمایا سو اسلئے کہ خوارج اوسکی تاویل باطل بمقابلۂ امیر برجت کرتے تھے
اسلئے نہین فرمایا کہ قرآن صامت غیر مفید ہی معہذا ابن ابی الحدید شیعی نے شرح
نہج البلاغۃ مین ناطق فرمانا جناب امیر کا قرآن کو نقل کیا ہی اور عبارت لا تقدموہما الخ
باوجود غلط سلط ہونے کے روایت شیعہ ہی نہ اہل سنت اور رجال تمسک اہل سنت کا
ساتہہ عترت کے غیر محتاج بیان ہی اسلئے کہ سارے سلسلے مجتہدین امت اور اولیاء
ملت کے ظاہر و باطن مین منتہی ہین طرف ائمۂ ہدی کے اور اگر کہنا ہذا قرآن صامت کا
دلیل ہی عدم ہادی ہونے کتاب اللہ پر بدون عترت کے تو کہنا انا قرآن ناطق کا
دلیل ہی استخفاف کتاب اللہ پر اور اس کلمہ سے اور کلمۂ فاروق سے کہ حسبنا کتاب اللہ
ہی فرق زمین و آسمان کا ہی عمر نے اس کہنے مین بہی قرآنکو جسمین ذکر تمسک اہلبیت ہی

فانہم ان کنتم فاہمین

کافی سمجھا اور عترت کو اوسمین داخل جانا اور حضرت امیر نے باوجود یکہ قرآن ثقل اکبر ہی اسکو
عظیم فرمایا اور ثقل اصغر کو کافی ٹھہرایا حالانکہ اس تمسک مین بڑا ترک ادب ہی اسواسطے کلمۂ فاروق
اعظم غالب ہا اور کلمۂ اسد اللہ غالب مغلوب انصاف سے گذرنا نہ چاہیئے کہ تمسک ثقلین کا
کونسی طرفہ یہہ ہی کہ خود عترت نے تصریح کی ہی ساتھہ کافی ہونے کتاب اللہ کے بدون
عترت کے چنانچہ آپ نے صفحۂ پانزدہم مین بعض روایات موید اس دعوی کے نقل کیے
ہین از انجملہ یہہ ہی کہ ابو جعفر قمی نے اعتقادات مین لکھا ہی کل حدیث لایوافق کتاب الله
فهو باطل وان وجد فی کتب علمائنا فهو مدلس اور کتاب کافی مین ہی بسند موثق عن
ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان علی کل حق حقیقة
وعلی کل صواب نورا فما وافق کتاب الله فخذوه وما خالف کتاب الله فدعوه وایضا عن ایوب
بن الحر قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول کل شئ مردود الی الکتاب والسنة و
کل حدیث لایوافق کتاب الله فهو زخرف پس یہہ دلائل ناطقہ ہین اسبات پر کہ اصل اصول
تمسک قرآن مجید ہی اور جو حدیث اوسکے خلاف ہی وہ باطل و مدلس و مردود
و زخرف ہی اور اسمین ذکر تمسک عترت کا نہین آیا اور قرآن پاک مین خود قرآنکو بدون
مقارنت عترت کے کافی فرمایا ہی قال تعالی اَوَلَم یَکفِهِم اَنَّا اَنزَلنَا عَلَیکَ الکِتَابَ
یُتلٰی عَلَیهِم اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَرَحمَةً وَّذِکرٰی لِقَومٍ یُّؤمِنُونَ اسجگہہ بنظر اسکے کہ قرآن تنہا
نزدیک شیعہ کے کافی نہین مرجع ضمیر اَوَلَم یَکفِهِم اگر امامیہ کو ٹھہرائین تو گویا حق بحقدار
رسید بالجملہ اس سے نکلا کہ تمسک بعترت عقائد و اعمال مین نہین بلکہ مودت و محبت
و احترام مین ہی اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف شیعہ کے کہ اونہون نے
قرآن کو تو بیاض عثمان ٹھہرا کر مہجور کیا اور عترت کو غائب قرار دیکر مطمئن ہو بیٹھے
اب جب صاحب الامر والزمان نکلین اور قرآن جدید نکالین تب کہین تمسک بثقلین
روزی ہو اور جن مجتہدین و اخباریین سے اب تمسک ہی وہ سب بطرد عترت

مرد ودِ حضرت ہین کما مر پس تمسک بمطلوب کہان شعر عنقا شکار کس نشود دام باز چین
کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را ۴ قولہ ظاہر ہی کہ تمام کتب حدیث و تفسیر و فقہ سُنیون مین
ائمۂ حق سے اثر و خبر نہین اور اگر احیاناً کسی جگہہ شاذ و نادر لکھا ہی تو اوسجگہہ کہ مفید مطلب خود
ہو یا مقام ضعیف کہ کرنے نکرنے ہین اوسکے حسب بیان ضرورت نہو اور محل ضروری مین
کیا ممکن کہ اقوالِ ائمہ کو زبان پر لادین جواب ظاہر ہی کہ خدا نے آپکو چشم بینا و گوش شنوا
عطا نہین کیا ورنہ کوئی کتاب سُنیون کی دیکھتے تو حال خبر و اثر ائمہ ہدی سے کچھہ اثر و خبر
ہو آپ کسی عالم سے مسلم ابن ماجہ ابوداؤد و ترمذی و نسائی وغیرہ کتب حدیث کو پڑھو اکر
سنو کہ انمین کوئی روایت ائمہ سے ہی یا نہین آور اگر بسبب قلت فرصت کے بنابر
خرید و فروختِ بازاری اور انصرامِ خدمتِ مختاری یہہ نہین ہو سکتا تو شوکت عمریہ کو ملاحظہ
فرماؤ کہ اوسمین کیا ثابت کیا ہی مختصر یہہ ہی کہ نزدیک اہل سنت و جماعت کے ہزارون
روایتین حضرت امیر و دیگر ائمۂ اطہار سے انکی کتب مین ہین کہ جمعا و فرداً [illegible] واسطے تالیف
ہوئی ہین موجود ہین چنانچہ لال کائی نے محدثین اہل سنت مین سے ایک کتاب فقہ مرتضوی
کی کتاب الطہارت سے لیکر تا آخر ابواب فقہ جمع کی ہی اور تفسیر شاہی مخض واسطے جمع روایات
ائمۂ اہل بیت کے بابت تفسیر تالیف ہوئی ہی اسیطرح اور تفاسیر اہل سنت مثل تفسیر کبیر و در
منثور و معالم التنزیل و کتب حدیث و فضائل اہل بیت و صحابہ روایات ائمہ اطہار سے
مملو ہین انتہی پس دعوی تخلف اہل سنت کا روایات ائمہ سے و تفاوت ضروری و عدم ضرور یکا
محض واسطے عیب پوشی مقلدان شیطان الطاق و ہشام احول و کلینی اعور وغیرہم
کے ہی ولیکن [illegible] نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ۵ قولہ مجنون سے پوچھا
الی قولہ کہا حق لیلی تھا جواب وجہ ربط اس حکایت مجنونانہ کی کہ مشعر خبط جو اس مستدل ہی
با قبل و ما بعد سے کچھہ واضح نہوئی ورنہ کچھہ گفتگو کیجاتی آرے احادیث السلاکاذہنی [illegible] لاتروی
قولہ بنی امیہ و بنی عباس سے بارہ نام باختلاف اپنی کتابون مین لکھے ہین از انجملہ ملا علی

قاری نے شرح اکبر مین لکھا ہی کہ بعد چار یار کے معاویہ خلیفہ ہیں ویزید خلیفہ ہشتم وعبدالملک
بن مروان ہفتم اور فرزندان کے یزید وسلیمان وہشام وولید ومنہم عمر بن عبدالعزیز بیدار و
امیر قریش بموجب حدیث کے ہین جواب یہہ سب بنی امیہ ہین انمین کوئی بنی عباس نہین انکے
ان بارہ کو دو دنون سے قرار دیا غالبا منشا اسکا کال تجر علم تاریخ ہی کہ ماورائے کمالات دیگر کے
فن مین بہی انکو دستگاہ کامل حاصل ہی حالانکہ ذکر یزید زمرۂ خلفا مین مستلزم اسباب کو نہین
کہ اوسکو مستجمع شرائط امامت جانا ہو خصوصا اوسوقت کہ جب خود انہین علما نے تصریح
کی ہو کہ مراد خلافت عامہ ہی حق ہو یا باطل اور منجملہ اونکے ایک یزید بہی ہی اسی جگہہ سے
بدلالت مطابقی معلوم ہوا کہ یزید صلاحیت خلافت کی نہین رکہتا تہا چنانچہ اسی لئے سیوطی
وملا علی قاری وغیرہما نے باوجودیکہ یزید کو خلفا مین ذکر کیا ہی لعن وتکفیر اوسکی سے دریغ
نہین کیا غایۃ ما فی الباب یہ کہ اس تعداد مین مسامحت ہوئی سو یہہ محل نزاع نہین بلکہ نزاع اعتقاد
حسن سیرت وحقیقت خلافت مین ہی اور وہ باطل ہی معہذا ابن طاؤس تانی کیکاؤس
وشیعہ دیگر افراخ اوسکے اور بہت سے خرابیہ مشہود قائل ہین ساتھ حسن سیرت مامون
کے حالانکہ نصوص قطعیہ پیغمبر اور ائمہ ہدی مرۃ بعد اخری وارد ہین اوسکے لعن بن بجمیع
اور مشعر اسباب پر کہ وہ قاتل علی بن موسی الرضا علیہ السلام ہی بزہر ہلاہل فافہم قولہ ابن حجر
آخر صواعق مین لکھتا ہی کہ لا یجوز الطعن فی معاویۃ لانہ من کبار الصحابۃ الخ جواب صحابی ہونا
معاویہ کا عبارت قاضی شوستری سے ظاہر ہی کہ اوائل مجلس سیوم مجالس المؤمنین مین لکہا
ہی کہ تعریف صحابی بنابر اظہر اقوال آنست کہ ملاقات نمودہ باشد با پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در حالتی
کہ ایمان باو آوردہ باشد انتہی اور مومن ہونا معاویہ کا صلح امام حسن سے واضح ہی
اسلئے کہ اگر مومن نہوتی تو امام معصوم ایسی ظلوم وجہول کی دیدہ ودانستہ کیون بیعت
کرتے اور وجہ عدم طعن معاویہ کی آیندہ ذکر معاویہ مین آویگی قولہ ولا یجوز لعن یزید
ولا تکفیرہ فانہ من جملۃ المؤمنین الخ جواب مومن ہونا یزید کا اس اعتبار سے ہی کہ وہ اگر

طعن معاویہ — تعریف صحابی — ثبوت ایمان معاویہ

مسلمان کہتا تہا اور اطلاع خاتمہ پر شخص معین کی متعذر ہی جب تک کہ خاتمہ اوسکا کفر پر قرآن یا متواترات سنت سے ظاہر ہو مستوجب لعن نہین حالانکہ لعن کافر معین پر بہی ناروا ہی پہچا اسکے جواب کو مسلمان کہے نہایت یہہ کہ مسلمان فاسق تہا سو فسق سے ایمان زائل نہین ہوتا بلکہ ایمان و فسق جمع ہو سکتا ہی کما قال تعالے خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰہُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اور جب تک ایمان باقی ہی اگرچہ ضعیف ہو اطلاق کفر کا ادسپر نکرینگے اسلئے کہ قرآن مین وعدہ جنت کا محض ایمان پر فرمایا ہی وَعَدَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا یہہ آیت سورۂ توبہ مین ہی اس سے معلوم ہوا کہ لعن کہ نا حق پر اور عذاب چاہنا اوسکے لئے گویا حکم کرنا ہی خدا کو واسطے خلاف وعدگی کی کہ مخالف نص ہی إِنَّ اللّٰہَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ و معہذا کسی شریعت مین بد کہنا بدون کا موجب اجر و ثواب نہین حتی کہ رئیس سارے بدون کا ابلیس ہی اوسکو بہی بد کہنا حسنہ نہین اسی جگہ سے جناب امیر نے سبّ و دشنام اہل شام سے منع فرمایا کہ اکرہ لکم ان تکونوا سبابین کذا فی نہج البلاغۃ لیکن امامیہ باوجود دعوی تمسک ثقلین کے قول عترت کے برخلاف گالی گفتے کو عین عبادت سراپا حسنات جانتے ہین حبذا اقیل شعر دشنام بمذہبے کہ طاعت باشد ؛؛ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم ؛؛ بالجملہ قول ابن حجر کا استواری مین کمتر صخرۂ صما سے نہین آپنے اوسکو نقل فرمایا ولیکن ادلہ تردید کو ضبط نکیا فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ قولہ و قاتل الحسین لا یکفر بذلک اس عبارت سے شمر وغیرہ پر منع لعن کیا ہی جواب بعد وضوح علت منع لعن کے کمال اس عبارتکا مدعا مختل ہو گیا اور تعین شمر وغیرہ محض آپکی خوش فہمی ہی اسلئے کہ بعد ثبوت رضا و استبشار ابن زیاد و شمر کے اس فعل شنیع پر بسبب تعارض ادلہ کے کسیکو اوسکے لعن مین توقف نہین قولہ مذہب غزالی کا درباب منع لعن یزید حیوۃ الحیوان مین مرقوم ہی کہانتک کلمات کفریہ کو نقل کیا جاے و فقرہ اخیر سے معلوم کرلو انا الترحم علیہ فجائز الخ جواب حیوۃ الحیوان مین مذہب غزالی کو اسطرح لکہا ہی کہ یزید صحیح اسلام

وما صح قتله للحسین ولا امره ولا رضاه بذلک ومهما لم یصح ذلک لم یجز ان یظن ذلک به فان
اساءة الظن ایضا بالمسلم حرام انتہی سو اس عبارت کو آپنے خیانۃً باتمام نقل کیا بغرض اثبات
طعن کے حالانکہ علت عدم طعن ولعن کی اوس سے ظاہر ہی مع ذلک احقاق وغیرہ
کتب معتمدہ شیعہ سے تشیع امام غزالی کا ثابت ہی پس اگر تنزلًا اونکو سنی کہیے تو
حرف انصاف یہہ ہی کہ جسطرح غزالی قاتل حسین کو فاسق کہتے ہین اسیطرح قاتل
ذی النورین کو بہی پس اگر اونکو بنا بر تشیع عداوت امام حسین سے تہی تو چاہیے کہ
بنا بر تسنن ذی النورین سے بہی ہوتی حالانکہ کوئی عاقل اسکا قائل نہین **قولہ** بخاری نے
بعض خوارج سے اور ایک جماعت مطعون فیہم سے احتجاج کیا اور امام محمد باقر وجعفر صادق
علیہما السلام سے نکیا یہہ ظہور ہی اوسکے تعصب کا سنت مین ہکذا شان اکابرہم **جواب**
یہہ ظہور ہی آپکی سرقت کا تشیع مین کیونکہ یہہ ساری عبارت بحر النفائس مین لکہی ہی بعینہا
اس خیال پر کہ بیٹے کو باپ کے مال مین تصرف جائز ہی علی الخصوص بمقابلۂ اہلسنت وقت
حاجت ضروری کے اوسکو بے حوالۂ کتاب نقل کیا سو بخاری نے مروان سے روایت
کی ہی نکسی اور خارجی سے اور وہ بہی بالانفراد نہین بلکہ ہمراہ اوسکے مسور بن مخرمہ بہی ہی
اور وہ ثقہ ہی اور یہہ مقرر ہی کہ جب کوئی منافق مبتدع نقل کرنے بعض اخبار مین شریک
اہل حق ہو تو اوس سے اخذ کرنے مین مضائقہ نہین خصوصًا بخاری مین روایت مروان کی
با این صفت دو جگہہ سے زیادہ نہین ایک تو قصۂ حدیبیہ مین دوسرے قصہ [illegible]
وہی تفتیش مین سو ان دونون مقام کو کسیطرح کا علاقہ عمل وعقیدہ سے نہین اسیطرح
روایت اوسکی بصفت مذکور اور جگہہ بہی ہی اور مدار روایت بخاری کا امام زین العابدین پر
ہی اور سند بہی اوسکی منتہی ہوتی ہی طرف انکے پس جس صورت مین کہ خود امام مروان سے
روایت کرین تو بچارے بخاری کو اوسکی روایت سے بتبعیت ثقہ کیا احتراز لائق ہی
معہذا بخاری نے ادب مفرد مین امام جعفر صادق سے روایت کی ہی اور نہج البلاغہ مین نے

روایت بخاری از خوارج

روایت بخاری از مروان

روایت بخاری از جعفر صادق

کرا اخذ مروان اسیرا یوم الجمل فاستشفع الحسن والحسین علیہما السلام الی امیر المومنین فکلماہ فیہ فخلی سبیلہ
قولہ احمد حنبل نے اپنی مسند میں لکھا ہی کہ لوگون نے بسبب عداوت کے اور بعضون نے
بسبب خوف اعداء علی ؑ کے بہت فضائل علی کو چھپایا اور ظاہر نکیا اور بعضون نے احادیث
خلاف اوسکے وضع کئے اوسپر بہی فضائل علی اسقدر ہین کہ صحابہ مین سے کسی کے فضائل
برابر پائے نہین جاتے **جواب** مسند احمد مین یہہ روایت کذائی پائی نگئی اور بتقدیر
ثبوت مراد نواصب ہین نہ اہل سنت والا احادیث مخالف فضائل علی نہین منقول ہوتے
اور تکذیب اس دعوی کے لبشہادت امامیہ ثابت ہی عبد الرزاق لاہجی شیعی نے گوہر مراد
مین لکھا ہی درمیان علمائے اہل سنت دور تر از عناد محدثین ایشان را یافتم کہ از فضائل حضرت
امیر المومنین علیہ السلام باآنکہ مخالف معتقد ایشان است ہیچ پنہان نکردہ اند ہرچہ بایشان رسیدہ
روایت کردہ اند واین از برکت ممارست فن شریف علم حدیث است انتہی **قولہ** حمیدی کہتا ہی
کہ ابن عمر نے کہا کہ ابوہریرہ بہت جہوٹ باندہتا ہی **جواب** یہہ روایت مفتری ہی اصل کتابون مین
اوسکا ہرگز پتا نہین ان یقولون الا کذبا صحیح ترمذی مین ابن عمر سے روایت ہی کہ قال لابی ہریرۃ
انت کنت الزمنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحفظنا لحدیثہ اور دوسری حدیث سے
ثابت ہی کہ آنحضرت ؐ نے انکو دعا دی تہی قوت حافظہ کی اسلیئے جو حدیث آنحضرت ؐ سے سنتے
اوسکو یاد ہو لیتے اور یہہ اصحاب صفہ سے تہے رفیق لیل و نہار نبوی اگر انکو احادیث نبوی یاد نہو
تو پہر کسکو یاد رہینگی یہہ جہوٹ تہمت ابوہریرہ پر باندہا ہی نہ ابن عمر نے صاحب کشف نے
ابو اسحق سے نقل کیا ہی کہ ثبت عندنا فی الاحکام ثلثۃ آلاف من الاحادیث روی ابوہریرۃ
منہا الفا وخمسائۃ وقال البخاری روی عنہ سبعمائۃ نفر من اولاد المہاجرین والانصار وقد روی
جماعۃ من الصحابۃ عنہ فلا وجہ الی رد حدیثہ بالقیاس اور کلام قاضی خان علی ما نقل فی الصوارم
بہی اسکی تائید کرتا ہی کذا فی المنتہی **قولہ** بخاری مسلم مین ہی کہ ابن عمر سے کہا کہ ابوہریرہ کہتا
ہی کہ رسول خدا نے حکم قتل سگ شکاری وسگ شبان کا نہین دیا اسطرح حکم قتل

سگ زرعی کا ہی نہ مطلق یا عبد اللہ بن عمر سے بھول گیا کہ ابوہریرہ سگ زرعی کو کہتا ہی جواب طعن نقلی
تحفہ الشیعہ سے سرقہ ہی اور اوسنے نزہہ نقال کشمیری سے اخذ کی ہی لیکن یہ طعن کرنیوالے
علم کی ملاوٹ نہیں ہوتی اسلئے کہ مقصود ابن عمر کا یہ ہی کہ سگ زرعی نزدیک ابوہریرہ کے ہی
اونہوں نے اسکا حکم آنحضرت سے پوچھا ہوگا کیونکہ جو چیز جس شخص کے پاس ہوتی ہی اوسکو فکر
اوسکے مسئلہ کی ہوتی ہی اور جسکے پاس نہیں اوسکو چندان طلب اوس مسئلہ کی نہیں ہوتی چنانچہ
اسی جہت سے صحیح ترمذی میں بروایت عبد اللہ بن مغفل آیا ہی کہ آنحضرت نے حکم دیا کتا مارنے کا سوائے کلب صید
وکلب حرث وکلب غنم کا اور یہ حدیث حسن ہی پس جس صورت میں کہ حکم سگ زرعی کا احادیث دیگر
سے بھی ثابت ہی اوسوقت تحا طعن ابوہریرہ پر بیجا ہی تمکو کتے نے کاٹا ہی اسلئے انا پ شناپ
بکتے ہو وتفصیله فی المنتہی **قوله** ابن ابی الحدید کہتا ہی کہ اکذب الناس رسول خدا پر ابوہریرہ تھا
سفیان ثوری اعتبار نہیں کرتا اخبار ابوہریرہ پر مگر جو بقدر بہشت و دوزخ ہون ابو جعفر نے کہا
کہ قول ابوہریرہ کا ہمارے مشائخ مقبول نہیں کرتے اسلئے کہ عمر بن خطاب نے اوسکو درہ
سے مارا اور کہا تنے بہت حدیثیں بنائی ہین یہ حال ہی انکے کان کاٹے دوسرون
جواب یہ سب اقوال مسروق ہین صوارم مجتہد جائسی سے بخیانت نقل اور اوسنے ان سبکو
ابن ابی الحدید سے نقل کیا ہی اور ابن ابی الحدید نے معارف ابن قتیبہ سے اور ابن قتیبہ شیعی ہی
چنانچہ اصل عبارت صوارم یہ ہی کہ ابن ابی الحدید از شیخ خود ابو جعفر نقل میکند کہ او گفت ابوہریرہ
نزد شیوخ ما مدخول و غیر مرضی است در باب روایت و عمر او را بدرہ زدہ و جزم بکذب او نمودہ
و فرمودہ قد اکثرت الروایة واحزبک ان تکون کاذبا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و از سفیان
ثوری مروی است کہ او از منصور بن ابراہیم التیمی روایت نمودہ کہ گفت ما کانوا یاخذون
عن ابی ہریرة الا ما کان من ذکر جنة او نار و ابو اسامہ از اعمش روایت نمودہ کہ گفت بود ابراہیم
صحیح الحدیث و ہرگاہ من از کسی حدیث مے شنیدم بر او عرض میکردم پس یک روز آوردم
پیش او احادیث ابی صالح را کہ او از ابی ہریرہ روایت نمودہ ابراہیم گفت احادیث ابوہریرہ را

بلکہ از انہم کالوایتر کردن کثیرا من احادیثہ و مروی ست کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرمود الا ان
اکذب الناس او قال اکذب الاحیاء علی رسول اللہ صلعم ابوہریرۃ الدوسی الی قولہ ابن ابی الحدید بعد
نقل این روایات گفتہ کہ ابن قتیبہ تمام انچہ من ذکر کردم در کتاب معارف در ترجمہ ابوہریرہ مذکور
ساختہ انتہی بلفظہ مختصرًا پس جس صورت مین کہ یہہ سب روایات کتب شیعہ سے منقول ہوئی
تو کیا ساغ طعن بابت اسکے اہل سنت پر ہی خصوصًا جبکہ تشیع انکا باقرار اہل تشیع ثابت ہو
سبحان علی خان نے مکتوبات مطبوع مین لکھا ہی کہ ابن ابی الحدید معتزلی تفضیلی ست انتہی اور
تشیع اسکا مجلدات بحار الانوار مجلسی خاصۃً مجلد السماء والعالم سے بقرائن بلکہ بدلائل ثابت ہی
اور تصانیف علمائے ایران بہی اسی کی مقتضی ہی اور صوارم و حسام و ذوالفقار حاکک جالسنی ہی
گواہ اس مدعا کی ہی کہ عبد الحمید بن ابی الحدید معروف بفاضل مداینی شیعی ہی اسیطرح تشیع اوسکا باقرار
استرابادی و مازندرانی ثابت ہی اور ابوجعفر نقیب شیخ ابن ابی الحدید ہی اور رکیدت مین شیخ نجدی
سے بہی سابق القدم ہی چنانچہ تالیفات و روایات اوسکے دلالت تامہ کہتے ہین اوسکے
غلو و رفض پر اور حال الشیخ ابن قتیبہ صاحب معارف کا آیندہ آویگا پس جواب اس بیان کا اسیقدر کفایت ہی
کہ بموجب التصریح پسر صاحب صوارم نقل شیعی سنی پر حجت نہین کما قال طرفہ اینکہ روایات مذہب
خود سے آرد و اتباع از ما میخواہد کاش از کتب شیعیان این روایت را نقل میکرد و باز اگر اتباع آن
میخواست چندان مستبعد نبود کذا فی رسالۃ الضیغمیہ بنا علی ہذا ہم کہتے ہین کہ طرفہ یہہ ہی کہ روایات
اپنے مذہب کے لاتے ہو اور اتباع ہمسے چاہتے ہو کاش ان روایات کو کتب اہل سنت سے
نقل کیا ہوتا اور پہر اتباع چاہا ہوتا کہ چندان دور نہ تہا یہہ حال ہی مولانا شیعہ کا واسطے
دوسرون پر حالانکہ ابوہریرہ وہ شخص ہین کہ صاحب کشف الغمہ نے لکہا ہی کہ امام محمد باقر نے
اونسے سند حدیث کی ہی اور صاحب تحفہ نے نقل فرمایا کہ جب معاویہ نے ابوہریرہ کو
شام سے طرف مدینہ کے واسطے خواستگاری ام خالد کے ساتہہ یزید کے بہیجا تو اوسوقت
عبد اللہ بن زبیر و عبد اللہ بن جعفر و عبد اللہ بن مطیع بن الاسود نے بہی اونکی زبانی پیغام

اپنے لیے خطبہ کا دیا جب ابوہریرہ پہنچے ام خالد نے انسے مشورہ کیا ابوہریرہ نے آواز
بلند کہا کہ مین کسی کو برابر سبط رسول و قرۃ عین بتول کے نہین جانتا چنانچہ ام خالد نے انہین
کہنے پر اموال و متاع یزید سے دست بردار ہو کر نکاح اپنا ساتھ امام حسین علیہ السلام کے کیا
اور مشرف باین شرف ہوئی یہ حال ہی الفت ابوہریرہ کا ساتھ اہل بیت نبوی کے علاوہ
اسکے تہذیب مین امام ابی عبد اللہ علیہ السلام سے ہونا ہریرہ کا اہل بیت مین نقل کیا ہی عجب ہی
کہ ہریرہ تو اہل بیت مین ہو اور ابوہریرہ محب اہل بیت بھی نہون لیکن تم کیا کرو ناتیر بغض صحابہ سے
دل سیاہ ہو گیا ہی ہر روز برنگ ظلمت نظر پڑتا ہی شعر اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ * فلا غرو ان
یرتاب الصبح مسفر ﴿ قولہ سے ثابت ہی کہ حق مین صحابہ کے واسطے مصلحت کے احادیث
وضع ہوئی ہین خصوصًا شان مین تینون نامور کے **جواب** وجہ تخصیص وضع حدیث
کی شان مین تینون نامور کے معلوم نہوئی اسلئے کہ وضاعین کذابین نے سب کے حق مین
احادیث وضع کی ہین کیا شیخین اور کیا ختنین اور جو ایسی احادیث ہین وہ بقید وضع کتب
موضوعات مین مرقوم ہین اور اس سے موضوع ہونا کل احادیث فضائل خلفاء اربعہ کا لازم نہین آیا
اور یہ عین انصاف اہل سنت کا ہی کہ باوجود اعتقاد حسن سیرت و سریرت خلفاء ثلثہ کے ہر حدیث
بے سند کو انکے حق مین قبول نہین کرتے جب تک صحت اوسکی ثابت نہو قال تعالی فبشر
عِبَادِیَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِکَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ
قولہ قال الفیروزآبادی ما ورد فی شان ابوبکر فہی من المفتریات التی یشہد بدایۃ العقل بکذبہا
کذا فی سفر السعادۃ **جواب** عبارت سفر السعادۃ فارسی ہی نہ عربی ولفظہ ہکذا در باب
فضائل ابی بکر آنچہ مشہور تر است از موضوعات احادیث ان اللہ یتجلی یوم القیامۃ للناس عامۃ
ولابی بکر خاصۃ الی قولہ امثال این از مفتریات ست کہ بطلان آن ببداہت عقل معلوم است
انتہی اس سے ثابت ہی کہ علی الاطلاق احادیث فضیلت ابوبکر موضوع نہین بلکہ بعض احادیث
مذکورہ کے مین وہ موضوع ہین کہ جنکے واسطے اظہار مہارت علم ونکیدت کے فارسی کو عربی

ضعف خالد والفت ابوہریرہ با اہل بیت

وضع احادیث در حق خلفاء

بعض احادیث فضائل ابوبکر

جنا یا وہ بھی غلط کہ مضاف الیہ مضموم بحرف لکھا گر فی شان ابوبکر حالانکہ یہہ غلطی مبتدیان علم نحو پر
بھی مخفی نہین چہ جائے صاحب قاموس کے معہذا اگر نقل سفر السعادۃ نزدیک تمہارے سند ہی
تو پھر اس قرع ثانی نے کیا گناہ کیا ہی کہ اوسکو سند نہین سمجھتے یعنی درباب فضل علی بن ابیطالب
احادیث بیشمار وضع کردہ اند الخ **قولہ** جامع ترمذی مین لکھا ہی من اراد ان ینظر الی آدم فی
علمہ الی آخر الحدیث فلینظر الی علی بن ابیطالب **جواب** ہمکو یہہ حدیث ترمذی مین نہین ملی ایسے
طوفانون سے بیشبہ اہل سنت لاجواب ہو جاوینگے **اشعار** سخن چین را تو انم چارہ کرد ❋
کہ تا خود مین نگویم او چہ چیند ❋ ولے از مفتری نتوان بر آمد ❋ کہ او از خود سخن مے آفریند ❋
قولہ علی خیر البشر بعدی من ابا فقد کفر فخر رازی نے اسکو ابن مسعود سے روایت کیا ہی
اور ہدایۃ السعدا مین بروایت حذیفہ مسطور ہی **جواب** یہہ رازی والد طوسی شیعی ہی
اور ہدایۃ السعدا کتاب مجہول الحال ہی فلا ینتہض الحجۃ علی اہل السنۃ اور کتب صحاح اہل سنت
مین اس حدیث کا اتا پتا نہین **قولہ** وایضا من الموضوعات اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم
اہتدیتم الی قولہ نقلہ المولوی عبد العلی فی شرح المسلم عنہ **جواب** جو جرح اس حدیث کی تم نے
نقل کی ہی وہ خاص ہی ساتھہ رواۃ مذکور کے اور روایت اوسکی اور راویون سے
ثقہ ہین بطرق اخری بوجہ صحیح بھی آئی ہی اسلیئے موضوع ہونا اسکا مسلم نہین کذا فی البصرہ
والازالۃ والسیف اور عمدۃ المحدثین اماسیہ حسام الدین محمد صالح بن احمد مازندرانی نے شرح
کافی مین فرمایا ہی کہ الحدیث معتبر وان کان الراوی کذوبا لان الکذوب قد یصدق اور
منتہی الکلام مین واسطے الزام شیعہ کے تصحیح مفصل اس حدیث کی ائمہ معصومین سے بدلالات
روایات معتمدہ کتب امامیہ نقل کی ہی فلیرجع الیہ **قولہ** عینی شرح بخاری وکتاب الترغیب
الترہیب وامثال اوسکی سے کیفیت وضع حدیث کی معلوم ہوتی ہی صاحب شوق
مطالعہ سے لطف اوٹھا سکتا ہی اس مختصر مین گنجایش نہین کہ زیادہ اس سے
لکھون **جواب** وجہ عدم گنجایش کی یہہ ہی کہ فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام

ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقا حرجا کانما یصعد فی السماء اور نظاہر ہی کہ جو احادیث
موضوعہ فضائل اصحاب یا مسائل کتاب ہین وضاعین کذابین نے بنائی ہین وہ کتب ائمہ
ہین بقید وضع مرقوم ہین اونکو کوئی سنی صحیح وثابت نہین جانتا کہ طعن وتشنیع مخالف اونپر
وارد ہو اور کتب اس فن کی بہت ہین جیسے موضوعات ابن جوزی اور در ملتقط صغانی
اور موضوعات جوزقانی و قزوینی و مختصر صاحب قاموس و مقاصد سخاوی و تمیز الطیب من الخبیث
و ذیل موضوعات ابن جوزی للسیوطی و کتاب وجیز للسیوطی و للآلی مصنوعہ للسیوطی و تخریج
الاحیاء للعراقی و تذکرہ ابن طاہر فتنی اور یہہ قسم خاص ہی ساتھہ احادیث موضوعہ کے
اور جیسے مصنفات ابن حبان و عقیلی و ازدی فی الضعفاء و افراد دارقطنی و تاریخ خطیب و
حاکم و کامل ابن عدی و میزان ذہبی اور یہہ قسم خاص ہی ساتھہ رجال کذابین و ضعفاء
کے اور انکے مصنفین نے ترجمہ احوال مین حال ضعف و وضاعت حدیث و رجال کا بیان
کر دیا ہی پس جو احادیث سوا انکے ہین اور کتب صحاح مین بقید صحت موجود ہین وہ سب
حجت ہین اونکو کسی نے موضوع کہہ کے استدلال نہین کیا کہ محل طعن ہو بخلاف شیعہ کے
کہ ائمہ برحق نے انکے محدثین کے حق مین فرمایا ہی یفترون علینا اہل البیت ویروون عنا
الاکاذیب اور انتحال تحریف کرنا قدما و خلف امامیہ کا کتب معتمدہ شیعہ مثل کتاب حسن بن
افادات شیخ الطائفہ و تفسیر حسن عسکری و احقاق الحق و افادات و ہفوات کنتوری سے
ظاہر ہی کہ اصل قصہ کیا ہوتا ہی اور متعصبین محدثین انکے اوسکو کہان تک پہنچاتے ہین
اور کیا چیز بناتے ہین چنانچہ تفصیل اسکی ازالۃ العین مین لکھی گئی ہی اسی جہت سے کوئی
حدیث احادیث امامیہ سے مطابق قرآن نہین ہوتی جسکو ملا وے وہ محکم عن کتاب اللہ ہی
بلکہ انکے راوی جاہل گنوار تھے کلام ائمہ کو مطلق نہ سمجھتے تھے اور احادیث ائمہ کو بسبب نہ پہنچنے علمی کے بتغییر
الفاظ و عبارات نقل کرتے تھے چنانچہ صاحب شافی شارح کافی کلینی نے شرح باب فی الغیبۃ مین کہا ہی

اقول لان الائمہ علیہم السلام کانوا اکمل ہذہ الامۃ وہم فصحاء وکلامہم دون کلام اللہ ورسولہ وفوق کلام

الاعتبار والروات یرون کلامہم ویتسابلون فی الفاظہم ولذا یقع فی الفاظہم عدم السلاسۃ انتہی اور
شرح باب ابطال الرویۃ میں لکہا ہی ولما کانت ہذہ الاحادیث من تقریرات الرواۃ فان رایت
القصور فی عباراتہا فہو من الرواۃ لانہم کانوا فی الاکثر عاجزین رضوان اللہ علیہم والائمۃ علیہم السلام
اعلی واجل من ان یکون عباراتہم قاصرۃ فانہم علیہم السلام فی اعلی مراتب الکمال فی عرشہا لاحول
ولاقوۃ الا باللہ انتہی پس جب یہ اشخاص بسبب بے علمی کے مطلب عبارت ائمہ کو نسمجہے اور اوسکو
بے طور تغییر دیا تو انکی روایت واحادیث کا کیا اعتبار رہی دلیل موضوع ہونے اخبار امامیہ کی
کافی وشافی ہی اسیطرح مجلسی نے بحار میں اور شیخ الطائفہ نے علل الشرایع میں امام
جعفر صادق سے نقل کیا ہی لاتکذبوا بحدیث اتاکم بہ مرجی ولا قدری ولا خارجی نسبۃ الینا فانکم
لا تدرون لعلہ شئی من الحق فتکذبوا اللہ فوق عرشہ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ امامیہ کو احادیث
مخالفین میں جائے قیل وقال نہین بے عذر اوسکو قبول کرنا چاہیے پس معہذا طعن کرنا تمہارا ایک
بروقاحت ہی شعر چشم بکشائی بعیب دیگران ؛ چون نہی درعیب خود کوری ازان ؛ قولہ
کتب سیر مین ہی کہ معاویہ نے ایک جماعت صحابہ وتابعین سے کہا کہ قبیح جناب امیر کو پیغمبر خدا سے
روایت کرو منجملہ اونکے ابوہریرہ وعمرو بن العاص ومغیرہ صحابہ ہیں اور عروہ بن زبیر کہ کبار
تابعین سے معروف ہین چہ ب یہہ روایت جسکو شیخ مصدر بلفظ کتب سیر کیا ہی
ابن ابی الحدید شیعی معتزلی نے لکہی ہی نہ کسی سنی نے اور اوس سے مومن جانسی نے
رسالہ شنیعیہ مین نقل کیا ہی اور شیخ نے شنیعیہ سے سرقہ کی اصل عبارت یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید از
شیخ خود ابوجعفر اسکافی روایت نمودہ کہ معاویہ قومی از صحابہ وتابعین را تعیین کردہ بود
کہ اخبار قبیحہ کہ متضمن طعن بر امیر المومنین علی بن ابی طالب باشد وضع نمایند وایضا روایت نمودہ
کہ بکسی از صحابہ از جانب معاویہ سالانہ میدادند تا احادیث خاطر خواہ او وضع نمایند
انتہی اور پوری عبارت صوارم مین ہی سو یہہ بات اگر صحیح ہوتی تو آخر کل یا بعض روایات
مذکور کتب اہل سنت مین مسطور ہوتی حالانکہ ایک حدیث بہی اس قسم کی کسی کتاب ضعیف

اور صحیح مین پائی نہین جاتی بلکہ جو احادیث موضوعہ حق مرتضوی مین کتب موضوعۂ اہل سنت مین
لکھی ہین وہ بھی بابت فضائل ہین نہ بابت فضائح وقبائح معتمد اصحابہ وتابعین مذکور ہیں مناقب
مرتضوی مین بیش قدم جماعت اصحاب وتوابع ہین کما دلت علیہ کتب صحاح اہل السنۃ **قولہ** ابن
ابی الحدید کہتا ہی کہ ایک جماعت اہل سیر سے متفق ہی اسبات پر کہ علی نے فرمایا کہ کعب کذاب ہی
اور وہ منحرف تھا جناب امیر سے **جواب** روایات بیشمار ملا مجلسی کی دلالت کرتے ہین تشیع واخلاص
کعب احبار پر چنانچہ بحار الانوار مین بروایت حسن مجتبی جناب امیر سے مروی ہی کہ مین اور کعب احبار
پاس عمر بن خطاب کے بزمانہ خلافت فاروقی بیٹھا تھا عمر نے کعب سے پوچھا کہ اعلم امت بعد حضرت
موسی کے کون تھا کعب نے کہا کہ یوشع بن نون اسیطرح ہر وصی بعد نبی کے اعلم وافضل امت کا
ہوتا ہی عمر نے کہا کہ وصی ہمارے پیغمبر کا ابوبکر ہی کعب نے کہا حاشا کہ ابوبکر وصی ہو بلکہ وصی پیغمبر آخر
الزمان کا علی بن ابیطالب ہی اور اس دعوی پر بہت دلائل وبراہین اور قصے کتابوں مین بیان
کئے ہین کہ بجہت محافظت تطویل کے ملخص قدر ضرورت پر اکتفا کیا پس باوجود ایسے روایات کے
منحرف ہونا کعب کا جناب مرتضوی سے بغایت بعید ہی فافہم **قولہ** علی بن محمد بن یوسف نے کتاب
الاحداث مین لکھا ہی الی قولہ یہہ ہی حال مجمل حریفونکا **جواب** یہہ کتاب مجہول الحال ہی کوئی سنی اسکو
نہین پہچانتا اور نقل ایسی کتاب سے جائز نہین خصوصا بمقابلۂ خصم کہ جز مسلمات دوسرکو ماننے
یہہ احداث تمہارا ہی نہ علی بن محمد کا **قولہ** عہد معاویہ سے اوائل عہد عمر بن العزیز تک ترسٹھ سال
بر سر منبر سب ولعن جناب امیر ویاران جناب امیر مثل مالک اشتر وغیرہ جاری ہی یہانتک کہ بقول
ابو الفدا وصاحب استیعاب ۹۹ ہجری وبقول صاحب حبیب السیر سال ۱۰۱ ہجری مین عمر بن
عبد العزیز نے ممانعت کی مین کہتا ہون انکے حق مین کوئی سنی مرتکب نہین ہوا **جواب** سابق
گذر چکا کہ باتفاق فریقین روایت کتب تاریخ معتبر نہین علی الخصوص روایت تاریخ شیعی سنی یا
مثل حبیب السیر علاوہ اسکے جس صورت مین جناب امیر سب ولعن سے منع فرماوین تو سنیونکو
کیا لائق ہی کہ خلاف اوسکے اقدام کرین مجلسی نے تذکرۃ الائمہ مین لکھا ہی کہ اہل کوفہ شامیوں

ملعنت کردند و معاویہ را دشنام میدادند منع فرمود آن لعنت کردن و دشنام دادن را

انتہی بلفظہ اور فخر الدین نجفی نے مجمع البحرین مین لکھا ہی کہ السب الشتم والشتم السب بان

تصف الشئی بما ہو ازراء و نقص انتہی بحروفہ اور یہہ عبارت دال ہی عدم تفاوت سب و شتم و لعن پر

وہو المطلوب اور نہج البلاغۃ مین ہی انہ لما سمع اصحابہ یسبون اہل الشام قال انی اکرہ لکم ان تکونوا

سبابین متعصبا سنیو نکے دم مارنے کا یہہ حال ہی کہ انکار سعد بن وقاص کا والی شام پر

اور انکار تحامی اہل مدینہ منورہ کا عامہ اوضاع یزید پر اور انکار شہید زید بن ارقم کا ابن زیاد ملعون پر

بابت بے ادبی کرنے اوسکی کے ساتھہ سر مبارک امام حسین علیہ السلام کے اور انکار معاویہ بن

یزید رحمہ اللہ تعالی کا اپنے جد و پدر پر علی روس الاشہاد بر سر منبر وقت خلع خلافت کے اور انکار

عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا بلکہ برہم کرنا ان رسوم بد کا اور جاری کرنا تعزیر کا بعض مرتکبین

سب وغیرہ پر شہرت و ظہور مین کالنور علی شاہق الطور ہی اور کتب صحاح و کتب تواریخ سنیو نکے

اوسکے ممو اور احتجاج طبرسی مین رد حضرت امام حسن کا والی شام و عمرو بن العاص و امثالہا پر

بنہایت کثرت شناعت مذکور پس انکار آنکا بطور سلب کلی کہ در حق این کسان احدی از سنیان کرد

نیز نزد انتہی بلفظہم قابل تماشا اہل بازار و دکاکین ہی فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ جو دیکہا کہ قتل عثمان

مین کئی ہزار صحابہ و تابعین و اہل اسلام و ضا و یہ شام متفق ہین اور معاویہ نے جناب امیر سے

لڑائی کر کے حکم دشنام عام دیا اسلئے اپنے عقائد مین لکھا ہی کہ سب شیخین کفر ہی اور سب

ختنین فسق جواب شرکت کئی ہزار صحابہ و تابعین کی قتل عثمان مین محتاج بیان سند ہی اور

تفرقہ درمیان سب شیخین و ختنین کے قول قدما اہل سنت کے اور متاخرین اب تفرقہ نہین کرتے

وجہ قول قول کی یہہ ہی کہ بنیاد احکام شرع کی ظاہر پر ہی نہ باطن پر مثلا جو کوئی سجدہ بت کا کرے

یا قرآن کو معاذ اللہ قاذورات مین ڈالے اوسکو حکم کفر کا دیا جاویگا اسلئے کہ بحسب عادت یہہ بات

ممتنع ہی کہ سجدہ بت کا از روی اعتقاد کے یا ڈالنا مصحف کا قاذورات مین از روی عناد کے نہو سیطرح

جو کوئی سب شیخین کرتا ہی اوسپر حکم کفر کیا جاتا ہی اسلئے کہ بحسب عادت یہہ بات محال ہی کہ ساب

شیخین کا منکر اونکی خلافت کا ہوا اسواسطے کہ وجہ طعن کی شیخین مین بعد رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوائے امر خلافت کے اور کچہ معلوم و مشہور نہین اور یہہ انکار مفضی ہوتا ہی طرف انکار طبقہ اولی تواتر کے جیسے حضور شا کا مار ہی تو سب شیخین بے شبہہ کفر ہی اور وقوع سب کا اہل مصر سے نسبت حضرت عثمان ذی النورین کے مبتنی تہی اوپر حمایت مروان کے اور وقوع سب کا اہل شام سے نسبت حضرت امیر علیہ السلام کے جسکی حکایت اہل تاریخ کرتے ہین مبنی تہا اوپر عدم قصاص قتلہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کہ فی الواقع بوجوہ صحیحہ موجہ تہی تو یہہ سب کرنے والا انکا کافر بہی نہین مگر فاسق ہی اور فاسق لائق لعن کے نہین اسلئے کہ کفر منحصر ہی انکار الوہیت و رسالت مین اور جو راجع ہو طرف اوسکے دوسری وجہ یہہ ہی کہ حضرت ختنین نے اپنے سابین کو حکم کفر کا نہین فرمایا

سب ختنین

چنانچہ مشکوۃ مین ہی کہ جب خوارج نے محاصرہ حضرت عثمان کا کرلیا اور مسجد نبوی مین امام اپنی طرف سے مقرر کیا اور جناب ممدوح پر سب کی تو اوسوقت لوگون نے اون سے پوچہا کہ تم امام عام ہو اور جو بلا تیرا اوپر ہے ہی وہ تم دیکہتے ہو اور امام فتنہ ہمکو نماز پڑہاتا ہی اب کیا کہتے ہو حضرت عثمان نے کہا کہ بہت اچہی چیز نماز ہی جسکو لوگ عمل مین لاتے ہین سو جب لوگ اچہا کام کرین تو اونکے ساتہہ اچہا کام کرو اور جب برا کام کرین تو اونکی بدی سے بچو الغرض اجازت دی کہ نماز ساتہہ ان مبتدعین کے پڑہو اور حکم کفر کا نہین کیا اور اگر حکم کفر کا کرتے تو کیونکر نماز ادا ہوتی اسیطرح جناب امیر سے دارقطنی وغیرہ مین مروی ہی کہ جب اون سے حال باغیون کا پوچہا کہ اونکے حق مین کیا اعتقاد کرین فرمایا اخواننا بغوا علینا یعنی ہنوز مسلمان ہین لیکن بسبب بغاوت کے مرتکب کبیرہ و بدعت کے ہوئے ہین اسلئے اہل سنت سب ختنین کو فسق و بدعت کہتے ہین لیکن فسق عظیم بخلاف سب شیخین کہ اوسمین اسقسم کے آثار وارد نہین اگر کوئی کہے کہ ختنین نے کسواسطے حکم کفر کا اپنے سابین پر نکیا حالانکہ قیاس و ادلہ صحیحہ اوسپر قائم ہین تو وجہ اوسکی یہہ ہی کہ حضرات ختنین نے نہایت مبتدعین کو نظر باحتیاط تکفیر مسلمان معتبر رکہا اور دیا کہ تغیر سیرت شیخین کا حضرت عثمان سے اور تہمت قتل عثمان کی حضرت علی پر اسقدر انکے اذہان مین راسخ ہی کہ

کہ ہرگز احادیث مناقب علوی جناب ہاری کو خاطر میں نہیں لاتے یا اوسمین تعمق نہیں کرتے
او بعض آیات قرآنی کے ساتھہ تمسک ہین گویا براہ تعصب بیداری انکار مین افراط کرتے ہین نہ یہہ کہ دانستہ
منکر احکام قرآن و ضروریات دین ہین گو یہہ بات لازم سبب طعن ہوا اسلیئے کہ لزوم کفر کفر نہیں ہوتا
بلا التزام کفر کفر ہی اسلیئے شبہہ کی جگہہ انکی تکفیر سے احتراز فرمایا سبحان اللہ یہہ کیا مرتبہ احتیاط کا
ہی جو جناب عثمان اور حضرت امیر سے وقوع مین آیا لیکن متاخرین اہل سنت نے جب دیکھا کہ اب وہ سب
شبہے زائل ہوگئے اور حق باطل سے ممتاز ہوگیا اور تحقیق ان مبتدعین کی بے اصل محض تخلیق
اور تتبع احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ منکرین ختنین کے
معاملہ کفار کا سا کیا جسطرح ترمذی مین ہی کہ جنازہ ایک شخص کا آنحضرت کے سامنے لائے
تاکہ اوسپر نماز پڑہین آپنے نماز نہ پڑہی اور نہ اور ونکو حکم دیا نماز پڑہنے کا اوسپر سبب پوچھا فرمایا
کہ یہہ عثمان کو دشمن رکہتا تہا مین بہی اوسکا دشمن ہون اسیطرح حق مین منکرین جناب امیر کے فرمایا
چنانچہ صحاح احادیث مین آیا ہی کہ دوستی علی کی نشانی ایمان ہی اور دشمنی علی کی نشانی نفاق
کی اور آیا ہی کہ دوست نہیں رکہتا تجکو مگر مومن اور دشمن نہیں رکہتا تجکو مگر منافق اور آیا ہی اللہم
وال من والاہ وعاد من عاداہ اسلیئے اب حکم ساتھہ کفر ساب ختنین کے کرتے ہین اور
یہی مذہب منصور مفتی بہ ہی اور قیاس بہی یہی چاہتا ہی کہ سب ان سبکی کفر ہو اسلیئے کہ بزرگی
ان علو مرتبہ سبکا متواتر و ضروریات دین سے ہی قولہ کہتے ہین کہ محاربہ علی و معاویہ کا بابت
ریاست کے تہا نہ امر دین مین دونو برسر حق تہے معاویہ مجتہد خاطی مستحق ایک ثواب کا ہی اور
قاتل و قتیل دونو بہشتی اقول اسجگہہ محدثین اپنی کتب صحاح کی اور آیات محکمات بہول گئے آنحضرت نے
من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ عز وجل ومن سب اللہ عز وجل اکبہ اللہ علی منخرہ
فی النار اخرجہ الکنجی وغیرہ الی قولہ اخرجہ الحافظ النمری واخرجہ الطبرانی وابن عساکر والخطیب وقال
تعالی الذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم بیشک بموجب حکم خدا و رسول دشمنان نفس رسول
مستحق لعنت خدا و الناس وملائکہ اجمعین ہین اور بموجب خبر لا یحب علیا منافق ولا یبغضہ

موسن اغرجہ الترمذی مبغضین اسکے داخل حکم اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ مین الخ انتہی
حاصلہ جواب اگرچہ علماے ما وراء النہر و متقشفین فقہا ر سارے حرکات و جدال و قتال کو جو معاویہ کے
نسبت جناب امیر کے وقوع مین آئے محمول خطائے اجتہادی پر کرتے ہین لیکن محققین اہل سنت نے
بعد تتبع روایات صحیحہ کے یون معلوم کیا ہی کہ یہہ حرکات خالی نہین ہی شائبہ نفسانیت و حمیت
اموئیت اور تعصب قرابت سے جو معاویہ کو ساتھہ حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ کے حاصل تہی
معہذا غایۃ مافی الباب اسقدر ہی کہ ارتکاب کبیرہ و بغی و فسق ہی سو فاسق مستحق لعن نہین پس اگر
مراد سب سے اتنی ہی کہ اس فعل کو بد جانین اور برا کہین تو بے شبہہ نزدیک محققین کے یہہ
امر واقع ہی اور اگر مراد لعن و شتم ہی تو معاذ اللہ کوئی مسلمان اوسکا قائل ہین اسلیے کہ نزدیک
اہل سنت کے صاحب فسق و مرتکب کبیرہ لائق استغفار کے ہی بلکہ استغفار اوسکے حق مین ماموربہ
ہی پس لعن حرام ہوئی خاصۃً جس صورت مین کہ مرد صحابی ہوا اوسوقت شفاعت رسول و عفو صاحب
حق مثل جناب مرتضی اوسکے حق مین نسبت اور فساق و اہل کبائر کے زیادہ تر متوقع و مرجو
ہی اور یہہ بات ہی بالقطع معلوم و متحقق ہی کہ عہد نبوی مین بعضے صحابہ مرتکب کبیرہ کے ہوئے جیسے ماعز
سلمی وغیرہ اور ان سے زنا و شرب خمر وغیرہ ہو گیا اور جیسے حسان بن ثابت کہ شریک قذف
عائشہ صدیقہ ہو گئے تہے ولیکن آنحضرت نے انپر حکم کفر کا جاری نہین فرمایا باوجودیکہ ہنوز قذف عائشہ
قرآن مین منصوص التحریم بہی نہوا تہا بخلاف اسوقت کے کہ اب قاذف عائشہ بلاشبہہ کافر ہی بسبب
انکار نص قرآن کے اور مدار محبت دینی کا صرف ایمان پر ہی اور قرآن سے معلوم ہوتا ہی
کہ ولایت اور محبت مومنین کی کسی گناہ صغیرہ و کبیرہ سے زائل نہین ہوتی قال تعالے
اِذْ ہَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰہُ وَلِیُّہُمَا مراد دو طائفہ سے بنو سلمہ و بنو حارثہ ہین کہ
جنگ احد مین قبل قتال کے باغوائے عبداللہ بن اُبی منافق قاصد فرار ہوئے تہے کہ بالاجماع گناہ
کبیرہ ہی خصوصاً ایسے جہاد سے جسمین پیغمبر بنفس نفیس حاضر ہون اور وہان ہلاک پیغمبر مخطور بلکہ متیقن
ہو سو باوصف اسکے حق تعالے نے ولایت ان دو طائفہ کے ہات نہ اوٹہایا بلکہ اونکو مومنین

مدار محبت دینی

فرمایا کہ علی اللہ فلیتوکل المومنون پس معلوم ہوا کہ اسقدر محبت باوجود کبائر کے سبب ایمان کے لابد ہونا گزیر ہی اور مدار عداوت مطلقہ دینی کا کفر ہی پر ہی تو ہر کافر کو دشمن رکھنا چاہیئے کما قال تعالیٰ لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء اور یہہ بات بالاجماع ثابت ہی کہ صحابہ سے کوئی امر موجب کفر و حبط اعمال کا صادر نہین ہوا مگر یہی مخالفت یا محاربت حضرت امیر کی بابت خلافت جیسا شیعہ کو وہم ہی سو یہہ دونو امر موافق تحقیق معتبرین شیعہ کے کفر نہین ہین اور جب کفر نہوی تو مرتکب انکا دشمن بھی نہوگا کتاب نہج البلاغۃ مین کہ نزدیک شیعہ کے حرفاً حرفاً اوسکا تواتر جناب امیر رضی سے مروی ہی اصبحنا نقاتل اخواننا فی الاسلام علی ما دخل فیہ من الزیغ والاعوجاج والشبہۃ والتاویل یہہ صریح ہی اس بات مین کہ محارب حضرت امیر کا مسلمان ہی نہ کافر اور محاربہ اوسکا مبنی ہی اشتباہ و تاویل پر جسکو بلفظ خطائے اجتہادی تعبیر کیا جاتا ہی اسیطرح صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی دلیل اسلام معاویہ ہی اسلیئے کہ اطاعت کافر کی درست نہین خصوصاً ایسے امام معصوم سے کہ نمبر ثانی ائمہ ہدی مین ہو خواجہ نصیر طوسی نے تجرید العقائد مین لکھا ہی کہ کفر نام ہی عدم ایمان کا خواہ بضد ہو یا بے ضد اور فسق خروج ہی طاعت خدا سے مع ایمان کے اور نفاق اظہار ایمان ہی باخفاء کفر اور فاسق مومن ہی مطلقاً اور عذاب صاحب کبیرہ کا منقطع ہی اسلیئے کہ مستحق ثواب ہی بنابر ایمان انتہی حاصلہ پس ثابت ہوا کہ صاحب کبیرہ و صاحب فسق ہنوز مومن ہی علی الاطلاق اور لعن و تبرا اوسپر جائز نہین بلکہ مستحق عفو و مغفرت ہی و لائق شفاعت و دخول جنت گو بعد العذاب ہو کما جاء شفاعتی لاہل الکبائر من امتی اور ظاہر بھی یہی ہی اسلیئے کہ تبرا و لعن اوسوقت روا ہی جب کوئی جہت محبت کی موجود نہو اور یہہ خاص ہی موت علی الکفر سے کیونکہ بعد کفر کوئی عمل خیر باقی نہین رہتا اور جب تک فسق و ارتکاب کبیرہ ہی تب تک ایمان و اسلام باقی و برقرار ہی گو فسق و عصیان مکروہ ہی متعہد التجرید طوسی مین لکھا ہی کہ احباط محل باطل ہی اسلیئے کہ مستلزم ہی ظلم کو کقولہ تعالیٰ من یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ پس جبتک کہ کفر متحقق نہین کوئی عمل حبط نہین ہوتا اور مرنا معاویہ کا کفر پر کسیطرح

ثابت نہین نہایت امر فسق یا صدور کبیرہ ہی اور یہہ بموجب نص نہج البلاغۃ وعبارت تجرید موجب
نفی اسلام ولعن وتبرا نہین اور ملا عبداللہ مشہدی نے کہ معتبرین شیعہ سے ہی کما نقل عنہ صاحب
التحفۃ قدس اللہ سرہ لکھا ہی کہ محارب حضرت امیر کا کافر نہین بلکہ فاسق وصاحب کبیرہ ہی اسلئے
کہ اوسنے تکذیب نص پیغمبر کی نہین کی بلکہ بسبب تاویل باطل یا انکار نص کے محاربہ حضرت امیر کو
روا کہا تو فسق اعتقادی ہوا نہ کفر انتہی اور خواجہ نصیر نے جو کہدیا کہ مخالفوہ فسقہ ومحاربوہ
کفرہ سو یہہ قول بسبب مخالفت نص نہج البلاغۃ اور تصریح ملا مشہدی وصلح امام حسن بلکہ
خود قول خواجہ کے کہ سابق تعریف کفر مین گذرا ساقط از اعتبار وغیر مستند بدلیل بلکہ
تحکم بحت ہی پس امر محقق باتفاق فریقین اسیقدر ہی کہ محاربہ جناب امیر کا بغی ہی اور بغی فسق
ہی نہ کفر اور وہ بہی اگر مبنی شبہ وتاویل پر ہو تو بجز خطا کے اجتہادی ہی اور ہو جانا آزردگی
وناخوشی کا درمیان بزرگون کے باعتبار امور دنیا کے کثیر الوقوع ہی لیکن جانبین سے
کوئی مستحق اہانت وتحقیر کا نہین ہوتا جسطرح درمیان یوسف علیہ السلام اور اونکے اخوان
کے اتفاق ہوا اب ہمکو سوا اسکے کیا چارہ ہی کہ سب کو بتعظیم یاد کرین اسیطرح نزدیک
شیعہ کے درمیان ائمہ زادون کے بابت امامت کے بڑا اختلاف ومناقشہ ہوا ہی لیکن ایک نے
دوسرے کی تحقیر واہانت نہین کی بلکہ تعظیم کو ملحوظ رکہا پس جو وجہ اس تعظیم کی نزدیک شیعہ کے
ہو وہی وجہ اہل سنت کی طرف سے حق مین امیر معصوم ومعاویہ خاطی کے قبول فرمادین
اور صاحب فسق وکبیرہ کو لعن وتبرے سے معذور رکہین اسلئے کہ وہان بہی سوائے ایک شخص کے
دوسرا معصوم نہوا اور جانب مقابل غیر معصوم ہونگے اور اس تقریر سے جو استدلال کہ آپنے
احادیث وآیات مذکورہ سے کیا تہا بالکل ہباء منثورا ہوگیا سہمدار روایت کنجی شیعی ونمرینا
وغیرہ کو حدیث صحیح وکتب صحاح اہل سنت سے قرار دینا دلیل جہل وعناد کی ہی اور حال ترمذی وابن عساکر
وخطیب وطبرانی وغیرہ کا بتفصیل معلوم ہوچکا ہی کہ تخریجات انکے مخصوص ہین ساتہہ ضعاف
وموضوعات کے باوجود اسکے انہون نے حکم ساتہہ صحت حدیث کے نہین کیا اور نہ ان احادیث

مین حکم لعن و تبرا کرنے ساب و محارب حضرت امیر کا ہی کہ مدعا پر منطبق ہون نہایت یہہ ہی کہ
سب مرتضی حکم سب خدا اور رسول مین ہی سو یہہ مضمون نسبت جمیع اصحاب کے عموما وارد ہی عن
عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوہم غرضا من بعدی فمن
احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ اخرجہ الترمذی اور معاویہ بے شبہ صحابی ہین اور انکے
حق مین بعض احادیث بھی وارد ہین اسلیے اہلسنت انکو بد نہین کہتے اور سابق لعن اکرہ لکم
ان تکونوا سبابین کذا فی نہج البلاغۃ وعبارت تذکرۃ الائمہ وغیرہ گذر چکی ہی بس معلوم
نہین کہ لوگ اپنے نصوص صحیحہ کو بھول گیا تم باہم **قولہ** قطع نظر فضائل صحابہ کے برح
شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ حتی کہ مرزا مظہر جان جانان و مولوی فخر الدین دہلوی وغیرہ
مین زمین و آسمان ایک کیا ہی اور انکی کتب احوال کو بذوق و شوق تمام پڑھتے ہین اور
اوراد و ادعیہ مرویہ فقرا کو بامید ثواب عظیم و نجات از جحیم تلاوت کرتے ہین اور جب
کوئی منقبت جناب مشکل کشا وغیرہ ائمہ ہدی کی بیان کرتا ہی تو دل سے نہین سنتے
اور اگر بجائے فصاحت و بلاغت سنتے ہین تو ہرگز اعتقاد اوسکے صدق پر نہین
کرتے بلکہ از روی استعجاب کے ایک دوسرے کو چشمک مارتے ہین اور قائل کو رافضی
کہتے ہین جواب وجہ فرط اعتقاد اہل سنت کی نسبت حضرات صوفیہ قدس اللہ
اسرارہم کے بطور تحقیق یہی ہی کہ یہہ سب ظاہر و باطن مین مستفیض و مستفید ہین جناب
مشکل کشا و ائمہ ہدی سے اور اونکے وظائف و ملفوظات گویا عین اونکے کلمات
و اوراد ہین بسبب اتحاد فن و وحدت ملت کے بحدے کہ امتیاز و جدائی فیمابین عسیر
بلکہ متعذر ہی شعر این جام فیض پیر مغان بزم وحدت است ٭ در پردہ دارد این
کثرت نمائی را ٭ جو کمالات و فضائل کہ حق تعالی نے ائمہ کو بخشے تھے وہ سب
اولیاء امت کو اون سے بالاستحقاق حاصل ہوے اب جو انکی غیبت مین اہل ذکر

ہین اور اکثر انمین جو سرسلسلہ ہین وہ اولاد ائمہ ہدی ہین اور جامع ہین درمیان نسبت دینی اور اتحاد طینی کے فحبذا الوفاق ونعم الاتفاق جیسے حضرت اعظم کہ حسنی حسینی ہین اور جیسے سید معین الدین چشتی اور شیخ ابوالحسن شاذلی وغیرہم اور منتہی کل سلاسل ولایت کا نزدیک اہل سنت کے ائمہ ہدی ہین لاغیر چنانچہ کتب تصوف شاہد اس مدعا کی ہین اور غالبًا عبارات اوراد مشائخ کے الفاظ وکلمات ائمہ ہدی ہین کہ طبقۃً بعد طبقۃٍ منقول ہوتے سے ہے اسلیئے انکی اوسکے پڑہنے مین توقع برکت وقبول رکہتے ہین اور جن خطائف وادعیہ کو شیعہ نے طرف ائمہ ہدی کے نسبت کیا ہی وہ فی الواقع عبارت اکابر طائفہ ہین نہ حضرات ائمہ ہدی راوی اوسکے وہ لوگ ہین جنکو ائمہ نے اپنے مجالس سے نکالدیا اور کذاب ومفتری ٹہیرایا معہذا جب انکو قرآن سے ملاؤ تو بڑا اختلاف پاو اس سے ثابت ہوا کہ وہ ائمہ ہدی سے ماثور نہین ہین ورنہ جنکا قرآن کا ساتہہ ہوگیا ممکن نہی کہ اوسکی ایسی بات ہو جس صورت مین کہ نزدیک گنہگاران کے حضرات صوفیہ صافیہ کہ مقتبس انوار اہل بیت نبوی ہین صرف نظر بانتساب مذکور ایسے باقدر ہون تو کلام ائمہ ہدی کہ شیخ المشائخ صوفیہ اہل سنت ہین اگر بوجہ صحیح ماثور ہون کیا کچہہ آو بہگت ہوگی یہہ امر معقول ہر احمق وغبی ہی جیہ جائے ذکی ولیکن شعر گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ❊ اور جواب الزامی یہہ ہی کہ جب صاحب نواقض الروافض نے انکار صوفیہ کو طرف امامیہ کے نسبت کیا تو قاضی نوراللہ شوستری نے رد شنیع اوسپر کیا اور صاحب جامع الاسرار سے حصر تصوف حقیقی کا تشیع مین اور حصر تشیع حقیقی کا تصوف مین نقل کیا چنانچہ عبارت مصائب قاضی کی شوکت عمریہ مین لکہی ہی اور مفاد اوسکا یہہ ہی کہ صوفی حقیقی نہین ہوتا مگر شیعی امامی اور شیعی حقیقی نہین ہوتا مگر صوفی اور تفصیل اسکی مجالس المومنین سے معلوم ہوگی کہ کسقدر صوفیہ اہل سنت کو عداد شیعہ مین گنا ہی بنا علیہ جو درمیان تشیع وتصوف کے فرق کرے وہ مکابر ہی یا جاہل اور اہل سنت نے احوال وفضائل اہل بیت مین کتب مجلدہ مستقلہ لکہے ہین جیسے فصول مہمہ فی معرفۃ الائمہ وذخائر العقبی فی مودۃ اہل القربی و

تصوف و تشیع الملتبس

ارباب فضائل اہل بیت

وکتاب الخصائص فی منقبت علی بن ابیطالب وشواہد النبوۃ واحیاء المیت ورشفۃ الصادی حتی کہ
ابن یونس مجتہد شیعہ نے صراط مستقیم مین لکھاہی کہ ابن جریر نے کتاب یوم الغدیر وابن شاہین نے کتاب
المناقب وابن ابی شیبہ نے کتاب الاخبار والفضائل المرتضویہ وابونصیر اصفہانی نے کتاب منقبۃ
المطہرین وابومحاسن رویانی شافعی نے کتاب جعفریات وموفق مکی نے کتاب الاربعین فی
فضائل امیر المومنین وابن مردویہ نے کتاب رد الشمس فی فضائل علی وشیرازی نے کتاب
نزول القرآن وامام احمد حنبل نے کتاب مناقب اہل البیت ونطنزی نے کتاب خصائص علویہ
وابن مغازلی شافعی نے کتاب المراتب وبصیری نے کتاب درجات المومنین وخطیب نے کتاب حدائق
تصنیف کی ہی اور مرتضی علم الہدی نے کہا کہ مینے عمرو بن شاہین سے سناہی کہ وہ کہتا تھا
کہ مینے ہزار جزو فضائل امیر المومنین مین فراہم کئے ہین کذا فی الترجمۃ المسماۃ بانوار العرفان للمعین
القزوینی الاثنا عشری اب جائے انصاف ہی کہ اسقدر تصانیف سنیہ کی فضائل اہل بیت مین کسینے
دیکھی یا سنی ہی یا کہین عالم مین مشہور ہی بلکہ استقرار سے معلوم ہوا کہ شیعہ قدیما وحدیثا نقل
فضائل مرتضوی وائمہ ہدی مین خوشہ چین اہل سنت وجماعت ہین جہان دیکھو
انہین کی کتابون سے نقل لاتے ہین اگرچہ بدون امتیاز صحیح وسقیم ہو حتی کہ بالفعل بلکہ آج
کل مین ایک سنی نے ایک رسالہ متوسط بنام احیاء المیت بذکر مناقب اہل البیت تالیف کیاہی
اوس سے بھی یارون نے بے حوالہ نام چند مطالب کو بتغلب وتصرف وتصحیف وتحریف اوڑاکر درج
فوائد حافظیہ حبیبہ اپنکار رسالہ ختم ہی کر دیا والی اللہ المشتکی ثم الی اللہ المشتکی شعر کس نیاموخت علم تیر
از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد چنانچہ عبارت مناقب بیہقی وغیرہ اوسی سے مسروق ہی
اور وہ یہہ ہی کہ بیہقی نے مناقب شافعی مین لکھاہی کہ کہاگیا شافعی سے کہ لوگ صبر نہین کرتے
سماعت منقبت وفضیلت اہل بیت پر اور جب کسی کو دیکھتے ہین کہ اس طرح کی بات کرتاہی تو کہتے
ہین کہ الگ رہو اس شخص سے کہ یہہ رافضی ہی امام شافعی نے فرمایا کہ بری ہون مین طرف
خدا کے اون لوگون سے جو حب بنی فاطمہ کو رفض جانتے ہین انتہی ملخصا اصطلح اور بہت اقوال

نسائی وغیرہ کے کتب اہل سنت میں مرقوم ہیں ابن حجر نے دیباچہ فصول مہمہ میں لکہا ہی
کہ سبکی نے طبقات کبری میں نسائی سے نقل کیا ہی کہ جب امام نسائی صاحب صحیح دمشق
میں داخل ہوئے تو لوگوں کو دیکہا کہ بغض علی میں غلو تمام رکہتے ہیں انہوں نے کتاب الخصائص
فضائل علی مرتضی میں بنائی لوگوں نے کہا کہ تمنے فضائل شیخین میں کیسا ئے تصنیف نکی نسائی
نے کہا کہ میں دمشق میں آیا لوگوں کو علی مرتضی سے منحرف پایا اسلیے یہ فضائل لکہے ہیں لوگوں
امام نسائی کو خوب مارکوٹا اور مسجد سے نکالدیا اور قلعہ میں قید کیا یہانتک کہ بعد مدت دراز کے
طرف رملہ کے نکالدیا پہر وہ رملہ میں مرگئے رحمہ اللہ تعالی انتہی پس ظاہر ہی کہ شافعی ائمہ اہل سنت
سے ہیں اور نسائی محدثین جماعت سے اگر انکو ائمہ ہدی سے بغض ہوتا اور متحمل سماعت مناقب
عترت نہو سکتے تو یہہ حال انکا کب ہوتا آخر دنیا میں کوئی انگشتی نکلیگا اور جن لوگوں
نے نسائی کو مارا وہ رافضی خارجی تہے یا سنی اور اگر سنی تہے تو شافعی و نسائی کون ہوئے
وہ بتاؤ غریب ماجرا ہی کہ ان حکایات کو آپنے محل طعن اہل سنت میں لکہا ہی حالانکہ برابر لفظ اونکا
دلیل فدویت قدماء اہل سنت ہی نسبت اہل بیت کے شعر چشم باز و گوش باز و این ذکا
خیرہ ام در چشم بندی خدا ✦ **قولہ** محی الدین عربی نے متوکل عباسی کو قطب وقت لکہا ہی جواب
اسکے سہا نہ اور لکہنا تہا کہ قاضی شوستری و بہائی عاملی و تقی مجلسی وغیرہ نے شیخ اکبر کو
زمرہ شیعہ میں معدود کیا ہی اور اونکے کشف و کرامات کے قائل ہوئے ہیں اسیطرح شیخ
متوکل عباسی کا کلام باقر مجلسی سے تذکرۃ الائمہ میں اور کلام محمد تقی مجلسی سے کہ والد
باقر ہی لوامع میں سمجہا آیا ہی حتی کہ کتب رفضہ سے بطور نصوص صحیح بہی ثابت ہی کہ خلفاء عباسیہ
باطن میں شیعہ تہے اور عداوت اونکی ساتہ ائمہ اہل بیت کے بطور تقیہ کے تہی اس صورت میں ناصبیت
متوکل کی جسکو آپ مابعد میں ثابت کیا چاہتے ہیں ثابت نہوگی **قولہ** حیوۃ الحیوان میں لکہا
ہی کہ ان المتوکل کان یغلو فی بغض علی ویکثر الوقیعۃ فیہ والاستخفاف بہ وانہ احیا السنۃ بعد موتہا
بنشر الآثار النبویۃ وامات البدعۃ وتکلم فی مجلسہ بالسنۃ واعز اہلہا **جواب** آپنے عبارت حیوۃ الحیوان

قطب الوقت ہونا متوکل عباسی کا

دشمن اہل بیت ہونا متوکل کا

مطابق اپنی مراد کے محذوف ومقدم وموخر کرکے واسطے اثبات خروج متوکل کے نقل کیا
ورنہ اصل عبارت اوسکی سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسنے ابتدائی جلوس مین توجہ طرف احیاء سنت
وغیرہ کے کی تھی پھر بغض علی مرتضی ہوا اس صورت مین اجتماع سنت ونصب کا لازم نہین آتا
کہ موجب طعن ہو چنانچہ عبارت حیوۃ الحیوان کی بے خیانت نقل سامی یہہ ہی ولما ولی المتوکل

احیی السنۃ وامات البدعۃ وکتب الی الآفاق برفع المحنۃ واظہار السنۃ وتکلم فی مجلسہ بہا واعز اہلہا
وانحدرت المعتزلۃ وکانوا فی قوۃ ونماء الی ایام المتوکل فخمدوا ولم یکن فی ہذہ الملۃ الاسلامیۃ اہل
بدعۃ شر منہم نعوذ باللہ من شر مقالتہم ونسالہ السلامۃ من الزیغ والزلل وکان المتوکل یبغض
علیا علیہ السلام ویستنقصہ فذکر علی یوما عندہ فغض منہ فتمعر وجہ ابنہ المنتصر لذلک فشتمہ المتوکل
وانشد مواجہا لہ غضب الفتی لابن عمہ راس الفتی فی حرامہ فحقد علیہ واغراہ ذلک علی قتلہ لما
کان یغلو فی بغض علی ویکثر الوقیعۃ فیہ والاستخفاف بہ انتہی بلفظہ قولہ مین حیران ہون کہ
متوکل نے کیونکر احیائی سنت کیا حالانکہ فاسق فاجر شرابی مبتدع منحرف سنت نبوی سے
دشمن علی وآل نبی کا تھا جواب آپ حیران نہون متوکل نے جسطرح احیاء سنت کیا نمونہ
اوسکا عبارت حیوۃ الحیوان مین گذرا اور مجمل تقریر یہہ ہی کہ مامون عم متوکل ومعتصم پدر
متوکل وواثق برادر متوکل اپنے ایام خلافت مین دعوی خلق اللہ کی طرف مذہب اعتزال
کے کرتے تھے اور علماء اہل سنت کو بابت انکار اعتزال کے انواع ایذا واہانت وتکلیف
دیتے تھے چنانچہ احمد بن نصر خزاعی کو سولی دے دیا اور احمد بن حنبل وغیرہ اکابر کو
کوڑے مارے اور حبس کیا اور بانواع ایلام تعذیب دی یہان تک کہ بعض نے حبس
مین وفات پائی اور یہہ ہنگامہ آخر ایام مامون سے تا وفات واثق قائم رہا اور جب واثق
مر گیا اور اوسکی جگہہ متوکل بیٹھا تو اوسنے علماء اہل سنت کو چھوڑ دیا اور علمائی حدیث کو
کہ روایت سے ممنوع تھے اجازت نشر روایت کی دی اور علمائے معتزلہ کو بے حقیقت
محض کر دیا اور نظر سے گرایا اور خط درجات اہل اعتزال مین کوشش بلیغ کی اس جہت سے

متوکل نیکنام ہوگیا شیخ اکبر نے بمجرد اس عمل کے اوسکو نیک سمجہہ لیا لیکن شیعہ کو کہ قائل کمال
شیخ اکبر اور معتقد تشیع متوکل ہین اس باب طعن کرنا اہل سنت پر کسیطرح نہین پہنچتا یہہ
بات اہل سنت کے کہنے کی تہی کہ خلفا و عباسیہ کہ بعضے انکے ناصبی تھے جیسے متوکل اور بعض سنی پر
معتزلہ جیسے مامون معتصم واثق شیعہ اونکو ظل اللہ اور شیعہ آل نبی جانتے ہین تو فی الواقع
شیعہ ناصبی ہین گو تقیہ سے دعوی تشیع کرتے ہین اور شیعہ اولی نفس الامر مین سنی ہین
کہ دشمن معتزلہ و نواصب تھے حتی کہ اکابر اہل سنت نے کیا کچہہ ایذایات سے عباسیہ کے اوٹہائی
ہی پس اپنے عیب چہپانے کو دوسرون پر تہمت لگانا انصاف کے گلے پر چہری چلانا ہی اور
جس صورت مین کہ منحرف ہونا متوکل کا سنت سے نزدیک آپکے ثابت ہی تو اہل سنت پر کیا جائے
ملامت ہی کہ یہہ بہی ہر منحرف سنت کو مبتدع جانتے ہین چنانچہ اسی جہت سے متوکل کو نہایت برا
کہتے ہین و سیجی بیانہ **قولہ** سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین لکہا ہی کہ سنہ تین سو چہتیس مین
متوکل نے حکم کیا واسطے ہدم قبر امام حسین علیہ السلام کے اور جو اوسکے گرد ہو گہر وغیرہ تہے
اور ہونے زراعت کے اور روکا لوگونکو اونکی زیارت سے شاید بعقیدہ سنیون مین دشمنی
امام حسین کی ثواب ہوگی اسلیے اس قطب سنیون نے ایسا عمل کیا **جواب** جہان سیوطی نے
وہ کچہہ لکہا وہان یہہ بہی لکہا ہی کہ کان المتوکل ناصبا اس جملہ کو آپنے کیون حذف کر دیا اور طعن
ناحق سنیون پر جڑ دیا اول سنی ہونا متوکل کا ثابت کرو پہر کچہہ کہنا ثبت العرش ثم انقش کسی سنی نے
متوکل کو قطب نہین کہا الا شیخ اکبر نے نظر بظاہر حال کہ حدیث مین آیا ہی ان اللہ لیوید ہذا الدین
بالرجل الفاجر اور شیخ اکبر بجمیع اکابر شیعہ بڑے شیعہ تہے اور متوکل بہی شیعہ تہا او
جو کچہہ ساتہہ مرقد مبارک سید الشہداء کے کیا اعمال سے شیعہ کے نہایت ملائم ہی معہذا انکے کلام
شیخ کا بطور شیعہ بغایت عسیر ہی ملا تقی مجلسی نے بعد اثبات تشیع شیخ کے لکہا ہی کہ اگر در اثبات تشیع وی
را حالت فہمیدن کلام شیخ محی الدین بودہ باشد میداند کہ فضیلت و جاہ او درجہ مرتبہ ایست
الی قولہ بلکہ جمیع محققین و مدققین خوشہ چین خرمن افضال اوید انتہی اس صورت مین قطبیت متوکل

ناصبی ہونا متوکل کا

ہی باوجود ناصبیت کے نزدیک اہل سنت کے ثابت ہی یا لب پوقت کلام شیخ اکبر کے ناقل ہی زیلعی ظاہر
اور اہل سنت کو تو ناصبی ہونے اوسکی سے ایک بڑا فائدہ حاصل ہوا کہ علماء اہل سنت ناصبی کو
ایسا مردود جانتے ہین کہ متوکل کو باوجود سلطنت و فرمانروائی کے ہمیشہ ہجو کرتے رہے بلکہ در و دیوار
بغداد پر کہ محل دولت عالیہ تھا کمافی بستان التفقہ الی اللیث قبائح و فضائح اوسکے لکھے اور
دادِ تشہیر دی اور نصرت ذریت طاہرہ آنحضرت مین جان سے دریغ نکیا بخلاف شیعہ کہ اپنے بجز
اہل نفاق کے کوئی اور فرقہ مخلص جنکا ظاہر و باطن ایک سا ہو ظاہر نہوا چنانچہ روایات کلینی و شیخ
طوسی و طبرسی سے ظاہر ہی بلکہ اعاظم و اکابر انکے متکلم بکلمات نواصب رہے اور داد ناصبیت باطنی و تشیع
ظاہری دیتے رہے اور نام تقیہ کا کر کے ہمیشہ عداوت آل نبی کو کام فرماتے رہے شاید عقیدہ شیعہ
مین دشمنی امام حسین کی اور دوستی اونکے دشمنون کی ثواب ہوگی جب تو خلفاء عباسیہ کو کہ حنفیہ
اہل سنت ہمیشہ ایذا پاتے رہے اور لڑتے رہے شیعہ اور متوکل ناصبی کو قوام و ظل اللہ کہتے ہین
اور تفصیل اس اجمال کی ازالۃ الغین مین لکھی ہی اس مطلب کو بھی آپنے مومن عباسی کے رسالہ
تشئید سے سرقہ کیا ہی یاد رہے قولہ اسیطرح علی بن جہم شاعر ناصبی دشمن حضرت امیر تھا ایسا تک
کہ اپنے باپ پر لعنت کرتا تھا کہ کس لیئے اوسکا نام علی رکھا ثقات اہل سنت اوسکی بہت تعریف
کرتے ہین اور متدین متورع لکھتے ہین ابن خلکان نے کہا کہ وہ معذور تھا بغض علی مین اور
منحرف ہونے مین علی سے اسلیئے کہ محبت اونکی جمع نہین ہوتی ساتھ تسنن کے جواب
علی بن جہم بن بدر بن جہم قرشی اشرار نواصب سے تھا چنانچہ آپنے بھی اوسکو بلفظ ناصبی لکھا ہی
اور دشمنی اہل سنت کی سنا تہ نواصب کے نہایت وضوح سے محتاج بیان کی نہین جس سنی نے اوسکو
متدین متورع لکھا ہو اوسکا نام لو صاحب تحفہ نے یون لکھا ہی کہ وہ بنابر مصلحت اظہار تسنن
کیا کرتا تھا اور اپنے نصب کو چھپاتا تھا اور مقصود اوسکا منحرف کرنا لوگونکا تھا جناب امیر سے
اور قول ابن خلکان کا بطور طعن ہی اوسپر بطریق تحسین و الا یہ کیون لکھتا کہ بعض انحرافہ
عن علی و اظہار التسنن کان مطبوعا علی فکر الشعر یہ کوتاہ فہمی آپکی ہی نہ ابن خلکان کی

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینست **قولہ** جرجانی بہی دشمنوں مین تہا دارقطنی نے اوسکو منجملۂ ثقات
و حفاظ معتبر کے لکہا ہی **جواب** جرجانی نسبت ہی علم نہین اور اس نسبت کے کئی آدمی ہین معلوم نہین
آپ کس جرجانی کو دشمن ٹہراتے ہین اگر مراد جرجانی سے ابراہیم بن یعقوب بن آسحق جرجانی
ہی کہ نزیل دمشق تھے اور ترمذی و ابو داؤد و نسائی نے اون سے روایت کی ہی تو یہہ ہرگز
دشمنوں مین نہ تھے اگر دارقطنی نے اونکی توثیق کی تو بیان واقعی ہی آپ دشمنی اونکی ثابت کیجیے تو
پھر جواب لیجیے **قولہ** ابن عربی مالکی کو سنی اپنا پیشوا و ولی کامل جانتے ہین حالانکہ اوسنے کہا ہی
کہ نہین قتل کیا یزید نے حسین بن علی بن ابی طالب کو مگر اونکی جد کی تلوار سے **جواب** آپ پر بسبب
کمال تبحر و مہارت فن تاریخ وغیرہ کے بہت امور واضح نہین ہوا کرتے یا دیدہ و دانستہ بحکم انما
یفتری الکذب الذین لا یؤمنون باللہ ارتکاب دروغ کیا جاتا ہی ابن عربی جو ولی کامل اور پیر
طریقت تھے اونکا نام محی الدین ہی اور یہہ ابن عربی مالکی فقیہہ جنکا نام ابوبکر ہی اور شخص ہین
ابن حجر ہیثمی مکی نے کتاب المنح المکیہ فی شرح العقیدۃ الہمزیہ مین انکے قول کا رد لکہا ہی چنانچہ
اصل عبارت طویل عربی اوسکی با وجہ تفصیلیہ تحقیقا و الزاما ازالۃ الغین مین لکہی ہی اور صاحب
تنبیہ السفیہ نے بجواب جاہلی غبی غوی لکہا ہی کہ حاصل کلام ابوبکر بن العربی کا یہہ نہین ہی کہ امام حسین
فی الحقیقۃ باغی تھے اور یزید فی الواقع خلیفۂ برحق تہا بلکہ غرض اونکی یہہ ہی کہ یزید نے بسبب
تمسک اس حدیث کے امام حسین کو شہید کیا پس وہ مخطی فی الفہم تھا اور معذور گو یہہ شبہہ اوسکا باطل
اور فہم اوسکا خطا لیکن حبس لسان مین اوس سے یہہ شبہہ کافی ہی کما ان الحدود تندرء بالشبہات
اور باقی اہل سنت نے اسقدر کو بہی مسلم نہ رکہا اور یزید کو مخطی فی الفہم نسمجہا بلکہ ظالم ہوا و فراز
اور حق یہی ہی اسلیے کہ یزید بسبب کمال غرور و نخوت و بیباکی و سفاکی کے بے پروا اسبات کی نہ
تہا کہ ہر واقعہ مین تمسک سات کسی حجت کے حجج شرعیہ سے کرے اگرچہ اوسکے فہم مین
خاطی ہو دلیل اس مدعا پر یہہ ہی کہ ابوبکر بن العربی نے یہہ نہین کہا کہ قتل الحسین بسیف جدہ
بلکہ یون کہا کہ لم یقتل یزید الحسین الا بسیف جدہ یعنی یزید نے اس شبہہ سے قتل کیا اور

جرجانی دشمن نہ تھا — ذکر ابن عربی مالکی — مقصود ابن العربی کا بیان شبہۂ یزید

اور یہہ بات نزدیک اونکے جو سلیقہ عبارت فہمی رکہتا ہی روشن ہی انتہی اور جنہوں نے تاریخ ابوبکر بن العربی کو دیکہا ہی اور دیار مغرب مین تہے اونکی تقریرات سے یہہ امر بشرح و بسط تمام ازالۃ الغین مین منقول ہی فعلیک بالمراجعۃ الیہ حتی ینکشف الامر کما ہو فی نفسہ لدیک **قولہ** ترحم ابوحنیفہ کو دیکہو کہتے ہین ولم یلعن یزیدا بعد موتہ سنی ایسے کلمونکو نام ورع و تقوی رکہتے ہین **جواب** لعن یزید مین توقف اسلئے ہی کہ دربارۂ شہادت امام حسین علیہ السلام روایات متعارضہ متخالفہ وارد ہین بعض روایات سے رضا و استبشار و اہانت اہل بیت و خاندان رسول کی مفہوم ہوتی ہی سو جن علمار کی نظر مین یہہ روایت مرجح ہوئی اونہون نے حکم لعن کا کیا جیسے احمد بن حنبل وکیا ہراسی علمائے شافعیہ سے اور جیسے شارح عقائد نسفی وغیرہ کہ یہہ حاکم بلعن یزید ہین اور بعضے روایات سے کراہت یزید کی اس امر سے اور عتاب کرنا ابن زیاد و اعوان اونکے پر اور یہہ ابتدا سخت قتل حضرت امام حسین علیہ السلام پر کہ نائبون کے ہاتہ سے واقع ہوا معلوم ہوتی ہی پس جن علما کے نزدیک یہہ روایات مرجح ہوئے اونہون نے لعن سے منع کیا جیسے غزالی وغیرہ علمار شافعیہ اور بعض نے توقف کیا جیسے امام ابوحنیفہ وغیرہ و اکثر حنفیہ اور وجہ توقف کی یہہ ہی کہ انکے نزدیک دونو روایات متعارض ہوئے اور ترجیح احد الجانبین کی علی الاخر حاصل نہوئی انہون نے نظر باحتیاط توقف کیا اور علما کو وقت تعارض دلائل کے یہی لائق ہی تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون اور کچہہ تقریر متعلق اس مسئلہ کے سابق مذکور ہو چکی ہی **قولہ** احادیث صحیحہ اہل سنت سے وصی و خلیفہ و جانشین ہونا حضرت امیر کا ثابت ہی **جواب** لیکن بدون وصایت و اتصال بعد شیخین و ذی النورین **قولہ** جب سرور عالم مدینہ سے جاتے جانشین اپنا مقرر کرتے سفر آخرت مین اس امر خطیر کو کیونکر مہمل چہوڑ جاتے **جواب** مہمل نہین چہوڑا بلکہ ابوبکر کو مقرر کر گئے بخاری و مسلم نے روایت کی ہی کہ آنحضرتؐ نے مرض الموت مین عائشہ صدیقہ سے فرمایا کہ بلالے اپنے باپ بہائی کو لکہدون مین ایک کتاب اسلئے کہ مجہکو ڈر ہی کہ تمنا کرے کوئی تمنا کرنیوالا یا کہے کوئی کہنے والا

دین اولی ہین اور منا نے خدا و مومنین مگر ابوبکر کو اور فرمایا لا ینبغی لقوم فیہم ابوبکر ان یؤمہم غیرہ یعنی نہین لائق ہی کسی قوم کو کہ ابوبکر اونمین
ہو کر امامت کرے اونکی کوئی سواے ابوبکر کے اخرجہ الترمذی اور حسب ہمارے پیغمبر نے فرمایا کہ ابوبکر
کو نماز پڑہاوین لوگونکو متفق علیہ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پانچ دن تک حیات نبویہ مین امامت
کی یہہ حدیث درجہ تواتر کو پہنچی ہی راوی اسکے علی بن ابی طالب و ابن عباس و عمر بن خطاب
و ابن مسعود ہین اور استدلال کیا جناب امیر و خلیفہ ثانی نے خلافت ابوبکر پر ساتہ اسی استخلاف
نماز کے کما ہو مصرح فی مواضعہ اور مقرر کر جانا آنحضرت صلعم کا کسیکو مدینہ مین وقت سفر کے دلیل
استخلاف کبری نہین ہو سکتا ورنہ محمد بن سلمہ جنکو آنحضرت نے صوبدار مدینہ کیا تہا اور سباع بن
عرفطہ جنکو کوتوال مدینہ اور ابن مکتوم جنکو پیش نماز اپنے مسجد کا مقرر فرما گئے تہے مستحق خلافت
کبری ہونگے پہر وصایت و ولایت جناب مرتضی کہان رہی اور شریک غضب بہی پیدا ہو گئے تو علم
حال غصب خلافت کا قطع نظر کتب امامیہ سے کتب معتبر اکابر سنیون مین مرقوم ہی جواب اگر تم ہو
اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ قولہ یعنی حدیث لن تجتمع امتی کے یہہ معنی ہین کہ امت میری خلاف و ضلالت
پر جمع نہوگی بلکہ مراد یہہ ہی کہ ساری امت میری ضلالت پر جمع نہوگی جواب ساری امت بحکم
للاکثر حکم الکل حسب قرارداد سابق اہل سنت و جماعت ہین بے شبہہ اجماع انکا بموجب حدیث
مسطور کبہی ضلالت پر نہوا اور نہوگا صفحہ چہارم رسالہ مین جہان آپنے گنتی بلاد اسلام کی کہ مقلد
مذاہب ائمہ اربعہ جماعت ہین لکہی ہی اور صفحہ ششم مین جہان تعداد اہل مذہب تشیع کی لکہی ہی
اوس سے واضح ہی کہ سنی اکثر امت ہین اور شیعہ بعض امت اور جناب امیر نے نہج البلاغہ مین
الزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان
کما ان الشاذ من الغنم للذئب اور نیز فرمایا الا ان للناس جماعۃ رحم اللہ علیہا و غضب علی من
خالفہا کذا فی نہج البلاغۃ اور قرآن پاک مین فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ وَ کَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْہُمْ
فِیْ شَیْءٍ اور فرمایا ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ کُلِّ شِیْعَۃٍ اَیُّہُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا پس ثقلین سے ثابت ہوا
کہ شیعہ فارق جماعت ہین اور پیغمبر خدا اور خدائی پیغمبر کو انسے کام نہین اور یہہ بہی معلوم ہوا

تحقیق حدیث لن تجتمع امتی علی الضلالۃ

کہ جماعت جو لقب اہل سنت ہی خاص ملفوظ ابو الائمہ جناب مرتضی علیہ السلام ہی اور جسنے جماعت کو چھوڑا وہی حصہ شیطان ہی سو اجتماع شیعہ کا ضلالت پر ہمیشہ رہا اور رہیگا حتی کہ طعمہ تیغ آبدار حضرت صاحب الامر والزمان ہون **قولہ** بیان اول لی عہد کہ یمین سرور عالم کے جناب امیر کو غدیر خم مین پہلے اپنی وفات سے دو مہینے کئی دن **جواب** اگر یہہ وصیت دلیل خلافت مرتضوی ہوتی تو دو مہینے کئی دن مین سارے مہاجر و انصار جنکے حق مین رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ آیا ہی اور صحیفہ کاملہ مین یون لکھا ہی کہ انہم احسنوا الصحبۃ وانہم فارقوا الازواج والاولاد فی اظہار کلمتہ وانہم کانوا منتصرین علی محبتہ انتہی اور سارے عشائر و اقارب رسول ہرگز زوج بتول سے برگشتہ نہوتے اسلیئے کہ مرتد ہوجانا سب اصحاب کا بے وجہ موجہ اور ظاہر ہونا خطا کا مہاجر و انصار کا بعد صدہا سال کے ملک فارس مین خالی استعجاب و استبعاد سے نہین **قولہ** قصہ غدیر بسبیل تفصیل واجمال اتنی کتابون مین لکھا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ دلیل کی قوت سند دیکھی جاتی ہی نہ کثرت روایت جو نام کتابونکے آپنے اسجگہہ لکھے ہین حال اکثر کتب کا اونمین سے سابق گذر چکا ہی اور جو نام جدید لکھے ہین اونمین بھی اکثر نامعتبر غیر مستند مجاہیل ہین جیسے نزل السائرین وسیلۃ المتعبدین دستور الحقائق ہدایت السعداء سفینہ کاملہ اعلام الوری حلیۃ الاولیا فردوس الاخبار کفایت الطالب کتاب النزول واحدی وغیرہ اور یہہ نام چونکہ فہرست سابق مین جنکو آپنے مشہور قرار دیا تھا غیر مندرج ہین اسلیئے نظر بعدم شہرت غیر متلقی بالقبول ہین اور یہی قاعدہ فقہا کا ہی کہ نقل کو کتاب غیر مشہور سے جائز نہین رکھتے رد المحتار شرح الدر المختار مین لکھا ہی لابد للمفتی ان یعلم حال من یفتی بقولہ ولا یکفیہ معرفتہ باسمہ ونسبہ بل لابد من معرفتہ فی الدرایۃ والروایۃ ودرجتہ فی الدرایۃ وطبقتہ من طبقات الفقہا لیکون علی بصیرۃ فی التمییز بین القائلین المخالفین وفی الترجیح بین القولین المتعارضین انتہی اور تاریخ طبری کے حق مین جسکا نام آپنے مشمول دیگر کتب لکھدیا ہی مولانا عفیف الدین حسینی نے رسالہ رد متعہ مین لکھا ہی قد اجمع المحدثون علی ان محمد بن جریر دون الغث والسمین والضعیف والسقیم وکثیر الا یقبلون

والخانات خاليته عن المارض فكيف اذا قام بها اشد المنادی والمنافس انتهی اور باقی حال طریق کی
کتب امامیہ سے آیندہ لکہا جاویگا **قولہ** ان روایات عدیدہ سے گذر کے لب لباب باعجاز تمام
بیان کرتا ہون **جواب** وجہ بیان اس لب لباب کی جس سے لقب لبیب زبان مشتق ہوا ہی جو ہی کہ
بنا بر غلط بحث و حذف و زیادت روایات امر واقعی ثابت نہو اور ناظر رسالہ دہوکا کہا کے غلط کو
حق سمجہ لے والا شعر دو چیز طیرہ عقل ست دم فرو بستن ۔ بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

قولہ فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل
من خذلہ وادر الحق معہ حیث کان **جواب** یہہ روایت بالفاظ کذائی کتب اہل سنت مین موجود نہین
بلکہ کتب امامیہ مین ہی معہذا تقابل لفظ والاہ کا ساتہہ عاداہ کے دلیل صریح ہی اسپر کہ مراد دوستی
ہی نہ خلافت اسلیئے کہ ضد دشمنی کی دوستی ہی نہ التصرف فی الامور اور جو عدو کو مقابل متصرف سمجہے
وہ جاہل ہی لغت عرب سے اور موید ہی اسکا قول حضرت امیر کا اپنے عہد خلافت مین بمقابلہ
طلحہ و زبیر کہ واللہ ما کانت لی فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ ولکنکم دعوتمونی الیہا وحملتمونی علیہا
تبس اگر یہہ حدیث وصیت ہوتی دربارۂ خلافت تو اس عذر کی کیا گنجایش تہی چنانچہ اسی حجت سے
مفاد احادیث غدیر کا ولایت باطنی ہی نہ خلافت ظاہری صاحب شافی شارح کافی کلینی نے
کتاب الحجۃ فی باب النص اللہ عز وجل علی الائمۃ واحدا فواحدا لکہا ہی کہ خلافت ظاہری خلفا ثلثہ کو
اور خلافت معنوی علی علیہ السلام کو ہی انتہی اور یہی قول اہل سنت وجماعت کا ہی چنانچہ سارے
سلاسل ولایت اولیا و مشائخ امت و اصفیا و صوفیہ باصفا کیا چشتی و کیا قادری و کیا
سہروردی وغیرہا منتہی ہوتے ہین طرف جناب مولی علی کے بلکہ یہی واسطہ ہین افاضات
و افادات ولایت کے تا قیام قیامت اور اگر مراد خلافت ہوتی تو بے شبہہ ظہور اسکا دعاے
نبوی کا ہوتا لا اقل جو خاذل جناب امیر تہے جیسے خلفا ثلثہ باعتقاد امامیہ معاذ اللہ وہ مخذول
ہوتے حالانکہ قوت و شوکت اونکی اور مدد و معاون ہونا جناب امیر کا ہمراہ اونکے مسلم ہی اور
الحق معہ حیث کان کتب امامیہ سے بہی ثابت ہی اور یہی دلیل حقیقت خلافت شیخین وغیرہ

بیان معنی من کنت مولاہ فعلی مولاہ

اور یہی معنی مطابق فہم اہل بیت ہین چنانچہ ابونعیم نے حسن مثنیٰ بن حسن السبط سے روایت کیا ہی
کہ کسی نے اون سے پوچھا کہ کیا حدیث من کنت مولاہ نص ہی خلافت علی پر فرمایا اگر آنحضرت ارادہ
خلافت کا اس سے کرتے تو واسطے تفہیم اہل اسلام کے واضح تر فرماتے اسلئے کہ آپ افصح الناس
تھے البتہ یون کہتے کہ ہذا ولی امری والقائم علیکم بعدی فاسمعوا واطیعوا اور ظاہر ہی
کہ آنحضرت نے ادنی واجبات بلکہ سنن کو مثل آداب قعود وقیام واکل وشرب واستنجا وغیرہ
اسطرح بیان فرما گئے کہ بے تکلف معانی مذکور الفاظ پر لوز نبوی سے ہر کسی کے سمجھ مین
حاضر وغائب سے بعد معرفت لغت عرب کے آجاتے ہین پس ایسے مقدمہ عمدہ مین
کیونکر اکتفا ایسے کلام مجمل پر فرماتے کہ موافق قاعدہ عرب کے حصول معنی کا اوس سے
نہو یہہ بات منافی بلاغت رسالت ہی جو ایسا گمان کرے وہ گویا قائل ہی بقصور و
مساہلت نبوی امر تبلیغ مین والعیاذ باللہ قولہ بموجب ارشاد آنحضرت کے طوائف
خلائق نے حضرت امیر کو مبارکباد دی چنانچہ اول عمر بن خطاب آگئے اور بیعت
کی اور کہا بخ بخ یا امیر المومنین لقد اصبحت مولای ومولا کل مومن جواب مبارکباد دی
طوائف خلائق کی اور بیعت عمر بن خطاب کی غیر ثابت ہی ومن ادعی فعلیہ البیان وعلینا
رد بالبرہان البتہ بعض نے تہنیت دی سو یہہ مبارکباد دی بابت حصول نص خلافت
نہ تھی بلکہ بنا بر موالات مرتضوی تھی دلیل اسکی یہہ ہی کہ اگر حدیث مذکور نص خلافت ہوتی
تو چاہیئے تھا کہ سارے حاضرین بیعت کرتے جسطرح بقول آپکے عمرؓ نے کی اور جناب
امیر اس تہنیت وبیعت کو وقت انعقاد خلافت کے موقع احتجاج مین لاتے لا اقل وقت
خلافت عمر ضرور کہتے کہ تم ہی ہو کہ ہم سے بیعت کی تھی اب ہم سے کیا بیعت لیتے ہو
حالانکہ باتفاق فریقین یہہ استدلال واقع نہوا معہذا باوجود جناب نبوی بیعت کرنا
عمر بن خطاب کا عبث محض ہی اسلئے کہ نتیجہ بیعت کا امتثال اوامر ونواہی وفرمان بری
خلیفہ ہی وہ خود حیات مصطفوی مین ممکن نہ تھا اور بعد آنحضرت گو یہہ بیعت سابق ہوتی

بصورت خلافت مرتضوی بیعت لاحق کرنا پڑتا علاوہ اسکے عبارت مولاہ سے مولا کل مومن بمعنی
اولی بالتصرف سمجھنا خلاف نقل و عقل ہی اسلئے کہ مولی بمعنی اولی غیر مستعمل ہی اور اگر ہو تو حدیث
بضمیمہ اللہم وال من والاہ دلالت کرتا ہی معنی موالات پر کہ مقصود نبوی دفع رفع بعض کی ہی نہ تصرف
والا یہہ تصرف حیات نبوی مین حاصل ہونا چاہیے تھا اسلئے کہ حدیث من کنت مولاہ مین قید
بعدیت و اتصال و انفصال کی نہین بلکہ مولائیت بالفعل بملاحظہ صیغہ من کنت سمجھی جاتی ہی
جسطرح لوگ تمکو مولانا کہتے ہین لیکن اولی بالتصرف نہین سمجھتے والا آج ریاست تمکو لائق ہی
نہ اور کسیکو **قولہ** حسان بن ثابت نے اس تہنیت مین ایک قصیدہ کہکے حضور نبوی مین گذرانا
اور مورد احسنت ہوئے ایک شعر اوسمین کا یہہ ہی **شعر** فقال لہ قم یا علی فاننی + رضیتک من
بعدی اماما و ہادیا **جواب** قطع نظر اسکے کہ حسان موید بروح القدس تھے اور سرخیل شعراء
اسلام و افصح عرب اور یہہ شعر بغایت مرتبہ فصاحت و بلاغت سے نازل ہی اور سبب اسکے
اس شعر کے مجموعہ اشعار ماثورہ حسان مین جسکو بعض اہل علم نے جمع کیا ہی گذرانا قصیدہ
تہنیت کا اور کہنا اس شعر لچر پوچ کا حضور نبوی مین خلاف عقل سلیم و منافی قیاس مستقیم ہی اسلئے
کہ قصائد مبارکبادی اوسکے حضور مین گذرانتے ہین جسکو کوئی مرتبہ منصب حاصل ہوتا ہی اور
ترقی منزلت کی ہوتی ہی نہ اوسکے حضور مین جو دوسرے کو انعام اکرام خلعت منصب بخشے
مولائیت تو مولی علی کو ملے اور قصیدہ تہنیت خدمت نبوی مین گذرے سبحان اللہ شاید یہہ قصیدہ
اس راہ سے گذرانا ہوگا کہ نوبت انحضرت کے طفیل جناب امیر تھی تو درخور تہنیت نبی تھیرے نہ وصی **قولہ**
بیان دوسرا ذکر چند حدیث مین کہ خلافت بلافصل پر دال ہین **جواب** یہہ گیارہ حدیثین واحد المتن
باختلاف بعض کلمات جو اسجگہہ آپنے لکھی ہین کلہم موضوع باطل ہین سوائے ایک حدیث کے من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ چنانچہ وضعی ہونا اکثا کتب اس فن سے
واضح ہی معہذا بعضے روایات انمین کے کتب شیعہ سے ہین جیسے محمد بن یوسف کنجی وغیرہ
باایں ہمہ معلوم نہین کہ کونسی لفظ و عبارت سے خلیفہ بلافصل ہونا مولی علی کا آپنے مستنبط کیا ہی کہ

قصیدہ حسان در تہنیت نبوی علیان

ذکر احادیث دال بر خلافت بلافصل

کو اوس سے تعرض کیا جاوے حالانکہ حدیث مرتضوی موجود ہی کہ بتاکید تمام فرمایا کہ مجھکو خلیفہ چہارم کہو
اور جو کوئی مجھکو خلیفۂ اول کہے گا وہ ایسا اور ایسا ہی تصدیق اس مدعا کی کتب امامیہ سے جیسے
مجمع البحرین وغیرہ بروایت امام رضا از امام کاظم از حضرت صادق از حضرت باقر از شہید کربلا از
جناب علی مرتضیٰ حاصل ہی اسلئے کہ فرمایا مین ہمراہ آنحضرت کے راہ مدینہ مین تھا کہ ایک بزرگ کث اللحیہ
بعید ما بین المنکبین نے آنحضرت پر سلام کیا اور مرحبا کہا پھر میری طرف التفات فرمایا اور کہا سلام تم
تمپر ای خلیفہ چہارم اور رحمت و برکت خدا کی پھر آنحضرت کی طرف التفات کیا اور کہا کیا یہ خلیفہ
چہارم نہین ہی حضرت نے فرمایا ہان سچ کہتے ہو پھر چلدئے اور پتا نہ لگا چنانچہ صاحب نواقض نے
بھی ساتھ اصل اس حدیث کے اعتراف کیا ہی کذا فی المنتہی **قولہ** آنحضرت نے فرمایا لکل نبی وصی ووارث
وان علیا وصیی ووارثی اخرجہ البغوی الی قولہ ان علیا منی وانا منہ وہو ولی کل مومن من بعدی
اخرجہ الحاکم الخ **جواب** حدیث بغوی باتفاق اہل حدیث موضوع ہی اور حدیث طبرانی جسکو
ابن حبان نے بھی روایت کیا ہی ذہبی وابن جوزی نے اوسکو موضوع کہا واضع اوسکا مطر
بن میمون اسکاف ہی اور حدیث گنجی شیعی ہی اور جو حدیث کہ بزار نے ابی ذر سے اور عقیلی نے
ابن عباس سے روایت کیا ہی اوسکی اسناد مین محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع ضعیف متہم ہی اور عباد
رافضی ہی اور داہر بن یحیی رازی غالی رافضی ہی اور بیٹا اوسکا عبد اللہ بن داہر راوی حدیث
مذکور کذاب ہی اور اس حدیث کو حاکم نے بھی بطریق دیگر روایت کیا ہی لیکن کہا غیر صحیح ہی اور
اور میزان مین اوسکو ترجمہ اسحق بن بشر الاسدی مین کذاب وضاع کہا ہی اور حدیث ابن [illegible]
مین جملہ علی ولی کل مومن بعدی زائد ہی اصل روایت پر اور حدیث احمد بن حنبل عین کذب
وافترا ہی اسیطرح حدیث ابن السمان اور حدیث النظر الی وجہ علی عبادۃ جسکو طبرانی نے ابن
مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہی اوسکی اسناد مین یحیی بن عیسی رملی لیس بشئی ہی بلکہ اکثر
طرق اسکے مجروح وضعیف ہین کسی طریق مین کوئی کذاب ہی کسی مین کوئی وضاع کسی
مین متروک کسی مین متہم لیکن بعد جمع طرق وجرح وتعدیل اتنا معلوم ہوتا ہی

کہ حدیث مذکور از قسم حسن لغیرہ ہی نہ صحیح ہی نہ موضوع اور حدیث دلیلی مجروح تھی اسیطرح یہ حدیث
یا بنی عبد المطلب الخ اور حدیث انا رث منک الخ جسکو آپنے مابعد مین لکھا ہی موضوع تھی لیکن
با وجود اسکے انکو دلیل خلافت بلا فصل ٹھیرانا بنا ر فاسد علی الفاسد ہی **قولہ** حاصل اسکا یہ ہی کہ
آنحضرتؐ نے جناب امیرکو امیر کسی سریہ کا کر کے کسی جگہہ بہیجا تھا انہون نے ایک لونڈی غنیمت
مین سے لیکر اپنے تصرف مین لائی جب فوج پہری لوگ آنحضرتؐ کے سلام کو آئے چار آدمی نے
شکایت جناب امیرؑ کی آنحضرتؐ نے اوسوقت غضب مین آکر یہہ حدیث فرمائی اس سے صاف
اولی بالتصرف ہونا جناب امیر خلیفہ برحق و بلا فصل کا بعد پیغمبرؐ کے ثابت ہی **جواب** یہہ افادہ خلاف
تصریح مورخین و اہل سیر ہی اسلئے کہ خطبہ مذکور از اول تا آخر دال ہی اسبات پر کہ منظور افادہ محبت
و دوستی حضرت امیر کا ہی لا غیر اور یہہ الفاظ واسطے ازالہ شکایت ہای ہجا مرتضوی کے فرمائے
نہ واسطے اثبات تصرف کے کیونکہ بصورت اولی بالتصرف ہونیکے اجتماع ولایتین کا زمان واحد
لازم آتا ہی زیرا کہ تقیید بلفظ بعد نہین بلکہ سوق کلام واسطے تسویہ ولایتین کے ہی تمیع اوقات
مین بجمیع وجوہ اور ظاہر ہی کہ شرکت جناب امیرؑ کی ساتھہ آنحضرت کے تصرف مین بحین حیات
آنحضرتؐ ممتنع ہی پس معلوم ہوا کہ مفاد اسکا اگرچہ شان ورود حدیث مطابق آپکے بیان کی ہی
اولی بالتصرف ہونا نہین بلکہ ایجاب محبت مرتضوی ہی اور اجتماع محبتین مین کوئی محذور نہین ہی
بلکہ ایک مستلزم دیگری ہی اور اجتماع تصرفین مین بہت محذورات ہین وان قیدناہ بما یدل علی انہ
فی المآل دون الحال فمرحبا بالوفاق لان اہل السنۃ قائلون بذلک فی حین امامتہ علیہ السلام اور
قرینہ مابعد کہ اللہم وال من والاہ الخ بہی صریح دال ہی افادہ معنی موالات و محبت پر و الا یون
فرماتے اللہم وال من کان فی تصرفہ وعاد من لم یکن کذلک **قولہ** عبد العزیز نے کتاب تحفہ مین
بحث حدیث من کنت مولاہ مین خواہان لفظ بعدی ہو کر کہا ہی کہ اگر در حدیث لفظ بعدی
نمی بود البتہ مفید دعوی خلافت بلا فصل میشد اسلئے صحاح کتب سنیون سے احادیث صحیحہ جنمین لفظ
بعدی کی صاف مذکور ہی لکہی گئی **جواب** کتاب تحفہ کچھہ مصحف فاطمہ و صحیفہ علی نہین کہ خراب

بھی کسیکو دیکھنے کو نہ ملے آج ہزار نسخے تحفہ کے میسر آسکتے ہین او مین کہین نامو اہش لفظ بعد کے
واسطے افادہ دعوی خلافت بلافصل کے بحث مذکور مین مسطور نہین للہ اکبر جب الیسی کتاب
مشہور پر ایسے افترا ہوسکتے ہین تو غیر مشہور و میسر کا خدا حافظ ہی ولیکن آپنے یہہ دلاوری
تقلید پیر دلدار بے مروت کی ہوگی کہ اوسنے بھی جواب ابصارۃ العین مین اسطرح کے جھوٹ لکھے
ہین مثلاً لکھا ہی کہ صاحب تحفہ نے مسلم بن قتیبہ کو رافضی لکھا ہی حالانکہ تحفہ مین کہین اوسکا
عین و اثر نہین پس ہی وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا معدلک
تمام فی علم الہدی سے معلوم ہوتا ہی کہ لفظ بعد مجمل ہی اور عام ہی و خات و حیات و اتصال و
انفصال مین اور کلام رازی بھی دال ہی اسپر کہ اتصال و انفصال دونو فرد بعدیت ہین اور
ایک کو دوسری پر رجحان نہین اور استعمال فصحاء و بلغاء بلکہ محاورات قرآنی سے اتصال و
انفصال قریب قریب برابر معلوم ہوتا ہی قال تعالی حکایۃ عن الجن إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ
وَقَالَ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ پس اگر لفظ بعد اتصال مین حقیقت اور انفصال مین مجاز ہوگی
تو معنی آیات مذکورہ کے کیا ہونگے پوری بحث اسکی ازالۃ الغین مین ہی اور جن حدیث موضوع
سے آپنے لفظ بعد کو نقل کیا حال اونکا سابق مین گذر چکا اور بتقدیر صحت بھی جواب انکا ظاہر ہی
کما مر ولیکن حق تعالی نے فرمایا ہی وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ **قولہ** در منثور مین
حدیث مواخات لکھی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نزدیک میرے بمنزلہ ہارون کے ہی موسی سے
اور وارث میرا ہی جواب حدیث مذکور مین لفظ کہ تو وارث میرا ہی اجتہاد و ایجاد سامی ہی
اصل روایت مین موجود نہین معہذا مواخات کو دلیل خلافت بلافصل ٹھیرانا مخالف عقل و نقل ہی
جس صورت مین کہ اخوت علمی موجب استخلاف نہین ہوتی تو مواخات کس شمار مین ہی معہذا
یہہ حدیث آنحضرت نے اوسوقت فرمائی تہی جسوقت کہ مولی علی کو واسطے خبرداری اہل و عیال
و امور خانگی کے مدینہ مین چھوڑ گئے تھے پس یہہ خلافت برہان استخلاف کبری نہین ہوسکتی
اور جواب تفصیلی اسکا تحفہ مین دو تین طرح سے لکھا ہی فلینظر ثمہ **قولہ** ان گیارہ حدیثوں سے خطاب

[illegible]

امیرالمومنین کا خلیفہ و وصی و وارث و مجمع سر و کاشفی دین و فاروق امت و یعسوب المومنین و
صدیق اکبر و صاحب ایمان گران و ولی و وصی ثابت ہوا سلیم الذہن جانتا ہی کہ معنی ہر لفظ کو
دلالت ہی خلافت بلافصل پر حاجت تاویل و تفسیر کی نہین **جواب** ثبت العرش ثم انقش سالہین
یہ گیارہ حدیث جن سے خطاب مرتضوی بزور خنک آپ نکالتے ہین تین تیرہ ہو چکی ہین ان مین
خطاب کہان اور دلالت کسکی حالانکہ یعسوب کہنا حضرت امیر کا اور صدیق کہنا امام محمد باقر کا خلیفہ
اول کو کتب امامیہ سے گذر چکا ہی پس وہ دلالت یہان بہی موجود ہی بلا ترجیح علاوہ اسکے کچھ
سمجھ مین نہین آتا کہ آنحضرت باوجود اسکے کہ افصح الخلائق تھے اور کلام آپکا نہایت مفصل و مبین تہا
ہوتا تہا مضمون خلافت مرتضوی کو بطور پہیلی و چیستان فرماتے اور گیارہ لفظ بولتے اور کوئی ایک
لفظ صریح غیر مشترک صاف صاف ایسی نہ کہتے جسکو دلالت خلافت بلافصل پر ہوتی خصوصا جس
حال مین معلوم ہوا کہ اعدا منازعت بلکہ مغاصبت کرینگے اوسوقت اوجب تہا کہ تبلیغ رسالت
باتم وجہ واوضح کلام کرتے معہذا اگر ان الفاظ کو دلالت مدعا پر ہوتی تو ضرور حضرت امیر وقت
انعقاد خلافت اولی کے ساتہہ اونکے احتجاج کرتے حالانکہ باتفاق فریقین نہین کیا معاذ اللہ

تحقیق معنی لفظ ولی

اپکا فہم و اجتہاد ابلغ ہوا فہم و اجتہاد مرتضوی سے **قولہ** لفظ ولی کے عربی مین چند معنی ہین
ازانجملہ ناصر و محب و صاحب اختیار و اولی بالتصرف سو دونو معنی اول یہان مراد نہین اسلیے
کہ سارے مومنین ایک دوسرے کے ناصر و محب ہین کما قال تعالے وَالْمُؤْمِنُوْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ بلکہ
فرشتے بہی ناصر و محب مومنین ہین نَحْنُ اَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ بلکہ کفار بہی ناصر و محب
مسلمین ہوتے ہین پس معلوم ہوا کہ مراد دونو معنی آخرین **جواب** دونو معنی آخر جب ہون
کہ محاورہ قرآن مساعد ہو حالانکہ قرآن سے جس جگہہ دیکہو معنی ناصر و محب کے نکلتے ہین نہ صاحب اختیار
و اولی بالتصرف کے قرآن کو چہوڑ کر ہر طرف جانا بے وجہ موجہ کے ثقلین مین جدائی ڈالنا ہی
حالانکہ ان معنی اخیر کو اہل لغت نے بہی ضبط نہین کیا اگر کیا ہو تو حوالہ دو باوجودیکہ اگر یہ
معنی بشہادت لغت ثابت بہی ہون تو اوس سے خلافت بلافصل کہ مقصود بالذات اس سارے

تکلیفین پڑے سے اثبات اوسکا ہی ثابت نہین ہو سکتی نہایت یہہ کہ فی وقت من الاوقات متصرف ہون
اور یہہ عین مذہب اہلسنت کا ہی آور باوجود ناصر و محب ہونے مومنین کا فرین و ملائکہ کے یکدیگر کو
وجہ تخصیص حضرت مرتضیٰ کی یہہ ہی کہ آنحضرت کو وحی سے معلوم ہوا ہوگا کہ انکے زمان امامت مین
بغی و فساد ہوگا اور بعضے آدمی انکار امامت کا کرینگے علاوہ اسکے افادہ دوستی ایک شخص کا ضمن
عموم مین جسطرح آیۂ کریمہ بعضہم اولیاء بعض مین ہی اور چیز ہی اور ایجاب دوستی اوس شخص کی بالخصوص امر آخر ہی
اگر کوئی سب انبیا و رسل پر ایمان لائے اور بالخصوص نام نامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ لے
اوسکا اسلام معتبر نہین یہان دوستی ذات حضرت امیر کی بشخصہ منظور ہوئی اور آیات مین دوستی بوجہ صفت
ایمان کہ عام ہی حاصل ہوئی اور بر تقدیر اتحاد مضمون آیت و حدیث کیا قباحت ہوئی پیغمبر کا کام ہی
کہ تاکید و تذکیر مضامین قرآنی کیا کرے خصوصاً اوس امر کہ کسی طرح کا وہن و سستی مکلفین کو عمل مین ہو
قرآن کے تابع کوئی مضمون قرآن مین نہین آیا لیکن تاکید اوسکی چند احادیث مین آئی ہی تا الزام حجت
و اتمام نعمت ہو جاوے جسنے قرآنکو پڑھا ہی بلکہ دیکھا ہی وہ ایسی لچر پوچ بات کبھی نکہیگا والا تاکید
و تقریرات پیغمبر بابت نماز روزہ و زکوٰۃ و تلاوت قرآن وغیرہ سب لغو ہون اور نزدیک شیعہ کے
نص امامت جناب امیر کو بار بار کہنا اور تاکید فرمانا سب بیہودہ و عبث ہوگا نعوذ باللہ منہ مستعد اجس
صورتمین کہ معنی ولی کے اولی بالتصرف ٹھیرے تو چاہیئے کہ جہان خود لفظ اولی موجود ہو وہان
یہہ معنی بالاولی مراد ہون حالانکہ آیۂ کریمہ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ اور آیۂ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
مین معنی تصرف کے صحیح نہین اسلیئے کہ اتباع ابراہیم علیہ السلام اولی بالتصرف حضرت ممدوح
مین نہ تھے اسیطرح آیۂ ثانی مین نسبت تبنی کے نفی کی ہی تبنی سے نہ اثبات معنی تصرف تو جس
صورتمین خود اولی سے معنی اولی بالتصرف نہ نکلے تو ولی سے اولی سمجھنا محض تصرف مولوی
صاحب کا ہی **قول** لغت عرب مین اکثر ایک لفظ کے بہت معنی ہوتے ہین اور محل مناسب مین
جدا جدا معنی بخشتے ہین از انجملہ لفظ مولی قاموس مین زیادہ بیس معنی پر آئی ہی منہا المالک
والعبد والصاحب والمعتق والمعتق والقریب وابن العم والجار والحلیف والابن والعم

امیر المومنین کا بات وابن الاخت والاوالی والرب والناصر والتابع والمنعم والمنعم علیہ والصہر پس
صدیق معنی مولا کے مالک درست آتے ہین اور اسپر بڑا مناظرہ فریقین کا ہی **جواب**
تعدد معانی لفظ واحد کا مسلم ہی لیکن محل مناسب مین معنی جدا گانہ بخشنا موقوف ہی قرائن پر
حالیہ ومقالیہ ماقبل ومابعد پر نہ علی الاطلاق پس مانحن فیہ مین جو معنی مولا کے آپنے قرار دئیے اسکا
قرینہ کیا ہی حالانکہ صدر وعجز حدیث صریح قرینہ ہی اسبات پر کہ مراد مولی سے محبوب ہی نہ مالک
عادت شریف نبوی یون واقع ہوئی تھی کہ کلام آپکا غالبا مشابہ وتابع کلام الٰہی ہوتا تہا چنانچہ
جسطرح قرآن مین فرمایا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ اسیطرح انحضرت نے غدیر خم مین فرمایا
الست اولی بالمومنین من انفسہم اور جسطرح حق تعالی نے ارشاد کیا کہ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُہُمْ اَوْلِیَاءُ
بَعْضٍ اسیطرح انحضرت نے فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ پس ایسے مواقع مین
استعمال قرآنکے حاجت تاویل کی نہین اور بدون قرینہ جلیہ کے تعین مولا کا بمعنی مالک صحیح نہین
الغرض یہہ بات ٹہیری کہ لفظ ولی واولی ومولی وغیرہ کلام نبوی مین اوس معنی مین مستعمل ہی
جس معنی مین قرآن وارد ہی اور قرآن مین یہہ الفاظ زینہار کسی جگہہ بمعنی مالک یا اولی بالتصرف نہین
تو حدیث مین بہی یہہ معنی مراد نہونگے سبب وجہ صرف ظاہر سے انجاز بخیہ ہی **قولہ** ابن حجر نے
صواعق مین کہا ہی کہ اگر فرض کیا جاوے کہ مولی بمعنی اولی ہی تو یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ جو اولی
ہو وہ لائق ومستحق خلافت **جواب** ومکا یہہ ہی کہ اگر اولی لائق خلافت کے نہین تو یہہ کہان سے
ثابت ہوا کہ ادنی لائق خلافت کے ہی **جواب** قرآن سے ثابت ہوا اسطرح پر کہ طالوت باوجود
مفضول ہونے کے بنص الٰہی عہد حضرت شمویل مین باوجودیکہ طالوت سے اولی وافضل تہے صاحب
ریاست عامہ ہوئے اس سے ثابت ہوا کہ خلافت ادنی کی باوجود اولی کے جائز ہوتی ہی اگرچہ بمقابل
لفظ ادنی کا ساتہہ اعلی کے ہی نہ ساتہہ اولی کے لیکن چونکہ آپکو بنا بر لقب مولانا کے نام مرد پر از
مرد مطلق التفات طرف علوم کے خاصۃً لغت وصرف ونحو کے نہین اسلئے مورد استعمال ادنی
واعلی معلوم نہوا حالانکہ یہہ ادنی جہل نہین بلکہ اعلی ہی جو بالاولی ثابت ہوا **قولہ** کبار سنیون نے

خلافت ادنی باوجود اعلی

واسطے حفاظت اصول مذہب اپنی کے احادیث صحیحہ کو کہ شان حضرت امیر مین وارد ہین مشکوک کرکے سلک ضعیف وشاذ وموضوع مین درج کیا ہی اور راویونکو رافضی یا کذاب ظاہر کیا

جواب اہل سنت کے نزدیک جسطرح تمسک حدیث موضوع سے حرام اور ضعیف سے اور شاذ سے شاذ وممنوع ہی اسیطرح موضوع کہدینا یا متروک ومنکر ٹھیرادینا حدیث ثابت کا حرام بلکہ قریب بکفر ہی اسلیئے کہ انکار نص کا لازم آتا ہی اگر سنیونکو ایسی ہی دشمنی جناب امیر سے ہوتی تو احادیث صحیحہ اونکے فضائل مین اب کتب حدیث اہل سنت مین موجود ہین اور کثر فضائل شیخین سے نہین انکو کیون نہ سلک وضع وضعیف وشذوذ مین درج کیا اور امام نسائی نے کتاب خصائص مناقب مرتضوی مین بناکر دمشقیونکے ہاتھہ سے کیون مار کہا کے انتقال فرمایا اور صاحب گوہر مراد نے کہ شیعی ہی کسلیئے اقرار کیا کہ از راہ انصاف ہمنے محدثین اہلسنت کو پایا کہ مناقب مرتضوی کو اونہون نے نہ چھپایا کما سبق سیف مسلول مین دیکھو کہ ماثر جمیلہ جناب امیر کسقدر کتب اہل سنت سے نقل کئے ہین آخر تقیہ سنیون کے نزدیک حرام ہی پھر کسکی دوستی یا دشمنی سے اوسکو لکھا ہی **شعر** وعین الرضا عن کل عیب کلیلۃ ٭ ولکن عین السخط تبدی المساویا **قولہ** کسی جگہہ مفید اپنے مطلب کا سمجھکر احادیث رواۃ شیعین سے تمسک کیا ہی اور اوسکے عدم صحت مین کچھہ نہین کہا

جواب یہہ وہی مثل ہی دروغ گویم بر روی تو وان الکذوب لاحافظۃ لہا ہی ابتدا رسالہ مین بصفحہ چہارم حدیث انا من علی وان علیا منی مین گذر چکا کہ اوسکو صاحب تحفہ نے تعلیت شیعی ہونے اجلح کندی راوی کے باطل غیر محتج بہ کہا ہی جسپر آپ نے بڑی دوڑ دہوپ کی تہی اب یہان پھر وہی صدا آئی بے معنی کی معہذا جو ایسے موضع ہون اونکا نشان دو

قولہ حدیث دوم وسوم کو کہ بطریق متعدد کتب سنت وجماعت مین وارد ہین محمد شوکانی قاضی صنعا یمن نے کہ دعوی اجتہاد کا مثل ائمہ اربعہ کے کرتا تہا فوائد مجموعہ مین اون روایات سے لکھا ہی اور بعد تحریر عبارت طویل کے کہتا ہی کہ راوی ضعیف اور ممن یغلو فی الرفض ہین

جواب قاضی ممدوح رحمہ اللہ تعالی نے اجتہادا کسی راوی یا حدیث کو رافضی یا ضعیف نہین کہا

بلکہ کلام متقدمین کو بابت جرح وتعدیل کے نقل کیا چنانچہ حدیث دوم وسوم بلکہ بقیہ احادیث بہا
اسی قسم کی ہین اور جسکی جرح کو راجح پایا اوسکو ترجیح دی حالانکہ تقدیم جرح تعدیل پر نزدیک سبکے
بہی ثابت ہی اور یہہ امر عداوۃ نہین ہو الاجن احادیث کی تصحیح کی ہی اونکے وضع کہدینے مین
کون مانع تہا اور اجتہاد نام استخراج واستنباط جزئیات مسائل کا ہی کلیات وادلہ
شرعیہ سے نہ اسکا کہ جس اوکی چاہا کذاب وضاع شیعی رافضی کہدیا یہہ افادہ آپکے اجتہاد کا
ہی نہ قاضی صاحب کے معہذا قاضی صاحب نے دعوی اجتہاد کا مثل ائمہ اربعہ نہین کیا تالیفات متعددہ
اونکے موجود ہین جہان یہہ دعوی لکہا ہو یا جہان سے نکل سکتا ہو اوسکا نشان دو قولہ یہہ
مقدمہ بعینہ اسکا ہی کہ تحفہ مین احادیث مدح حضرت امیر کو موضوع ومتروک کہا ہی اور علماء
امامیہ نے صحت اوسکی نہایت شرح وبسط سے کتب مشاہیر اہل سنت سے ثابت کردی ہی چنانچہ پہلے
تہوڑا سا لکہا گیا جواب شیخ نے اپنی خودی سے اون احادیث کو ایسا نہین کہا بلکہ
جرح وتعدیل اوسکی وہین اقوال سلف محققین سے نقل کردی کما مر اور جن کتب سے امامیہ
مدعی اثبات ہین وہ سب مجاہیل الاحوال غیر معتبر نا مشتہر ہین چنانچہ جواب الجواب سے واضح ہی
کما سبق لیکن بحکم خوئی بد را بہانہ بسیار آپکو ہر طرح انتہا طعن صاحب تحفہ پر مقصود ہی لگے ہاتہ
لگے قولہ بیان سوم در احادیث ثقلین جواب جو تطویل لاطائل اپنی اس جگہہ کتابت
طرق ثابتہ وواہیہ حدیث مذکور مین کی ہی اہل سنت پر حجت نہین اسلئے کہ مبحوث عنہا دلالت
حدیث علی المدعا ہی نہ نفی واثبات حدیث اگر حدیث ثابت ہوئی اور اوسکو مدعا سے مساس
نہوا تو کیا حاصل کوئی سنی منکر حدیث کا نہین لیکن یہہ کہتے ہین کہ غیر متواتر ہی اور مدعا پر
نص نہین حاصل اوسکا حرف مودت اہل بیت واحترام وعظمت عترت ہی بس چنانکہ مقابلہ قرآن
کرکے ثقلین ہی نیز اسی بات کو چاہتا ہی وقدمر بیانہ فیما مضی قولہ عقل وانصاف والے ذرا
تامل کرکے اس حدیث کو پڑہین کہ حضرت نے بابت تمسک قرآن واہل بیت کے کیا کچہہ
تشدید فرمائی اور عدم ضلالت کو متعلق ساتہہ اقتدا وتمسک انکی کے کیا الخ جواب اندنوں

اہل سنت کا بہی ہی اور اسی پر عمل کرتے ہین دلیل اسکی یہہ ہی کہ سارے عقائد و اعمال و احکام
فقہی اہل سنت کے ماخوذ ہین کتاب اللہ سے جسکو شبہہ ہو وہ کتب عقائد و اصول فقہ کو
قرآن سے ملا دیکہے اور جتنے طریقے سلوک و سیر و احوال و مقامات ارباب باطن ہین وہ سب
مستفاض و مستفاد ہین ائمہ ہدی سے چنانچہ نمونہ اسکا آنے والا ہی فَانْتَظِرُوا اِنِّی مَعَکُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ بخلاف
شیعہ کے کہ انہون نے قرآنکو محرف عثمانی ٹہیرا کر ایکطرف چہوڑ دیا اور عترت کو غائب عن الابصار بنا کر
ایکطرف نکالدیا اور جو ائمہ ماضی تہے اونکے اقوال حقہ کو تقیہ و تورِیہ پر محمول کرکے الگ پہینکدیا اور ثقلین
مین کتاور و حوض کوثر جدا ہونگے جدائی ڈال دی معلوم نہین کل پیغمبر خدا کو کیا مونہہ دکہلائینگے اور
اس گناہ کا کیا عذر بدتر از گناہ لائینگے **قولہ** وائے اون لوگون پر جنہون نے حکم آنحضرتکو طاق نسیان
مین رکہکر طوق تقلید ائمہ مصنوعی امویہ و عباسیہ وغیرہ کا گلے مین ڈالا و یکدست متابعت ائمہ معصومین
سے دست بردار ہوکر کتب فقہ اپنی مین اقوال نعمان و حنبل و مالک و شافعی و ابو یوسف وغیرہ کو لکہہ کر
ائمہ ہدی سے مونہہ پہیرا اور اعتماد فرمان اہل بیت پر کہ وارث دین نبی و عالم کتاب اللہ ہین نکیا **جواب**
ہنوز مصداق اوسکے شیعہ شنیعہ ہین نہ اہل سنت سنیہ و من ادعی فعلیہ البیان اور وجہ عدم اخذ جزئیات
مسائل کی ائمہ ہدی سے اور وجہ اخذ کی ائمہ اربعہ سے یہہ ہی کہ امام نائب نبی کا ہی اور نبی صاحب شریعت
ہی نہ صاحب مذہب اسلئے کہ مذہب نام اوس راہ کا ہی جو بعض امتیون کو فہم شریعت مین کشادہ ہو
اور اپنی عقل سے چند قاعدہ مقرر کرین کہ موافق اوسکے مسائل شرعیہ کو اوسکے ماخذ سے استنباط
کرین اسلئے اوسمین احتمال خطا و صواب کا ہوتا ہی اور جب امام خطا سے معصوم ہو اور حکم نبی کا کہتا ہو
تو انتساب مذہب کا طرف اوسکے معقول نہین اسی سبب سے نسبت مذہب کی طرف حقتعالے و جبرئیل و غیرہ
ملائکہ و انبیا کے کرنا نادانی محض ہی بلکہ فقہائی صحابہ کو کہ بالیقین ابو حنیفہ و شافعی سے افضل ہین صاحب
مذہب نہین جانتے بلکہ اونکے اقوال افعال کو ماخذ فقہ کا اور دلائل احکام کا سمجہتے ہین اور وسائط
وصول علم شرعی کا سبب جانتے ہین اور نیز اتباع فقہائی مذکور کا عین اتباع ائمہ ہدی ہی
اسلئے کہ انہون نے فقہ و مذہب قواعد استنباط کو حضرات ائمہ سے حاصل کیا ہی اور سلسلہ تلمذ کا

الزامنا صرف تک پہنچا ہی پس تبع ائمہ کا نزدیک اہلسنت کے رتبہ پیغمبر و اصحاب کبار کا ہی کہ اتباع انکا
مقصود ہی لیکن انتساب مذہب کا اونکیطرف نہین کرتے شیعہ بہی اگر ذرا انصاف پر آئین تو معلوم کرین
کہ یہہ بہی اتباع اون لوگون کا کرتے ہین جو اپکو منسوب بطرف ائمہ کے کرتے ہین اور دعوی اخذ علم کا
اونسے رکہتے ہین نہ اتباع ائمہ کا بلا واسطہ چنانچہ مسودہ ششم رسالہ سے جہان آپنے فرق ہونی
واخبار ہی لکہا ہی ثابت ہی صرف اتنا فرق ہی کہ متبوع اہلسنت کے اصول عقائد مین مخالف ائمہ ہدی
نہ تہے اور ائمہ نے اونکے حقمین بشارات دئے ہین کما فی کتب الامامیہ کالاحقاق و منہج الحق و
منہج الکرامۃ بخلاف متبوعان شیعہ کے جیسے ہشامین و احول طاق و ابن اعین وغیرہم کہ اصول
عقائد مین صریح مخالف ائمہ ہدی ہین اور ائمہ نے اونسی بیزاری کی ہی اور اونکے بطلان عقائد پر
گواہی دی اور کذاب اور مفتری لقب بخشا بلکہ محافل سے نکالدیا کما مر ممنوع مجہ فیما سبق قولہ
اس حدیث قطعی سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم نے مقدمات دینی و احکام شرعی ہین ہکو حوالہ ان دونو کی
کیا ہی پس جو کوئی تمسک کرے وہ مہدی و ہادی ہی اور جو کوئی مخالف ثقلین کرے گمراہ و
بے دین ہو جواب حقیقت الامر یہہ ہی کہ منصب امام کا اصلاح کرنا عالم کا اور دور کرنا فساد کا ہی
پس جس فن مین قصور پاوے اوسکی تکمیل کرے اور جو روش مطلب پر ہوا اوسکو بحالہ چہوڑے
یا تحصیل حاصل یا اہمال ضروریات لازم ناوے سو حضرات ائمہ نے اپنے زمانے مین اہم مہمات
مقدمہ سلوک و طریقت کو قرار دیا اور مقدمہ شریعت کو ذمہ اصحاب راشدین پر حوالہ کیا اور خود
متوجہ طرف عبادات و ریاضات و تہذیب باطن کے ہوئے اور ہمت کو تعیین اذکار و اوراد و تعلیم عہد و صلوات
و تہذیب اخلاق اور القاء فوائد سلوک بر طلبہ و ارشاد طریق اخذ حقائق و معارف از کلام خدا و رسول
وغیرہ مین مصروف کیا اور بسبب غلبہ وجد و حب خلوت کے التفات طرف استنباط مسائل اجتہادیہ کے
کم فرمایا اسی سبب سے دقائق علم طریقت و غوامض حقیقت و معرفت اون سے بکثرت منقول ہین
اور سارے سلسلے ولایت اہلسنت کے انہین کی ذوات عالیات مین منحصر ہین حدیث ثقلین بہی اسیواسطے
مشیر ہی اسلئے کہ کتاب اللہ واسطے ظاہر شریعت کے کافی ہی اور علم لغت و اصول جسکا تعلق ہی

شقلی سے ہی اعانت فہم شریعت مین کافی ہی اوسمین حاجت ارشاد کسی امام کی نہین جو جنکو محتاج تعلیم
امام ہی وہ دقائق سلوک طریقت ہین کہ کتاب اللہ سے صراحۃً مفہوم نہین ہوتے اسلیئے ائمہ ہدی
نے اوس سے قطع نظر فرما کر ساری ہمت مصروف مبارک کی اور امر اول کو بطریق اجمال تفکر کے عقل
و علم مجتہدین کے چھوڑا لہذا باجماع شیعہ و سنی کوئی کتاب کسی امام نے تصنیف نہین کی اور نہ کسی علم کے
اصول و فروع کو مدون کیا کہ بسبب اوس تدوین و کتاب کے استغنا حاصل ہو بلکہ روایات و احکام صحاح
ائمہ منتشر تھے اور قواعد استنباط مخفی و مستور تو ناگزیر ہی کہ ایک شخص ایسا ہو کہ اون سب روایا تکو
جمع کرے اور قواعد کو تتبع کر کے علیحدہ علیحدہ لکھے اور بنیاد رسم آئین اجتہاد ڈالے بنا برعلی ہذا
ثابت ہی کہ جسطرح نسبت مذہب کی طرف کسی امام کے بے معنی ہی اسیطرح اتباع امام کا بے واسطہ
غیر مجتہد کو نا ممکن لہذا مقلد کو اتباع شریعت مین بے توسط اہل اجتہاد کے چارہ نہین اور شیعہ اگرچہ
اول وہلہ مین دعوی اتباع ائمہ ہی کا کر بیٹھتے ہین لیکن مسائل غیر منصوص مین متبوع حقیقی اپنا
مجتہدین طائفہ کو مثل ابن عقیل و غضائری و مرتضی و شیخ شہید وغیرہ کو ٹھیرا لیتے ہین اور انکے
اقوال پر فتوی دیتے ہین اگرچہ مخالف روایات صحیحہ اخباریہ ہوں اور جب تقلید مجتہد کی باوجود مخالفت
بعض روایات ائمہ کے انکے نزدیک بھی جائز ہی اور رافع اتباع ائمہ سے نہین پس اہل سنت کو اتباع
ابو حنیفہ و شافعی مین کیا گناہ لازم آتا ہی غایۃ ما فی الباب یہہ کہ بعض اقوال انکے بھی مثل اقوال مجتہدین
شیعہ کے مخالف بعض روایات ائمہ ہدی ہوں حالانکہ فی الواقع یہہ روایات و مخالفت باوجود اتفاق
و اتحاد اصول و عقائد کے ضار نہین اور حیز اتباع سے باہر نہین لاتے جسطرح محمد بن حسن شیبانی
و قاضی ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ ہین اور بعض جگہہ اونکی مخالفت کرتے ہین اسیطرح جمیع مذاہب مین
مخالفت جزئی موجب ضرر نہین ہوتی اور نہ سبب لعن و طعن جب یہہ مقدمہ تحفہ ممہد ہو گیا تو اب یہہ
بات ٹھیری کہ اتباع شافعی و ابو حنیفہ وغیرہ عین اتباع ائمہ ہدی ہی اور تمسک ثقلین بھی ہی
جو اہل سنت سے بن پڑا جسنے اسکے خلاف سمجھا قصور فہم سے سمجھا **قولہ** بیان چہارم در
حدیث سفینہ **جواب** اس بیان مین آپنے حدیث مذکور کو روایت حاکم و احمد و سیوطی و ابن مغازلی

و مسند فردوس و مودات سید علی ہمدانی سے لکھا ہی سو روایت حاکم میں لفظ مثل باب
حطہ یعنی اسقدر نہیں ہی اصل روایت پر اور ابن مغازلی شیعی ہی یا سنی کذا فی رسالۃ المکاتیب اور
روایت فردوس و مودات موضوع مفتری غیر ثابت ہی علماء شافعیہ کے کتب میں کہیں اتا پتا بھی
مودات کا نہیں اور روایت ابوذر اگر ثابت ہو تو بھی اوسکو مدعاے شیعہ سے مساس نہیں اسلیے کہ
حاصل اس حدیث کا اسیقدر ہی کہ فلاح نجات دوستی اہل بیت میں ہی اور یہ بات کہ انسے تمسک
سو یہ بات بحمد اللہ تعالی خاص نصیب اہل سنت ہی کہ یہ سب اہل بیت کو محبوب و مقتدا جانتے ہیں اور
لا نفرق بین احد منہم کہتے ہیں بخلاف شیعہ کے کہ بحکم نؤمن ببعض ونکفر ببعض سوا ائمہ اثنا عشر
کے سبکو کافر مرتد خارج ایمان سے جانتے ہیں کما اثبتناہ فیما مضی تو اہل سنت بمقابلہ تسلیم کریں گے
جسطرح آنحضرت نے یہ فرمایا ہی اہل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق اسیطرح
یہ بھی فرمایا ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور یہ حدیث نزدیک شیعہ کے بھی ثابت ہی
کما مر سابقا فیما سبق اس سے ثابت ہوا کہ جسطرح سفر ظاہر دریا کا بدون ناؤ کے محال ہی اسیطرح بدون
مقصد تک بدون مراعات نجوم کے محال ہی اور جسطرح فقط رعایت تاروں کی بدون ناؤ کے
بے سود ہی اسیطرح ناؤ بے تاروں کے معرض تلف میں ہی قال تعالی وعلامات وبالنجم ہم یہتدون
پس تشبیہ دینے آنحضرت نے اہلبیت کو سفینہ سے اور اصحاب کو نجوم سے یہ اشارت ہی کہ طریقت کو
اہل بیت سے حاصل کرو اور شریعت کو صحابہ سے یہ نکتہ نہایت عمیق از افادات مولانا محمد یعقوب بنانی
رحمہ اللہ تعالی ہی اسمیں ادنی تامل سے معنی حدیث کے بخوبی منحل ہو جاتے ہیں **قولہ** بیان نہم
حدیث دوازدہ خلیفہ **جواب** یہ حدیث نزدیک اہل سنت کے ثابت ہی بطرق متعددہ بالفاظ مختلفہ
از انجملہ روایت صحیحین متفق علیہ ہی اور روایات سیوطی و ابن عدی ضعیف اور روایات مودات موضوع
و مفتری معلوم نزدیک اہل سنت کے مراد خلفاء اثنا عشر سے موافق مختار توربشتی و قاضی عیاض و
شیخ عبد الحق دہلوی و امام نووی شارح مسلم وغیرہم قدس اللہ سرہم خلفاء متسلطین مقیم دین ہیں
کہ صاحب تسلط عام و منفذ احکام شرع ہوں روی زمین پر اور والی خلافت نبوت ہوں استحقاقا

حدیث دوازدہ خلیفہ

باتفاق متغلب متصرف باشقاق اور ہونا انکا علی سبیل الاتصال لازم نہین بلکہ اتمام اس عدد کا وقت ظہور خلافت راشدہ سے قریب قیام ساعت تک چاہئے چنانچہ منجملہ انکے بعضے ظاہر ہوئے جیسے خلفاء اربعہ و حضرت امام حسن مجتبی و عمر بن عبد العزیز اور باقی ہوویںگے اکثر طرق حدیث موید اس اراوہ کے ہین جسطرح صحیح مسلم و فتح الباری وغیرہ سے معلوم و ثابت ہوتا ہی حسب ازالۃ الغین نے لکھا ہی کہ باتفاق روایات فریقین زمانہ ان بارہ خلیفہ کا قیامت تک پہنچیگا پس ترتیب وجوہ و بیان اسامی اونکے ذمہ اہل سنت پر غیر لازم ہی کہ ہنوز قیامت کو مہلت دراز ہی انتہی اور صدر حدیث قرینہ جلی ہی اس امر پر کہ مراد خلفاء سے صاحب الامر و الاحکام ہین لاغیر چنانچہ لفظ لا یزال ہذا الدین عزیزا منیعا الی اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش سے ظاہر ہی اور یہی حق ہی اسلیے کہ دین محمدی عہد خلفاء راشدین مین ہمیشہ عزیز و منیع رہا بخلاف ائمہ ہی کے کہ انکے عہد مین ایسا ضعیف و ذلیل ہوا کہ خود ائمہ کو ضرورت تقیہ کی درپیش ہوئی حتی کہ جو ائمہ ملقب بحجت و قائم و صاحب الامر ہین وہ ہنوز غار سامرا مین مستور ہین اس اثنا مین اگرچہ لسبال ہزار تحجیر عہد دولت صفویہ مین غبار تشیع حضیض خاک سے اوج فلک الافلاک تک پہنچا اور سرزمین ایران کلاب علی و خنازیر ائمہ سے پر ہوگئی لیکن جناب مہدی ہادی نے حال زار اہل رفض پر رحم نفرمایا اور اہل اسلام سے انتقام نلیا اور راضی بخروج نہوے پس زمانہ انکا مصداق ان احادیث کا نہوا علاوہ اسکے طرق حدیث مذکور مین ہر جگہہ لفظ خلیفہ و امیر و رجل و کلہم من قریش ہی نہ لفظ امام و من بنی ہاشم اور ائمہ باتفاق فریقین بلفظ امراء و رجال و خلفاء یاد نہین کیے جاتے اور کلہم من قریش بہی عام ہی بنی ہاشم وغیرہ سے تو چاہیے کہ مصداق ان حدیثون کے وہ لوگ ہون جو خلیفہ کہلاتے تھے اور قریش تھے گو بنی ہاشم نہون نہ وہ جو امام کہلاتے ہین اور اونکے ہاتھ سے کوئی کام تنفیذ احکام شرع کا وجود مین نہ آیا اور یہہ نہین مگر خلفاء راشدین یا بعض امراء بنی امیہ و بنی عباس حتی کہ امامیہ بہی اونکو بلفظ خلفاء تعبیر کرتے ہین چنانچہ آپنے بہی اسی رسالہ مین کئی جگہہ بلفظ خلفاء بنی امیہ و خلفاء عباسیہ تعبیر کیا ہی معہذا

اہل سنت وجماعت تعین خلفاء اثنا عشر مین مختلف ومتوقف ہین سو یہہ اختلاف مضر مقصود
نہین اسلئے کہ اختلاف فرق شیعہ کا تعین امام مین بعد جناب مرتضی کے بدتر ہی توقف اہل سنت
سے کہ بعضے پانچ اور بعضے سات اور بعضی آٹھہ اور بعضے بارہ اور بعضے تیرہ کہتے ہین اور جو
بارہ پر قانع ہین وہ بہی اخوان ائمہ سے انکار امامت نقل کرتے ہین جسطرح انکار زید شہید کا
امامت محمد باقر سے اور تنازع کرنا محمد بن حنیفہ کا امام زین العابدین سے بابت امامت کے
یہان تک کہ حجر اسود نے فیصلہ کیا بنا بر علی ہذا اہل سنت موقع طعن نہین اور امامت ائمہ
کی خلافت مذکور نہین بلکہ یہہ امامت بمعنی پیشوائی ہی **قولہ** بیان ششم در منصب خلافت جواب
ثبوت غصب کا موقوف ہی دو امر پر ایک یہہ کہ وصیت ونص نبوی خلیفہ بلافصل ہونے
مرتضی علی پر کتب صحیحہ اہل سنت سے ثابت ہو ورنہ خرط القتاد دوسرے رغبت کرنا ابوبکر وعمر
وغیرہ کا خلافت مین اور یہہ بہی غیر ثابت ہی اسلئے کہ کتب امامیہ سے بے رغبتی بلکہ کنارہ
جوئی ابوبکر کی تقا بخلافت سے ثابت ہی خواجہ نصیر طوسی نے تجرید العقائد مین لکہا ہی کہ ابوبکر
نے کہا لست بخیرکم وعلی فیکم اسیطرح ملا عبد اللہ مشہدی قائل ہی ساتہہ کمال زہد شیخین
کے زخارف دنیا مین اور جواب امر اول کا سابق گذر چکا ہی **قولہ** یہہ قصہ پر غصہ کتب سیرمین
بشرح وبسط مسطور ہی یہان لب لباب اوسکا مختصر ذکر کیا ہی **جواب** یہہ لب لباب کتب
شیعہ سے منقول ہی اہل سنت پر حجت نہین معہذا اس سے ثابت ہی کہ خلافت ابوبکر کی
باجماع مہاجرین وانصار ہوئی اگرچہ بعد رد وبدل بسیار ہوا اور یہی دلیل عدم غصب کے
ہی ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است **قولہ** شیخین لشکر اسامہ سے جدا ہو کر سقیفہ بنی
ساعدہ مین مجلس آرا ہوئے **جواب** جس صورت مین کہ روایت حق الیقین ملا باقر مجلسی سے
رجوع کرنا خود اسامہ کا شدت مرض نبوی کو سنکر ثابت ہوا تو مراجعت شیخین کی کیون کر
تخلف ٹھیری اسلئے کسی فرقہ اسلام نے عتاب نبوی کو ابوبکر وغیرہ پر بابت اس
رجوع کے نقل نہین کیا اور نکلنا شیخین کا ہمراہ لشکر اسامہ کے اور رجوع کرنا اونکے

طعن بیان خلافت

ذکر تخلف از جیش اسامہ

ثابت ہے مسلم فریقین ہی خصوصًا اوسوقت کہ اسامہ نے خود بیعت ابوبکر سے کی اور ان بیعتین مین امامیہ نے جبر واکراہ بیان نہین کیا ہی **قولہ** الا سعد بن عبادہ نے بیعت نہین کی اور تا شہادت ملتفت نہوئے **جواب** صواعق محرقہ و منتہی الکلام مین دیکہو لوکہ بیعت کرنا سعد کا ابوبکر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہی وقد سبق الکلام فیہ **قولہ** بخاری و مسلم وغیرہ مین ذکر توقف بیعت جناب امیر کا صاف لکہا ہی **جواب** جہان یہہ لکہا ہی وہان عذر توقف بہی لکہا ہی اوسکو کیون آپنے ذکر نکیا اور لاتقربوا الصّلوٰۃ پر عمل کیا حالانکہ توقف بیعت اگر ثابت ہو توبہی قادح صحت خلافت مین نہین کہ للاکثر حکم الکل **قولہ** روایات ائمہ سے ثابت ہی کہ جناب امیر نے سوائے آنحضرت صلعم کے کسی سے بیعت نہین کی اگر جناب امیر بیعت کرتے تو منازعت نہوتی امر دین مین جناب امیر سے تساہل توقف بے معنی ہی اور سنی جو کہتے ہین کہ دوسرے دن اکیلے آکر ابوبکر سے بیعت کی محض دروغ ہی **جواب** اگر یہہ بات ثابت ہو تو شیعہ کو بڑی مشکل پڑیگی اسلئے کہ ابن میثم بحرانی نے شرح نہج البلاغۃ مین بذیل ذکر خطبۂ شقشقیہ لکہا ہی کہ اکثر امامیہ اسطرف گئے ہین کہ جناب امیر نے ہرگز خلیفہ اول سے بیعت نہین کی طوعًا نہ کرہًا پس یہان سے اسبات پر حکم کر سکتے ہین کہ جناب امیر مثل امام حسین کے زنہار معتقد تقیہ کے نتہے یا قائل ہون اسبات کے کہ اہل بیت پر اوسوقت کچہہ ظلم و ستم واقع نہین ہوا ورنہ مظلوم حضرت امیر تہا اور یہان سے اکثر مطاعن برہم ہو گئے انتہی حالانکہ تارک تقیہ مثل تارک الصلوٰۃ ہی بلکہ بدتر ہی حتی کہ بتصریح بعضے امامیہ جناب امیر اپنے عہد خلافت مین بہی تقیہ کرتے رہے اور قدرت تلاوت مصحف مرتضوی کی نپائی اسصورت مین دیکہئے کہ وجہ دفع اس تعارض کی کیا ہوگی **قولہ** متواتر انکار بیعت سے اور اظہار تلف حق خود حسنین نے لکہا ہی **جواب** پاسخ اسکا بجز تلاوت کریمہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور کچہہ نہین ہو سکتا اور نیز معلوم نہین ہوتا کہ متواتر آپکے اصطلاح جدید مین کسکو کہتے ہین کہ ہر جگہہ آپ متواتر لکہتے ہین **قولہ** خطبۂ شقشقیہ جناب امیر سے حال ثلثہ و غصب خلافت کا ظاہر ہی کہ آیندہ مفصل کہا جاویگا **جواب** اگر یہہ خطبہ کلام مرتضوی سے بطور شیعہ ثابت بہی ہو جاوے تو کیا اہل سنت پر حجت ہی کہ کچہہ انکے مسلمات سے نہین و الزام خصم بدون مسلمات خصم ممکن نہین

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

حالانکہ امامیہ کے پاس نفس الامر مین کوئی دلیل واسطے صحت اس خطبہ کے موجود نہین خود شارحین
نہج البلاغۃ نے رُوات خطبہ مذکورہ کو ضعیف کہا ہی اور خطبہ کو احاد مین ٹھیرایا ہی چنانچہ موضوع
ومفتری ہونا اسکا جناب امیر پر بادلہ عقلیہ ونقلیہ کلام قدرت ناظرین پر مانند مہر نیم روز کے
روشن ہی سعد لک بنجو اشقر کا شو وعی توکرنا سکے ای رہ سچا نہین جہوٹا ہی سہی پس ہمکو سوز
شوق خطبہ شقشقیہ روز افزون رہا اور یہہ وعدہ بہی مثل اور مواعید عرقوب کے قرین الیفا نہوا اور وجہ
مزید اشتیاق اسکی یہہ تہی کہ عبارت معجز بلاغت اوسکی سُنا ہی کہ بہتر نظم قرآنی سے ہی چنانچہ کتاب طراف
عبد المحمود اثنا عشری سے واضح ہوتا ہی وہی ہذا ومن اعجب خصائص ان القرآن احتاجت الناس فی
فصاحتہ وبلغت فصاحۃ علی بن ابیطالب الی انہا تفق علیہا عند حاجدی فصاحۃ القرآن وغیرہم
من سائر الناس انتہی مقام الضرورۃ **قولہ** بقول ائمہ ۲ صفر وفات شریف ہوئی اور اہل سنت مین
مشتبہ ہی غرہ سے لغایت بارہوین ربیع الاول تختلف کہا ہی **جواب** کلینی نے کافی مین باب مولد
النبی ووفات مین لکہا ہی کہ تولد آنحضرت کا بارہوین ربیع الاول کو ہوا ہی اور وفات بہی بارہوین کو روز
دو شنبہ ہوئی ہی اور صاحب حیات القلوب مع عباسی نے وفات اٹھائیسوین صفر اور بہی اٹھارہوین ربیع
الاول کو لکہی ہی تو یہہ اشتباہ شیعہ مین بہی ہوا نہ تنہا سنیون مین حالانکہ روایت اصح نزدیک اہل سنت
کے واسطے ولادت ووفات کے دوازدہم ربیع الاول یوم الاثنین ہی فقط **قولہ** اول وقت کوچ
کے واسطے ثانی سے ثالث کے ہاتہ سے وصیت نامہ مشعر ولیعہدی کا لکہوایا ثانی نے دم شمار الخ
جواب یہہ تمام روایات موضوع مفتری ہین ہرگز کتب اہلسنت مین اوسکا نشان نہین ومن ادعی
فعلیہ البیان لیکن صرف اسقدر ثابت ہی کہ اول نے ثانی کو واسطے خلافت کے متعین کیا اور اسمین
کوئی وجہ طعن کی ظاہر نہین اگر بیان کرو تو جواب دیا جاوے اور لکہوانا وصیت نامہ کا اور وصیت
کرنا عمر کا وقت انتقال کے ابوطلحہ انصاری کو واسطے قتل جبہ تحفص کے اور کیفیت بیعت عثمان کے
الی غیر ذلک مجموع لیس بشی ولا اصل لہ ہی لا بارک اللہ فی واضعہا اور اسی وجہ سے آپنے اس جگہہ نام
کتب کے اگرچہ حسب عادت الطریق فرض ہون نلیئے ہرچند بفضلہ تعالی بنا بر صدق معاملہ درستی

تاریخ ولادت ووفات نبوی

ذکر وصیت نامہ خلافت عمر

کفار سامی آج تک کبہی کوئی روایت مطابق منقول عنہ باوجود اسم نویسی کتب بہی نہین ہوئی ہیچ ہی
شعر خلاف پیمبر کسے رہ گزیدہ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید قولہ حال ثلثہ و کیفیت غصب خلافت رسالہ
سرّ من رای مین صاف و مفصل ہمنے لکہی ہی جواب یہہ رسالہ ابہی تک دیکہنے مین نہین آیا مثل صاحب
سرّ من رای غیبت کبری مین ہی معہذا جو کیفیت اوسمین لکہی ہوگی وہ بہی اسی قبیل سے ہوگی کذا البعرۃ
تدل علی البعیر ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا قولہ بیان ساتوان بیعت نکرنے مین جناب امیر
علیہ السلام کے اور طلب کرنیمین اپنے حق کے واسطے اتمام حجت کے جواب جو بیان آپنے اسجگہہ کیا ہی
مجموع تواریخ شیعہ سے منقول ہی اور روایات شیعی سنی پر حجت نہین علی الخصوص جو روایت و حدیث
اخبار و قصص مین مخالف نصوص ثابتہ ہو وہ موضوع ہوتی ہی کما ہو المقرر عند المحدثین اور سابق گذر
چکا کہ اخراجات تواریخ پر فریقین اعتماد نہین کرتے پھر ہر جگہہ تمسک اباطیل سے کرکے الزام اہلسنت
چاہنا نہایت بے شرمی ہی قولہ عمار بن یاسر و ابوذر غفاری و سلمان فارسی و مقداد و صہیب
و عباس و جابر بن عبد اللہ و ابی بن کعب و حذیفہ و ابو ایوب و سہیل بن حنیف و ابو الہیثم و خزیمہ بن ثابت
و ابو الطفیل و سعد بن عبادہ و ابو سعید خدری و بریدہ اسلمی وغیرہ کہ ہمراہ حضرت امیر کے تہے علانیہ
کہتے تہے کہ ای فلان و فلان کتنے جلدی تم حکم خدا و رسول سے پہر گئے الخ جواب یہہ چند
صحابی قریب پندرہ سولہ نام کے جو آپنے لکہے ہین اظہار کرنا انکا نص غدیر وغیرہ کو اصل مین
طبرسی نے احتجاج مین ذکر کیا ہی سو روایت تشیعی صالح احتجاج سنی پر باقرار مومن جالسی وغیرہ
نہین معہذا اس احتجاج مین بطور شیعہ دو خدشے ہین ایک یہہ کہ مومن ہونا اسقدر صحابہ کا حسب
تصریح اکابر امامیہ غیر صحیح ہی اسلیئے کہ مجالس المومنین مین امام محمد باقر سے نقل کیا ہی کہ سب مشاہیر
صحابہ مرتد ہوگئے مگر تین نفر کہ سلمان و ابوذر و مقداد ہین اور عمار بن یاسر سے کچہہ انحراف عن
الحق اور تردد ظاہر ہوا تہا لیکن پہر رجوع طرف حق کے کیا انتہی اور کلینی نے روضہ مین ابی جعفر سے
روایت کی ہی کہ مرتد ہوئے لوگ بعد نبی علیہ السلام کے مگر تین آدمی مقداد و ابوذر و سلمان
اور ابن مطہر حلی نے خلاصۃ الاقوال مین لکہا ہی کہ ابو جعفر نے کہا الخ اور سیر لوگ تیسے پوچہا کہ عمار کیسے ہین

فرمایا عدول کیا پھر رجوع کیا پھر فرمایا کہ اگر تو چاہے ایسے شخص کو جسمین شک نے راہ نہین پائی
اور رد عمل نہین ہوئی اوسمین کوئی چیز تو وہ مقداد ہی طبرسی نے خود احتجاج مین بیان کیا ہی کہ مرتد ہوئے
لوگ بعد آنحضرت کے بمنزلہ گوسالہ پرستون کے تھے اور سبب اس ارتداد کا اخفاء نص ہی تو ترک عمل فرض
یہہ ہی کہ بعد التحقیق یہہ دو چار بھی مومن نہین ٹھیرتے چنانکہ ضعیف الایمان ہونا ابوذر غفاری کا
بحار مجلسی حیات القلوب سے ثابت ہی اور سلمان فارسی ناکث عہد نبوی تھے اور عمار زیادہ
برس تک مرتد رہے پس اگر فرض کیا جاوے کہ بتحقیق سید مرتضی در تبصرة العوام کہ اوسمین لکھا ہی
کہ چودہ صحابی رافضی تھے اونہون نے ہرگز بطیب خاطر ابوبکر سے بیعت نہین کی جب نوبت ضربہ
وشلاق کی پہنچی اور عنف وخشونت حد سے گذر گئی اوسوقت متوجہ طرف ابوبکر کے ہوئے الخ یہہ لوگ
مظہر نص تھے تو انہین لوگون سے کتب اہل سنت مین بھی احادیث واخبار کثیرہ صحیحہ مروی ہین پس
جسطرح انکے قول پر اسجگہہ اعتماد ہی اوسیطرح ہر جگہہ چاہیے ورنہ ترجیح بلا مرجح ہوگی لیکن یہہ اعتماد
کیونکر کرین اسلیئے کہ غرض انکی شیعی ٹہیرانے مین صرف اثبات قدامت تشیع مستحدث ہی نہ اور کچہہ
ہو کما تری دوسرا خدشہ یہہ ہی کہ آپکے بیان سے بلکہ جمیع شیعہ کی تحریر سے واضح ہی کہ ان ہر
وقت انعقاد خلافت کے استدلال واحتجاج کل نے صرف نص غدیر سے کیا اور کوئی دلیل بیان کی کتاب
سے اور نہ سنت رسول اللہ سے اور اس سے ثابت ہوا کہ بہت عمدہ حجت خلافت بلافصل مرتضوی کی ہی
قصہ غدیر ہی اور باقی ادلہ ساختہ وپرداختہ مقلدان شیاطین الانس والجن مثل شیطان الطاق وہشام الکلبی
ہین چنانچہ اسی جگہہ سے سبحان علی نے اپنے مکتوبات مین لکھا ہی کہ ہرگاہ در جواب حدیث من کنت مولاہ
کہ دلالتش از اجلائی بدیہیات است سکوت نکردند بر دیگر روایات کہ ہمسلک اینہا کجا کی سکوت سے ورنہ
انتہی ملخصا اور حال اس دلیل کا سابق سطور مین راز رین ہوچکا ہی کہ یہہ حجت اوہن من بیت العنکبوت
واخف من ورق التوت ہی فتم الدست وحصل المطلوب علاوہ اسکے کلینی نوری وطبرسی وغیرہ
قائل ہین ساتہہ اخفاء نص کے بنا بر تقیہ کما مجی حالہ اور نیز تکذیب کرنا صحابہ کا نص علی کو جائز
اظہار سولہ سترہ آدمی کے مخالف درایت عقل ہی اسلیئے کہ انصار کو توقع خلافت کی اپنے گروہ

مین قوتی تہی اور یہہ لوگ بڑے شجاع تہے چاہتے تہے کہ سعد بن عبادہ انہین امیر ہون چنانچہ بیان
تشہم مین آپنے لکہا ہی کہ انصار اونکو باوجودیکہ بیمار پڑے تہے سقیفہ مین اوٹہا لائے الی قولکم الضار
نے کہا منا امیر و منکم امیر انتہی لیکن جناب ابوبکر نے یہہ حدیث صحیح متفق علیہ شیعہ و سنی کذا فی عماد الاسلام
للمولوی دلدار علی وغیرہ من کتب الحدیث الائمۃ من قریش سنائی سبکے سب چپ ہوگئے اور صدیق سے
بیعت کی لیس اگر حضرت امیر بہی مع معتدہ صحابہ کے مثلا اظہار نص غدیر کا کرتے اور وصیت
نبوی یاد دلاتے ممکن تہا کہ یہہ لوگ انکا صریح کرتے اور دو مہینے کئی دن مین اوسکو بہول
جاتے اور باوجود تذکیر یاد نکرتے اور دیدہ و دانستہ بیعت مرتضوی سے متقاعد ہوتے خصوصا اصحاب
سعد بن عبادہ کہ رشتہ دار بنی ہاشم تہے اور کسیطرح کی عداوت حضرت امیر سے نرکہتے تہے
بعد ثبوت النص والزام دہی بنی ہاشم اور محال یاس کے ملنے ریاست سے ضرور دعوی ابوبکر کو فاسد کرتے حالانکہ
سوائے عمر و ابو عبیدہ کے کوئی اعوان ابوبکر مین نہ تہا کذا فی کشف الغمۃ وغیرہا عقل سلیم ہرگز اسکو
قبول نکریگی کہ یہہ سب لوگ وقت ایسی مخاصمت عظیمہ او مقدمہ عمدہ کے ایک مرد ضعیف کے
اعوان کے بات قبول کرلین اور قول بنی ہاشم و اعوان مرتضی کو باوجود یاد دہی نص قاطع
جلی و کثرت عدد و عُدد بنی ہاشم و عدم مبالات حیدریہ کے نہ پذیرا نکرین اور جناب امیر جن سے امر
دین مین بقول آپکے مسامحہ و توقف کچہہ معنی نہین رکہتا انتہی متوقف و متساہل ہون خصوصا اوس وقت
کہ عثمان و عبد الرحمن وغیرہ کہ مع بنی امیہ و بنی زہرہ کے خلیفہ ہونے ابوبکر کے حصول ریاست سے
نا امید ہوگئے تہے چاہیے تہا کہ اعانت مرتضوی کرتے حالانکہ اونہون نے بہی دم نہ مارا
اس سے ثابت ہوا کہ وجود نص و اظہار نص مع لوازمہ غیر واقع ہین و الا جناب امیر وقت بغی معاویہ کے بہی
اس نص ناطق سے الزام دیتے حالانکہ اوسوقت موقع احتجاج مین صرف یہی لکہا کہ بایعنی الذین
بایعوا ابا بکر و عمر الخ کذا فی نہج البلاغۃ اور فرمایا انما الشوری للمہاجرین و الانصار فان اجتمعوا
علی رجل و سموہ اماما کان للہ رضیا الخ کذا فی نہج البلاغۃ اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ
اہل سقیفہ کا حجت ہی جسکو وہ امام بنا دین وہی اللہ کے نزدیک بہی امام ہی جیسے ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ **قولہ** میت ہی کہ جنازۂ خیر البشر پر حاضر ہوئے **جواب** اگرچہ مجموع یہہ روایت
باطل موضوع ہی لیکن تاہم یہہ جملہ مخالف تصریح اہل سنت ہی اسلئے کہ حضور صحابہ مہاجرین
وانصار کا جنازہ حضرت خاتم المرسلین پر بلاخلاف بالاتفاق ثابت ہی خاصتہ شیخین کا چنانچہ سلّا
سیف وتبصرہ ومنتہی وغیرہ سے بروایت شیعہ ظاہر ہی پس انکار اسکا مکابرہ بحت وعناد صرف
ہی **قولہ** واللہ اگر عہد ساتہہ رسول خدا کے ہوتا دیکھتے کہ ساتہہ اس جمع قلیل کے کیا دکھلاتا
جواب یہی جملہ مرتضوی باوجود عدم ثبوت عہد دلیل صحت خلافت ابوبکر ہی کیونکہ مشعر ہی اسپر
کہ وصیت وعہد نبوی مجبر تہا انکی خلافت اور اونکے عصبر سے علمای امامیہ نے لکہا ہی کہ عباس عم نبی نے
مرتضی علی کو ترغیب دی خلافت پر لیکن وہ ہرگز رغبت نکی کذا فی علل الشرائع اسیطرح ابو
سفیان فوج کشی اپنے ذمہ پر لیتے تھے حضرت امیر نے نمانا اسیطرح جناب امیر بعد شہادت
عثمان خلافت کو قبول نکرتے تھے چنانچہ نہج البلاغہ میں ہی انا لکم وزیر خیر لکم منی امیرا
پس اگر دربارہ خلافت کوئی وصیت نبوی ہوتی تو وجہ انکار کی خلافت سے کیا تہی کہ امیری چہوڑکر
وزیری چاہتے اس سے معلوم ہوا کہ خلافت ابوبکر حق ہی اور عہد نبوی اور دعوی نص واسطے
جناب امیر کے ناحق **قولہ** دلائل النبوۃ وخلاصۃ المقال میں لکہا ہی کہ محمد بن ابی بکر وعبد اللہ بن
عمر آپسمین دوست تھے الی آخر القصہ **جواب** حاصل اس قصہ کا یہہ ہی کہ ان دونوں صاحبوں نے
اپنے اپنے والد ماجد کو نص غدیر وغیرہ یاد دلاکر قائل کیا اور حقیت مرتضوی ثابت کی اور
اور ابوبکر وعمر نادم لاجواب ہوئے سو یہہ قصہ اگرچہ بتحریف عبارت آپنے تحفۃ الشیعہ سے سرقہ کیا
ہی لیکن نسبت اوسکی طرف دلائل النبوۃ کے اگر تالیف بیہقی مراد ہی تو صریح افترا ہی ہرگز اوسمین
اسکا تا پتا نہیں والبیان علی المدعی اور کتاب خلاصۃ المقال مجہول الحال ہی اور روایت کسی
ایسی کتاب سے جائز نہیں کما مر فیما سبق اور یہہ قصہ بعینہٖ ایسا ہی جسطرح شیعہ کہتے ہیں کہ ایک
کالی لونڈی نے ہارون رشید کے سامنے دلیل قطعی سے حقیت تشیع کی ثابت کردی
اور کسی کو جواب نہ آیا یا حلیمہ سعدیہ مرضعہ آنحضرت صلعم نے سامنے حجاج بن یوسف کے تفضیل

جنازۂ حضرت

قصۂ محمد بن ابی بکر و ابن عمر

علی الشیخین واضح کردی اگرچہ زمانہ ان دونوکا واحد نہین یعنی حلیمہ وحجاج کا چنانچہ یہہ دونو آئین بابکاہ تحفہ اثناعشریہ مرقوم ہین اسیطرح یہہ کہانی بہی ہی اگر جواب وسوال مذکور مین کوئی ادنی تامل کرے معلوم کرلے کہ

فرزینہ بلامریۃ یہی خصوصا یہہ فقرہ حجت نافرمانی من نہیت وان جاہد اک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما انتہی عجائب استدلالات سے ہی اسلیئے کہ شیخین نے محمد وعبد اللہ پر کب بابت اپنے بیعت کے اکراہ وجبر کیا جسپر یہہ حجت نافرمانی ہیش کی اسبات کو کتب اہل سنت سے ضرور ثابت کرنا چاہیئے اور ترک بیعت مرتضوی اور قبول بیعت شیخین مین کونسا شرک لازم آتا تہا جسپر یہہ دہوم دہام مچائی سمی شرک کو بوجہنا اور دلیل کو لنظم کرنا کام روافض کا ہی وبس ع اندرین باغ چپ کلاکو بکارست مگس پس اسیطرح معنی اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منہما خوب اپنے بوجہے کہ سعد سے بیعت کر کے توڑی پہر دوسری بیعت ابوبکر سے جوڑی حالانکہ ہنوز اثبات بیعت سعد مین آپکو بہت در پیش لاحق ہوگا اور مطلب بنائے نہ بنے گا چہ جائے معانی حدیث کے فقدبر کتب امامیہ شاہد ہین کہ خلافت ابوبکر کی بصلاح وتجویز اصحاب ہوئی تہی قریش وانصار سقیفہ بنی سعد مین فراہم ہوے اور تنازع کیا ہر قوم چاہتی تہی کہ خلیفہ ہم مین سے ہو بعضے خلافت حضرت امیر کی اور بعضے عباس کی اور بعض صدیق اکبر کی تجویز کرتے تھے آخر کار قریش غالب آئی اور خلافت ابوبکر مقرر ہوئی اوسوقت کسی نے نہ آیۃ انما ولیکم اللہ کو تلاوت کیا اور نہ نص غدیر یاد دلائی اور نہ خصوصیت جناب امیر کو واسطے خلافت کے بیان کیا پس بفحوائے لایجتمع امتی علی الضلالۃ تجویز اصحاب منافی شان مرتضوی نہین ہوسکتی لیکن کہ ادنا اطلاع نکی ہو اور صدیق اکبر کو متصف بفضائل پاکر خلیفہ کیا باب چہارم فصل اول منہج الفاضلین مین لکہا ہی کہ بعض اخیار

صحابہ نے ابوبکر کو نصیحت کی جسوقت وہ منبر پر تہی ابوبکر پشیمان ہوئے اور منبر سے اوترے اور تین دن تک باہر نہ نکلے تیسرے دن گھر گھر پہرے اور سابعین سے اقالہ بیعت چاہا انتہی پس اس سے بخلاف فریقین ثابت ہی کہ ابوبکر واسطے سمجہانے جماعت کے سقیفہ مین گئے تھے نہ واسطے لینے خلافت کے والا بعد حصول مطلوب ندامت واقالہ کیسا بلکہ بحاضرین

فاسالاحقر ...

کہ ہزارہا مہاجرین و انصار و اہل بدر تھے ابوبکر کو کہ بسابقیت ایمان و حقوق خدمت نبوی و حسن
سیرت متحقق تھے اور ہمیشہ حضور آنحضرت میں محترم و معزز رہے چنانچہ اقرار اسکا آپنے بھی
صفحہ ششم میں اس عبارت سے کیا ہی کہ ہرچند در زمان جاہلیت ہم از معارف مکہ بودند و عزت
وحرمت داشتند ہرگاہ اسلام ظاہر کردند و شریک حال حضرت گردیدند در چشم حضرت موقر
گشتند انتہی بلفظہ تم لائق خلافت ابوبکر تجویز کیا اور سبکے سب راضی ہوے اور اہل اسلام سے
منازعت جاتی رہی ابوبکر نہ بنی ہاشم تھے نہ بنی امیہ قریش تھے اور الائمۃ من قریش
مجمع علیہ فریقین ہی خصوصا جبکہ ازواج مطہرات بھی مدنظر تھی تو یہ تدبیر بغایت مستحسن واقع
ہوئی اور اسوقت میں قبول کرنا ابوبکر کا خلافت کو عین شفقت تھی مسلمانوں پر کہ ارحم امتی
بامتی ابوبکر اسلئے کہ اگر ابوبکر خلافت قبول نکرتے تو مفسدہ عظیم امت میں ہوتا اور آخر وقت
خلافت عمر فاروق کو سپرد کی والا وہی ہوتا جو بعد اسکے ہوا اور شکایت حضرت امیر کی کتابا میں
اسیقدر ہی کہ آپکو شریک مشورہ نہیں کیا نہ یہ کہ ابوبکر کو لائق خلافت کے نجانا کشف الغمہ
میں ذکر قتل عثمان لکھا ہی کہ جب لوگ واسطے بیعت کے حجرہ امیر المؤمنین میں جمع ہوئے آپنے فرمایا
کہ جب اہل بدر راضی ہونگے اوسوقت قبول کرونگا کہ جو انکی رضامندی کے ساتھ ہی وہی خلیفہ ہی
سبحان اللہ شان انصاف مرتضوی کو دیکھو اور اپنے اعتساف و ظلم ناہموار ہی کو دیکھو کہ فرق
زمین و آسمان ہی با اینہمہ دعوی غصب خلافت و اظہار بغض عین جہل ہی قولہ بخاری و مسلم میں
لکھا ہی کہ عمر نے عباس و علی سے کہا الی قولہ غور کرو کہ عمر نے سچ کہا یا جھوٹ اگر سچ کہا
تو لازم آتا ہی کہ عباس و علی کو حق میں شیخین کے یہ اعتقاد تھا کہ یہ کاذب آثم غادر خائن ہیں
اور یہ دونو بزرگ بالاجماع کبار صحابہ سے تھے جس کسی کے حق میں گواہی دیں شک نہیں
کہ سچ ہوگی اور حدیث میں ہی کہ حق ساتھ علی کے ہی اور علی ساتھ حق کے اور اگر جھوٹ کہا
تو وہ دونو لائق خلافت کے کہاں ہی اور بالفرض اگر عمر نے جھوٹ کہا تو علی و عباس کو لازم
تھا کہ عذر کرتے حالانکہ کچھ نہ کہا سکوت دونو کا بمقابلہ کلام عمر دلیل تسلیم قول ہوتی مسلم نے

اس حدیث مین الفاظ کاذب و آثم و غادر و خائن لکہے ہین اور بخاری نے مضطرب ہو کر بجائے
الفاظ مذکورہ کذا و کذا لکہکر ابہام کیا اپنی دانست مین عیب پوشی کی ہی جواب یہہ روایت آپنے
تحفۃ الشیعہ دجال بدایونی سے سرقہ کی ہی لیکن عبارت الٹ پلٹ کر تا شبہہ دزدی نہو خود
اس حدیث کو صحیحین مین ملاحظہ نہین فرمایا و الا غلط حدیث غلط سلط نہ لکہتے اب ہم پورا قصہ
موافق کتب صحیحہ اہل سنت کے لکہتے ہین اوس سے اعتراض بہی دفع ہو جاویگا اور تصرف بہی آپکا ثابت
وہ یہہ ہی کہ متروکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس ابوبکر صدیق کے تہا وہ اسمین سے اول حضرت
خاتون و ازواج مطہرات کو خرچ خوراک پوشاک و حوائج ضروریہ کا دیتے تہے باقی محتاجان بنی ہاشم
کو جب عمر فاروق خلیفہ ہوئے تو حضرت علی و عباس انکے پاس آئے اور متفق اللفظ ہو کر کہا کہ متروکہ
آنحضرت کا ہمارے حوالہ کرو کہ ہم خود موافق عمل آنحضرت کے اور عمل ابوبکر و تمہارے عمل کے عمل کرینگے حضرت
عمر نے اس شرط پر اونکو دیا اور کہا کہ اسکو تقسیم نکرنا اور اسمین میراث جاری نکرنا بعد چندے ورثے
حضرت عباس نے چاہا کہ اوسکو تقسیم کرین حضرت علی نے نمانا اوسپر بڑا جہگڑا ہوا یہانتک کہ حضرت
علی نے عباس کو بے دخل کر دیا اوسوقت حضرت عباس جناب امیر کو واسطے قطع منازعت کے اور نالش
بے دخلی اپنے کی پاس حضرت عمر فاروق کے لائے اور کہا اقض بینی و بین ہذا الآثم الکاذب الغادر الخائن
یعنی مجہکو ہاتہہ سے اسکے چہڑاؤ سو یہی لفظ بعینہ صدر حدیث مسلم مین وارد ہی اور پہلے ان لفظونکو
حضرت عباس نے حق مین جناب امیر کے ارشاد فرمایا اور بے شبہہ گواہی عباس کی حق مین
جناب امیر کے مقبول ہی اسلیئے کہ عباس بقول آپکے کبار صحابہ سے ہین اور اگر عباس نے
یہہ جہوٹ کہا تہا تو علی کو چاہیے تہا کہ عذر کرتے اور جب عذر نکیا اور سکوت کیا تو معلوم ہوا کہ اس
کہ قول عباس کا مسلم رکہا اسلیئے کہ عباس مقبولین شیعہ سے ہین حلی نے خلاصۃ الاقوال مین صحیح عباس
لکہا ہی من سادات الصحابۃ و ہو من اصحاب علی علیہ السلام انتہی اس صورت مین یہہ مثل ٹہیک آئی
کہ من حفر بئرا لاخیہ فقد وقع فیہ بہرحال جب عمر فاروق نے یہہ نقشا دیکہا تو واسطے حمایت حضرت
علی کے حضرت عباس سے کلمہ مذکور کو کہا پس چند ظاہر ہین یہہ خطاب طرفین و نو کے ہی لیکن

مقصود بیان صرف سوزا حضرت عباس کا ہی کہ اگر حضرت علی مقدمہ تقسیم مین کہ سہم اجرائے
میراث ہی ظالم غادر خائن کاذب ہین تو حضرت ابوبکر بھی باعتقاد تمہارے ایسے ہی ہونگے حالانکہ خدا
جانتا ہی کہ وہ صادق نیکوکار رشد تابع حق تھے اسیطرح مین بھی تمہارے اعتقاد مین آثم غادر
کاذب خائن ہونگا اسلیے کہ ہم سب یعنی مین اور علی اور ابوبکر تقسیم و اجرائے میراث مین شریک ہین
اور جس حدیث سے کہ متمسک ہین اوسکو تم بھی جانتے ہو اور وہ حدیث قابل تاویل و تحریف نہین ورنہ
جناب خاتون علیہا السلام کیون اوسکی تاویل نکرتین الغرض یہہ کلام عمر فاروق کا واسطے سنوانے
عباس کے تھا تاکہ نالش جناب سے نکرین اور جھگڑا نہ اوٹھاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پھر وہ متروکہ
پاس حضرت علی کے رہا اور حضرت عباس کو اوسمین دخل نہوا یہانتک کہ مروان نے اوسکو اپنے لیے
الگ کر لیا اور لغت عرب مین اکثر اوقات خطاب مین دو آدمی کو شریک کر لیتے ہین اور منظور ایک
ہی ہوتا ہی چنانچہ قرآن مجید مین آیا ہی يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ حالانکہ نوع جنات مین
سے کوئی رسول نہین آیا اسیطرح فرمایا يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ حالانکہ مروارید و مرجان دریا
شور سے نکلتا ہی نہ دریا شیرین سے اور یہہ محاورہ نزدیک شیعہ کے بھی ثابت ہی چنانچہ طبرسی نے
مجمع البیان مین تفسیر آیہ مذکورہ مین لکھا ہی عن الزجاج قال الکلبی وهو مثل قوله وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا
وانما هو فی واحدة منهن و قوله يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ الخ والرسل عن الانس دون الجن انتہی اور ثعالبی نے
فقہ اللغت مین لکھا ہی فصل فی الاثنین ینسب الیهما الفعل وهو لاحدهما وقد نقلت فی بعض الامور
ما یقاربه قال تعالی يَخْرُجُ مِنْهُمَا الخ فانهما یخرجان من الملح لا من العذب انتہی اور مثل اسکے بیضاوی و تفسیر مجمع
البیان و معالم التنزیل وغیرہ مین بھی ہی اور صاحب کشاف نے کہا الاثنان قد یراد و یذکرهما الواحد قال
تعالی یخرج منهما الخ والمراد احدهما و قال علیه السلام لمالک بن الحویرث و ابن عمر رضی الله عنهما
اذا سافرتما فاذنا و اقیما والمراد احدهما انتہی الی غیر ذلک من الشواهد الکثیرة الموجودة فی الکتب
الشهیرة الحاصل اگر معاذ اللہ علی و عباس کو جناب ابوبکر و عمر مین ایسا اعتقاد ہوتا تو وہ پاس
حضرت فاروق کے واسطے فیصلہ مقدمہ مذکور کے کیون آتے کہ انصاف عادل سے چاہتے ہین

نہ ظالم کاذب خائن غادر سے اور اگر کئے اور فیصلہ ہوا تو اوس فیصلہ کو حسین ایسا ظالم صحیح و واقع ہوا
کیون منظور رکہا بلکہ اس صورت مین کہنا ان الفاظ کا حق شیخین مین عباس و علی کو چاہیے تہا کہ تم ایسے ہو
نہ راشد تابع حق پس ثابت ہوا کہ یہہ سکوت بمقابلہ تسلیم صادق بار راشد تابع حق ہونے کے تہا نہ اس امر
مین آثم کاذب غادر خائن کے اور اس قسم کے تکلم و سکوت کو دنیا مین کوئی گواہی و شہادت نہین کہتا ورنہ
جو کوئی اپنے حق مین ایسی بات تواضعاً کہے وہ امر مشہود ہو جایا کرے آب اگر کوئی لفافہ خط پر الراقم
الآثم فلان لکہے تو اوسکو بہی آپ گواہی ثبوت اثم قرار دیکر نظر اعتبار سے ساقط کرنا حالانکہ ایسے
کلمات و امثال اوسکے ائمہ ہدی سے بہی نسبت اپنے منقول ہین نہج البلاغت مین حضرت امیر سے مروی
ہی کہ فرمایا اللہم اغفر لی ما تقربت الیک بلسانی ثم خالفہ قلبی حالانکہ مخالف ہونا دل و زبان کا علامت
نفاق ہی اور صحیفہ کاملہ مین کہ انجیل و زبور اہل بیت ہی زبان امام زین العابدین سے منقول ہی
انا الذی افنت الذنوب عمری معلوم ہوا کہ عاصی تہے نہ معصوم اسیطرح دعا مین یہہ کلمات کہتے
تہے قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن و ضعف الیقین و انی اشکو اسوء مجاورتہ لی و طاعۃ نفسی لہ
یہہ صریح ہی آثم و عاصی و مطیع شیطان ہونے مین اسیطرح طریق امامیہ مین بہت احادیث ہین
کہ دال ہین عدم عصمت ائمہ اطہار پر چنانچہ شیخ بہاء الدین عاملی نے شرح اربعین مین ذیل
شرح حدیث ثانی والعشرین لکہا ہی ما تضمن ہذا الحدیث من قولہ و ابک علی خطیئتک لا یستقیم بظاہرہ
علی قواعد الامامیۃ القائلین بعصمۃ الائمۃ وقد ورد مثلہ کثیرا فی الادعیۃ المرویۃ عن ائمتنا علیہم السلام کما
روی عن الامام موسی الکاظم علیہ السلام انہ کان یقول فی سجدۃ الشکر رب عصیتک بلسانی ولو
شئت وعزتک لاخرستنی و عصیتک ببصری ولو شئت وعزتک لاکمہتنی الی آخر الدعاء و فی الصحیفۃ
الکاملۃ المنسوبۃ الی الامام زین العابدین علیہ السلام اشیاء کثیرۃ من ہذا القبیل الی آخر ما قال پس
جب جمع ہین کہ یہہ سب احادیث شیعہ کہ ظاہر الدلالۃ ہین عدم عصمت ائمہ پر باعتراف علمائے شیعہ
تاویل پذیر ہین تو حدیث مسلم نے کیا گناہ کیا ہی کہ اوسکی تاویل مقبول نہو ورنہ پہر اپنی حدیثونکو
بہی ظاہر پر رکہو اور کہو کہ اگر یہہ سب ائمہ قول مذکور مین سچے ہین تو معاذ اللہ منافق عاصی آثم ہین

اور اگر جھوٹے ہین تو کاذب ہین اور ہر تقدیر پر لائق امامت کے نہین حالانکہ تاویل حدیث مسلم کی
بلکہ احادیث ائمہ کی ظاہر ہی کہ صدور ایسے کلمات کا اکابر دین سے ہمنا للنفس ہوجاتا ہی اوسکو دلالت
وقوع پر نہین ہوتی بلکہ وہ صدور مصداق لا تنزکوا انفسکم ہوتا ہی لیکن اوسکو کوئی کذب و شہادت نہین
کہتا اور نفس الامر پر حمل نہین کرتا اسی جگہہ سے کہا ہی شعر تواضع زگردن فرازان نکوست ؛
گدا اگر تواضع کند خوئی اوست ؛ تمہید قرآن شریف مین بحق آدم ابو البشر آیا ہی عصیٰ آدم ربہ فغویٰ
اور فرمایا فلما آتاہما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما آتاہما کہ تاویل اس آیت کی خالی صعوبت سے نہین اسیطرح
یوسف صدیق نے فرمایا وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء علی ہذا القیاس حق مین اور انبیا کے
اور آیات دال حدوث ذنوب پر وارد ہین کافی کلینی مین بحق حضرت یونس ابی یعفور سے اوسنے ابی عبد اللہ
سے روایت کیا ہی ان یونس بن متی وکلہ اللہ الی نفسہ اقل من طرفۃ عین فاحدث ذلک قلت فبلغ
کفرا اصلحک اللہ فقال لا ولکن الموت علی تلک الحال کان ہلاکا پس جس صورتین ایسے احادیث ناطقہ
قابل تاویل ہون اور کتاب تنزیہ الانبیا والائمہ واسطے اونکی تاویلات کے تالیف کی گئی ہو تو حدیث مسلم
کیونکر تاویل پذیر نہوگی خصوصًا اوس صورتین کہ طریق شیعہ مین بھی بعضے احادیث قریب المعنی بحدیث
صحیح مسلم مروی ہون چنانکہ ثقۃ الاسلام طبرسی نے کتاب احتجاج مین ابی رافع سے روایت کی ہی
قال کنا عند ابی بکر فطلع علی وعباس یتدافعان ویختصمان فی میراث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال
ابو بکر یکفیکم القصیر والطویل یعنی بالقصیر علیا وبالطویل العباس فقال العباس انا عم النبی ووارثہ
وقد حال علی بینی وبین ترکتہ الی آخر الحدیث اس صورتمین شیعہ نے ضرور کوئی فکر تاویل کی حضرت عباس
کے طرف سے واسطے حدیث مرویہ احتجاج وغیرہ کے کی ہوگی تو اہل سنت تاویل حدیث مسلم
کیون ممنوع ہونگے لیکن رافضی کی عادت ہی کہ اپنے ٹینٹر کو نہین دیکھتا اور کی پھلی کو دیکھتا ہی
اور تاویل الفاظ مذکورہ کی از روئی لغت وغیرہ کے قول عباس و عمر دونون صاحب شوکت
عمر سے نکتہ صفدریہ مین تفصیل لائق لکھی ہی اگر جی چاہے اوسکو بھی ملاحظہ فرمایئے والا در خانہ
اگر کس است یک حرف بس است قولہ قصہ طلب میراث مین صاحب جامع الاصول نے صحیحین سے کلام

طویل النقل کیا ہی آخر اوسکا یہہ ہی فہجرتہ فاطمۃ فلم تکلم حتی ماتت الخ **جواب** احادیث شیعہ سے کہ
صحاح کتب مین بواسطہ معصومین کے ماثور مین مروی ہی کہ جناب سیدہ زمرۂ اہل بیت مین مندرج
نہین چنانچہ تفصیل اسکی کافی و شرح شافی و تصانیف مرتضی غیر مرضی و قزوینی سے بہر سہ طریق
مطابقت و تضمن و التزام ثابت و معلوم ہی اسصورت مین ذکر قصۂ فدک بے سود ہی علی الخصوص وجہ
ربط اس قصہ کی اس بیان سے کہ موضوع واسطے اثبات عدم بیعت جناب امیر کے ہی ابو بکر صدیق سے
ہنوز واضح نہین معہذا اسکو آپنے صفحہ پنجاہم بیان نہم مین مفصل لکھا ہی چنانچہ جواب اوسکا
وہین ملیگا پھر تکرار کی کیا ضرورت تہی **قولہ** کلام اکابر سنیون سے چھہ مہینے تک بیعت نکرنا بیشک
و شبہ عیان ہی اور پس بعد بمجبوری و اکراہ مصالحہ معلوم ہوتا ہی قال البخاری الخ **جواب**
جو عبارت بخاری کی آپنے اسجگہہ لکھی ہی اوسمین ذکر چھہ مہینے کا اور مصالحہ باکراہ کا نہین معلوم نہین
کہ ایسی جگہہ عقل افضلیون کی کہان رہتی ہی جو دلیل ہی مدعا پر غیر منطبق ہی معہذا اگر بیعت مذکور
بعد چھہ مہینے کے ہوئی تو کیا ضرور ہی کہ یہہ توقف اسلیئے تھا کہ ابو بکر کو نالائق سمجھکر بیعت نکی لیکن
کہ جناب امیر نے بسبب رنج وفات نبوی اور ملال عدم شرکت خود بمشورہ تعین امام توقف کیا اسمین
ابو بکر پر کیا بیجا طعن ہی چنانچہ عبارت بخاری منقولۂ سامی سے بہی یہی سمجہا جاتا ہی کہ انہ لم یحمله علی
الذی صنع علی ابی بکر ولا انکار الذی فضلہ اللہ بہ ولکنا کنا نری فی ہذا الامر نصیبا فاستبد علینا
فوجدنا فی انفسنا **قولہ** حق یہہ ہی کہ جناب امیر نے بیعت نکی اور ابو بکر نے مصالحہ کو غنیمت جانکر
زیادہ اصرار نکیا **جواب** اگر یہہ دعوی بطور شیعہ ہی تو اہلسنت پر حجت نہین اور اگر بطریق اہل
سنت ہی تو دیکھا چاہیئے کہ کون سی کتاب سے سند اوسکی آپ پیش کرینگے معہذا طبرسی نے احتجاج
مین بعد بیان قصۂ بیعت مہاجرین و انصار کے لکھا ہی کہ جب ابو عبیدہ پاس علی مرتضی کے گئے
اور اونکو سمجہایا تو اوسوقت علی نے ہاتھہ ابو بکر کا پکڑا اور بیعت کی انتہی اور نیز احتجاج مین
سلمان سے مروی ہی کہ اونہون نے کہا کہ کسینے امت مین سے بیعت باکراہ نہین کی مگر مینے
و علی و ابو ذر و مقداد نے اور کلینی مین ہی کتم علی امرہ و بایع مکرہا اور شیخ نجس حلی نے

لکھاہی کہ لیس التقیۃ فی تزویج ام کلثوم اعظم من التقیۃ فی امر الخلافۃ اور تقیہ امر خلافت مین بہی بیعت
کرناتہا اور صاحب احقاق نے لکہاہی کہ امیر المومنین سے بیعت بہ جبر لی اور منہج الفاضلین مین
ہی کہ زبیر و سلمان و ابوذر و مقداد سے بجبر بیعت لی بالجملہ حق یہہ ہی کہ جناب امیر نے بیعت کی اگرچہ
باکراہ ہو کما نطقت بہ کتب الامامیہ اور اگر بیعت کا انکار کروگے تو تقیہ باطل ٹہیرگا اور بطلان تقیہ
مین ثبوت خلافت شیخین کا ہی اور نیز ترک بیعت بے وجہ موجہ مستبعد عقل ہی او وجہ ترک اگر استحقاق
مرتضوی ہی تو پہر اوسکو نص سے ثابت کیون نکیا اور اظہار نص کا بالاتفاق جناب امیر سے ثابت
نہین فاین ہذا من ذاک **قولہ** بیان ہشتم ذکر صبر اسد اللہ غالب مین باقتدائے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم و دیگر پیغمبران اولی العزم **جواب** جو صبر آنحضرت نے اور دوسرے انبیاء اولو العزم نے کیا
وہ بابت تبلیغ احکام الٰہی تہا نہ بنابر تقیہ و اخفاء حق اور حضرت امیر نے جو صبر کیا وہ تقیہ بجہت تہا
معہذا یہہ صبر بہی وہان ہوگا جہان کسینے قصد ایذا دہی مرتضوی کیا ہوگا نہ وہان جنہون نے
صرف مخالفت بے محاربت کی وفیہ المطلوب اور جواب تفصیلی امثلہ صبر انبیاء کا ازالۃ الغین مین
مرقوم ہی حاجت نقل طویل کی اسجگہہ نہین من شاء فلیرجع الیہ **قولہ** حدیث مین ہی علی منی
بمنزلۃ ہارون من موسی اس حدیث مین آنحضرت نے تشبیہہ علی کی ساتھہ ہارون کے دی یعنی
جسطرح کہ ہارون سے تابعین موسی کے پہر گئے اور رجوع طرف سامری کے کرکے گوسالہ پرستی شروع کی
اسیطرح علی مرتضی سے منحرف ہوگئے **جواب** اس استدلال مین چند غلطہا مین اول یہہ کہ واقعہ پہر جانے
بنی اسرائیل کا زندگی حضرت موسی مین ہوا تہا نہ بعد وفات موسی کے اور یہہ پہرجانا گویا فی الواقع حضرت
موسی سے پہر جانا تہا نہ ہارون سے اسلئے کہ ہارون بطور وزیر تہے اگرچہ نبوت بہی حاصل تہی اسی جہت سے
موید شرع موسوی تہے نہ خود صاحب شریعت دوسرے حضرت ہارون خلیفہ مفترض الطاعت تہے
اور پہرنا مفترض الطاعت سے کفر ہی بخلاف جناب امیر کے کہ یہہ عہد آنحضرت مین خلیفہ مفترض الطاعت
نتہے کہ پہرنا انسے موجب ردت ہو تیسرے بنی اسرائیل ہارون علیہ السلام سے پہر کر گوسالہ
پرست ہوگئے تہے یعنی کافر اور باغیان حضرت علی کو کسینے کافر نہین کہا اسلئے کہ اسلام معاو

صبر مرتضوی باقتدائے نبوی

حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون

بن ابی سفیان کا نہج البلاغۃ وغیرہ کتب امامیہ سے واضح ہی کما مر جو تھے یہہ حدیث آنحضرت نے واسطے تسلی مرتضوی کے اوسوقت فرمائی تہی جبکہ جناب امیر کو اپنے اہل و عیال مین واسطے خبر کے چہوڑ گئے تھے اور اونہون نے اس غلافت کو ناپسند کیا تہا تو چاہئے کہ تہمت انحراف کی اونپر لگے جنپر خلیفہ تھے نہ اونپر جو بعد سالہا سال کے منحرف ہوئے کہ مناسب شان ورود حدیث یہی تہی کہ عبرت عام ہو متعهذا یہہ خلافت خانگی بہی موقت تہی تا معاودت جناب نبوی نہ دائمی جسطرح حضرت ہارون مدت غیبت موسی تک خلیفہ تھے نہ واسطے ہمیشہ کے اسلئے کہ وفات حضرت ہارون کی قبل از وفات موسی ہوئی ہی اسصورت مین جو معنی آپنے حدیث مذکور کے لکھے ہین مخالف شان ورود حدیث ہین محل استدلال مین مقبول نہین ہو سکتی پانچوین اگر تنزل کرین اور تشبیہہ عام لین تو بہی صحیح نہین اسلئے کہ حضرت ہارون بڑے تھے عمر مین موسی سے اور افصح تھے زبان مین نسبت اونکے اور شریک نبوت تھے اور برادر عینی تھے اور یہہ سب اسباب حضرت امیر مین مفقود ہین پس حدیث مذکور کو مدعا شیعہ سے ادنی مساس نہین **قولہ** مدارج النبوۃ مین لکھا ہی الخ **جواب** موضع استدلال اسجگہ صرف دو امر ہین ایک یہہ کہ آنحضرت نے فرمایا کہ فلاسے یہود کا جسپر قرض ہی ستم ادا کرنا دوسرے یہہ کہ بعد میرے مکروہات پیش آوینگے صبر کرنا اور آخرت کو اختیار کرنا سو امر اول مبنی اسبات پر ہی کہ قرض و وام اسعجزہ کا اقارب ادا کیا کرتے ہین خصوصا جو زیادہ عزیز ہو یہہ دلیل خلافت متوفی نہین ہو سکتی اور مراد امر ثانی سے محاربہ معاویہ ہو سکتا ہی لیکن وہان صبر مرتضوی اور اختیار کرنا آخرت کا بموجب وصیت نبوی کے بطور شیعہ ثابت نہین اسلئے کہ جنگ صفین وغیرہ مشہور ہی اور جو حدیث بزار و ابو یعلی و حاکم وغیرہ کی آپنے بعد اسکے لکھی ہی سو قطع نظر ضعیف بلکہ غیر ثابت ہونے کے سوا اسی قول سکتے ہی تا اثبات خلافت کے وکذا الباقی فلا عبرۃ لہا ولا التعویل علیہا **قولہ** جو پیغمبر پر پہلے ہجرت سے گذرا باوجودیکہ مامور بہ پیغمبری تہی وہی وصی پر بہی گذرا الی **قولہ** تین سال تک دعوت نہایت کتمان سے کی اور نہوںنے انصار سے اعلان نکیا بعدہ

دس برس بطور وعظ ونصیحت دعوت اسلام کی لیکن جدال وقتال نکیا جب ہجرت کی ا
نامردین سے کمر جہاد پر باندہی اسیطرح حضرت امیر پچیس برس تک خلیفہ برحق تھے لیکن بنا برا
وجوہ جو بیان کرگئی بارو تصرف احکام سے ممنوع تھے انتہی حاصلہ جواب اہل بیت
سنتہ قاضی ظل برق ذہب اللہ بوزرہ کا ہی جسکو آپنے بحسب عادت مستمرہ الٹ پلٹ کرا
طرح پر لکہا ہی سہد اخدام قاضی جونپور اور یہ تبعیت اونکے حضور کو غفلت عظیم لفظ ہجرت
زدسامی بلکہ جمیع رفضنا سی ہی واقع ہوئی اسلئے کہ اگر حال جناب امیر کا مماثل حال پیغمبر
از ہجرت ہو تو چاہیئے کہ حال انکا مثل حال پیغمبر بعد از ہجرت بہی ہو بلکہ عین ہجرت میں جا
حضرت امیر سے داعیہ ہجرت کا واقع نہین ہوا اور یہ بات باجماع فریقین ثابت ہی اور جا
آنحضرت نے قبل از ہجرت کیا تہا ابوجہل و امیہ بن خلف سے ہم کلام وہم نوالہ تہے اور تابع احکا
کفار یا ہمیشہ باہم مقابلہ وگفت وشنود تہے وہجو وقدح اصنام وعبدہ اوثان ودعو
خلق الی اللہ علی رؤس الاشہاد جاری تہی جسطرح جناب امیر ہم نوالہ وہم کاسہ شیخین تہے
طرفین شاہد ہین کہ عہد خلفاء ثلثہ مین جو مال غنائم سے آتا وسمین حضرت امیر کو حصہ ملتا
عہد خلافت ابوبکر مین خولہ بنت جعفر یمامیہ غنیمت مین آئی وہ خدمت مرتضوی مین ہی اوس سے
بن حنیفہ پیدا ہوے پس اگر خلافت صدیق بنصب ہوتی تو جہاد وغنائم اونکے عہد کے کسطرح
لائق تصرف کے ہوتے اسیطرح ایران عہد عمر مین مفتوح ہوا اور تین دختر یزدجرد باتاگرد
شہربانو خدمت امام حسین مین رہین قس علی ہذا آور موید اسکے ہی وہ جو خواجہ نصیر نے تج
العقائد مین بزعم خود مطاعن عمر مین لکہا ہی کہ عمر نے حکم رجم زن حاملہ ومجنونہ کا دیا
منع کیا اور نہج البلاغۃ مین ہی کہ جب عمر نے قصد غزوہ روم کا بذات خود کیا جناب امیر نے
مشورہ دیا کہ تم بجاؤ لیس بعدک مرجع یرجعون الیہ فابعث علیہم رجلا محربا اور جب عمر نے
جنگ فارس کا کیا علی نے کمال خیر خواہی ودلجوئی سے مطمئن فرمایا پس معلوم ہوا کہ اسکے
ہمیشہ ممد معاون ومشیر ووزیر خلفا تہے نہ مخالف ومناقض ومشاق آسمیں تعین قیا

حال امیر تضوی کا حال آنحضرت پر قبل و بعد ہجرت قیاس مع الفارق ہی ع ببین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا کیونکہ وہان ترقی مراتب اظہار مین تہی نہ تقیہ و استتار مین اور کون کہتا ہی
کہ پیغمبر نے تین سال تک دعوت بکتمان کی پیغمبر تو اسی دعوت کی بابت شعب ابی طالب مین تین
برس تک رہے اور کبہی اظہار حق سے باز نہ آئے اور سکوت نہین کیا رہا ترک جہاد سو وجہ اسکی یہہ
ہی کہ اوس وقت تک آیت جہاد نازل نہین ہوئی تہی اوسکا انتظار کرتے تہے حضرت امیر کو
کس بات کا انتظار تہا حالانکہ قرآن مین وجوب جہاد کا احاد امت پر ہی چہ جائے اولی الامر و اولی
بالتصرف کے کہ قائم مقام پیغمبر ہو اور پیغمبر جب سے مامور بجہاد ہوئے کبہی ترک قتال نہین کیا
جو کوئی سنت انبیا کو بابت ترک جہاد سابق کے لازم پکڑے اوسکے ایمان مین گفتگو ہی
اور ظاہر ہی کہ جناب امیر زمانہ خلفاء مین متقی نہ تہے اور قدرت اظہار دین مرضی اپنے کے
رکہتے تہے چنانچہ اسباب کا اقرار آپکو بہی ہی کہ چنانکہ حضرت قدرت انتقام از جانب ملک علام
داشت حضرت علی را نیز حاصل بود لیکن مامور بصبر بودند انتہی پس تقاعد نبوی اگر ثابت ہو تو بسبب
عدم نزول امر جہاد کے تہا حضرت امیر مامور بتقاعد نہ تہے اور مامور بصبر ہونے سے بہی حکم
تقاعد نہین نکلتا اسلئے کہ باوجود محاربات معاویہ اب بہی آپ اونکو صابر کہتے ہین اور ظاہر ہی
یہی ہی کہ صبر بعد مصیبت ہوتا ہی نہ قبل بلا اور اگر مراد صبر سے ترک جہاد ہی تو ظاہر ہی
کہ قرآن حکم جہاد پر واسطے عامہ امت کے شامل ہی اور آنحضرت خلاف حکم قرآن کبہی امر نفرماتے
تہے یہہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ حقتعالی تو کہے کہ تم جہاد کرو اور رسول خدا فرماوین تم ہرگز جہاد نکرنا
صبر کرنا ایسا فہم سلیم سوائے رافضہ کے دوسرے کو میسر نہین اور حاجت صبر کی کیا تہی اسلئے
کہ حضرت امیر کو خوف کسی کا دین دنیا مین نہ تہا دین مین اسلئے کہ ہجرت نہین کی اگر خائف
ہوتے ہجرت واجب ہوتی بدلیل نص اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ الآیۃ اور
دنیا مین اسلئے کہ اونکو کسی سے کسیطرح کا جہگڑا بابت جان و مال کے نہ تہا سب صحابہ
آپکے قدرشناس تہے اور آپ اونکے حفظ مراتب کو ملحوظ رکہتے تہے کما یلوح من کتب

الفریقین قولہ بعد پانچ برس کئی مہینے کے ممتحن بہ جہاد ناکثین و قاسطین و مارقین ہوئے
جسطرح آنحضرت بعد بعثت کے چند سال تصرف واجبی احکام نبوت سے معذور رہے تھے بسبب مشغول
باتمام رسالت و نبوت ہوئے جواب یہ دعوی خلاصہ ہی قول اوس کا اور مخالف ہی تصریح ائمہ کے
اسلئے کہ شیخ چلپی نے تذکرہ مین لکھا ہی الجہاد فی ابتداء الاسلام لم یکن واجبا بل نہیہم
اللہ تعالے و امر المسلمین بالصبر علی اذی الکفار والاحتمال منہم علی ما قال تعالے لتبلون فی اموالکم وانفسکم
الی قولہ وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور ثم لما قویت شوکۃ الاسلام اذن اللہ تعالے
فی قتل من یقاتل فقال وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ثم اباح ابتداء القتال فی غیر
اشہر الحرم ثم امر بہ من غیر شرط فی حق من لا یری حرمۃ الحرم والاشہر الحرم لقولہ تعالی
واقتلوہم حیث وجدتموہم وکان فرض الجہاد بالمدینۃ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت جو بعد بعثت
تصرف واجبی احکام نبوت سے معذور رہے تھے وجہ اوسکی ممنوع ہونا تھا جہاد سے من جانب اللہ تعالی
نبوی بجو دی خود مثل جناب امیر کے چنانچہ اسی بحث سے سوائے جہاد سیفی و سنانی کے کبھی ترک دعوت
اسلام منقول نہین حضرت امیر نے تو دعوت لسانی بھی طرف دین مرضی اپنے کے نکی اور اگر فرض کیا جائے
کہ صبر مرتضوی مثل صبر نبوی بمقابلہ کفار تھا تو بھی مفید مدعا نہین اسلئے کہ وہان بسبب عدم نزول
آیہ جہاد تھا یہ امر عیان ہے رحمت محمد بن مرتضے صاحب وافی نے اپنے تفسیر مسمی بالصافی مین لکھا ہی
وفی الآیۃ دلالۃ علی وجوب الہجرۃ من موضع لا یتمکن الرجل فیہ من اقامۃ دینہ وعن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من فر بدینہ من ارض الی ارض وان کان شبرا من الارض استوجب الجنۃ وکان رفیق ابراہیم
علیہ السلام ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم وہکذا فی تفاسیر آخر اور ظاہر ہی کہ اگر حال خلفاء کا معاذ اللہ تعالی
حال کفار کے ہوتا تو جناب امیر ضرور ہجرت کرتے واذ لیس فلیس قولہ اب کچھ مصابرت خاتم المرسلین
سنو اور مطابق اسکے حال وصی کا سمجھو الخ جواب جو حال گستاخی و بے ادبی عقبہ بن
ابی معیط کا کہ اوسنے اپنی چادر گلوئے مبارک آنحضرت مین ڈالکر کھینچی اور اوجھڑی اونٹ کی پشت
مبارک پر حالت سجدہ مین رکھدی اور اہل طائف نے یہان تک پتھر مارے کہ پائے مبارک مجروح

حال مصابرت نبوی

ہوگئے وغیرہ قصص صحیح وغیر صحیح آپنے اسجگہہ لکہی ہین وہ سب کی سب تقریر ماسبق سے مدفوع ہوگئی تھندا حال وصی کا مطابق اوسکے نہین ہے اجس کسی نے ایسی کشمکش جناب امیر کے ساتہ خلفا راشدین سے نہین بلکہ عامہ اصحاب سے کی ہوا وسکا نشان دوالا لعنۃ اللہ علی الکاذبین تلاوت کرو قولہ بخاری و ابو داؤد مین ہی کہ جعل یکلم النبی فلما کلمہ اخذ بلحیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی عروہ بن مسعود نے ریش آنحضرت کو پکڑا جواب یہہ واقعہ قصہ حدیبیہ کا ہی اسوقت عروہ مشرف باسلام نہوئے تھے بلکہ اپنی قوم کیطرفسے واسطے بات چیت مناظرہ کے آئے تھے اور آداب نبوت سے واقف نہ تھے یہہ پیش دستی اون سے حالت اسلام مین نہین ہوئی کہ طعن متوجہ ہوسکے کیونکہ مسلمان ہونا انکا سنہ نہم مین بعد مراجعت آنحضرت کے طائف سے اتفاق ہوا اور باتفاق محدثین مراد اخذ لحیہ سے چہونا داڑہی کا ہی بطریق ملاطفت وعادات اہل عرب کے کذا فی شرح البخاری نہ بطریق اسائت ادب کے چنانچہ یہہ خصلت آج تک عرب مین باقی ہی کہ بعضے وقت ملاقات کے داڑہی ہاتہ مین چہوتے ہین سویہہ حرکت اگر براہ بے ادبی ہوتی تو اوسوقت آنحضرت ایسے دبے ہوئے نہ تہے کہ اس جفا پر خواہی نخواہی صبر کرتے صبر مقام جبر مین ہوتا ہی نہ محل اختیار مین چنانچہ مغیرہ بن شعبہ نے اسی خیال سے کہ مبادا اوسکو کوئی حمل کرے سبب بے ادبی عروہ اور بیچارگی رسول خدا پر عروہ کو تہمال تلوار سے مارا اور دہمکایا علاوہ اسکے جاسئی نے ذو الفقار مین لکہا ہی کہ علاوہ برین قول حق تعالی حکایۃ عن ہارون علیہ السلام لا تاخذ بلحیتی ولا برأسی اصلا دلالت نمیکند بر آنکہ اخذ محاسن ہارون بتقریب عتاب بودہ باشد چہ اخذ محاسن چنانچہ در حالت غضب متعارف است در حالت رافت و استفسار ہم متداول انتہی بحروفہ اور ظاہر ہی کہ اخذ لحیہ عروہ سے حالت استفسار مین واقع ہوا ہی نہ حالت غضب مین قولہ ظاہر ہی کہ مومنین مخلصین شیعہ خاص تہوڑے تھے اور مسلمان بہت اگر دشمنون سے لڑتے تو تزلزل عظیم اسلام مین ظاہر ہوتا اور جان و مال مومنونکا تلف ہونا ابد اکثر او دین آبائی کیطرف پہر جاتے اور کفار کہتے کہ بنیاد دین محمدی کی واسطے حصول امارت کی تہی کہ حکومت کے لئے باہم لڑتے جواب یہہ دعوی خلاف نص امیر المومنین ہی کہ لولا عہد الی

حسبی لاالغوث نعلمت ابنا اصغت ناصرا و اتکل محمدا اور مخالف قول سابق سامی ہی کہ قدرت انتقام کی حاصل تھی لیکن مامور بالصبر تھے انتہی پس معلوم نہین کہ وجہ اس تخالف کی کیا ہی کہ ایک جگہ پہ تمنے لزوم محاربہ مرتضوی کو معلل بہ صبر کیا اور دوسری جگہ صبر چھوڑکر قلت انصار شیعہ پر حمل فرمایا اب یون سمجھیے اذا تعارضا تساقطا یعنے نہ صبر موجب تقاعد ہوا اور نہ قلت انصار بلکہ ظہور حقیت خلافت خلفا ثلثہ موجب مصالحت ہوئی کیونکہ تابعین جناب امیر اتباع و اولاد بہت تھے کچھ کم نہ تھے بلکہ خود جناب امیر لاکھ آدمی پر بھاری تھے بقول سامی قاتل دس ہزار صنادید کفار تھے اسی لیے فرمایا ہی انی واللہ لو لقیتم واحدا وہم طلاع الارض کلہا ما بالیت ولا استوحشت یعنی اگر مین اکیلا ہون اور دہ زمین بھر کے ہون تو بھی کچھ پروا نکرون اور نہ گھبراؤن پس ہذا تقاعد مذکور مخالف غرض لطف و فائدہ نصب امام ہی انبیا علیہ السلام کو دیکھو کہ انہون نے باوجود عدم عدد و عُدد کے کیا کچھ جد و جہد اعلاء کلمۃ اللہ مین نکیا حتی کہ آنحضرت نے تکالیف شدید دست کفار سے اوٹھائی چنانچہ بعض قصص متعلق اس امر کے تمنے بھی اسی جگہہ لکھے ہین کہ موید ہمارے مدعا کے ہین اگر اونکو بھی ایسے معاملہ مثل تمہارے نصب العین کے ہوتے تو دین حق کبھی ظاہر نہوتا اور وجود شرع کا پایا نجاتا اور خروج خلیفہ کفار کو ساتھ محاربہ شیخین ذی النورین کے کیا خصوصیت ہی وقت محاربہ معاویہ کے بھی یہ طعن موجود ہے کیونکہ مقابلہ بابت خلافت ہی نہ دعوت اسلام اور اس وقت بھی بنابر قول سامی قلت مومنین مخلصین شیعہ خاص تھے نہ کثرت پس یہ تفرقہ ترجیح بلا مرجح ہی ہذا دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ حضرت امیر نے مخالفت کرنی ساتھ صحابہ کے تزلزل عظیم سمجھا اور جانا کہ ایسے تزلزل مین بربادی ایمان کی ہی اور یہ مشعر ہی باسلام صحابہ جسکو تم نفی کیا چاہتے ہو چنانچہ عدم محاربہ سے دین قائم رہگیا اور تزلزل عظیم اسلام مین واقع نہوا اور اکثر لوگ طرف دین آبائی کے نہ پھرے اور یہی حق ہی کیونکہ اگر دین خلفا ناحق ہوتا تو امیر برحق کبھی ترک قتال نکرتے حضور صفا با اینہمہ تہور و مردانگی و کثرت اولاد و اتباع بلکہ شرکت بنی ہاشم و انصار او ہرگز روا دار بطلان دین محمدی و زوال دولت سرمدی نہوتے تھا نہایت عجیب ہی کہ ابوبکر صدیق شیخ ضعیف الاعضاد تھے جب خلیفہ ہو گئے تو سوا

جزیرۂ عرب کے اور کچھ انکے تصرف مین نہ تہا اور مثل مسیلمہ کذاب و بنو حنیفہ و سجاح متنبیہ بنی تمیم
مقابلہ مین تہے اور یہہ سب معاند مفسد سپاہی وضع کارزار دیدہ تہے خصوصا بنی تمیم کہ کوئی
قبیلہ عرب مین انسے زیادہ نہ تہا اور مانعین زکوۃ الگ شورش و فساد پر تہے اور بنو غسان شام
مین بابت اسامہ بن زید کے الگ پرخاش و عناد پر اور سایر قبایل عرب حوالی مدینہ مرتد ہو گئے تہے
اور سوا اُسکے حرمین کوئی ناصر نہ تہا اوسوقت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ادنی مداہنت امر شرعی مین روا
نہ رکہی اور ایک کی مصلحت نہ سُنی اور پکار کر کہا واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لقاتلتہم علیہ بخلاف جناب اسد اللہ غالب کل غالب مطلوب کل طالب کے کہ باینہمہ تہور
عدد و عُدد و دلیری و دلاوری سب کچھہ سامنے اپنی انکہون کے دیکہا کئے اور دم نہ مارا اور ساتہن تک نالی اور تیوری
پر بل تک نہ ڈالا بلکہ اونکے شریک حال اشرار ہو گئے اور ہم نوالہ اور ہم پیالہ اصحاب مرتدین علی الاعقاب
بنگئے شعر در دین محمدی روا داشت خلل ✤ شیر یزدان ✤ بارش گوئی کہ او وصی حق ہست
ہا چشمت مہال ✤ اسباتین نہار پیروی نبوی معلوم نہین ہوتی کیونکہ یہہ کیفیت پیغمبر کی کبھی نہین ہوئی
ورنہ دین مصطفوی کبھی روز زمین پر کبھی پہیلتا ملنا نہ ملنا خلافت کا خدا کے ہاتہہ تہا اور ذلت و قلت شیعہ کی
موقوف مشیت الٰہی پر تہی لیکن اپنی طرفسے تو در گذر نکرنا تہا جسطرح وقت سلطنت معاویہ کے کوتاہی
جنگ و جدال مین نکی اور طعنہ کفار سے نڈر رہے کہ کافر کہین گے کہ بنیاد دین محمدی واسطے حصول امارت
کے تہی کہ حکومت کے لئے باہم لڑے حالانکہ یہان بہی ہدایت جانب امیر بر حق کے تہی نہ طرف معاویہ کے
شعر شکست و فتح نصیبون سے ہی ولے ای میر ✤ مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا قولہ ظاہر ہی کہ حضرت
علی خاص لوجہ اللہ کفار سے لڑتے تہے مولوی روم نے مثنوی مین لکہا ہی کہ جب کافر نے
روئے مبارک مرتضوی پر تہوک دیا تو آپنے اوسکو نظر بشائبہ نفسانیت چہوڑ دیا انتہی حاصلہ جواب
مولوی روم نے مثنوی مین یہہ نہین لکہا ہی کہ جس سے جناب امیر لڑتے وہ کافر ہی ہوتا یا کبھی مسلمانسے
نہین لڑے جب لڑے تب کافر ہی سے لڑے کہ یہہ حکایت دلیل کفر محارب جناب امیر ہو سکے
شعر طرفہ تعریض العدول بذکر کم ✤ فتحن لواد و العدول لواد ✤ حالانکہ جسطرح جنگ جناب امیر کے

ساتھہ کفار کے خاص لوجہ اللہ تھی اسیطرح خلفاء ثلثہ ومعاویہ رضی اللہ عنہم نے بھی دونون خاص لوجہ اللہ
جہاد وساتھہ کفار کے کیا سواے جنگ وجہاد مین کسیکو گفتگو نہین کہ مقابلہ اسلام وکفر کا ہی بابت دعوت
دین محمدی کے یہہ سب شہید لوجہ اللہ ہی بخلاف اوس جنگ کے جو فیما بین مسلمین ہو جیسے جناب معاویہ
وجناب امیر کی کہ بابت خلافت وریاست کے تھی نہ واسطے دعوت اسلام کے یہان حکم کفر کا جاری
نہین ہو سکتا اسی لیے حدیث مین آیا ہی لعل اللہ یصلح بہ بین الفئتین العظیمتین من المسلمین قولہ یہہ امر
مسلم ہی کہ ثلثہ بظاہر تابع احکام ظاہر شرع تھے امیر نے واسطے طلب حق اپنی کے حرب انکی اور
دعوتکو فروایہ چہوڑا اسشرع کو حکم ظاہر کا ہی گو باطن مین کوئی اور طرح ہو ظاہر مین تابع شرع
داخل حکم اسلام ہی ایسے امور مین انبیاء اوصیاء علم باطن پر کام نہین کرتے جواب جسطرح
انبیاء اوصیاء باطن پر کام نہین کرتے اور شرع کو حکم ظاہر کا ہی اور خلفاء ثلثہ ظاہر مین مسلمان
تھے تو اللہ ولا وصیاء تم بھی بعد بارہ سو برس کے باطن پر کام نہ کرو اور رجما بالغیب اونکو منافق کافر
اور لعنت وتبرے کو فروایہ چہوڑو اور موافق ظاہر حال اوصیاء کے اونکو مسلمان جانا کیے وحال انکا
آخرت عالم خدا ہی نہ عالم وعرت وہان دیکہیے کس بات کی دعوت کرینگے اور کونسا حق طلب کرینگے
کیونکہ اگر حق مذکور حصول خلافت تہا تو اوپر تم لکہ چکے ہو کہ مامور بصبر تھے اور محکوم باختیار آخرت
بر دنیا اب اوسکو طلب کرنا خلاف صبر وطلب منہی عنہ ہی اور اگر دعوت اسلام تھی تو سر انجام اوسکا
ساتھہ خلفاء ثلثہ کے بابلغ وجوہ ہو گیا اب طلب اوسکی تحصیل حاصل تھی اور اگر طلب تصدیق امامت
ائمہ اثنا عشر تھی تو محتاج بیان سند ہی واین ذلک اور قید احکام ظاہر شرع سے ثابت ہی کہ آدمی
مامور ومکلف ساتھہ اسی ظاہر شرع کے ہی نہ باطن کے سو جب اس ظاہر مین جناب امیر وخلفاء ثلثہ یکسان
ہوے اور یہہ ظاہر رافع جدال وقاطع نزاع ٹہیرا تو بناء علی الباطل جسکے ساتھہ آدمی مکلف نہین اونکو
لعن وتبرا کرنا یا کافر ومنافق سمجہنا خلاف حکم شرع ہی اور دائرہ تحقیق سے خارج کیونکہ شعر برکرہ راجا مدہ
بینی ٭ پارسادان ونیکمرد انگار قولہ یہان اگر کوئی ناصبی کہے کہ حب علی نے تمہارے عقیدہ مین
عوض اپنے حق ہی کا قیامت پر چہوڑا تو تم پہر کسلیے خلاف ثلثہ مین کوشش کرتے ہو جواب اسکا یہہ ہی

کہ ہم لوگ اثنا عشری المذہب ہین پیروی ثقلین مین اپنی نجات جانتے ہین ہمارے ائمہ برحق نے اگرچہ
بمقتضاء وقت حکام وقت سے تعرض نکیا لیکن تابع و مقلد بھی کسیکے نتھے **جواب** یہہ جواب اوسوقت
قابل قبول ہوکہ ائمہ اثنا عشر نے اسکا حکم کیا ہو ورنہ یہہ اقتداء عین ارتداد ہی کیونکہ پیروی اتحاد و صلح
و اتفاق عمل مین ہوتی ہی نہ مخالفت و شقاق مین ائمہ ہدی نے ساری عمر تقیہ کیا اور حکم تقیہ کا دیا اور فرمایا
لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ و تارک التقیۃ کتارک الصلوۃ اور تمنے پیروی ثقلین نام ترک تقیہ و شقاق صریح
رکھا اور قول و فعل دونوں مین خلاف ثقلین کیا اسلیے کہ اول ثقلین کتاب اللہ او سمین کہین یہہ حکم نہین بلکہ
مخالف اسکے مناقب مہاجرین و انصار وارد ہین اگرچہ بطریق تقیہ ہون اور ثانی ثقلین ائمہ ہدی ہین
انھون نے بھی کبھی کسی مہاجر و ناصر کو کافر مرتد نہین کہا بلکہ ہمیشہ حفظ مراتب کہا خصوصًا جناب امیر نے
وہ تقیہ شدید کیا کہ بقول مرتضی بعد الولایت بھی متقی رہے اور قرآنکو علی ما انزل نہ پڑھ سکے اور خاتم
الائمہ تو ہنوز غار سامرا مین مختفی ہین اس سے زیادہ اور کیا تقیہ ہوگا پس پیروی اسکا نام ہی کہ جو
اونھون نے کیا وہ تم بھی کرو ورنہ نام پیروی کا ناحق ملو شعر تعصی الالہ و انت تظہر حبہ ؛ ہذا العمری فی
القیاس بدیع ؛ لو کان حبک صادقا لاطعتہ ؛ ان المحب لمن یحب مطیع ؛ اور حال شرکت ائمہ ہدی کا
احکام ظاہر شرع مین ساتھہ خلفاء ثلثہ و بنی امیہ و عباسیہ کے ظاہر ہی کہ ہمیشہ ادائے صلوات و جمعہ
جماعات وغیرہ مین مشغول الحال رہے اور اسیکا نام اتباع و تقلید ہی ورنہ تم بتاؤ پھر وہ کیا چیز ہی اور
اگر کوئی دوسرا دین باطن مین برتتے تھے تو وہ بسبب مخالفت ظاہر شرع کے باطل ٹھیریگا کیونکہ شرع کو
حکم ظاہر کا ہی باطن کا مہمذا امر باطنی مین کسیکا اتباع بھی نہین ہوسکتا فافہم **قولہ** جو تم ہمسے مقابلہ
مجادلہ کرتے ہو ہم تمکو جواب دیتے ہین **جواب** ابتدا مقابلہ مجادلہ کی تم سے ہی نہ ہم سے سبحان
علیخان نے مکتوب مطبوع مین لکھا ہی بزبان سلف اہل سنت کتب امامیہ اکثر میدیدند و جز برائی ازجانب
فرقہ شیعہ بود و آنہا عجیب انتہی اور کافی کلینی مین حدیث امام جعفر صادق موجود ہی کہ لا تخاصموا الناس
لدینکم فان المخاصمۃ ممرضۃ للقلب مہمذا جو تم جواب دیتے ہو وہ مصداق اسکا ہوتا ہی کہ سوال از آسمان
جواب از ریسمان **قولہ** تولا تبرا ہمارا عقیدہ ہی **جواب** پانچ اس عقیدہ کا تحفہ اثنا عشریہ مین

مفصل لکہا ہی اوسکو کسی سے پڑہکر سمجہ لو یہہ تمام اوسکا لینا **جواب** تمہاری بخاری مین مروی
ہی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ من الایمان **جواب** حب بدلیل تبرا تولا ہو سکتی کہ کفر اہل بغض کا ثابت
ہو بلکہ بعد الکفر ہی مراد بغض سے تبرا نہین ہو سکتا کہ خلاف عرف و لغت و شرع ہی بس یہہ
تولا تبرا کی کذا ئی لغوائی لا الحب علی بل البغض معاویہ الحب للنفس الامارہ بالسوء والبغض لہا ہی فی اللہ
قولہ بیان نہم ذکر تعدی ثلاثہ مین اہل بیت و محبان آل امجاد پر **جواب** بیان ششم مین کر صبر تصفونکا
تہا سو مصیبت بعد از صبر اور وہ صبر قبل از بلا عجائب لیل و نہار سے ہی کہ ع ہم طرز جنون اور
ہی ایجاد کرینگی **قولہ** سب سے زیادہ مشہور غصب کرنا فدک کا ہی جسے آنحضرت نے اپنی حیات مین جناب سیدہ
کو بخشا تہا اور سند اوسکے لکھکر اپنی مہر اور بنی ہاشم کی گواہی سے مسجل فرماکر حوالہ کیا تہا ابوبکر نے
گواہی علی و عباس و حسنین و ام ایمن وغیرہ کی قبول نکی اور عمر نے اوس سند کو پہاڑ ڈالا اور حدیث
بنائی کہ نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکناہ صدقۃ کہ محض خلاف قرآن ہی اور اگر بفرض
محال قول شیخین کی تصدیق کیجاوی تو بہی مفید مطلب نہین اس لیے کہ جب رسول خدا نے کوئی چیز اپنی حیات
مین بخشی تو ملک سے خارج ہو گئی **جواب** یہ ساری کہانی ساختہ و پرداختہ شیعہ ہی کتب
اہل سنت مین اوسکا اتا پتا نہین و من ادعی فعلیہ البیان معہذا محسنی اوس مین خلط بحث کیا ہی
کہ ہبہ و وراثت دونوکو بے تمیزانہ ایک عبارت مین لکہا ہی کہ جس سے تصریح دعوی کی نہین
ہوتی سو قطع نظر ثابت نہونی اس مدعا کی کتب اہل سنت مین اگرچہ بطریق ضعیف بلکہ وضع
ہو بطلان اس ہذیان کا بہ بداہت عقل ثابت ہی اس لیے کہ عہد نبوی مین یہ دستور نہ تہا کہ ہبہ نامہ و
تمسک و پٹہ و فارغخطی و رسید و قبالہ وغیرہ لکہا جاوے یا محکمہ ثبوت بطور دیوانی و فوجداری مقرر ہو دوسرے
کتب تواریخ کذب اس دعوی کی ہین معہذا فدک ایسا کیا بڑا ملک و محاصل کہتا تہا کہ اوسکے لیے اتنا اہتمام ہوتا
اور شیخین وغیرہ کو ایسی کیا حرص و طمع لاحق تہی کہ ایسی بے حقیقت چیز کو لیکر رسوائی دارین حاصل کرتے
حالانکہ زہد شیخین کا باقرار امیہ ثابت ہی باین ہمہ ملک عرب و عجم اگر فدک غصب کر لیتے تو مجمع
اسلام ضرور اوسکو متواتر نقل کرتے اور صواعق مطاعن مین لاتی حالانکہ سوای روافض کے کوئی

اسکاناقل نہین اوراگر غصب نکرتی اور تقسیم ترکہ نبوی کرتے تو بہی حصہ جناب سیدہ کا کتنا ہوتا اور
ابوبکر نے اگر فاطمہ سے فدک لیلیا تو عائشہ وغیرہ ازواج کو کیون حصہ ندیا معہذا دعوی فاطمہ کا
فدک مین بطور ہبہ ہرگز ثابت نہین بلکہ بطریق میراث چاہا تہا چنانچہ جواب خلیفہ اول اوسپر دال ہے
معلوم نہین کہ ایسی جگہہ عقل آپ کی کہان رہتی ہی با دعوی کو بطور ہبہ کہو یا بطور میراث پس
جس صورت مین کہ ہبہ قرار دیا جاویگا تو جواب و سکا یہ ہی کہ باتفاق شیعہ و سنی ہبہ بدون قبض
کی ملک موہوب لہ نہین ہوتا اور فدک بالاجماع حیات نبوی مین قبضہ و تصرف مین جناب سیدہ کے
نہ تہا بلکہ آنحضرت اوسمین تصرف مالکانہ کرتے تہے تو ابوبکر سے تکذیب دعوی فاطمہ کے واقع نہین
ہوئی بلکہ اونہون نے مسئلہ شرعی بیان کیا کہ مجرد ہبہ بدون تملیک نزدیک شیعہ کے ملک نہین ہوتا
اسمین ضرورت رد و قبول شہادت کی نہین اور نہ اس جواب سے تکذیب فاطمہ و شہود وغیرہ
لازم آتی ہی اس لیے کہ عدم ثبوت دعویکا اور چیز ہی اور کذب دعوی اور چیز اگر مدعی اپنا دعوی
ثابت نکر سکے اوسکو کاذب نہین کہتے سبحان اللہ خلیفہ باوجود پاسداری حکم خدا اور رسول کی کہ ہبہ
بصورت ثبوت بہی بدون قبضہ کے نافذ نہین مطعون ہوئے اگر خلاف حکم شرع کرتے تو یقین ہی کہ زبان
خاص و عام سے نجات نہ پاتے کشف الغمہ مین لکہا ہی کہ حضرت امیر نے اپنی زرہ عہد خلافت مین ایک
یہودی کے پاس دیکہی شریح قاضی مدینہ کی طرف رجوع کیا اونہون نے گواہ طلب کیے جناب
امیر امام حسن و قنبر کو لیگئے قاضی نے اونکی گواہی قبول نکی اس لیے کہ ایک پسر دوسرا عبد تہا
اور اسی طرح من لا یحضرہ الفقیہ کی کتاب القضا باب بالقبل من الدعاوی بغیر بینۃ مین
لکہا ہی لیکن بعد اسکے سنی کہتے ہین کہ حضرت امیر نے شریح کو دعا دی اور شیعہ کہتے ہین کہ بددعا
دی بہر کیف اگر رد شہادت معصوم تکذیب مستلزم کفر ہوتا تو ضرور حضرت امیر قاضی
شریح کو معزول کرتے جس طرح معاویہ کو معزول کیا اسلیئے کہ ظالم کو مامور کرنا اوسکے ظلم کو اپنے
اپنے اعمال مین محسوب کروانا ہے اسی بات کو وقف فدک مین جاری کرو اور
اگر واقع مین ہبہ ہوتا تو جناب امیر ضرور اوسکو اپنے عہد خلافت مین مسترد کرلیتے

اسلیے کہ اوسمین حق حسنین تہا عجب بات ہی کہ اپنا حق تولیت اور حسنین کا حق نداوی
لائق امام حسن اوسکو اپنی خلافت چند روزہ مین لے لیتے جب یہہ کچھہ نہوا تو معلوم ہوا کہ یہہ
بہہ صحیح نہین اور اگر کہین کہ شی مغصوب کو نہ پہیرا تو خلافت بہی مغصوب تہی اوسکو کیون
لے لیا اور یہہ بہارڈ الناعم کا سند بیہ کہ موضوع و باطل ہی آپنے یہہ طعن حق الیقین مجلسی سے
اوڑائی ہی کتب اہل سنت مین اسکا کہین نام و نشان نہین اور اگر دعوی فدک کا بطور میراث
قرار دیا جاوے تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ کسیکو شک تہا کہ جناب سیدہ بنت رسول خدا ہین اور
اسوقت حاجت شہادت کی کیا تہی صاحب شافی شارح کلینی نے لکہا ہی کہ انبیاء سے جو کچھہ باقی
رہ جاوے اگرچہ ترکہ ہی لیکن اوسمین حکم ترکہ کا نہین اور من لا یحضرہ الفقیہ مین اسی مضمون کا
حضرت امیر سے وصیت محمد بن حنیفہ مین نقل کیا ہی اور قرآن مجید مین جسجگہہ ذکر وراثت آیا
ہی مراد اوس سے وراثت علم و عمل ہی نہ ملک دولت چنانچہ اساس الاصول مجتہد کوفہ ہند و
شرح نہج البلاغہ ابن میثم بحرانی سے ظاہر ہی کہ آیات کریمہ مین مراد ارث سے علم
نبوت ہی اور استدلال سیدۃ النساء کا بمقابلہ ابوبکر آیہ یرثنی وغیرہ ناتمام ہی دیکہو تفصیلہ
فی ازالۃ الغین اور کلینی صاحب کافی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہی
کہ ان الانبیاء لم یورثوا درہما ولا دینارا و انما ورثوا احادیث من احادیثہم فمن اخذ بشی
منہا اخذ بحظ وافر انتہی اور اسیطرح ہی روایت دعوات الراوندی مین اور بحار الانوار
مجلسی مین اور محمد بن حسن عاملی نے فصول مہمہ مین دعوی تواتر اس مضمون روایات کا
کیا ہی اور اس حدیثکو صاحب کتاب منیۃ المرید نے بہی روایت کیا ہی پس جس صورت
مین کہ ائمہ ہدی سے اس طور پر ثابت ہو تو نسبت وضع حدیث کی طرف ابوبکر کے بقول اہل
شیعہ اور بقول آپکے طرف عمر فاروق کے کما ہو الظاہر باطل محض ہی علی الخصوص
جسوقت ابوبکر متفرد بہی نہوں اسلیے کہ اس حدیث کو جناب امیر و عباس و عثمان وغیرہ
عشرہ مبشرہ نے بہی سنا تہا معہذا اگر یہہ اصحابہ نہ سنتے تو بہی حق ابوبکر مین نص قطعی تہی

اسلیے کہ اونہون نے بلاواسطہ بگوش خود رسول خدا سے اوسکو سنا تہا معہذا لک ایک جماعت کثیرہ اسکی راوی ہی کہ از انجملہ حذیفہ بن الیمان مفصل رد رفض و صادق القول مین اسکا احتمال وضع ہو گا بآ اینہمہ نزدیک امامیہ کے عورتونکو عموماً زمین مین حصہ نہین چنانچہ من لا یحضرہ الفقیہ مین لکہا ہی فالارض والعقار فلا میراث لہن فیہما اسیطرح انکے نزدیک عصبہ کا بہی حصہ نہین بلکہ باقی کو بہی ذوی القربی پر تقسیم کرنا چاہیے اس تقدیر پر متروکہ رسول کریم سے عباس وغیرہ بنی ہاشم کا کچہہ حق نہ ٹہیرے گا ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است قولہ اسمقدمہ مین نواصب نے بہت گاؤ زوری کی ہی امامیہ اثنا عشریہ نے جوابات مسکت دیے ہین جواب مراد نواصب سے اگر وہ لوگ ہین جو باتفاق فریقین دشمن نبی و آل نبی ہین تو ہا نحن فیہ سے خارج ہی اور اگر سنی ہین تو کتنے خرفشار رد رفض سے کیون قطع نظر فرماکے گاؤ زوری خصم پر تدبر کیا ہمکو ہنوز شوق مطالعہ جوابات مسکتہ امامیہ اثنا عشریہ موجزن خاطر ہی لیکن میسر آنا اونکا کہان کہ بہرہ صاحب سامرا عنقیت کبریت ہین ہین خیر الیاس احد الراحتین قولہ اخرج البزار وابو یعلی وابن ابی حاتم لما نزلت ہذہ الآیۃ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ دعا رسول اللہ فاطمۃ فاعطاہا فدک کذا فی الدر المنثور اسیطرح کتاب صلۃ الاقارب ابن حجر مین ہی جواب یہہ روایت موضوع ہی الحاقات رد رفض سے اور ہونا اوسکا درمنثور وغیرہ مین دلیل ثبوت نہین ہو سکتا اسلیے کہ تالیف درمنثور واسطے جمع موضوعات وغیرہ کے ہی اگر صاحب درمنثور نے اوسکو صحیح ثابت کہا ہو یا ابن حجر نے تو بیان کرو حالانکہ یہہ آیہ مکی ہی اور مکہ مین فدک نہ تہا پیچہے سے واضع کو یاد نہ رہا کہ باین ہمہ اسکی جہالت تمامیکت ہیبہ پر نہین چاہیے تہا کہ بجاے اعطاہا فدک لفظ وہبہا لہا وضع کی ہوتی معہذا استدلال ساتہہ اوسکے ناتمام ہی کہ لفظ ذی القربی عام ہی فاطمہ وغیرہ سے اور مقرر کرنا آنحضرت کا سہم واسطے ذوی القربی کے ثابت نہین عجب نہین کہ تقرر فدک کا واسطے مصارف جمیع عیال کے ہو اور بصورت عطا کرنے فدک کے خاص فاطمہ کو عمل آپ پر ناقص ہوتا ہی چاہیے کہ کچہہ اوسمین سے

مساکین و ابن السبیل پر بہی وقف فرماتے کہ تمام آیت پر عمل میسر آوے **قولہ** ملا عصام نے شرح
شمائل میں لکھا ہی فی ہذہ القضیۃ اشکالات للعلماء من قبیل فاطمۃ وعلی وعباس و ابی بکر وعمر قد
سوانی وضعہا و صارت تلک القضیۃ منشاء ضلال للمنافقین و خروج الرفضۃ عن طریق الیقین
اور فتح الباری میں شارح بخاری لکھتا ہی ولم یتعرض احد من الشراح لبیان ذلک وفی ذلک اشکال
شدید وہو عن اصل القضیۃ صریح فی ان العباس و علیا علما بان النبی قال لا نورث فان کانا سمعا
من النبی فکیف یطلبانہ من ابی بکر وان کانا انما سمعاہ من ابی بکر فی زمانہ بحیث افاد العلم عندہما لک
فکیف یطلبانہ بعد ذلک من عمر **جواب** آپنے ان دونو عبارت کو بحذف سباق و سیاق نقل کیا ہی
والا شبہ اشکال کا لائق استدلال کے نہتا اسلئے کہ ملا عصام نے بعد اعلام اشکال کے یہہ بہی کہہ
دیا ہی کہ قد سوانی وضعہا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اشکال انکو مدفوع ہو چکا ہی باقی نہیں مہدا
وہ اشکال اگر موجب ضلال ہی تو رفضہ منافقین کے لئے ہی نہ اہلسنت کے واسطے کہ انکے نزدیک
ذمہ ابوبکر صدیق کا ہر طرح بری ہی کیونکہ از روئے دلائل ثابت ہی کہ ترکہ نبوی میراث نہیں اور رنجش
جناب سیدہ بے محل ہی کما مر اور جو تقریر اشکال کی صاحب فتح الباری کی ہی دفع اوسکا
خود بتفصیل تمام فتح الباری میں لکھا ہی اوسکو تمنے محض واسطے اتجاہ طعن کے حذف کر دیا مختصر
یہہ ہی کہ طلب کرنا علی وعباس کا بطور مبنیہ میراث نہ تہا کہ خلاف نص ہو بلکہ بر بار بطریق تبرع تہا تاکہ بہت
عمل حاصل ہو حاجت طلب نفقہ کی بر بار نہوا کرے معاذ اللہ اس طلب میں انکار جبل تہا نص سے اور
نہ طلب تہی بطریق استدلال کے کہ اشکال ظاہر موجب طعن ہو سکے **قولہ** قال البخاری جاءت فاطمۃ عند
ابی بکر تطلب میراثہا من ابیہا فانکر ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ شیئا فغضبت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذلک فہجرتہ
ولم تکلمہ حتی ماتت الخ **جواب** غصبنا ابوبکر کا فدک کو از روئے نص شرعی تہا نہ بہوائے نفسانی کما مر اور
آزردگی جناب سیدہ کی براہ بشریت تہی نہ بطریق حجت فافترقا اور مراد عدم تکلم سے تکلم بمقدمہ فدک
ہی نہ مطلق تکلم اسلئے کہ رضامندی جناب سیدہ کی ابوبکر سے بروایت کتب امامیہ ثابت ہی اور اصول کا
قاعدہ ہی کہ الاثبات مقدم علی النفی کما یجئی **قولہ** ابوبکر جوہری اسی باب میں کہتا ہی **جواب** یہہ روایت

بتعبیر عبارت سروق ہی حق الیقین مجلسی سے اہل سنت پر الزام شیعہ حجت نہین کما مر مرارا قوله
ابن قتیبہ کتاب الامامة والسیاسة مین لکہتا ہی الخ جواب یہ ابن قتیبہ شیعی غالی ہی سُنی نہین چنانچہ
رسالة المکاتیب فی رؤیة الثعالب الغرابیب سے کما حقہ واضح ہی بلکہ رسالہ مذکور گویا واسطے ثبوت اسی بات
کے بنا ہی کیونکہ مناظرہ طرفین کا اس باب مین اقصی غایت کو پہنچیگا اور ثبوت سُنیت ابن قتیبہ صاحب کتاب
الامامة کا اولین و آخرین رفضہ سے نہو سکا و للہ الحمد مع ہذا القریہ ابو بکر و فاطمہ سے ظاہر ہی کہ ابو بکر
عارف علو شان جناب سیدہ سے تنا صب تھے لیکن نہ دینا فدک کا مبنی دلیل پر تہا اور جس حدیث سے
فاطمہ نے استدلال کیا اوسکو دعا سے کچہ مساس نہین اسلئے کہ غضب کرنا اور ہی اور غضباب اور اور
محارم الہی غضب کے نیسے کسی سے کے حلال انہین ہو سکتی اسباب مین بشریت جناب سیدہ عذرخواہ
کافی ہی قوله خطبہ طولانی جناب فاطمہ سے منقول ہی ابن اثیر نے نہایہ مین مسعودی نے مروج الذہب
مین ابو بکر جوہری نے کتاب سقیفہ و فدک مین ابن ابی الحدید وغیرہ بہت علمائی اہلسنت نے متواتر خطبہ مذکور
کو اپنی کتب مین باسانید صحیحہ نقل کیا ہی اور اعتراف بصحت پس کیونکر رضا و عفو اونکا ثابت ہو جواب
ایسی بار حوانی ولن ترانی سے الزام اہل سنت کا ممکن نہین سوائے ابن اثیر کے بقیہ اسامی شیعہ ہین
خواہ اعتراف صحت کرین یا اقرار غلط اونکی بات ہمپر حجت نہین چنانچہ بیان اونکے حالات کا سابق گذر
چکا اور لکہنا اہل لغت کا معنی کسی لفظ کے جو کتب مخالف مین وارد ہو دلیل صحت روایت نہین ہو
سکتی اسلئے کہ موضوع ہر علم کا جدا ہی لغوی کو اس سے غرض نہین کہ یہہ لغت جس شعر یا عبارتین آئی ہی
وہ فی نفسہ بہی صحیح ہی یا نہین اوسکو غرض صرف بیان معنی یا محاورہ سے ہی دیس نقد صحت و سقم
وظیفہ ارباب علم دین ہی چنانچہ اسی جہت سے بعض شروح و حواشی شیعہ کے متون اہل سنت پر بہی ہین
و بالعکس اسلئے کہ وہان بحث دین کی نہین بنا بر علی ہذا اگر ابن اثیر نے نہایت مین یا صاحب قاموس نے
قاموس مین مثلا کسی ایسے لغت کو لکہا کہ وہ حدیث یا اخبار امامیہ مین وارد ہی اور حل اوسکے معنی محاورہ
کا کیا تو اس سے صحت حدیث مذکور کی لازم نہین آتی مع ہذا جواب طولانی اس خطبہ طوفانی کا صاحب
ازالة الغین نے مفصل مدلل لکہا ہی اور حال رضاء و عفو جناب سیدہ کا اظہر ہی کہ بیاض نفرہ

ومدارج النبوۃ وکتاب الوفا بیہقی وشرح مشکوۃ سے ثابت ہی کہ حضرت ابوبکر بعد اس قصہ کے جناب
سیدہ کے گھر گئے اور عذر خواہی کی وہ خوش ہوگئیں اور فصل الخطاب مین ہی کہ ابوبکر دروازہ پر
دہوپ مین کھڑے رہے اور کہا کہ مین نہین جاونگا یہان تک کہ راضی ہون مجہہ سے بنت رسول خدا
پس آئی علی اور قسم دی فاطمہ کو کہ راضی ہو وہ راضی ہوگئیں اور طبرسی نے محجاج السالکین مین لکہا
ہی کہ جب ابوبکر عذر کرنیکو آئے خاتون قیامت نے فرمایا اقول افعل فیہا کما کان ابی رسول اللہ
یفعل فیہا معہذا فدک آیسی کیا بالیت۔ کہتا تہا کہ جناب سیدہ بسبب اوسکے کدورت وکینہ سے درگذر
نکرتین اسجگہہ استدلال حسن سیرت جناب سیدہ بنت رحمۃ للعلمین سے کافی ہی پوری روایت محجاج
تحفہ مین ہی اسیطرح مصالحہ ابوبکر وجناب سیدہ کا علل الشرائع وحق الیقین سے ثابت ہی تو لم
غضب حضرت فاطمہ کا مثل غضب وغصہ اور ونکے براہ نفسانیت نہین متواتر احادیث نبوی اسپر
گواہ ہین آنحضرت نے فرمایا من اغضبہا فقد اغضبنی ویوذینی ما اذاہا وان اللہ یغضب لغضب فاطمۃ
انتہی حاصلہ جواب اغضاب وایذا مصادر متعدی ہین لازمی نہین یعنی یہ ہین کہ غصب مین آنا
ایذا دینا چاہیے نہیہ کہ غضب مین آنا متاذی ہوجانا اور غضب الہی بغضب فاطمہ اوسکا ہی جہان
اغضاب ہو سوابوبکر فاطمہ کو غصہ مین نہین لائے اور نہ ایذا دینا چاہا وہ خود براہ بشریت آزردہ
ہوگئیں پہر درگذرین اور خوش ہوئین جو ان دونو مفہوم مین فرق نکرے وہ احمق ہی اور اگر غضب
فرض کرین تو مثل اسکے بلکہ یہ شئی زائد جناب امیر سے بہی بنسبت جناب سیدہ کے وقوع مین آیا
علل الشرائع شیخ الطائفہ محمد بن بابویہ قمی مین لکہا ہی کہ جب حضرت امیر نے نسبت ابی سانحہ
دختر ابوجہل کے چاہی جناب سیدہ آزردہ ہوکر روتی ہوئی پاس باپ کے گئین اور شکایت کی آنحضرت
نے ابوبکر وعمر وطلحہ کو بلاکر حضرت امیر سے فرمایا یا علی اما علمت ان فاطمۃ بضعۃ منی وانا منہا فمن
اذاہا فقد اذانی اور اسمقدمہ مین امامیہ نے حق طرف حضرت امیر کے بیان کیا ہی اسیطرح کہا
خفا ہوکر خاک مسجد پر جا پڑی جب آنحضرت نے سبب اسکا پوچہا فاطمہ نے کہا غاضبنی فخرج آنکر
آزردگی جناب سیدہ کی اور کنارہ کشی بابت عدم دخل ہی مقدمہ فدک نسبت جناب امیر کے

کتب امامیہ سے ثابت ہی اسیطرح بابت التفات کنیز حبشیہ کے لیس جو طعن اس بابت ابوبکر کو وارد ہی
مضاعف ضعاف اوسکے جناب امیر پر وارد ہوتی ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا علاوہ اسکے قرآن شریف
سے ثابت ہی کہ حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون پر غضب کیا یہانتک کہ اونکی داڑہی پکڑی باوجودیکہ
نبی و برادر عینی کلان تہے اور یقین ہی کہ حضرت ہارون نے قصد اونکے غصہ کرانیکا نکیا ہوگا اسلئے کہ
نبی کا غضب مین لانا کفر ہی لیکن موسیٰ کے غصہ کرنیمین شبہ نہین پس اگر غضب موجب کفر ہو توچاہیئے
کہ حضرت ہارون اوسوقت متصف بوصف کفر ہوئے ہون نعوذ باللہ ولیکن آپ اسکا یہہ جواب
دینگے کہ قرآن کتب اہل سنت سے ہی اور روایت سنی شیعی پر حجت نہین کما فی حاشیۃ التہذیب اور وہان غضب
بین المعصومین تہا اور یہان دو نو معصوم نہین اور نہ قصد اغضاب و ایذا تہا اور جسصورتمین کہ فاطمہ زہرا
نزدیک شیعہ داخل اہلبیت نہون کما حققناہ فیما مضی تو پہر اغضاب بہی انشاء اللہ تعالیٰ مضر نہوگا
کہ الشئی اذا انتفی انتفی بلوازمہ **قولہ** شیخ عبدالحق دہلوی شرح مشکوۃ مین لکہتا ہی الخ **جواب**
یہہ بہی اشکال ہی جسکو آپنے ملا عصام وغیرہ سے نقل کیا تہا اور جواب اوسکا گذر چکا اور شیخ نے بعد اسکے
کلام طویل لکہہ کے حل سارے اشکالات کا کیا ہی اوسکو آپنے کیون ترک کیا اشکال کو لینا اور انحلال کو
چہوڑنا کام جہال غاباز کا ہی متہذا یہہ اشکال اس قسم کا ہی جسطرح تعارض روایات واخبارات
واحادیث ہوتا ہی اور اوسکی تطبیق وتاویل کرتے ہین نہ ایسا تناقض کہ موجب کفر واسلام ہو مگر جو
اسکو کوئی اسباب مطاعن ومثالب مین نہین جانتا اور بنیاد عقیدہ وعمل کی نہین کرتا جو ایسا سمجہے وہ
جاہل ہی طریقۂ علم وفہم سے **قولہ** وتقریر تحفہ اثنا عشریہ کا باب فدک مین تفصیل تمام علمائے اثنا عشریہ نے
اجوبہ تحفہ مین لکہا ہی من شاء فلیرجع الیہ **جواب** وہی ادلہ ہین جنکو آپنے زیب قلم فرمایا اور کچہہ
اگر بہی ہین تو جواب اونکا ہو چکا اور اگر اور ہین تو اونکو بیان فرمائیے حالانکہ اجوبۂ جواب الجوابات
تحفہ جس مین کوئی دقیقہ رد وقدح امامیہ کا باقی نرہا اور بطلان تشیع عین الیقین سے مرتبہ حق الیقین
کو پہنچا حاضر ہین ذرا اونکو بہی مطالعہ فرمائیے اور پردۂ وافی اوٹہائیے نری تقیہ توریہ کی نلئے جائے
ہر دم تحفہ کا نام لینا چہوٹا موہنہ بڑی بات ہی **قولہ** بڑی دلیل عبدالعزیز کی یہہ ہی کہ اگر ابوبکر

فدک کو ضبط کیا تہا تو علی مرتضی نے کسلئے اپنے عہد خلافت مین اوسکو بحال نکر دیا جواب اوسکا یہی
کہ فدک جاگیر جناب فاطمہ مین تہا اور وہ بعد چہ مہینے کے انتقال فرماگئین پس واپس کسکو کرتے اور ورثہ
جناب موصوفہ نے مطالبہ نکیا جواب عبد العزیز نے اس دلیل کو معظم ادلہ نہین کہا ہی محض اونکا
افترا ہی معہذا جواب صواب اونکا جسکے لیئے ارتکاب اس فقرہ کا کیا ہی کہ معظم ادلہ اوا این است باوزن
ہی اسلئے کہ جب فدک جاگیر فاطمہ مین ہوا اور بطور ہبہ یا میراث یا ہر دو اونکو پہنچا تو بعد فاطمہ کے حق
اونکے ورثہ کا ہوا وہ مطالبہ کرین یا نکرین عدم مطالبہ سے استحقاق باطل نہین ہوتا حضرت
امیر نے بہی ایک عمر دراز تک کہ بقول آپکے چوبیس برس کئی مہینے تہے مطالبہ اپنے حق کا نکیا
بلکہ بقول سامی قیامت پر چہوڑ بیٹہے تہے لیکن جسوقت موقع پایا جہٹ اپنا حق لے بیٹہے تعجب ہی
کہ اپنا حق تولین اور حسنین کا حق بعد زلنگ یعنی عدم مطالبہ ندلاوین اونکو حاجت مطالبہ کی کیا
تہی کہ خلافت گہر مین آئی لیکن حضرت امیر کو لائق تہا کہ واسطے اثبات استحقاق وصحت دعوی جناب
سیدہ کے علی رؤس الاشہاد اوسکو حوالہ ورثہ فاطمہ کر دیتے کہ دشمن جلتے اور مومنین خوش ہوتے
ولیکن جب نہ دیا اور نہ لیا تو معلوم ہوا کہ اونکو حقدار نہ سمجہا اور ہبہ کو صحیح نجانا پہر خلفاء امویہ وعباسیہ نے
جب فدک کو حوالہ ائمہ متاخرین کیا تو اونہون نے بے تکلف لے لیا شوستری نے مجالس مین لکہا ہی کہ عمر
بن عبد العزیز نے فدک کو حوالہ امام محمد باقر کیا اونہون نے لے لیا اور اونکے پاس رہا یہانتک کہ خلفاء
عباسیہ نے پہر چہین لیا پہر سال دو صد وبست مین بحکم مامون عباسی قثم بن جعفر نے حوالہ امام علی رضا
کر دیا اسیطرح پہر متوکل نے لے لیا اور معتضد نے پہیر دیا پہر مکتفی نے لے لیا پہر مقتدر نے پہیر دیا
علی ہذا القیاس جناب امیر کو بہی دینا تہا لینے نہ لینے کے وہ مختار تہے حالانکہ کسی چیز کے ملنے کی بڑی
خوشی ہوتی ہی **قولہ** غزالی نے مقالہ رابع کتاب سر العلمین مین لکہا ہی الخ **جواب** یہہ کتاب
غزالی کی نہین ثبت العرش ثم النقش اور امامیہ کو بہی اسکا اعتراف ہی چنانچہ مومن جالسی نے
شہاب ثاقب مین لکہا ہی وقد انکر بعض المحققین کون الرسالۃ منہ ولو ثبت فلعلہ کتبہا فی اول عمرہ ورجع
تفصیل اس تحقیق کی ازالۃ الغین مین لکہی ہی معہذا شوستری مفتری نے مجالس مین غزالی کو شیعہ کہا ہی

حالانکہ عبارت منقول کو دلالت غصب خلافت پر نہین نہایۃ مافی الباب یہہ کہ بعض نے حب ریاست و جاہ سے خلاف کیا سو مصداق اسکے معاویہ ہین نہ خلفا ثلثہ اور بغاوت معاویہ کی معہ شائبہ نفسانیت وحب ریاست و امارت نزدیک اہل سنت کے بہی ثابت ہی فلم ینطبق الدلیل علی الدعوی **قولہ** عبد العزیز تحفہ مین واسطے سبقت مناظرہ کے جودت طبع سے کہا ہی کہ رسالہ سر العلمین تصنیف غزالی نہین حالانکہ اس انکار سے کچہہ منفعت نہین ہوتی اور مضمون بہی مانند غزالی کے گفتگو کی ہی اوسکا کیا جواب ہی جواب اوسکا یہہ جواب ہی کہ ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینست ؛ عبارت شرح مقاصد جسکو تمنے جودت طبع سے مانند کلام غزالی سمجہا ہی اوسکو کچہہ مناسبت اوس سے نہین جا بجا ہی جہالت کی ہتہنذ انہایت خیانت و تحریف کے ساتہہ نقل کی ہی چنانچہ نقل صحیح ازالۃ الغین مین لکہی ہی اور اوسکے مقابلہ سے معلوم ہوگا اور جسصورتمین کہ نہونا سر العلمین کا تالیف غزالی اونکی عبارتسے بہی حاصل ہی تو پہر تعریض جودت طبع بابت اوسکے انکار کیطرف صاحب تحفہ کے معلوم نہین کس وادی سے ہی **قولہ** تفتازانی شرح مقاصد مین لکہتا ہی الی قولہ نکتہ فہمان دقیقہ رس پر جو کچہ کہ اس فاضل کے کلام سے پایا جاتا ہی پوشیدہ نہین کہ راہ تقلید سے اپنی عبارتمین عمداً خبط کیا ہی خود معترف ہی کہ بعض اصحاب نے حق سے تجاوز کیا اور حد ظلم و فسق کو پہنچے اور باعث اوسکا حقد و عناد و حسد اور طلب ملک و ریاست تہی اسلئے کہ ہر صحابی معصوم و بہ خیر موسوم نہین مگر علما نے ازراہ حسن ظن کے تاویلات کیے ہین اور اسطرف گئے ہین کہ صحابہ ضلالت سے محفوظ ہین اور یہہ تاویل محض واسطے نگاہ رکہنے عقائد مسلمین کے حق کبار صحابہ مین ہی یہہ کہکر دامن چہنا اور اٰیۂ لا تزر وازرۃ وزر اخری پر یزید کو ہدف سہام کلام بنایا الخ **جواب** عبارت تفتازانی اگرچہ اسجگہہ بحذف ماقبل و مابعد جس سے ماله وما علیہ دریافت نہو سکے منقول ہی اور وہ بہی غلط سلط بہ تبدیل و تغیر الفاظ سو با اینہمہ حربست بحکم الاسلام یعلو ولا یعلی ہنوز مخالف مذہب اہلسنت نہین اسلئے کہ حاصل اوسکا جو آپنے اسجگہہ لکہا ہی صرف معاویہ بن ابی سفیان پر صادق آتا ہی نہ اور صحابہ پر سو معاویہ کی خطا و بغاوت کا کوئی منکر نہین ولیکن شارح نے صاحب کبیرہ پر اطلاق کفر کا نہین کیا اور نہ جناب امیر نے

کما عنی فیما عنی اورنہ تفتازانی نے اس عبارتین آورد لیل اسمات پر کرمراد ہیجگہہ معاویہ ہین
نہ اور کوئی عبارت ذکر کی ہی اسلئے کر سعد بابین الفاظ ہی ما وقع بین الصحابۃ من المحاربات والتشاجر
الخ آور محاربہ و مشاجرہ سوا معاویہ اورکسینے ساتھہ جناب امیر کے نہین کیا پہر جو آپنے ما بعد مین اسما
ساری عبارتکو خلفا ثلثہ پر ڈہالکر مطاعن شیخین وغیرہ پر تحریر کیا یہہ خبط کہ تاویل القول بمالا یرضی
القائل ہی کسکا ہی اگر یہہ منظور تہا کہ تفتازانی با وجود سنی ہونیکے نام خلفاء راشدین کا بالخصوص
لیکر مثل معاویہ کے نسبت ظلم و فسق کی کہ خلاف نقل و عقل و واقع و خارج ہی طرف اونکے کردیتے اور تو
آپکے نزدیک اونکی عبارتین عمداً خبط نہوتا سبحان اللہ جو عبارت غایت سہولت سے محتاج ترجمہ نہین ہی اونکا
آپنے ترجمہ ناقص کرکے نکتہ فہمون دقیقہ رس کی شان خبط عمداً ٹہیرایا اس خبط کا کچہہ ٹہکانا ہی جسپر جہہ شان
بانڈہ کر عوام کو بہکانا ہی علی الخصوص جس وقت کہ آخر عبارت مذکور مین صریح نام یزید کا لیا ہو تو قرینہ جلی وجود
مقصود ہونے معاویہ پر عبارت اول سے قولہ شیطان نے جبتک طاعت حضرت سبحانی کی تا رم و معزز رہا
اور جب عدول حکمی کی ملعون ہوا سامری بلعم باعور جبتک مطیع حضرت موسی کے تہے سر حلقہ اصحاب کلیم اللہ
تہے جب پہر گئے اعمال اونکا حبط ہوگیا اسیطرح جو لوگ ارشاد خیر العباد سے منحرف ہوا اور حکم نبوی میں تغیر و تبدل
کیا خائب و خاسر ہوے جواب تحقق ان مثالونکا منحصر ہی اثبات انحراف و تبدیل حکم نبوی پر نسبت خلفاء
واذ لیس فلیس ہرگز کوئی حکم نبوی بابت وصی مرتضوی کے ثابت نہین جسپر تفریع کفر اہل اسلام
کیجاہے با اینہمہ مراد اہل انحراف سے کون لوگ ہین صحابہ کبار یا خاص معاویہ اگر سب مراد ہین عموماً تو ہم نے الزام
پیالہ ہوا جناب امیر کا ساتہہ خلفاء ثلثہ کے ورنہ تقیۃ اجلی البدیہیات ہی اسیطرح اقتدا کرنا ساتہہ اونکے
احکام و صلوات و زکوۃ وغیرہ مین حالانکہ اطاعت کفار کی امام معصوم پر حرام ہی فاین ہذا من ذالک
آور اگر معاویہ مراد ہین تو جناب امیر نے اونکو برادر مسلمان فرمایا ہی اور لعن طعن سے منع کیا ہی جو کہ
دلیل اسلام کافی ہی حالانکہ مخالفت امام نزدیک اہل اسلام جب تک منکر ضروریات دین نہو کفر نہین
معاذ اللہ جو حال صحابہ کو حال شیطان سامری و بلعم باعور پر قیاس کرے وہ ابن ہی طلق نہین
قیاس اسکا شیطان ملعون ہوا اور ایسے ہی فرقہ سامری وغیرہ منصوص الضلالت ہو

قال الشیطان یا صاحب رسول الرحمٰن فلان

شعر چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۔ میلش اندر طعنۂ پاکان برد ۔ قولہ طلب کرنا آنحضرت کا قلم و قرطاس کو اور مانع آنا عمر کا اور ہتھیانا تینوں کا خلافت پر براہ غلبہ و قہر و زور غصب کرنا حق سیدہ کا اور طلب کرنا بیعت کا بجبر علی مرتضی سے اور لانا عمر کا لکڑیاں واسطے جلانے در دولت اہلبیت کے کتب معتمدہ مثل ملل و نحل و تاریخ واقدی و طبری و ابن قتیبہ وغیرہ سے صاف واضح ہی انتہی حاصلہ جواب یا شیخ ان سب کا ماسبق میں مسبوق ہو چکا ہی حاجت تکرار کی نہیں صرف جواب ہیزم کشی کا باقی ہی سو معلوم نہیں کہ کتب مذکورہ میں سے اسکو کونسی کتاب سے آپ ثابت کرینگے کہ اوسکا جواب دیا جاوے اسلئے کہ طبری و ابن قتیبہ شیعی ہیں اور ملل نحل و غیرہ میں یہ طعن موجود نہیں معہذا جواب اوسکا تحفہ میں مفصل لکھا ہی اگر آپ نقل عبارت کرتے تو ہم بھی تتبع روایت کرتے اسجگہ جواب حوالہ بحوالہ بس ہی قولہ طبری و ابن قتیبہ جواب یہ دو دو شخص ہیں ایک ایک سنی ایک ایک رافضی چنانچہ صاحب تحفہ نے لکھا ہی کہ ابن قتیبہ دو ہیں ایک ابراہیم بن قتیبہ کہ رافضی غالی ہی دوسرے عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کہ سنی ہی کتاب المعارف اصل میں تالیف اسی اخیر کی ہی لیکن اوس رافضی نے بھی اپنی کتاب کا نام معارف رکھا ہی تا اشتباہ حاصل ہو اسیطرح محمد بن جریر طبری دو ہیں ایک محمد بن جریر بن رستم آملی شیعی صاحب کتاب الایضاح للمسترشد در امامت دوسرے محمد بن جریر بن غالب طبری ابو جعفر صاحب تفسیر و تاریخ کبیر کہ اہلسنت میں ہی انتہی اور نیز کید پنجاہ و پنجم میں لکھا ہی کہ یہہ کتاب یعنی تاریخ طبری بہت عزیز الوجود ہی کم کسی کو اوسکا نسخہ میسر ہوا ہی اور جو نزدیک لوگوں کے مشہور ہی مختصر اوسکا ہی محرفات سمساطی شیعی سے اور کید ہشتادم میں لکھا ہی کہ بعضے روایات کو موافق مذہب اپنے کے تاریخ علی بن محمد عدوی ابو الحسن سمساطی شیعی سے جسنے تاریخ طبری کو مختصر کیا اور اوس میں بعضی چیزیں بڑہائیں اور بسبب سہولت عبارت کے مشہور و رائج ہوئی نقل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ روایتیں تاریخ طبری میں ہیں حالانکہ اصل تاریخ میں اون روایات کا نام و نشان بھی پیدا نہیں اور اس مختصر سے جسکا حال مذکور ہوا اراہ بہت سے مورخین اہل سنت کی ماری ہی اسلئے کہ جو کچھ اوس میں دیکھتے ہیں اوسکو منسوب طرف اصل کے کرتے ہیں انتہی علاوہ اسکے قاضی نوراللہ نے مقتبس غایظ کہا کی

[illegible]

مین اسباب پر کتاب تاریخ طبری شافعی کہ نزدیک اہل سنت کے معتبر ہی بلاد عجم مین نہین آئی اور ترجمہ اوسکا
جو بہی مختصر ہی اوسکو مواضع عدیدہ احقاق مین بے اعتبار قرار دیا ہی از انجملہ مطاعن عمر مین لکہا ہی
انا احلف بالایمان المغلظۃ انہ لم یر التاریخ الطبری الشافعی المعتبر عندنا علماء اہل السنۃ الذی وصفوہ بانہ
عشرین مجلدا ولعل المراد التاریخ الفارسی المتداول المشہور بین الناس بانہ تاریخ الطبری لا اعتداد بہ اور
مطاعن عثمان مین لکہا ہی ثم احلف بالایمان المغلظۃ انہ لم یر غیر الکذاب تاریخ الطبری ولم یجیٔ الی ارض
العجم من نسخۃ شیٔ وما اشتہر بین الناس من المجلدۃ الفارسیۃ الموسومۃ بتاریخ الطبری غیر ذلک
التاریخ فان ذلک علی ما صرحوا بہ یبلغ عشرین مجلدا انتہی اسیطرح اور جگہہ لکہا ہی وہو لم یر اصل التاریخ
اعنی الطبری لندرتہ فی بلاد العجم خصوصا فی زماننا انتہی پس جسوقت کہ بیان تحفہ واعتراف قاضی سے
ثابت ہوا کہ تاریخ طبری شافعی جو نزدیک اہل سنت کے معتبر ہی نسخے اوسکے بلاد عجم مین نہین آئے
اور نہایت نادر الوجود ہی اور جو مختصر کہ تاریخ طبری مشہور ہی غیر معتد بہ ہی پس معلوم نہین کہ آپنے
اس طبری شافعیکو کہان دیکہا جس سے مطاعن عمر کو نقل کیے حالانکہ ہم قسم کہا کر کہہ سکتے ہین کہ
آپنے مختصر فارسی طبری کو بہی آج تک خواب مین نہین دیکہا اگرچہ جامع اوسکا آپکا ہم مذہب ہی چہ جائے
اصل طبری کے اور قاضی شوستری نے مدعی رویت کو کذاب کہا ہی کما مر اور آپنے اسطرح اوسکا حوالہ
کیا ہی گویا خود اوسکو بچشم سر دیکہا ہی اسصورت مین دیکہئے بقول قاضی صاحب احقاق کون مستحق لقب کذاب
ہی قولہ حرام کرنا متعہ حج ومتعۃ النسا کا اور موقوف کرنا حی علی خیر العمل کا اذان سے بقول عمر ثلث کن علی
عہد رسول اللہ انا احرمہن وانہی عنہن متعۃ الحج ومتعۃ النساء وحی علی خیر العمل بتحریر تفتازانی سے حاشیہ
شرح عضدیہ وغیرہم مین اور مقرر کرنا نماز تراویح کا ساتہہ جماعت کے رمضان مین الخ جواب تمنے
اس قول عمر کو کتب اہل سنت مین نہین دیکہا اور نہ حاشیہ شرح عضدیہ مین بلکہ رسالہ متعہ مجتہد کو فرنگی
بنجانت سرقہ کیا ہی اصل عبارت موہمی الیہ یہہ ہی وجہ سوم بعد اتی ہست کہ شارح اصبہانی وعلامہ قوشجی
در شرح تجرید وعلامہ تفتازانی در شرح مقاصد درباب مطاعن نوشتہ ان عمر صعد المنبر وقال ایہا الناس
ثلث کن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا انہی عنہن واحرمہن واعاقب علیہن متعۃ النساء

مطاعن عمر فاروق

وستقراحج کرحی علی خیر العمل این کلام چنانکہ سے بینی ظاہر است و رنگینا سخ این احکام ہمان خلیفہ ثانی بود
انتہی بلفظہ معہذا مجتہد جائسی نے بہی اسکو اصل کتاب سے نقل نہین کیا بلکہ باعتماد بیاض اپنی انتساب طرف
کتب مذکورہ کے کردیا چنانچہ اسی جہت سے عین و اثر اوسکا شرح طوالع اصفہانی مین نہین اور قوشجی نے جو لکھا ہی
سو بطریق شرح کلام طوسی لکھا ہی نہ اسطرح پر کہ حجت ہونا اوسکا اہلسنت پر لازم آوے اور تفتازانی نے
شرح مقاصد مین جانب قادحین خلافت عمر سے کہ شیعہ ہین نقل کیا ہی پہر اوسکا جواب شافی دیا پس نسبت
اس روایت کی طرف علامہ مذکور کے بدون اشعار اس امر کے کہ یہ نقل اپنے علما سے کی ہی یا مخالفین سے
واسطے جواب ہی کے دلیل وقاحت عناد صرف ہی چنانچہ اسی جہت سے روایت مذکورہ بالفاظہا کسی کتاب
حدیث مین موجود نہین اور جواب تفتازانی بما لہا وعلیہا شوکت عمریہ مین منقول ہی اور دلیل ناطق اسکی سرقہ
رسالہ متعہ مجتہد جائسی سے یہ ہی کہ آپنے نام حاشیہ شرح عضدیہ کا لیکر بلفظہ وغیرہم اشارہ طرف
شرح اصفہانی وکلام قوشجی کی کہ مندرج کلام جائسی ہی کردیا کاش مصنف قصہ بعد ملاحظہ شوکت عمریہ
کیا ہوتا غلط گفتم بعد دیکہنے اجوبہ جواب الجوابات اہل سنت کے ہٹنے ہر ہی بے شرمی سے ہر جگہہ یہی کیا
ہی کہ کتب امامیہ سے روایت اہلسنت کو لیکر مقابلہ مین لکہا ہی اور جو اسکے جواب الجواب سنیون نے دیئے ہین
اون سے کچہہ کام نرکہا اوسپر یہہ قیامت ہی کہ وہ عبارت ماخوذہ بہی پوری نہین لکہی اوسمین بہی تصرف
دوکانداری تغلب مختاری کیا چنانچہ اوپر گذرا اور آویگا اذا الم تغلب فاخلب **قولہ** عداوت رکہنا شیعہ اہلبیت
سے جیسے اخراج کرنا عثمان کا ابوذر کو مدینہ سے طرف ربذہ کے بسبب محبت جناب امیر کے اور مارنا عمار کو
یہانتک کہ اونکو فتق ہوگیا اسیطرح اور محبون اہلبیت کو ذلت دنیا اور علوفہ اور روزینہ کا بند کرنا اور مارنا ابن
مسعود کا یہانتک کہ پہلو اونکا ٹوٹ گیا اور حکم بن العاص طرید رسول خدا کو مدینہ مین بلانا اور مروان کو خلافت
مین دخیل کرنا اور ولید عنید کو صاحب اختیار بنانا اظہر من الشمس ہی اسیطرح قصہ قتل مالک بن نویرہ کا
ہاتہہ سے خالد بن الولید کے اور تصرف مین لانا خالد کا زن مالک مذکور کو اور مواخذہ نکرنا ابوبکر کا انسے
شیعہ کے دلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ ہین خلافت ثلثہ پر اقول جواب پانچ ان سب مفتریات وکذبات
وہفوات واباطیل کا تحفہ اثنا عشریہ مین بتفصیل تمام موجود ہی معہذا موجب تعجب یہہ امر ہی کہ آپنے

بیان نہم کرو واسطے ذکر تعدی خلفا ثلثہ کے اہل بیت وغیرہ پر منعقد کیا تھا منجملہ اسباب تعدی مذکورہ
آخر بیان مین اتکہ حرام کرنا عمر کا متعہ حج و متعہ نسا کو اور موقوف کرنا حی علی خیر العمل کا اذان سے اور ادا
کرنا تراویح بجماعت کا بھی گر کیا ہی معلوم نہین کہ منع ان امور مین اگر بایہ ثبوت کو پہنچے اہلبیت پر کیا تعدی
ہوئی اور کون سا حق اونکا مغصوب ہوا للہ الحمد للوصی تفصیل اسکی جلد عنایت ہو کہ محبان اہلبیت چشم
و گوش بر آواز ہین اسیطرح وجہ اس ترتیب کی کہ پہلے آپنے مطاعن عمر کے لکھے پھر عثمان پھر ابوبکر اب تک
ظاہر نہوگی کہ اس ترتیب مین کیا نکتہ دقیق ہی علاوہ اسکے جو آپنے ان مطاعن کو بطور تعداد و شمار کی
کلام مین ادا کیا اور توجہ طرف ذکر دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے جنسے آپ انکا ثبوت کرتے ہین مطلق
نفرمایے اسلیے ہمنے بھی ماشاء اللہ کچھ کام اجوبہ تحفہ میں ہر یک طعن سے نرکھا بلکہ حوالہ کتاب پر عنایت
کی جسکا جی چاہے وہ تالیفات صاحب منتہی الکلام و شوکت عمریہ وغیرہ مین مطالعہ فرمائے اور عجائب
قدرت الٰہی مشاہدہ کرے **شعر** گل شد بلبلم و سرو شد فاختہ ام ٭ من بہر رنگی کہ انداز نبود ساختہ ام
قولہ اور مثل عبد العزیز وغیرہ نے کہ اپنے زعم مین جواب ان امور کے لکھے ہین رد ہر ایک تقریر
اونکی کتابوں کی جوابین علماے اثنا عشریہ نے بوجہ وجیہ لکھے ہین جسکا جی چاہے مطالعہ کرے **جواب** بقول مثل
عبد العزیز وغیرہ سے باقرار سامی ثابت ہوا کہ اور علماء اہلسنت نے بھی مثل صاحب تحفہ کے جوابات ان
امور کے لکھے ہین لیکن آپکو اون جوابوں سے کام نہین اپنے اعتراضون سے غرض ہی گو ہزار جواب لاجواب
اوسکے موجود ہوں اور علماے اثنا عشریہ نے جو رد اونکی تقریروں کا لکھا ہی آپنے کچھ تو اوسمین سے بطور
مشتے نمونہ از خروارے اسمقام مین بطور ہبہ یا اعارہ یا اجارہ لطف فرمایا ہوتا کہ اوس سے عجز اہلسنت کا
ثابت ہوتا خیر اب عنایت کیجیے کہ اہل نظر منتظر ہین **قولہ** جور و تعدی و خلاف و ستم بنی امیہ و بنی عباس
پایان نہین بعون اللہ تعالیٰ کچھ بسبیل حکایت کے مذکور ہوگا **جواب** یہ وعدہ چہارم بھی ہرگز وفا نہوا اور
موجود منتظر ہے **شعر** تیغ ہندی و خنجر رومی ٭ چونکند آنچہ انتظار کند ٭ انیا انتظار تا کجا یک خطا
دو خطا سہ خطا آخر بار در بخطا **قولہ** بیان دہم در ذکر مجملی سبب قبول نمودن جناب غفیر حکومت دیگران
و مائل نشدن بعلی ابن ابیطالب علیہ السلام **جواب** جب اصحاب عظام قبول حکومت مرتضوی کیے آپنے

مابعد مین لکہے ہین ولالت اونکے دعوی پر عجایب غرایب عالم کون وفساد سے ہی وہ اسباب یہ ہین
کہ از روئے علم تاریخ کے پایا جاتا ہی کہ امیر المومنین سے بہت لوگ دلگیر اور باطنین ناراض تہے اور عداوت
رکہتے تہے صواعق مین ہی کہ دشمنان علی بہت تہے ہر چند تفتیش کیا کوئی قبیح نپایا غنیہ مین لکہا ہی
کہ آنحضرت نے بخاطبہ بریدہ صحابی کہ امیر المومنین سے دشمنی رکہتا تہا فرمایا یا بریدۃ لاتقع فی رجل لانی
الناس بکم منہ اور مسند احمد بن حنبل مین ہی کہ قال النبی لاتقع فی علی فانہ منی وانا منہ وہو ولیکم
بعدی محب طبری نے کہا کہ عائشہ علی سے عداوت رکہتے تہے اور نچاہتی تہی کہ ذکر خیر علی کرے عینی مین
ہی کہ ذہبی نے کہا ہی لاتقدر علی ان تذکرہ بخیر انتہی بالفاظکم وہکذا البواقی معلوم نہین کہ وجہ ربط ان سخن
کی ساتہہ بیان کیا ہی اسکا پہر بیان کیجیے سہ ہذا روایات مذکورہ موضوع مفتریات طل ہین اور بحرد موجود
ہونا کسی روایت کا کسی کتاب مین دلیل صحت روایت کی نہین ہو سکتی والا قرآن شریف مین آیا ہی
لاتقربوا الصلوۃ و ان اللہ لا یغفر و لن تنالوا البر وادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہا وغیر ذلک من الایات
الکثیرہ یہہ بہی بحذف سابق و لاحق دلیل ترک صلوۃ و عدم مغفرت و عدم نیل بر و عموم دخول جہنم ہی
اب اسکا کیا جواب ہوگا **شعر** از کرامات مجتہد چہ عجب ٭ گرہ شاشید گفت باران ست ٭ اکبو واسطے
الزام اہل سنت کے بلکہ جمیع اولین و آخرین شیعہ کو یہہ نسخہ خوب ہاتہہ لگ گیا ہی کہ جس روایت موضوع مردود
کو چاہا پیش کر دیا اور کہدیا کہ فلانی کتاب مین لکہی ہی اگرچہ بقید وضع اوسی کتاب مین یا اوسکے غیر مین
مرقوم ہو نعوذ باللہ من غضب اللہ **قولہ** اخبار موثقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ہاتہہ سے سیف اللہ المسلول
کے غزوات و سعارکین قریب دس ہزار صنادید کفار کے دار البوار مین گیے اور ظاہر ہی کہ وہ اکثر
عشائر و اقارب صحابہ کے تہے ہر چند لوگون نے کفر و شرک چہوڑ کر دین اسلام قبول کیا تہا مگر
جس وقت کہ نظر ضرغام دین پر کرتے تہے خون اونکا جوش مین آتا تہا اس سبب سے برادر رسول سے
دلمین کینہ رکہتے تہے **جواب** اصل طعن مخترع قاضی صاحب حقاق وابن تیمیہ کی ہی سو دہ
دس ہزار صنادید کفار جنکو جناب امیر نے دار البوار کو بہیجا تہا اگر اقارب و عشایر صحابہ تہے تو وہ
کون لوگ تہے جنکو ہزارون صحابہ نے غزوات و سرایا ہی نبویہ مین واصل جہنم کیا معلوم ہوا کہ بعد نزول

آیہ جہاد کے سوا سیف اللہ مسلول کے کہینچنے قیام ساتہہ اس عبادت عالیمقام کے نہین کیا

وہہ خلاف النص و الاجماع بالاجماع اور یہہ قتل کرنا کفار کا اگر واسطے خدا کے اور اظہار دین تہا تو بعد قبول اسلام کے اب کیا اوسکا سوچ تہا آخر تنہا اقارب صحابہ کے مقتول نہین ہوے بلکہ قریش بہی کہ اقارب عشائر مرتضوی تھے اونمین ہلاک ہوئے پہر وجہ بغض علی کی کیا ہوگی کہ سب کا ایک سا حال تہا علاوہ اسکے جوشش خون کا وہ وقت تہا کہ جہان اپنے ہاتہہ سے اقارب کو قتل کرنا پڑتا نہ وہ وقت کہ دوسرے کے ہاتہہ سے مارے جاتے حالانکہ جس مرتبین صحابہ نے قصداً قتل اقارب کو اپنے ہاتہہ سے کیا اور یہہ عمل بجا لائے ہون تو اوسوقت قتل علی سے بنیاد عداوت قائم کرنا مستبعد عقل و نقل ہی جلی نے فصل سادس تذکرۃ الفقہاء مین لکہا ہی لان ابا بکر اراد قتل ابیہ یوم بدر فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک وقال دعہ لیلی قتلہ غیرک انتہی بجروفہا اور تفسیر مجمع البیان طبرسی و منہج الصادقین و تفسیر ابو المحاسن جرجانی و تفسیر نعمت خان عالی وغیرہ کتب معتبرہ طائفہ ثابت ہی کہ عمر فاروق نے آنحضرت سے کہا کہ عقیل کو حوالہ علی اور نوافل کو حوالہ امیر حمزہ کو حوالہ فلان کیجئے کہ سر اونکے کاٹین اسیطرح قتل کرنا عمر فاروق کا منافق کو جسنے حکم نبوی عدول کیا تہا اور دوسرا حکم انسے چاہتا تہا تفاسیر مذکورہ سے ثابت ہی بناءً علی ہذا صحب قتل کرنا صحابہ کا عشائر اقارب کو بدست خود بمقتضے الا تاخذکم رافۃ فی دین اللہ ثابت ہوا اور معلوم ہوا کہ اونکو امتثال امر الٰہی مین کسیطرح جوشش خون نکا نہ تہا بلکہ بحکم والذین آمنوا اشد حبا للہ جوشش محبت الٰہی تہا تو اب قتل کرنے حضرت امیر سے کہ براہ خلوص الٰہی تہا نہ براہ نفسانیت و دنیا داری کیونکر بغض و عداوت بے وجہ حاصل کرتے اور اگر فرض کیا جاوے کہ خواہی نخواہی اسی بابت دشمنی تہی تو حق ساتہہ اس دشمنی کے رسول خدا تھے نہ جناب امیر اسلئے کہ منشاء مجادلات و مقاتلات و تفضیح کفار کی فی الواقع آنحضرت تھے نہ جناب امیر کہ شعر گرچہ تیر از کمان ہمین گذرد از کماندار بیند اہل نظر ٭ بلکہ عداوت مذکور ساتہہ بارہ تعالی کے لائق تہی نہ ساتہہ آنحضرت و جناب امیر کے اسلئے کہ حسب روایات صاحب صراط المستقیم و مجلسی صاحب بحار وغیرہ باریتعالی نے

ایک سو بیس بار پیغمبر خدا کو آسمان پر بولا کر ہر بار امر خلافت و ولایت امیر المومنین و ائمہ طاہرین مین تاکید زائد الوصف فرمائی اور آنحضرت نے موافق اصول امامیہ کے کیا کچھہ لیت ولعل اسمین نکیا یہانتک کہ حجۃ الوداع مین جب جبرئیل علیہ السلام کئی بار آئے گئے اور قدغن شدید و تاکید سخت لائے اوسوقت بھی آنحضرت نے خوف اصحاب بیان کرکے ڈرتے ڈرتے آخر کو بمجبوری تمام خطبۂ خم غدیر فرمایا پس اگر مہاجرین وغیرہ کو جناب امیر سے عداوت ہوتی تو بعد شہادت ذی النورین کے کسلیئے ساتھہ اونکے موافقت کرتے اور خود متصدی امر خلافت ہوتے اور جناب امیر کیون اپنی خلافت کے صوابدید پر منحصر کرتے اور فاروق اعظم بعد نکاح امام حسین کے کیون غاشیہ اسپ سید الشہدا کو بازار مدینہ مین اپنے دوش پر لادے پھرتے اور عثمان بعد خریدنے زرہ مرتضوی کے اور دینے قیمت کے کسلیئے اوسکو پھیر دیتے اور سعد وقاص بعد سُننے خبر قتل ذو الثدیہ کے حسرت عدم بیعت حضرت امیر پر کسلیئے نادم ہوتے چنانچہ یہہ قصص نہج البلاغہ وجلاء العیون وبحار الانوار وکامل بہائی وغیرہ مین مفصل مرقوم ہین اور یہہ سب ایکسو بیس اگر روایت قتل دس ہزار ضاد پر ثابت ہی تو پھر بیٹھہ رہنا ایسے ضرغام وسیف اللہ مسلول کا قتال مہاجرین و انصار سے معلوم نہین کس حالت تہور وشجاعت پر محمول ہوگا علی الخصوص جسوقت جناب سیدہ فرمائین کہ مانند جنین دررحم پردہ نشین شدہ ومثل خائنان درخانہ گریختہ نعوذ باللہ ایسے حسن عقیدت سوائے امامیہ کے اور کسی کو نسبت جناب ضرغام کے نہین ع دوستی بیخرد خود دشمنی است قولہ یہہ امر مقتضائے بشریت ہی جناب رسالت پناہ کہ افضل المرسلین ہین بخاری وغیرہ مین لکھا ہی کہ جب وحشی قاتل سید الشہدا حمزہ کا اسلام لایا اور حضرت کو معلوم ہوا کہ یہہ قاتل ہمارے چچا کا ہی حضرت نے فرمایا میرے سامنے سے چلا جاؤ اور روبرو میرے مت آؤ پس جب آل خیر البشر کا یہہ ہو تو دوسرون سے نفی اس خصلت کی ممکن نہین **جواب** یہہ تعلیل آپکی بمقتضائے بشریت ہی والا معلول سے اوسکو کچھہ علاقہ نہین اسلیئے کہ قطع نظر اسکے کہ ترجمہ سامی موافق الفاظ بخاری نہین ناخوشی نبوی وحشی سے بنا بر قتل حمزہ نہتی بلکہ بنا بر عدم مناسبت طبعی تھی اسلیئے کہ اگر محرک یہہ کراہت طبعی قتل حمزہ ناشی ہوتی تو ضرور جانب باریتعالی سے منع وارد ہوتا جسطرح عَبَسَ فَتَوَلَّى أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى وارد

ولیکن کلیۃً اس امر شنیع مین واقع ہوا نہی کیونکہ حدیث صحیح مین موجود ہی الاسلام یجب ما قبلہ اور فرمایا ہی
التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ اور عار و شنار کرنا اور اظہار نفرت و وحشت کرنا تائب سے بعد
گناہ سابق شان احاد امت نہین چہ جا حضرت افضل المرسلین رحمۃ للعالمین کہ جنکی ذات مقدس شایبہ نفسانیت
وکینہ پروری بلکہ اوصاف ردیہ بشریہ سے پاک و منزہ ہی نسبت کرہ طبعی کے طرف اونکے کرنا بغایت نا قدر
شناسی و بعید و نا زیبا ہی بلکہ وجہ اس کراہت کی یہی ہی کہ وحشی قاتل حمزہ کو کوئی مناسبت فطری ساتھ
ذات مقدس آنحضرت کے حاصل نتھی چنانچہ اسی سبب سے زمانہ حضرت عمر فاروق مین اوس سے ارتکاب شرب
خمر مکرر ہوا اور کئی بار حد ماری گئی اور جب کسیطرح باز نآیا تو اوسکو مدینہ سے نکالدیا معاذ اللہ تعالی
امر کراہت کی نظر نا امرجانا اس خصلت کا انزد وہن سے ہی ممکن تبلا نا خلق لوگ آگر سیہ ہوا نا لکہ مرلانا ہی و نعم
ما قیل شعر بے لطفی بجالات دیدم کہ سرختہ و وحشی بلکہ از تو چہ تقصیر آمدہ است **قولہ** با تہدت سیف اللہ
المسلول قریب سی ہزار ضادید کفار کے دار البوار کو گئے **جواب** اگرچہ جواب اسکا ہو چکا لیکن چونکہ
فقرہ موہم فضیلت مرتضوی کا امر جہاد شیخین ہی اسلئے بوجہ دیگر تقریر اس مقام کی کیجاتی ہی وہ
یہہ ہی کہ جہاد کی تین قسمین ہین ایک جہاد زبانی کہ دعوت اسلام کی ہی اور تفہیم شرائع اور حجت عظیم
نصیحت و ترغیب و ترہیب کرنا دوسرے جہاد وقت لڑائی کے ساتھہ تدابیر ورائے یا القائے رعب کے قلوب مخالفین مین
اور جمع کرنا لوگونکا واسطے قتال کے اور متفرق کرنا جماعت اعدا کا تیسری قسم جہاد کی طعن و ضرب ہی
ساتھہ جوارح کے اور آنحضرت بے شبہ اکثر مشغول تھے ساتھہ دونو قسم اول جہاد کے نہ ساتھہ قسم تیسری کے
اور قسم ثالث کمترین مراتب جہاد کی ہی اور دونو قسم اول مین شیخین پیش قدم جمیع صحابہ ہین اسلئے کہ اول
اسلام مین دعوت ابوبکر سے عمدہ عمدہ صحابہ مسلمان ہوئے اور ابوبکر ہمیشہ اس دعوت مین مشغول رہے
اور بسبب لینے عمر اسلام کا عزت اسلام کی بڑہ گئی اور دین محمدی غالب ہو گیا اور عبادت اسلام علانیۃ
وبجہر مکہ معظمہ مین مروج ہو گئی اور ہمیشہ یہہ دونو شریک و مشیر و وزیر نبوی ہر رائے و مشورہ مین رہے
حتی کہ کوئی غزوہ بے انکے مشورہ کے واقع نہین ہوا اور پیوستہ حضور نبوی مین مساعی جمیلہ زیادہ
سب سے جمع مردم و تفریق اعدا مین بجا لایا کئے و بالقطع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشجع الناس تھے

افضلیت شیخین بر مرتضیٰ در امر جہاد

اور جبکہ انھین دو قسم کے جہاد کو آپنے اختیار کیا تو یہہ دونو قسم افضل ہین قسم ثالث سے اور شیخین نے
اس جہاد مین کبھی مفارقت آنحضرت کی نہین کی پس جہاد اونکا افضل ہی جہاد مرتضوی و جہاد زبیر و حمزہ
و مصعب و ابو طلحہ و سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ و سماک بن خرشہ سے معہذا اکثر سرایا آپکے بسرداری ابو بکر
صدیق سر انجام ہوئے اور عمر بھی اوس مین شریک رہتے تھے کما دلت علیہ التواریخ پس بشرط ثبوت زیادتی قتل مین کفار
بھی اس بات سے افضلیت ثابت نہوگی والا مفضول ہونا آنحضرت کا لازم آتا ہی نہایت یہہ کہ ایک
فضیلت جو کمال ہی وہ ہوا لیکن جب مراد آرے شعر در آرند دیوار روئین زپای جوانان شمشیر زیران
برآئی قولہ دوسرے برابر کمالات ظاہری باطنی امام کے کمال کسیکا حساب مین نہ تہا اور قاعدہ
کلی ہی کہہ ہر کوئی اپنا فروغ چاہتا ہی اس سبب سے بھی اکثر لوگ آپکو کیسو کہیچتے تھے جیسا آپ ثبوت
کمالات صوری معنوی کے دو طریق ہین ایک نص شارع دوسرے تتبع احوال و اعمال سو نص شارع کو
امامیہ نے مخدوش کہا ہی اسلیے کہ نصوص متعارض ہین حالانکہ تعارض اوسوقت ہوتا ہی کہ جب ایک ہی
لفظ حق مین دو شخص کے وارد ہوا اور دونو کی افضلیت پر دلالت کرے اور جبکہ ایسا نہو بلکہ الفاظ
و عبارات جداگانہ وارد ہون تو اوسوقت کچہہ تعارض نہین سو لفظ افضل و خیر کی کہ نص ہی مدعا پر
حق شیخین مین وارد ہی اور لفظ سیادت و احبیت و شرف کی حق مرتضی و فاطمہ و عائشہ صدیقہ
مین آئی ہی اور معلوم ہی کہ یہہ الفاظ دلالت نہین کرتے فضل جزائے و کمالات ظاہر و باطن پر
تو حقیقت مین کچہہ تعارض نہین دوسرا طریق کہ تتبع احوال و اعمال ہی منجملہ اوسکے ایک جہاد ہی
جسکا حال گذر چکا دوسرے علم ہی اوسکا حال آویگا تیسرے تقوی ہی اور اتباع شریعت سو معلوم ہی
کہ ابو بکر نے کبھی خلاف مرضی نبوی کوئی کلمہ نکہا اور حرکت نہین کی چنانچہ صلح حدیبیہ و اخذ فداء
اہل بدر شاہد عدل ہی اسیطرح کبھی ارادہ اونکا مخالف ارشاد نبوی نہین ہوا اور نکبھی امتثال امر نبوی
مین تہاون و تقاعد روا رکہا بخلاف مرتضی علی کے کہ بمقدمہ عزم نکاح بنت ابو جہل و تقیید نماز
تہجد مورد عتاب نبوی ہوچکے تھے تصدق و انفاق ہی اور اسمین عدم مشارکت مرتضوی با شیخین
اظہر ہی اگر کوئی اسجگہہ کچہہ کہے بھی تو عثمان بن عفان کو کہے کہ وہ البتہ اس امر مین سابق تھے

لیکن ہنوز شیخین کو اونپر براہ علم و زہد افضلیت ثابت ہی یا نہین عدم بت پرستی ہی کہتے ہین کہ مرتضیٰ نے
کبھی بت نہین پوجے بخلاف دیگران سونپر جنابت کا بنابر صغر سن کچھہ فضیلت نہین سمجھتا کیونکہ
بالاجماع ثابت ہی کہ عمر مرتضوی تریسٹھہ سال کی تھی سال چہلم ہجریہ مین وفات پائی اور بعثت نبوی
تیرہ برس قبل از ہجرت تھی اس حساب سے عمر مرتضوی اوسوقت دس برس کی تھی اور اس عمر مین شہ
خانہ نبوی مین پرورش پاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشغول بت پرستی نہتے اور اطفال کا
قاعدہ ہی کہ جو کام اپنے بزرگونکو کرتے دیکھتے ہین وہی کام آپ بھی کرتے ہین پس اگر عدم بت پرستی
موجب افضلیت مطلقہ ہو تو لازم ہی کہ جو مولود اسلام مین ہو وہ حضرت حمزہ و جعفر و مقداد و عمار
سے افضل ہو ششم خلافت و حسن سیاست و کفایت حوائج ہی کہ فی الحقیقہ جامع جمیع اعمال خیر
اسلام ہی سو اس امر مین فضیلت شیخین کی نہایت وضوح سے محتاج بیان و برہان نہین اسلیے
کہ اول فتنہ جو بعد وفات نبوی کے ہوا مرتدین و مانعین زکوۃ کا تہا اس واقعہ صعب مین کوئی شخص ثابت
قدم زیادہ ابوبکر سے نہتا انہین کے حسن سیاست سے یہہ فتنہ بالکل منتفی ہوا پہر بعد اوسکے جب قیصر و کسریٰ
مناقشہ منازعہ ہوا تو وہ بہی بحسن سیاست فاروقی ایسا مٹا کہ ہر طرف سے اسلام غالب آیا اور حدود
فارس و عراق دار الاسلام ہوگئی اور فقراء اسلام اغنیاء بنگئے اور اذلہ اونکے اعزہ ہو گئے اور
سب آپس کا نزاع و اختلاف جاتا رہا اور سب لوگ مشغول بقرات قرآن و تفقہ فی الدین ہوئے بخلاف
جناب امیر کہ انکے وقت مین ایک قریہ تک مفتوح نہوا اور سوا خانہ جنگی و قتال و جدال کے مسلمانون
کو کوئی کام نہتا قرأت قرآنی اور سارے عبادات نسیا منسیا ہوگئے جتنے طاعات و قربات تہے سب
بمنزلہ عنقا و کیمیا بنگئے کسیکو سوا طعن کبرا اسلام کے اور تجسس عیوب و بدگوئی یکدیگر کے کچھہ کام نہتا
ساتوین وہی بیان اوسکا آئندہ آتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ شیخین کو فضیلت حاصل ہی جناب امیر پر
اکثر کمالات مین مثل جہاد و تفقہ و صدقہ و زہد و تقوی و علم و اطاعت خدا و رسول و حسن سیاست
و خلافت وغیرہ مین اور انہین امور کو شارع نے موقع فضل و خیریت ٹہیرایا ہی بنا بر علی ہذا
یہہ دعوی لگانا کہ کسی کا کمال برابر کمالات مرتضوی حسابین نہ تہا باطل بے اصل ٹہیرا اقول نیسرے

مثل قدر و منزلت امام کے چشم رسول اللہ مین کسی کی قدر نتہی اس جہ سے بہی محسود عامہ صحابہ تہے **جواب**
اگر وجوہ مزیت قدر و زیادت منزلت معلوم ہون تو اومین گفتگو کیجاے رجما بالغیب ناگفتہ کیا کہا جاے اگر وہی
اسباب مسبوق الذکر ہین تو جواب دنکا گذر چکا اور قدر شیخین اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ انکے حق مین فرمایا
اما وزیرای من اہل الارض فابوبکر و عمر اخرجہ الترمذی اور فرمایا ہذان سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین و
الآخرین الا النبیین و المرسلین و فی روایۃ سیدا کہول الجنۃ و شبابہا اخرجہ الترمذی اس حدیث کو جناب امیر
اور انس و جابر نے روایت کیا ہی اور بحد تواتر پہنچی ہی اور حدیث سعید بن مسیب مین ہی کہ تہے ابوبکر
بجاے وزیر آنحضرت مشورہ دیتے تہے رسول خدا کو سب امور مین اور تہے ثانی پیغمبر اسلام مین اور غار مین
اور دن بدر کے عریش مین اور قبر مین اور مقدم نکرتے تہے آنحضرت کسیکو ابوبکر پر یہانتک کہ جب
وفات شریف قریب پہنچی تو اونکو امام نماز کہ عماد اسلام و افضل اعمال ہی مقرر فرمایا باوجودیکہ
علی مرتضی موجود تہے اور فرمایا لائق نہین کسیکو کہ ہون دنمین ابوبکر کہ امامت کرے اونکی کوئی سواے
ابوبکر کے اخرجہ الترمذی اور حال فاقت خدمت شیخین کا یہہ ہی کہ حیات و ممات مین جدا نہوے
اور سواے جہاد و حج کے کبہی باہر مدینہ منورہ سے نگئے اور جب انتقال کیا تو پہلوے نبوی مین سوگئے
اور یہہ ایسی فضیلت و سعادت ہی کہ کوئی اسمین انکا شریک نہین اور یہہ وہ ہی حق ہین کہ فضل اسلام کے
چنانچہ نزدیک امامیہ کے دعاے ماثورہ مین آیا ہی اجعل لی عند قبر نبیک مستقرا و قرارا علی ہذا القیاس صدہا
اخبار صحیحہ شاہد مزید قدر و منزلت شیخین موجود ہین حتی کہ ذہبی نے کہا کہ ہشتاد و چند شخص نے
بالترتیب افضلیت شیخین کو جناب امیر سے روایت کیا ہی انتہی اور فی الواقع تقریر اس مسئلہ کی بہتر
جناب امیر خاتم الخلفا سے کسی نے نہین کی اور نہ کوئی کر سکیگا کہ ع انما یعرف ذا الفضل من الناس
ذووہ اعتقاد کلی اہل سنت کا اسمقدمہ مین تصریحات مرتضوی پر ہی و بس ہر چند یہہ روایات
اہلسنت ہین لیکن دلیل قدر و منزلت شیخین ہین سو ہذا دلائل اس مدعا کے کتب امامیہ سے بہی نکل سکتے
ہین شراح نہج البلاغۃ نے لکہا ہی کہ جناب امیر نے معاویہ کو لکہا لعمری ان مکانہما فی
الاسلام عظیم و ان المصاب بہما لجرح فی الاسلام شدید رحمہما اللہ و جزاہما باحسن ما عملا اور

اور صاحب احقاق الحق نے لکہا ہی کہ ایک شخص مخالف نے امام جعفر صادق سے پوچہا کہ آپ حق
شیخین مین کیا فرماتے ہین فرمایا تہا امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما
رحمۃ اللہ یوم القیامۃ اور یوسف علی استرآبادی نے رسالۂ مناظرہ مین اور قاضی شوستری نے رقعہ مین
کہ منقول ہی عیون اخبار الرضا سے لکہا ہی کہ حضرت نے سامنے امام حسین صحابے کے فرمایا کہ ابوبکر
من آبت وعمر حسیم من وعثمان ل من سبت انتہی لیکن شیعہ نے اسکو تقیہ پر حمل کرکے تاویلات بارد
کئے ہین اور نزدیک اہل سنت کے تقیہ ائمہ ہدی کا ثابت و مقبول نہین حکیم سلامت علی خان مرحوم نے
تبصرۃ الایمان مین دلائل فضیلت شیخین و صحت خلافت واسلام ابوبکر و عمر کو کتب امامیہ سے جمع
کیا ہی قولہ جو تہے جناب امیر امر و نہی دین مین بلا رو رعایت سرگرم رہتے تہے یہہ امر بہی کلما
پر گران تہا الی قولہ مغیرہ بن شعبہ نے عرض کیا الخ جواب یہہ دعوی خلاف تصریح امامیہ ہی اسلئے
کہ انکے نزدیک حضرت امیر اپنے عہد خلافت مین بہی تقیہ کرتے تہے اور عمل بسیرت شیخین اسطرح
سارے ائمہ طاہرین نے ہمیشہ تقیہ کیا یہانتک کہ ایک عالم نے مغالطہ مین گرفتار ہوکر سیرت شیخین کو
پسندیدہ سمجہا اگر جناب امیر سرگرم امر و نہی ہوتے تو نوبت اشاعت کفر و ضلال کی سد رجہ تک
اس دعوے مین مسئلہ تقیہ باطل ہوا جاتا ہی منہج الفاضلین مین لکہا ہی کہ حضرت امیر اپنے ایام حکومت
مین بہی قادر نہ تہے کہ افعال غیر مشروع وافعال و اعمال نامرضیہ شیخین کو تغییر کرین خوف اعدا سے
تقیہ کرتے تہے اور استطاعت نہ رکہتے تہے کہ تبدیل کرین انتہی اسیطرح سید مرتضی نے کہا ہی اور
مغیرہ بن شعبہ نے جسوقت صلاح دی تہی اوسوقت جناب امیر خلیفہ ہوئے تہے اور یہہ صلاح نیک
تہی اسکے زمانے مین جو فتنہ ہوا وہ ظاہر ہی اور معلوم ہوا کہ اسوقت تک مغیرہ محب جناب امیر تہے
پہر بسبب معاویہ سے جا ملے اوسوقت ناصبی ہوگئے وفیہ المطلوب قولہ پانچوین فوائد دنیا و
زخارف دنیا کے کچہہ خواہش نفسانی امام برحق سے مقصود نہ تہی چنانچہ طلحہ و زبیر اسی سبب سے
روترش ہوکر پاس عائشہ صدیقہ کے چلے گئے اور لڑائی شروع کی الخ جواب جانا طلحہ و زبیر کا
پاس عائشہ کے اس سبب سے نہ تہا کہ رفاقت و اطاعت حضرت امیر مین دنیا نہین ملتی تہی بلکہ

ہی کہ آنحضرتؐ نے زبیر کو اپنا حواری و ناصر فرمایا اور کشف الغمہ مین بذکر جنگ جمل لکھا ہی کہ جناب امیر نے
طلحہ کو شیخ المہاجرین اور زبیر کو فارس قریش فرمایا اور خیال عدم خواہش فوائد دنیا و زخارف بیجی
سرا کا یہہ ہی کہ جناب امیر نے ضیاع و عقار وغیرہ بہت پیدا کئے اور مزارع و باغات بیحد بنائے
بخلاف ابی بکر کے کہ جب مسلمان ہوئے تو اونکے پاس مال وافر تھا اوسکو خدا اور رسول کی مرضی مین
صرف کردیا اور ضعفاء مسلمین کو خرید کرکے حسبۃً للہ آزاد فرمایا یہانتک کہ کوڑی کفن کے لئے نچھوڑی
اور کوئی کشت و زمین اپنے لئے مول نلی اور بیت المال سے اگر بقدر ضرورت لیا تو جب غنائم سے
ملا اوسی وقت اوسکو داخل بیت المال کردیا حتی کہ شافی مرتضی و تصنیفات ابو جعفر اسکافی و فضل
مدائنی و جیلانی امامیہ سے ظاہر ہی کہ مہاجرین مع انصار صحابہ زہد مین ابو بکر کو مقدم جانتے ہین سب یہ
اور حال زہادلی و علو ہمت و سیر چشمی ابو بکر صدیق کا کتاب فتح السبل جیلانی سے بھی ظاہر ہی اسیطرح
حال عمر فاروق کا تہا حتی کہ جمیع صحابہ نے اسبات پر گواہی دی کہ عمر ازہد الناس ہین بخلاف جناب
امیر کے کہ جب انتقال فرمایا تو چار عورتین چھوڑین اور انیس لونڈیان اور غلام و خادم بیحد اور اولاد
قریب تیس نفر کے اور اونکے لئے اسقدر اسباب زمین چھوڑ گئے کہ بسبب اوسکے غنی تھے قصبہ
ینبع جس سے ہزار وسق تمر آتے تھے سوائے غلہ و زراعت کے وہ بھی ترکہ حضرت امیر تہا بخلاف عمر کے
کہ کچھ خاک نچھوڑا اور نیز زہد حقیقی اسکا نام ہی کہ نہ آپ لذت دنیا کی اوٹھاوے اور نہ اولاد و اقارب
اپنے کو اوس سے منتفع ہونے دے سو حال ابو بکر کا یہی تہا کہ طلحہ بن عبد اللہ سا بھتیجا اور
عبد الرحمن بن ابی بکر سا بیٹا اور عائشہ سی بیٹی انمین سے کسیکو عامل نکیا اسیطرح عمر نے بھی
کسیکو بنی عدی مین سے صاحب عمل نہین بنایا مگر نعمان بن عدی کو سو جلد معزول کردیا حالانکہ بنی
عدی مین سعید بن زید و ابو جہم بن حذیفہ و خارجہ بن حذیفہ و معمر بن عبد اللہ و عبد اللہ بن
عمر سے لوگ موجود تھے بخلاف مرتضی علی کے کہ انہون نے عبد اللہ بن عباس کو بصرہ کا
عامل اور عبید اللہ بن عباس کو یمن کا اور قثم و معبد بن عباس کو مدینہ کا اور جعدہ بن ہبیرہ
کو کہ خواہرزادہ حضرت امیر تہا کوفہ کا اور محمد بن ابی بکر کو کہ آپکا ربیب تہا مصر کا عامل مقرر

کیا اور امام حسن کو خلیفہ سوم پر چند یہ سب مستحق تھے پہنچا لیکن اقارب ابوبکر و عمر بہی نہی حق
ان مناصب کے موجود تھے تہا علیہ بہ شیخین کا او فرو اتم تہا بد مرتضوی کہ محل اہی جان
تہا اقارب پر **قول** بیان یازدہم در ذکر منافقین صحابہ و خبر دادن آنحضرت کہ بعد من بعض صحابہ
خواہند برگشت **جواب** قید بعض صحابہ سے معلوم ہوا کہ سوا چند نفر کے باقی سب منافق تھے
ع اینہم غنیمت است کہ عمرت دراز باد ؛ اور مراد آپکی بعض سے اسجگہ نعوذ باللہ خلفاء ثلثہ ہین اگرچہ
صریح آپنے اونکا نام نہین لیا سو یہ بات خلاف ثقلین ہی اسلئے کہ قریب نصف قرآن کے بیچ
مہاجرین و انصار مین وارد ہی اور شیخین بے شبہہ ونمین داخل ہین بلکہ افضل اونکے ہین
اور آنحضرت نے ایمان ابوبکر و عمر کو جابجا ہمراہ اپنے ایمان کے مقرون کیا ہی اور کلینی نے
کافی مین تصریح کی ہی بر رجحان ایمان مہاجرین و انصار بر ایمان سائر امت اور نیز نصوص
ایمان شیخین کے نہج البلاغۃ وغیرہ مین سلکے ہین بلکہ کتب صحیحہ امامیہ مین کوئی قول و حدیث
ائمہ کا مخبر نفاق و ردت صحابہ و مذمت مہاجرین و انصار پایا نہین جاتا اس صورت مین
انتقاد اس بیان کا محض واسطے ثبوت اپنے نفاق کے ہی و بس خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ
وَعَلٰی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ **قول** روبرو سید البشر کے اکثر منافقین صحابہ مستور اور بعضے معروف
تھے جیسے ابن ابی سلول کہ خود حضرت نے اوسکے جنازہ پر نماز پڑہی **جواب** عبداللہ بن ابی
بن سلول کہ منافق معلوم النفاق تہا اوسکو کوئی سنی اچھا نہین کہتا اور قیاس کرنا اوسپر
صحابہ کا اوسپر بدون بینہ سند نہین وانی لہم ذلک چنانچہ بابت اسی نفاق کے جناب عمر
فاروق نے نماز جنازہ سے آنحضرت کو منع فرمایا اور مطابق اوسکے وحی نازل ہوئی اس
صحت و قوت ایمان و نفی نفاق فاروق عیان ہی **قول** صواعق مین ہی کہ منافقین بغض و
حسد علی سے پہچانے جاتے تھے کما فی الحدیث لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق
جواب بے شبہہ اب بھی منافقین اسیطرح پہچانے جاتے ہین جبکا جی چاہے وہ سیرت
و صورت امامیہ کو سیرت و صورت مرتضویہ سے ملا لیجئے اور کتب شیعہ کو مطالعہ فرمائے حال

نفاق کا کہل جاے گا آپکو قول معوعق کا یاد رہا اور کلام مرتضوی ابتلا بلہ خوارج کہ نہج البلاغہ مین لکہا ہی بہول گیا ورنہ تعریض نفاق کی طرف صحابہ کے نکرتے وہ یہہ ہی سیہلک فی صنفان محب مفرط یذہب الحب الی غیر الحق ومبغض مفرط یذہب البغض الی غیر الحق وخیر الناس فی حال النمط الاوسط انتہی سو مراد نمط اوسط سے اہلسنت وجماعت ہین اسلیے کہ خوارج ور وافض انکے حاشیتین ہین ایک محب مفرط دوسرے مبغض مفرط ابو جعفر بن بابویہ طوسی نے جامع الاخبار مین یہہ حدیث لکہی ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ

قولہ لیلۃ العقبہ مین بارہ یا چودہ صحابی منافق واسطے ہلاک کرنے آنحضرت کے آئے تہے آنحضرت نے حذیفہ بن الیمان کو دکہلا کر فرمایا کہ انکے نام ظاہر نکرنا روضۃ الاحباب کے دفتر اول مین ہی کہ حضرت نے فرمایا بارہ صحابی منافق منہ بہشت کا نہ دیکہینگے مسلم مین اسی مضمون کی حدیث موجود ہی اسی جہت سے حذیفہ کو صاحب السر الذی لا یعلمہ غیرہ کہتے تہے حضرت جب کہ منافقین فرماتے ارشاد کرتے اعلمہم بشان المنافقین حذیفہ جواب شیخین وغیرہ کو منجملہ انکے سمجہنا مخالف درایۃ ہی اسلیے کہ اگر انکو وا قتل پیغمبر ہوتا تو سر انجام اوسکا بسہولت بوجہ احسن ممکن تہا کہ دونو کی بیٹیان آنحضرت کے گہر مین تہین اور ہر دم کا آنا جانا خلوت جلوت مین لگا رہتا تہا ایسے محارم کو کیا حاجت فرصت طلبی کی تہی تنہائی غار کی اور رفاقت عریش بدر کی واسطے امضا اس داعیہ کے کیا کم تہی مجمع التفاسیر شیعہ مین لکہا ہی کہ نزول آیہ یحلفون باللہ الآیۃ کا حق اصحاب العقبہ مین ہی سو حال اونکا بموجب اس آیت کے دو حال سے خالی نہین یا توبہ کرکے عذاب نفاق سے خلاص ہون یا اصرار کرین تو دنیا و آخرت مین معذب ہون پس شیخین نے باجماع شیعہ توبہ نفاق سے نہین کی تو چاہیے تہا کہ دنیا مین بعذاب الیم گرفتار ہوتے حالانکہ علی الرغم انکے تسلط وغلبہ انکا باکثرت انصار و اعوان مشہور و اعیان ہی چنانچہ آپنے بہی جا بجا لکہا ہی کہ شیعہ خاص کم تہے اور مسلمان بہت پس ورصورتیکہ شیخین وغیرہ داخل اصحاب عقبہ ہون تو کذب کلام الٰہی مین اور خلف فی الوعدہ لازم آتا ہی

قولہ پہر جانا اصحاب کا بعد رحلت نبویہ کے احادیث کثیرہ سے ثابت ہی از انجملہ حدیث بخاری کو

بگوش ہوش سنو سنجاؤ برجال من اصحابی فیؤخذ بہم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقال انک لاتدری
ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب
علیہم وانت علی کل شئ شہید **جواب** مراد ان رجال سے مرتدین ہین جنکی موت کفر پر ہوئی چنانچہ
ما بعد حدیث فیقال انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم جسکو آپنے مفسر مقصود کیواسطے
خدع عوام کے حذف کر دیا ہی نص صریح ہی تخصیص اشخاص مین ان اشخاص کے سوا کسی جماعت کو بھی حتی صحابہ
نہین دیکھتا اکثر بنی حنیفہ وبنی تمیم کے بطریق وفادت واسطے زیارت نبویکے آئے تھے اس بلا مین مبتلا
ہوئے کلام اہلسنت کا ان صحابہ مین ہی جو دنیا سے باایمان وعمل صالح اوٹھ گئے اور سب جنید باہم
بجہت اختلاف آرا کے مشاجرات ومناقشات واقع ہوئے لیکن ایک نے دوسرے کی تکفیر وتبدیع کی نہ
شہادت ایمان پر دی اسطرح کے اشخاص کے حق مین اگر کوئی روایت موجود ہو لاؤ تبلاؤ قصہ مختصر
مجمع علیہ فریقین ہی کلام کلام فاتحین مرتدین مین ہی جنہون نے بے شبہہ علام دین کو بلند کیا اور کاسر
قیاصرہ فارس وروم کو راہ خدا مین سبیل بنایا اور لاکہون آدمی کو مسلمان کیا اور انکے حق مین ہوا
وبشارات عمدہ عمدہ کتاب اللہ مین نازل ہوئے ہین یہہ بات حافظ قرآن پر ظاہر ہی اگرچہ اونسے حدیث
وروایت کو نہ دیکھا ہو **قولہ** وروی عن ابی النضر فی الموطا قال النبی لشہداء احد الی قولہ وانا لا ادری ما
تحدثون بعدک **جواب** اگرچہ یہان خطاب حضرت ابوبکر کو ہی لیکن مقصود امت آیندہ ہی یا مرتدین جنکو
عادت شریف نبوی یہہ تھی کہ خطاب بظاہر صحابہ کو فرماتے اور مقصود تعلیم عامہ امت ہوتی جیسا کہ
قرآن شریف مین جابجا مخاطب آنحضرت ہین اور مقصود امت ہی یہہ بات اوسپر جو اسلوب کلام عربی
واقف اور قاری قرآن ہی ظاہر ہی گو ایکو بسبب کمال تبحر اور ناحق ہونے علم صرف ونحو کے معلوم نہو
قولہ فی جامع الاصول فی حرف النون عن الاسود قال کنا فی حلقۃ عبد اللہ بن عمر فجاء حذیفۃ حتی
قام علینا فسلم ثم قال لقد نزل النفاق علی قوم خیر منکم فقلنا سبحان اللہ ان اللہ عز وجل یقول
ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار فتبسم عبد اللہ وجلس حذیفۃ فی ناحیۃ المسجد فلما قام
عبد اللہ وتفرق اصحابہ رمانی بالحصا فاتیتہ فقال عجبت من ضحکہ وقد عرفت ما قلت لقد انزل

فطنت غور کرین کہ حذیفہ نے کیا کہا اور خلف الرشید عمر نے کیون زہر خند کیا پھر حذیفہ نے اسپر
کیا اشارہ کیا جواب ارباب فطنت نے غور کیا تو یہہ معلوم ہوا کہ اول تو آپنے اس حدیث کا ترجمہ حاشیہ پر
نہ لکھا اسلیئے کہ معنی اوسکے سمجھہ مین نہ آئے دوسرے حرف الخ لکھکر جملہ مابعد کو کہ عبارت مختصر تہی مفسر دعوی
و مخالف مقصود پاکر ساقط کر دیا وہ یہہ ہی لقد انزل النفاق علی قوم خیر منکم ثم تابوا فتاب اللہ علیہم اخرجہ
البخاری انتہی اس سے قبول توبہ اہل نفاق بالیقین معلوم ہوتا ہی والتائب من الذنب کمن لا ذنب لہ
تیسرے صاحب جامع الاصول نے بعد اس حدیث کے خود معنی اوسکے لکھدیئے ہین اوسکو آپنے واہی
و مبہم مذکور سمجھکر بالکل چھوڑ دیا حالانکہ لازم یہہ تہا کہ اوسکو لکھکر رد کیا ہوتا وہ معنی یہہ ہین و مقصود
حذیفۃ بہذا ان جماعۃ من المنافقین صلحوا واستقاموا وکانوا خیرا من اولئک التابعین الذین خالطہم
لمکان الصحبۃ والصلاح کیزید ومجمع ابنی حارثۃ بن عامر رضی اللہ عنہما وکانہ اشار بالحدیث الی
تقلب القلوب انتہی آپ فرمائیے کہ یہہ نکتہ بے صرفہ اپکا موجب تشنیع و کالائی بد بریش خاوند ہی
یا نہین جو تہی صحت نقل کا یہہ حال ہی کہ بجائی لفظ فسلم لفظ فعلم اور بجای لفظ و جلس لفظ و حبہ
اور بجائے حصباء بباء موحدہ حصار لکہا ہی اس استعداد پر استنباط بمقابلہ اہل سنت ہی **قولہ** حدیث
حذیفہ قال انما النفاق علی عہد رسول اللہ الخ کتاب الایمان مشکوۃ مین نکالکے ملاحظہ کرو اور چشم
دانش کو منور فرماؤ اور جان لو کہ زمانۂ حضرتمین منافقین برابر حکم مسلمین مین تہے **جواب**
اس حدیث کو مشکوۃ مین نکالکر دیکھا معلوم ہوا کہ حرف الخ جو آپنے لکہا ہی اسواسطے ہی کہ نقل
حدیث کامل مین بنیاد دعوی مستاصل ہوئی جاتی تہی والا مشکوۃ مین اسطرح ہی کہ عن حذیفۃ
انما النفاق کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما الیوم فانما ہو الکفر او الایمان رواہ
البخاری سے وجود نفاق منافقین بلکہ کفر کافرین کا کوئی سنی منکر نہین علی الخصوص جسوقت کہ قرآن
پاک مین آیات عدیدہ حق اہل نفاق و کفر مین نازل ہوئی ہون گفتگو منافق ہونے صحابہ
اطہار رسالت مآب مین عموما ہی اوسکو ثابت کرو یا خصوصا حق خلفاء ثلثہ مین کہ مقصود
اصلی ان تمہیدات غیر صائبہ سے در پردہ الزام دینا دکہا ہی اوسوقت دلیل دعوی پیش

وورنہ خرط القتاد اگر تھا کہ ون صحابی ہون چند لوگ یا ایک جماعت منافق مہجور ہوگئے جا دسوقت مستور
الحال تھے بسبب مصالح وقت و توالی نزول آیات کے اور اب متعین الحال ہین اور معلوم النفاق جیسے
عبداللہ بن ابی بن سلول واشال تراسمین کیا اہل سنت کا نقصان ہے، ہان اگر وجود منافق بعہد نبوی
علی الاطلاق مستلزم نفاق شیخین خصوصا و جمیع اصحاب عموما ہی تو وجہ استلزام بیان فرمایئے
عقلا و نقلا حالانکہ یہہ دعوی خلاف تصریح امامیہ ہی شیخ صدوق نے کتاب الخصال مین لکہا ہی امام
جعفر صادق سے کہ کان اصحاب رسول اللہ اثنی عشر الفا ثمانیۃ الآف من المدینۃ والفین من غیر المدینۃ
والفین من الطلقاء لم یر فیہم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا معتزلی ولا صاحب رای وکانوا یبکون
اللیل والنہار ویقولون اقبض ارواحنا قبل ان نأکل خبز الخمیر انتہی اور ترجمہ فارسی اسکا بلفظہا مجلسی
منتہی الکلام مین لکہا ہی اب فرمائیے کہ یہہ شعر جو آپنے لکہا تہا کسکے حق مین صادق ہی بیت
مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ٭ ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست قولہ
مشارق مین بخاری و مسلم سے منقول ہی کہ آنحضرت نے بمخاطبہ صحاب فرمایا عن ابی سعید لتتبعن
سنین من کان قبلکم اور ترمذی مین ہی ابن عمر سے قال رسول اللہ لیاتین علی امتی کما اتی علی
بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک
اسی مضمون کی صحاح کتب سنیو مین کتنی حدیثین موجود ہین کہ نقل سب کی باعث طول کی ہی جواب
قطع نظر اسکے کہ یہہ نقول ہی مطابق منقول عنہا بالفاظہا کذائی نہین اور بحکم العبرۃ لعموم اللفظ
لا لخصوص السبب مراد امت مستقبلہ ہی نہ صحابہ حاضرین یہہ دلیل طرفہ تماشا ہی کہ ساری امت کو
اصحاب مین منحصر کردیا ہی یا ساری امت کو اصحاب ٹہیرا دیا حالانکہ حدیث مین صریح لفظ امت
وارد ہی نہ صحابہ گو صحابہ بہی داخل امت ہین اور مخلصین مع منافقین انکے ممتاز و متعین مع مصداق
اسکے امت مین وہ لوگ ہین جنہون نے عقائد و اعمال مین مشابہت پیدا کی ہی ساتہہ کفار کے
جیسے امامیہ کہ مشابہ ہین ساتہہ پنج فرقہ ضالہ یہود و نصاری و مجوس و صابئین و ہنود کے
اور کفار فارس و روم کے چنانچہ تفصیل اسکی کتاب تحفہ مین لکہی ہی حتی کہ بحکم من اتی منہم امہ

علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک کہ قول مخبر صادق ہی شیعہ مین یہہ وصف بھی حاصل ہی جسطرح
مسئلہ متعہ مین انصاف سے کہو کہ مصداق اخبار مذکور کا کون ہی ہم یا تم **قولہ** اگر سنّی اپنی کتابونکو
صحیح جانتے ہین ورنہ اوسکی صحت سے انکار کرین یا مثل عبد العزیز وغیرہ کے کہین کہ علماے اثنا عشریہ
نے الحاق کیا ہی **جواب** سنّی اپنی کتابونکو جو صحیح ہین مثل صحیحین وغیرہ بے شبہہ صحیح جانتے
ہین اور آپکی نقل کو غلط سمجھتے ہین کما مرّ اور آپکی استدلال کو جہل مرکب بوجھتے ہین کما سبق
اور عبد العزیز نے جس روایت کو الحاق شیعہ کہا ہی اور وہ بقید صحت کتب اہل سنت مین موجود ہو اوسکا
نشان دو او سوقت صدق وکذب ظاہر ہو لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حیّ عن بینۃ **قولہ**
ان تستخلفوا علیًّا ولا اراکم فاعلین تجدوہ ہادیا ومہدیا **جواب** اس حدیث کے چار معنی ہین ایک یہہ
کہ امیر کرنا جناب امیر کا باوجود شیخین کے تمسے نہو سکے گا اسلیئے کہ خلافت مفضول کی باوجود
فاضل کے اگرچہ نزدیک بعض کے جائز ہی لیکن اوسمین ترک اولی لازم آتا ہی اسلیئے تم ایسا نکروگے
پس یہہ حدیث مثل حدیث یابی اللہ والمومنون الا ابابکر کی ہی دوسرے معنی یہہ ہین کہ یہہ تین
بزرگ یعنی ابو بکر وعمر وعلی مستحق خلافت ہین سو استخلاف مین اول انتقال ذہنی طرف ابو بکر کے
ہوتا ہی پھر طرف عمر کے پھر طرف علی کے اسمین یہہ اشارہ ہی کہ خلافت شیخین مین کسیکو جگہہ دم
ماریکی نہین ہی اور جب علی خلیفہ ہونگے تو لوگ نزاع کرینگے لیکن حق اوسوقت طرف علی کے ہوگا
پس اگر امیر کرینگے تو ہادی ومہدی پاوینگے تیسرے یہہ کہ تم علی کو خلیفہ نکروگے بسبب صغر سن
وحداثت عمر کے اسلیئے کہ ترجیح اکبر کی اصغر پر امامت صغری مین یعنی نماز مین باوجود تساوی
علم قرارت وہجرت کے تمکو معلوم ہی تو امامت کبری یعنی خلافت کو اوسپر قیاس کروگے
چوتھے یہ کہ کلمہ لا اراکم فاعلین اشارہ ہی طرف عدم اجتماع امت کے باوجود استحقاق کامل کے
اسلیئے کہ اہل شام قاطبۃً طلحہ وزبیر واصحاب جمل اتباع مرتضوی پر مجتمع نہوئے **قولہ** انکم ستحرصون
علی الامارۃ وانہا ستکون ندامۃ یوم القیامۃ **جواب** مخاطب اس حدیث کے امت آیندہ
ہی نہ صحابہ اسلیئے کہ باتفاق فریقین شیخین وغیرہ سے حرص خلافت پر ثابت نہین بلکہ

خلیفہ ہوا باجماع مہاجرین و انصار کہ افضل او تھین جناب امیر تھے وقوع مین آیا قال قبلونی لست بخیرکم جسکو وطاعن ابوبکر مین لکھتے ہین دلیل صریح ہی کنارہ جوئی پر قولہ عن حذیفہ الی قولہ ثم واقع تحمن بروری ہو کر غور کرو کہ یہ کون لوگ ہین کہ بعد پیغمبر کے خلاف ہو کر دل انکے سیاہ ہو ل دل ہین جواب مراد ائمہ سے اسجگہ ملوک جابرہ ہین نہ اصحاب پیغمبر و الا جنتے امیر ہی و کل اصحاب ہین فحالہ کحالہم معہذا حدیث مین لفظ ائمہ آیا ہی جمع لفظ امام نلفظ اصحابہ و خلفا و آخر خلفا ثلثہ خلیفہ کہلاتے تھے نہ امیر و امام جسطرح جناب امیر والا خلیفہ نہین کہلاتے تھے بلکہ امام یا امیر کہلاتے ہین اس تصور تعین کیا مسائغ طعن ہی اور اہلسنت لیے ان احادیث کو کتاب الفتن مین منجملہ اشراط ساعت کے لکھا ہی نہ کتاب الامامت مین معہذا اجوبہ تفصیلی ان احادیث کے منتہی الکلام و تحفہ اثنا عشریہ مین مرقوم ہین قولہ اگر ان سکو تاویل بنی امیہ و بنی عباس کرین تو ٹھیک نہین اسلیے کہ حذیفہ نے سنہ ۳۵ یا سنہ ۳۶ ہجری مین انتقال کیا جواب وقوع اخبار غیر متعین الازمان کا روبروے راوی اخبار کے نہ عقلا لازم آتا ہی اور نہ نقلا اس قسم کے اخبار متعلق باشراط الساعت بشمار ہین کہ بعد صد ہا سال کے انتقال راوی سے واقع ہوئے ہین و کلہا اگر کوئی دلیل اس لزوم کی آپکے اعتقاد مین ہو تو لاؤ قولہ بیان بارہوان جواب مین اس سوال کے کہ اگر اصحاب ثلثہ برخلاف تھے تو کسلیے انھونے اپنی جان و مال کو فدا کیا اور قدر سائر صحابہ سے اونکی قدر و منزلت کیون زیادہ کی جواب پاسخ اس سوال کا آپنے یون بہیت تحریر فرمایا کہ ظاہر ہی کہ ابوبکر بصلاح عمر متقلد قلادہ خلافت ہوا اور بسبب حب ریاست و جاہ کے جسطرح کہ ساتھ دودمان رسالت کے سلوک کیا مشہور ہی اور جو کچھ عمر نے کیا وہ بھی چھپا نہین اور گفتگو عمر کی وقت صلح حدیبیہ کے اور پوچھنا اوسکا بار بار نفاق اپنے کو حذیفہ سے اور حرکات و تصرفات اوسکے شرع محمدی مین جسکا نام اہل سنت نے اجتہاد عمر رکھا ہی معروف ہی اور وقائع دور عثمانی بھی مخفی نہین اور شک نہین کہ حال انسان کا ایک طرح پر نہین ہوتا شیطان دشمن انسان ہی حال بر صیصا و شیخ صنعا وغیرہ کا شہرت تمام رکھتا ہی انتہی بلفظہ ملخصا و للرسول اس تقریر عجوبہ نما

پہر فصول مین غور کرو کہ سوال کیا تہا اور جواب کیا ہی سبحان اللہ کیا خوب وجاہ قدر و منزلت خلفاء
ثلثہ بیان کی گئی کہ بنابران اسباب عداوت و نفاق سے آنحضرت انکے توقیر زیادہ کرتے تھے ع
آن میان گم شد ملک خدا خر گرفت ۔ پہر کیون نہین کہتے کہ نسخہ سلیم بن قیس ہلالی کہ افضل کتب
امامیہ ہی کما فی البحار للمجلسی وال ہی سبات ہر کہ اصحاب ثلثہ و اعوان و انصار انکے سب مقرب پیغمبر خدا
تھے اور شیخین کو اسبقیات مین سابقہ اولی و مرتبہ قصوی حاصل تہا چنانچہ احادیث جامع الاخبار سے
ظاہر ہی کہ یہہ دونو بزرگ بارگاہ رسالت مین احاطۂ تامہ رکہتے تھے اور تصریحات دیلمی و مجلسی سے ندائے
بلند منادی ہین کہ یہہ دونو اس حد مستولی تھے کہ حضرت پیغمبر نے رتق و فتق بہت امور کا انکی صوابدید
پہ چہوڑ رکہا تہا اور اصحاب آنحضرت کے میل کلی طرف انکے رکہتے تھے اور انکے احسانات کے شکر گذار تھے
جیلانی صاحب فتح السبل نے تنبیہ ہشتم کتاب مذکور مین لکہا ہی کہ آنحضرت نے عمر فاروق کو مقدمہ
مشورات مہمات امور کہ متعلق بانتظام ممالک تھے اور سیاست مدن اوس سے تعلق رکہتی تہی
جمیع اصحاب پر تفوق و سرکردگی بخشی تہی اور عمر کو انکار و عدول مین جسارت و جرأت تمام حاصل
ہوگئی تہی اور اوسکی گفتگو کو آنحضرت تقبیح و تشنیع نہین فرماتے تھے بلکہ مہمات بسیار مین رجوع
طرف اوسکے کرتے تھے اور اوسکی صلاح کو بہت مشورہ مین پسند فرماتے تھے اور قرآن بہی موافق
قول اوسکے کے نازل ہوتا تہا از انجملہ منع کرنا اوسکا آنحضرت کو نماز پڑہنے سے جنازہ عبد اللہ بن
ابی منافق پر اور انکار کرنا فدائے اسارائے بدر پر اور انکار کرنا تبرج زنان پیغمبر کا اور انکار قصہ حدیبیہ کا
اور انکار امان عباس کا واسطے ابوسفیان کے اور انکار واقعہ ابو حذیفہ بن عتبہ کا اور انکار امر پیغمبر کا بندائے
من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ اور انکار امر آنحضرت کا فسخ نواضح مین اور بہت امور کہ کتب حدیث اوسپر
مشتمل ہین اور واقعہ قرطاس مین بہی جو اوسکی صلاح دیتی تہی اوسکو عرض کیا بعضون نے کہا کہ قول
قول سید خدا ہی اور بعض نے کہا قول قول عمر کا ہی جب فریاد بلند ہوئی اور گفتگو و شورش اوٹہا کر
پہنچی حضرت نے فرمایا قوموا عنی فما ینبغی للنبی ان یکون عندہ ہذا التنازع اسوقت بہی کسی نے عمر پر
طعن و انکار نہین کیا نہ پیغمبر نے اور نہ کسی اور اصحاب نے انتہی موضع الحاجۃ بلفظہ وتحصہ قولہ یہہ تو

زمانہ جاہلیت میں بہی کمال ذلت مین تہے اور عزت و حرمت و اعتبار نکہتے تہے جب مسلمان ہوکر
اور شریک ل ہوئے تو جسم آنحضرت مین موقر ہوگئے جواب آخان علی متوفلاتی نے اپنے رسالہ مین
لکہا ہی کہ زمانہ جاہلیت مین عمر کچہ عزت نرکہتا تہا اس لیے احادیث سنیون مین اپنی فرحت میں نہ
اور حاشا کہ جناب عمر جو درجاتے اعلی عقل و فضل ہی اوسکے حق مین رائے مبارک پر کرنا ہی
قولہ لیکن شعر بسا ایام بنیاکہ بجاہ و سال بہ بیک نام زشتش شد پامال یہ اسلئے کہ خبر مین آیا ہی
بالخواتیم چنانکہ مجید دیکہہ ہرجب وا اسلام لا شک کفر و عصیان اول تمام عمر کی محو ہو جاتی ہی اسیطرح
مسلم خلاف امر اللہ کا مرکب عمل نیک ہی اوسکا حبط ہو جاتا ہی قولہ تعالی و من یکفر بالایمان
فقد حبط عملہ و ہو فی الاخرۃ من الخاسرین جواب صداقت و رفاقت ایمان ابوبکر کا کتب امامیہ سے
ثابت ہی خلاصۃ المنہج مین تفسیر آیہ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار مین لکہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
شب پنجشنبہ کو شہر مکہ مین علی کو اپنے بستر پر سلایا اور خود ابوبکر کے گہر سے اونکی رفاقت مین
اوسی رات باہر نکلے اور طرف غار کے متوجہ ہوئے کرسند ان ابوبکر کا وہ دیتے تہے اور عبداللہ
بن ابی بکر کہانا کہلاتے تہے انتہی اور مجمع البیان مین آیہ والسابقون الاولون من المہاجرین
والانصار کی تفسیر مین لکہا ہی کہ اول کسی کا ایمان اور وہ خدیجہ ہو بعد ازان ابوبکر اور نہج
البلاغت کا ہی اسیطرح مشیر و وزیر ہونا ابوبکر کا اور مخاطب ہونا اولوالفضل منکم اور نزول آیہ تطہیر
متیم کا حسب مانعی ابوبکر اور اختیار کرنا اونکا تقوی یہ سب کو خلاصۃ المنہج و منہج الصادقین وغیرہ
سے ظاہر ہی اسیطرح جائز ہونا اکل و شرب و جماع کا رمضان مین بعد عشا اور حرام ہونا
حسب مانعی عمر تفاسیر مذکور سے اور مغفور ہونا و تقوی عمر کا مجمع البیان سے ثابت ہی اور جو روایات
مردودہ قاضی جونپور و ہب لقد ہوئی مخالف تصریح مفسرین امامیہ کے ہین بحکم کالائی و ما یتبع
نداو نہ طرو نقض اوسکا کلام صاحب منتہی الکلام وغیرہ مین موجود ہی اسیطرح ذکر بیعت الرضوان
مین شجاع و دلیر ہونا عثمان کا اور بیعت لینا آنحضرت کا جانب عثمان سے اور قرار دینا
دست چپ کو دست راست عثمان اور ہونا خواہران خاتون جنت کا زوجیت عثمان مین

حق الیقین وغیرہ سے ثابت ہی اور روایات اسکے تبشر مین لکہے ہین ایک طرح قرب مرقد شیخین با خوابگاہ عالیجاہ نبی الثقلین دلیل ایمان کامل ہی اور ایسی فضیلت ہے کہ کوئی دنیا مین اوسکا شریک نہین حتی کہ امام بحق ناطق جعفر صادق نے گواہی دی اونکے ایمان پر کہ کانا علی الحق وماتا علیہ کذا فی احتجاج الطبرسی الغرض اگر روایات امامیہ بابت ثبوت ایمان وفضیلت شیخین وسوے علی الایمان فراہم کیے جاوین تو بہت ہین اور قرآن شریف کو اگر دیکہو تو ملو ہی شہادت فضیلت خلفاء راشدین سے لیکن اوسکی دلیل حجت نہو سکیگی اسلیے کہ مجتہد کو شہ ہند نے رسالہ متعہ مین لکہا ہی علاوہ انکہ چون ناظم نظم قرآنی خلیفہ ثالث آمد احتجاج آن بر شیعیان راست نمی آید انتہی بلفظہ المشوم لہذا احتجاج کتب شیعہ سے نقل کیا گیا اور طوسی نے تجرید العقائد مین لکہا ہی الاحباط باطل لاستلزامہ الباطل لقولہ تعالے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ وللطوسی برہان عقلی علی ابطال القول بالاحباط والموازنۃ ذکرہ فی الفصول وغیرہ من کتب الکلامیۃ پس جس صورت مین کہ ایمان خلفاء ثلثہ کا حیات وممات مین ثابت ہی بشہادت امامیہ اور حبط باطل تو اب جو کوئی اونکے خاتمہ کو کفر کہے وہ مصداق حدیث کافی کلینی کا ہی کہ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہی انتہی **قولہ** جب داخل دین مصطفوی ہو دیکہا کہ تائید غیبی دمبدم عروج وترقی مین ہی زیادہ اوسمین سعی کی اور دستور ہی کہ اکثر طرفدار اقبال بلند کے ہوتے ہین اور جانب ادبار سے کنارہ کرتے ہین اس کام کے طفیل چاربالش فرمانروی پر بیٹہے اور جان انہی سے ظاہر ہین براہ دین سوائے فرار کے مغازی اور پشت دینی سے وقت سختی کے اور کوئی کام نہین کیا **جواب** تائید غیبی اوسوقت ہوئی جب عمر فاروق ایمان لائے پہلے دین سست وضعیف تہا اور کوئی ناصر ومددگار قوی نہ تہا آخر کو آنحضرت نے دعا کی اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل ابن ہشام چنانچہ یہ دعا جسطرح کتب اہل حق مین مروی ہی اسیطرح کتب اصول معتبرہ امامیہ مین بہی موجود ہی روما للاختصار طریق اس حدیث کو رسائل فضل ابن شاذان وتصانیف شیخ طبرسی وطوسی وعلم الہدی وشیخ مفید سے تتبع نکر کے بروایت مسعود عیاشی ونقل ملا مجلسی در بحار الانوار

یعنی مجلد چہاردہم کہ اطول المجلدات ہی اور موسوم بہ کتاب السماء والعالم الکتفا کیجاتی ہی ملا
مذکور کہتا ہی کہ روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
اللہم عز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام انتہی اس صورت مین اسلام عمر کا بسبب
بسبب دعائی نبوی کے حسن عقیدت وخلوص نیت سے تہا نہ مثل اہل ایران کے کہ بزور شمشیر فاروق ہوا
اور نہ مثل جناب امیر کے کہ بواد یہ اقبال عمری از رہ تقیہ شریک نیک و بد عمر تہے جسطرح
امامیہ کہتے ہین بالجملہ جسکی بدولت اقبال حاصل ہوا اور ذلت مین سبیل لعزت مسلمین ہوگئی تاکہ
طرفدار بشارۂ اقبال معدوم الوجود کہنا تقاضی سخافت یا موقاحت ہی وبس اور دعوی فراد کا
منافی ہی سے سبنے سند وحوالہ اخذ کے عناد ولداد ہی لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور فرار روز
بنص قرآنی معفو ہی لا کستقیم الحجۃ قولہ علم خدامین تہا کہ شیطان ایکدن مردود ہوگا مگر
کہ مطیع رہا معلم ملائکہ ومقرب درگاہ الٰہی تہا جب نافرمانی کی ملعون ہوگیا اسیطرح جو دین محمدی
مین آئے بقدر اپنے قدر ومنزلت کی اونہونے احترام حاصل کیا جب طریق صواب سے منہ
پہیرا حسنات اونکے مبدل بسیئات ہوگئے جواب سیر مرتضوی قادح اس تقریر کی ہی
اسلیے کہ بصورت پہرجانے خلفاء ثلثہ کے ہرگز ممکن نہ تہا کہ جناب امیر شریک نیک و بد خلفاء رہتے
اور اونکے پیچہے نماز پڑہتے اور غنائم محاربات اونکے سے حصص لیتے اور اپنی اولاد کا
نام ابوبکر وعمر وعثمان رکہتے اسیطرح ابوذر وعمار بن یاسر ومقداد وسلمان شیعہ علی
بہی عقب خلفاء ادائے صلوات نکرتے بلکہ خود جناب رسالت مآب ابوبکر کو آخر حیات نبی مین
پیش نماز مقرر نفرماتے اسلیے کہ امام کرنا کافر یا منافق کا یا دعویٰ علم کے بالاجماع جائز نہین
اور آپنے بعد اس عبارت کے لکہا ہی کہ حضرت منافقین سے واقف تہے مگر نام ونشان اونکا
بیان نفرمایا انتہی اور قرآن پاک کہ بتصریح صدوق الکواذب مرتضیٰ برائے اتمام حجت ہی
ناطق ہی اسبات پر کہ آخر حیات نبوی مین مومن منافق سے متمیز ہو گئے تہے قال تعالیٰ
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ بلکہ بعد وفات نبوی

ناطق ان معاملہ از العوام المعرضہ

کوئی منافق زندہ بہی نہوتا چنانچہ حدیث الا ان المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید سے معلوم
ہوتا ہی اور اگر کوئی بطریق ندرت باقی بہی ہوگا تو بہی بسبب شوکت صحابہ کرام و صولت اسلام خائف
و ہراسان ہوگا کیا امکان تہا کہ خلاف دین یا مخالف واقع کچہہ کہے یا کرے اور مثال شیطان کے
اسجگہہ محض افادات شیطان الطاق بلکہ معلم الملکوت شہرۂ آفاق سے ہی اسلیئے کہ رد و قبول
اوسکا مخصوص ہی اور نفاق و ارتداد مردود و الالیص کفر مسلمات اہلسنت سے ہی در پیش ہی کچہہ خطر
یہہ ہی کہ جو بقول آپکے سامنے آنحضرت کے مغازی سے فرار کرتے تہے اور وقت سختی پیٹہہ پہیر
گئے اونہوں نے تو بعد ممات نبوی وہ کام کیا جو خاص اشخاص پیغمبر اولو العزم کا تہا یعنی قتال
مرتدین کہ ابوبکر صدیق نے کیا اور نزع ملک قیاصرہ و اکاسرہ و فتح روم و ایران وغیرہ دیگر
نے کیا حتی کہ چار ہزار شہر کلان انکے عہد مین فتح ہوئے اور چار ہزار کنشت و بتخانے شکست ہوئے
اور چار ہزار مساجد بنائے گئے اور شہر بصرہ آباد کیا کذا فی تفسیر تنقیح الشعرا اور اشاعت دولت
کلام ربانی کہ عثمان نے کی جسپر جناب امیر کو رشک ہوا اور فرمایا کہ اگر یہہ کام عثمان نکرتا تو مین
کرتا اور جو قاتل دس ہزار صنادید کفار تہے اور صاحب ذو الفقار و ملقب بحیدر کرار اور سرگرم
امر و نہی اور ولی و وصی نبی اونہوں نے وہ کام کیا جو کسی احاد امت سے نہو سکے گا یعنی بعد وفات
نبی ایکبارگی جہاد و ہجرت سے قطع نظر کی اور ہم نوالہ و ہم کاسہ کفار اشرار ہو گئے اور دین محمدی
کو تقیہ و توریہ کرکے ایسا غیبت و نابود کر دیا کہ آج تک انظار اہل عالم مین سیر شیخین محمود ہی
اور خصال مرتضوی کہ جبن و رضا بالکفر ہی مذموم و علی ہذا القیاس اسکو تعیین الصفات و شیمتی
سے قطع نظر کرکے فرمائے کہ تقریر سامی کس پر چسپان ہی شیخین پر یا امیر مرتضی علی پر اور کسکا
حال حیات و وفات نبوی مین ایک سا رہا اگرچہ باطن مین کچہہ اور ہو کہ اوسکا خدا عالم الغیب ہی
اور کسکا حال ظاہر مین بدل گیا اگرچہ باطن مین کچہہ اور ہو حالانکہ بقول آپکے شرع کو حکم
ظاہر کا ہی نہ باطن کا اور علم غیب اسرار خدا سے ہی انتہی حالانکہ بیچارے ابوبکر و عمر کو نہ علم ما کان
و ما یکون حاصل تہا اور نہ موت اختیاری تہی اور یہان سب کچہہ تہا غرض بہین تفاوت رہ

در ایمان ابو طالب

از کجا بہت تا بکجا قولہ مطابق مذہب سنیون کے بھی یہہ جواب ہی کہ حضرت ابو طالب عم آنحضرت
سرور عالم تھے اور حال شفقت و صحبت و مواسات اونکی کا نسبت آنحضرت کے تمام کتب سیر فریقین
مین لکھا ہی اور جمہور سنی باتفاق قائل ہین کہ ابو طالب کا مربی اور لدنکی خدمت سب الفت انکی
نسبت پیغمبر کے کچھ فائدہ نکیا اسمعو تعین دربارہ بعض صحابہ فکر کرنا اہل اونکی مخالفت کرینوالے
صحبت نبوی کے مستبعد جاننا جنس اوہام مالیخولیا سے ہی جواب یہہ گو زشتر نہ زمین مین بھی اتمام
مین تفسیر ابو البحار و داعی جسکو کلینی اعور علی نفیس جانتا ہی اوسمین بالنصوص قطعی عدم ایمان حضرت
ابو طالب کا ملاحظہ فرماؤ اور چشم جہل کو منور کرو منتہی الکلام مین کافر کہنا شیعہ کا ابو طالب کو ثابت
کیا ہی لیس یہہ جواب صواب کہ بناء فاسد علی الفاسد ہی مجیب پر مقلوب ہی اور کسی سنی نے رفاقت
نبوی کو بدون مقارنت ایمان موجب غفران و رضوان نہین کیا کہ نقل ناقل ناکل وارد ہو مگر
ایمان خلفاء ثلثہ کا تفاسیر مسبوق الذکر امامیہ سے ثابت ہی علاوہ اسکے قاضی شوستری نے مجالس
مین لکھا ہی کہ شیخین کو کافر جاننا امامیہ پر افترا ہی اسلئے کہ شیعہ مجاربان حضرت امیر کو کافر
کہتے ہین اور شیخین اوس نوبت پر نہین پہنچے انتہی اور ملا عبد اللہ مشہدی شیعی مقر ہی ساتھ ایمان
شیخین کے بلکہ اصحاب کے کہ سارے صحابہ مسلمان تھے نہ مرتد چنانچہ تفسیر آیۂ یا ایہا الرسول بلغ ما
انزل الیک من ربک مین لکھا ہی کہ مجرد اقرار بشہادتین و لتصدیق اجمالی بما جاء بہ النبی مرتبۂ اسلام
ست و بعد از رحلت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امت اجابت این مرتبہ اسلام داشتند
و بحفظ و صیانت ایزدی کہ وعدہ شدہ بود ازین مرتبہ بدر نرفتند این مقدار ازین عقیدہ اسلام
کافی بود از برائے انقیاد و امر حضرت رسالت پناہی کہ در باب اخراج مشرکین از جزیرۂ عرب
و در باب قتال با اہل ردت و یا مانعین زکوۃ و یا مدعیان کاذب نبوت و در باب جہاد با کفار
و روم و غیر آن واقع شدہ بود و جمعے کہ متصدی خلافت و ریاست شدند درین امور
کوشش بسیار نمودند تا در نظر خلائق از استحقاق امر خلافت دور نیفتند و بسیارے ازین مردم
در حالیات دور از اجتناب از محرمات ظاہرہ بلکہ در ترک بعض لذائذ مباحہ نیز پیروی کردند تا دریافت

صحبت شریف نبوی و بقاے آن برکات در نفوس ایشان از جہت قرب زمان از اہل ورع و زہد
و تقوی بودند و مساہلہ و مداہنہ کہ واقع شد در امر خلافت و در حق اہل بیت بود و بس انتہی کلامہ
اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ و شیخین کو زیادہ اہل ایمان پر ورع و زہد و تقوی بھی ببرکت صحبت نبوی
اور بسبب باقی رہنے اون برکات کے انکے نفوس میں حاصل تھا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ صحبت انکی
ساتھہ پیغمبر کے براہ خلوص قلبی تھی نہ براہ نفاق و ظاہرداری ورنہ فیض و برکت صحبت کیونکر
حاصل کرتے اور ظاہر ہے کہ جب ایمان و ورع و تقوی و زہد انکا باعتراف امامیہ ثابت ہے بالیقین
تو دعوی اسکا کہ امر خلافت حق اہل بیت میں انسے معصیت بظاہر ہوئی دعوی ادعاء خلاف
ما ثبت بالیقین ہے پس معلوم ہوا کہ یہہ بات بھی صحابہ سے بنابر تمسک کے ساتھہ کسی دلیل کے یا بسبب فہم
اس امر کے کسی نص سے واقع ہوئی ہوگی نہ بنابر قصد معصیت اسلیے کہ اگر صحبت پیغمبر نے انمین
تاثیر کی ہوگی تو اس امر عظیم مین کسطرح ایسی حرکت بے برکت انسے دیدہ و دانستہ بنابر
طمع دنیا و حب جاہ و مال صادر ہوتی والا زہد و تقوی و اجتناب از محرمات نہین ہرگز موجود نہوتا
اور یہہ جو کہا ہے کہ یہہ سب اسلیے تھا کہ نظر خلائق مین استحقاق خلافت سے دور نگرین رجم بالغیب
و ادعاے علم قلوب ہے ہم لوگ مکلف بظاہر حال ہین جسکو ظاہر مین نیک دیکھین گے نیک
کہین گے سیما باعتراف شیعہ یہ علت انکے حسن احوال کی برکت صحبت شریف نبوی تھی پس البتہ
باطن مین بھی اس برکت صحبت نے اثر کیا ہوگا بالجملہ ایمان صحابہ کا خصوصا شیخین کا باورع و زہد
و تقوی و پرہیز محرمات بلکہ بعضے مباحات اور اخراج مشرکین کا جزیرہ عرب سے و مقابلہ ساتھہ
کفار روم و فارس و ایران وغیرہ فضائل و خصائص کے ثابت ہے و للہ الحمد اور مثال ابوطالب کہ
معین نبوی بنابر قرابت و وصیت بپرورش عبدالمطلب تھا قیاس مع الفارق بلکہ جنون بحت
و خبط صرف ہے کہ یتخبطہ الشیطان من المس تفہیم مخفی نرہے کہ یہہ سوال و جواب سوم ہے کہ
مشتمل ہے بارہ بیان پر ہذیان پر مثل اسولہ و اجوبہ سابقہ محتوی تھا خرافات بے اصل پر
جسکا جواب بالجواب ختم ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات قولہ اول کہنا شیخ کا کہ عبداللہ

بن سبا یہودی بانی فرقۂ اہل تشیع ہوا محض سخن سازی ہی عبد اللہ بن سبا کہ یہودیت مین
یوشع بن نون وصی حضرت موسی کو خدا جانتا تہا جب مسلمان ہوا حضرت علی کو براہ تحیر وہی خدا کہنے
لگا الی قولہ بعدان اوسکا نام فرقۂ سبائیہ معروف ہین اور یہہ ایک فرقہ غلات سے ہی جواب یہ تمہے
محض وسیاہ سخن شیخ کو سخن سازی پہ محمول کیا اور جو اوسکے حواشی مین لکہا اوسکو مدلل نکیا لاکم
تشیع نے اس قول مین دعوی تفرد کا ہین کیا بلکہ کتب تواریخ شاہد اس عاکی ہین خصوصاً رجال
کشی وغیرہ سے ظاہر ہی کہ مدار علیہ تشیع محمد تہا کہ قول بخلافت بلا فصل مرتضوی ہی ابن سبا اور
رسم تبرے کی اسنے بنیاد ڈالی ہی آزالۃ الغین مین ہی کہ ابو بکر عمر کشی نے اسماء الرجال مین
عبد اللہ بن سبا یہودی کو بانی تشیع کہا ہی وکذا ذکر صاحب مجمع البحرین فی تحقیق [illegible]
اور مترجم تاریخ سمساطی عدوی کا شیعی کہ اوسنے تاریخ طبری کو بطور خود بنایا ہی اور مجمع البحرین
و مطلع النیرین فخر الدین نجفی و رجال کشی اور فہرست شیخ ابو جعفر طوسی سے ظاہر ہی کہ ابن
سبا محدث تشیع خاص ہی اور اتباع اوسکے شیعہ تہے اور اس مذہب مین غلو تمام رکہتے
تہے اور یہی شخص بانی مبانی فتنۂ قتل عثمان تہا الی آخرہ قال بالجملہ ابتدا مین فرقہ اوسکا ملقب
بغلات تہا پہر جسقدر زمانہ گذرتا گیا اور تلامیذ مختلف العقائد متفرق ہوتے گئے اوسیقدر
تفرق تشیع ہوتا گیا یہانتک کہ غلات چوبیس فرقہ ہو گئے پہر ایسے اور لوگ نکلے مثل امامیہ
اثنا عشریہ وغیرہ کے وہلم جرا جسطرح ملت موسوی مین بانی تشیع بنی اسرائیل فرعون تہا قال
تعالی اِنَّ فِرعَونَ عَلَا فِی الاَرضِ وَجَعَلَ اَہلَہَا شِیَعًا اسیطرح اس ملت مین ابن سبا پیدا ہوا فرق اتنا
ہی کہ وہ باسامان تہا یہہ بیسامان آپکے پاس اگر کوئی دلیل صحت دعوی کی مخالف تصریح علماء
امامیہ کے موجود ہو پیش کرو قولہ دوسرے یہہ کہ شیخ نے بشد و مد تمام کر ذکر فرق موسومہ
بشیعہ کا لکہا ہی سوائے فرقۂ ناجیہ اثنا عشریہ کے سب گمراہ ہین اثنا عشریہ کو اونسے کچہ واسطہ
نہین پس انکو شامل مخالفین کے لکہنا اور ایک اونہین سے گننا راہ تعصب سے جہوٹ بولنا ہوا
عداوت قلبی کے کوئی امر مقصود نہین ہوتا جواب لشکری حضرت امیر کے سبب تو قبول

ہیں سو ابن سبا یہودی کے اول چار فرق ہو گئے تھے ایک شیعہ مخلصین کہ ملقب باہل سنت وجماعت ہیں دوسرے تفضیلیہ تیسرے سبیہ چوتھے غلات پھر جب غلات پہلے تو اونمیں سے امامیہ نکلے پھر سال دو صد و پنجاہ ہجری میں امامیہ سے اثنا عشریہ ظاہر ہوئے اس حساب سے داخل ہونا اثنا عشریہ کا سلسلہ دین ابن سبا یہودی میں طبقۃ بعد طبقۃ ثابت ہی اور انکار اوسکا مکابرہ و حقدا ماتیل شعر زیر فا جران مذہب چہ پرسی ✤ سگ و سگ زادہ اکری بکری ✤ **قولہ** تیسرے شیخ کہتا ہے کہ مذہب شیعہ نے ہر وقت میں برنگ تازہ جلوہ کیا یہہ بات محض واسطے تنفر وحشت عوام کے اوسکی تصنیف ہی سنت وجماعت میں دو چند شیعہ سے مذاہب عجیبہ ہیں کہ جلوہ بو قلمون رکہتے ہیں فضائح فرق باطلہ کہ شمار و قطار سنیوں میں ہیں رد کتب شیخ دہلی و ابن حجر و روزبہان و خواجہ معصوم مجددی وغیرہ میں جواب ترکی بترکی سطور میں دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی پس حنفیہ وغیرہ نے جو جواب کہ واسطے بر تیت اپنی کے فرق متنوعہ سنت وجماعت سے تجویز کیا ہو وہی جواب فرق مختلفہ موسوم بشیعہ سے اثنا عشریہ کیطرف سے تصور کریں **جواب** پانچ اسکا یہہ ہی کہ جو فرق امامیہ ہیں وہ سب انکو شیعہ کہتے ہیں اگرچہ بعضے فصول ان اجناس سے بینہم ممتاز ہون ولیکن تشیع سے کسیکو انکار نہیں بخلاف اون فرق کے جنکو شیعہ بزور ظلم دامن اہل سنت سے باندہتے ہیں کہ اونمیں کوئی انکو سنی نہیں کہتا مثل معتزلہ وغیرہ کہ انہون نے اپنا لقب اہل العدل والتوحید رکہا ہی نہ سنی وعلی ہذا القیاس صورتیں جواب سنیونکا شیعہ کیطرف سے متمشی نہیں ہوسکتا دوسرے تفرق شیعہ کا بالخصوص اثنا عشریہ قرآن سے ثابت ہی کہ الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شئ اسطرح کی نص اگر کوئی واسطے تفرق اہل سنت کے قرآن سے موجود ہو لاؤ تبلاؤ حالانکہ شیعہ ہونا جمیع فرق امامیہ کا اور کثرت تفرق شیعہ کی گو ایک دوسرے کی تکفیر کریں باعتراف علمائے امامیہ ثابت ہی حسین علی خان برادر بزرگ سبحان علی نے اپنے رسالہ میں لکہا ہی کہ آئینہ مذہب معتقد ہیچ عالمے از امامیہ نیست کہ جمیع فرق شیعہ ناجی باشند چہ اینہا بعضے فرق شیعہ را کلاب ممطورہ گویند ونصیری ودیگر غلات را کافر دانند باوجودیکہ اطلاق شیعہ بر ہمہ

می نمایند انتہی بلکہ آپکو بھی با فراز نرت تعنف تشنیع کا بھی گلا دسکو ہمارا مذہب ناقص آپ وضع کیا جاتا ہے
ہین لیس ثابت ہوا کہ رد کتب مذکورہ مین جس کسی رافضی نے معتزلہ و خوارج وغیرہ کو سنی ٹھیرا کر الزام
صاحب تحفہ مقصد کیا ہی مخالف بداہت عقل و نقل ہی کیونکہ اگر یہ فرق سنی ہوتے تو کتب اہل سنت
مین رد انکے مذاہب کا کیون لکھا جاتا آپنے تو کتب کلامیہ اہلسنت کو نہین دیکھا اور دیکھتے تو کیا ہوتا
لیکن کسی سنی سے دریافت کر لیا ہوتا اور اگر سنی کی بات قابل وثوق نہ تھی تو کوئی عالم شیعہ سے معلوم
کر لیا ہوتا کہ کتب اہل سنت مملو و مشحون ہین رد خوارج و معتزلہ و قدریہ و جبریہ و سوفسطائیہ
و شیعہ وغیرہ سے کوئی دنیا مین ایسا نہوگا کہ اپنے دین کا رد اپنی کتابون مین آپ لکھے بان مقلد ائمہ
اربعہ اہلسنت سنی ہین اور مذہب اہلسنت انہین مین منحصر ہی چنانچہ آپنے بھی اقرار اسکا صفحہ ششم
مین کیا ہی و لفظہ بہذا الخصوص کلام سنت و جماعت مراد از پیروان این چہار کس است انتہی اسصورت مین
تشنیع تمہاری محض بے اصل ہی اسلیئے کہ انکا اختلاف فروع مین ہی نہ اصول عقاید مین کا مگر
ہر ائمہ اور انہین کسی نے جلوہ بوقلمون مثل شیعہ گوناگون نہین کیے اور تفضیل و تکفیر ایکدیگر
کی چنانچہ آپنے صفحہ چہارم مین لکھا ہی کہ باوصف این خلاف چراغ اصل خلافت یکدیگر تعدیل
یکدیگر میکنند انتہی اور اگر مقصود اختلاف اصول مذہب ہی چنانچہ لفظ اشاعرہ کہ ہر جگہ
کلام زبان عداوت ترجمان پر جاری ہوئی ہی مفہوم ہوتا ہی تو جواب اوسکا یہ ہی کہ علمائے اہل سنت
کو اصول دین مین اختلاف نہین الا البعض متفرعات مین شبیہ باختلاف لفظی وہ بھی منجر بتکفیر یکدیگر نہین
جسطرح اثنا عشریہ سب شیعہ کو کافر کہتے ہین اور سب شیعہ انکو مرتد جانتے ہین سو بنا بر اس اختلاف کے
تین فرقہ ہوگئے ہین اشعریہ و ماتریدیہ و حنابلہ اور اصل اوسکی یہ ہی کہ حق تعالی نے علمائے اہل سنت کو
دو چیزین عنایت کی ہین ایک فہم رسا جسکے سبب سے غور سخن کو پہنچتے ہین اور صرف الفاظ پر مقید
نہین ہوتے دوسرے انصاف و قلت حسد جسکے سبب کلام ہر قائل کو محمل نیک پر محمول کرتے ہین اور تا
امکان تکفیر و تضلیل سے بچتے ہین مثلا ماتریدیہ قائل ہین بصفت ہشتم باری تعالی جسکو تکوین کہتے
ہین اور اس صفت کو قدیم جانتے ہین اور اشعریہ صفت تکوین کو اعتباری جانتے ہین اور نہ سمجھتے

اصل اختلاف اشعریہ و ماتریدیہ و حنابلہ

صفت تکوین

ہین کہ تعلقات قدرت وارادہ صفت مذکورہ کے حادث ہوا کرتے ہین مثل اسیطرح تعلقات جمیع صفات کے حادث ہین اوسیطرح اس صفت کے بھی حادث ہین پس کلام ماتریدیہ کو کہ قائل بقدم صفت تکوین ہین حمل کرتے ہین قدم مبدء صفت مذکور پر کہ قدرت وارادہ ہی اور تضلیل و تکفیر اونکی نہین کرتے اسیطرح حال ہی اختلاف کا ہی جو فیمابین ان تینون فرقون کے واقع ہی مثلاً اشاعرہ وماتریدیہ کہتے ہین کہ کلام خدا غیر مخلوق ہی اور مراد اوس سے کلام نفسی رکہتے ہین نہ الفاظ اسلیے کہ حدوث الفاظ کا کہ کیفیات اصوات غیر قارّہ ہین بدیہی ہی اور بدیہی کا انکار نہین ہوسکتا اور حنابلہ کہتے ہین کہ ہرچند الفاظ کیفیات مذکورہ ہین لیکن عدم قرار اونکا وجود تلفظی مین ہی اور بیان الفاظ کو ایک وجود دوسرا ہی متخیلہ سامعین مین کہ بطریق تجدد امثال کے قرار دراز رکہتا ہی مثلاً گلستان شیخ سعدی کو اوسی وجود کے ساتہہ کہین کہ جو شش صد سال قبل اسکے موجود تہی یعنی یہی الفاظ کہ منت مر خدا را عز و جل الی آخرہ اول متخیلہ شیخ سعدی مین موجود ہوئے پہر متخیلہ سامعین مین وہلم جرًّا آجکے دن تک پس کلام لفظ الٰہی کو علم الٰہی مین مانند کلام نفسی قدیم کے کہتے ہین اسمین کچہ انکار بدیہی کا لازم نہین آتا بلکہ عموم نص کلام اللہ غیر مخلوق کو ظاہر سے پہیرنا اور کلام نفسی پر محمول کرنا بعید از فہم ہی اشعریہ وماتریدیہ سے نہ چاہا کہ سخن حنابلہ کا مدیہی ہی انکی تکفیر و تضلیل کرنا نچاہیے اسیطرح اشعریہ کہتے ہین کہ حسن و قبح افعال مین بمعنی ایجاب ثواب و عقاب ذاتی افعال کا نہین والا شرعمین نسخ جائز نہوتا اسلیے کہ جو چیز بالذات ہی وہ مختلف و متخلف نہین ہوتی ماتریدیہ کہتے ہین کہ واسطے افعال کے پہلے وجود شرع سے کچہہ حکم نہین نہ وجوب کا نہ حرمت کا جسطرح معتزلہ کہتے ہین لیکن نفس فعل مین کچہہ ہی جو اقتضا وجوب کے کرتا ہی جیسے نماز کہ مشتمل ہی مناجات پر اور شارع حکیم ہی حکم اوسکا بیہودہ نہین پس جو قابل وجوب ہی اوسکو واجب کیا ہی اور جو لائق حرمت ہی اوسکو حرام کیا ہی ہان حسن و قبح بعض افعال کا ہمارے عقول ناقصہ سے مدرک نہین ہوتا اس جہت سے اشعریہ نے انکار حسن و قبح ذاتی افعال کا کیا ہی کہ عوام اپنے عقول ناقصہ سے اس میدان پرخطر مین جولان نکرین اور جادۂ ایمان سے باہر نجاوین چنانچہ اشارہ مرتضوی اسی طرف ہی کہ لو کان الدین بالرای لکان

فائدہ اصطلاح کلام نفسی

فائدہ حسن و قبح افعال

ماطن ایحق اولی بالسح من ظاہرہ تبر اشعریہ قائل تکفیر و تضلیل نہین اسیطرح سارے متکلمین صفات
باریتعالی کو زائد ذات بحبت جہ کہتے ہین اور کہتے ہین کہ اثبات قدما رستقل یعنی ذوات متعددہ کا
کفر ہی اور اثبات قدم انکی ذات کا اور بتبعیت اوسکے قدم صفات اوس ذاتکا ہرگز کفر نہین آور علماء ماوراء
النہرنے اثبات قدماء متعددہ و توصیفات متعددہ سے احتراز کرکے صفات باریتعالی کو لا عین ولا غیر
سمجھا ہے اسلئے کہ اگر عین کہین تو نفی انکی لازم آوے اور مذہب معتزلہ و فلاسفہ ہوجاوے اور اگر زائد کہین
یعنی غیر تو طعن و تشنیع مخالفین کے بابت اثبات قدماء متعددہ کے متوجہ ہووے اسلئے عینیت و غیریت
دونوکی نفی کی آور جمہور متکلمین سمجھے کہ مراد انکی نفی غیریت سے نفی غیریت مستقلہ ہی جسطرح جیسے کہ
ہم کہتے ہین نہ انکار صفات مذکورہ کا و لہذا نفی عینیت حقیقیہ و نفی غیریت حقیقیہ ایک چیز کی
ایک چیز سے صحیح سفسطہ ہی اسیطرح علماء ماتریدیہ کہتے ہین کہ السعید قد یشقی والشقی قد یسعد
اشعریہ کہتے ہین السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ سو ہر ایک نے دوسرے کی
غرض سمجھ لی اسلئے تکفیر و تضلیل نہین کی کیونکہ ایک فریق نے نظر انجام پر کی دوسرے نے
اعتبار وسط بہی کیا اور تبدیل سعادت بشقاوت و شقاوت بسعادت کو جائز رکہا اسیطرح حال
اختلاف ایمان کا ہی کہ الایمان ہو التصدیق فقط والاقرار کاشف عن التصدیق او ہو التصدیق
والاقرار والعمل یعنی ان العمل من مکملاتہ جمہور متکلمین شافعیہ و مالکیہ و حنابلہ قائل ہین ساتہہ قول اخیر کے
اور حنفیہ قائل ہین ساتہہ قول اول کے فلہذا یہ جزم نہین کرتے ساتہہ اپنے ایمان کے اور کہتے ہین
انا مومن انشاء اللہ تعالی اور حنفیہ کہتے ہین انا مومن حقا اسلئے کہ کمال ایمان مین کہ عمل ہی شبہ
ہی کہ ہی یا نہین اور نفس ایمان مین کہ تصدیق ہی کچہ شبہ نہین وعلی ہذا القیاس آپس مین اثنا عشریہ
کا بابت ابو قلمونی مذاہب اہلسنت و تفرق اصول غیر صحیح ہی اپنے اصول مین قطع نظر فروع
کے دیکہین کیسا کچہ اختلاف موجود ہی جیسے قول بالبداء والرجعہ کہ بعض نے اوسکا انکار کیا اور
جیسے قول بحذف آیات بسیار کلام الہی سے کہ جمہور اثنا عشریہ اوسکے قائل ہین اور اپنے
بہی اوسکو ساتہہ ثابت کیا ہی اور کتاب اعتقادات صدوق الکذوب قمی مین جزاً انکار اوسکا کیا ہی

صفات باری تعالی زائد بر ذات

اختلاف ایمان

اور بشدت نفی کے اور مانند قول بجیت قیاس کہ بیشک اثنا عشری اوسکا قائل ہی اور باقی منکر چنانچہ
اسی جہت سے اونکو ثلث عشری کہتے ہین معہذا ایک دوسری کی تکفیر و تضلیل نہین کرتے اسلئے کہ ابن
بابویہ قمی کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اوسکو ملقب بصدوق کیا ہی گو بہت امور مین کذوب ہی
پس جو اسکا جواب شیعہ دین وہی ہمارا جواب ہی اور ان امثال تقاریر سے کہ بطور مشتے نمونہ از خروارے
ہین بخوبی ثابت ہو گیا کہ اہلسنت مین تفرق کثیر نہین اور تشعب مذاہب جس سے تکفیر و تضلیل یکدیگر
لازم آوے غیر موجود ہی بخلاف شیعہ کے کہ ہر زمانے مین اصولاً و فروعاً و کثرۃً و قلۃً حلدہ نا بوقلمون
کرتے ہے اور نیرنگ پردازی و شعبدہ سازی سے ہمیشہ دہوکا دیا کیئے اب عیب پوشی اپنی کو تہمت
تفرق و اختلاف فرق و مذاہب اہل السنت و جماعت پر باندہتے ہین قاتلہم اللہ انی یوفکون
قولہ چہتے شیخ نے باب اول مین لکھا ہی کہ یہ گروہ بارہ اماموں کو خلیفہ جانتے ہین اور امام مہدی کو
زندہ و پنہان سمجھتے ہین الی قولہ طرفہ روباہ بازی و ابلہ فریبی کی ہی الحمد للہ کہ علمائے اثنا عشریہ نے
جواب معقول لکھے ہین کوئی بات نہین چہوڑی کہ ہم لوگونکو فکر جواب ہو اس زمانہ مین بسبب تشیوع صنعت
چھاپ کے یہہ سب کتابین میسر ہین **جواب** ہمکو آرزو رہی کہ کسی جگہہ تو تمنے سوائے حیرت بابی و تحکم بحت
کے کوئی حرف باب تحقیق سے لکھا ہوتا یہہ نیا طریقہ رد کا اس زمانے مین نکل گیا ہی کہ قول خصم کو
نقل کیا اور کہدیا کہ یہہ محض سخن سازی ابلہ فریبی روباہ بازی ہی اور رد مقدمات دلیل خصم سے
قطع نظر کی اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین **قولہ** پانچوین برعکس نہندنام زنگی کافور اپنا نام شیعہ
اولی کرکے اور ایک خلق کو جاہل سمجھکر عالم کو گمراہ کیا شیعہ اولی تابعان ثقلین ہین کہ ظاہر و باطن مین
تولا ساتھہ اہلبیت کے رکہتے ہین اور اونکے دشمنون سے تبرا کرتے ہین بارہ امام ایک کو بعد دوسرے کے
جانشین خیر الانام جانتے ہین بقاء دنیا کا بقول سرور دو جہان انکی بقا تک ہی حاکم نے
مستدرک مین روایت کیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا النجوم امان لاہل السماء فاذا ذہبت اتاہا ما یوعدون

واہل بیتی امان لامتی فاذا ذہب اتاہا ما یوعدون وایضاً اخرجہ ابن ابی شیبہ و مسدد فی مسندہما
والترمذی فی نوادر الاصول و ابو یعلی و الطبرانی و جماعۃ اخری **جواب** یہہ طعن تشنیع بہی

جمع وخرج زبانی ہی نہ بر کانی حالانکہ شیعہ اولی ہونا اہلسنت کا کتب امامیہ سے ثابت ہی اسطرحپر
کہ عبارت وثیقہ حسن مجتبی کہ متفق علیہ فریقین ہی اوسمین منجملہ امور مصالحہ کے یہہ بہی تہا کہ شیعہ
امیر المومنین اور اونکی انسار واولاد واموال امون رہین اور معاویہ اونپر ظلم نکرے چنانچہ اس
مضمونکو آپنے بہی صفحہ ہشتادم مین یون اداکیا ہی کہ اول معاویہ از اہل عراق وتابعان وشیعیان علی
کہ کینہ وبغض در دل میداشت انتقام نکشد تمام اسود واحمر از وی در امان باشند ہیکس مواخذہ نکند انتہی کلامکم
تیر فرمائو کہ مراد شیعہ سے اسجگہہ کون ہین مہاجرین وانصار وتابعین اخیار یا وہ لوگ جنہون نے دادا دی
دی اور مسلک فرقہ سبیہ تہے جو ثانی باطل ہی اول متعین ہوا وہو المطلوب اور وجہ بطلان کی یہہ ہی
کہ جناب امیر اپنے عہد خلافت مین قدرت اظہار عداوت اصحاب کبار نرکہتے تہے بلکہ باعتراف امامیہ روش
اہلسنت پر بسر کرتے تہے چنانچہ اسی جہت سے حسن مجتبی کتاب مختوم وسر مکتوم مین با امور بدارا
وتقیہ ماثور علیہ کیونکر تصور ہو سکتا ہی کہ حسن مجتبی اہل تبرا کے لئے ایسی سرپرستی علی رغیما
الاشہاد کرین اور معاویہ کو حکم فرماوین کہ تم سبیہ پر ظلم نکرنا سہدا معاویہ کب اسکو قبول کرتے اور مہاجر
والانصار وتابعین باحسان کہ معتقدین خلفار راشدین تہے کیونکر اوس وثیقہ پر صبر اپنی کرتے اور گواہ
ہوتے پس متعین ہوا کہ مراد شیعہ اولی سے مقتدایان اہل سنت ہین حتی کہ ابن بابویہ قمی وشیخ مفید
وقطب راوندی وابن شہر آشوب مازندرانی بہی اتنی بات پر ساتہہ اہل حق کے متفق ہین وبعد الحجۃ البالغہ
اور ظاہر ہی کہ انکے وقت مین خبر دوازدہ امام کی مطلق نتہی اور نہ اس عقیدہ کا مذکور تہا اور نہ یہہ
تبرا کرتے تہے اور حدیث ثقلین مین کہ ہر جگہہ زبان زد سامی ہی ذکر تبرے وائمہ اثنا عشر کا نہی اور
کیونکر ہو کہ ابتدا لقب شیعہ سنہ سی وہفت ہجری سے ہی اور اثنا عشریہ تبرائیہ سنہ دو صد ہجری مین
حادث ہوئے اور بعد دو تین سال کے شیعہ اولی سے شیعہ تفضیلیہ پیدا ہوئے کہ از انجملہ ابو الاسود
دئلی واضع علم نحو ہی اور ابو سعید یحیی بن یعمر عدوانی اور سالم بن حفص اور عبد الرزاق صاحب
مصنف محدث مشہور اہل سنت اور ابن السکیت صاحب اصلاح المنطق انکے بعد شیعہ سبیہ کہ
اعاظم اصحاب وامہات المومنین کو طعن کرتے تہے اصل تبرا انہی سے نکلا ہی پہر فرق کثیرہ متفرق ہوئے

جیسے کیسانیہ و مختاریہ و ہشامیہ و زیدیہ و شیطانیہ و زراریہ و اسماعیلیہ و مبارکیہ و اثنا عشریہ و زیدیہ
وغیرہ اور جو حدیث مستدرک وغیرہ سے لکھی ہی اگرچہ مستدرک ہی احیار المیت سے لیکن مخرج اہل سنت
نہین کیونکہ اوسمین تخصیص ائمہ اثنا عشریہ کی اور ذکر تبرے تقیے کا نہین اور لفظ نجوم کہ یادگار
حدیث اصحابی کالنجوم ہی موجود ہی اگرچہ ضعیف ہو اور نہ اوسمین ذکر غیبت امام مہدی کا ہی فلیعلم **قولہ**
مین کہتا ہون کہ گیارہ امام جوار رحمت الٰہی مین آسودہ ہوئے امام بارہوین کہ فرزند امام یازدہم حسن عسکری
ہین طفلی مین امام مفترض الطاعت ہوئے اور سرداب سر من رائے مین غائب ہوگئے مثل حضرت عیسیٰ و
حضرت خضر و الیاس کے زندہ ہین اور یہہ بات قدرت خدا سے کچھ عجیب نہین زندہ ہونا بدترین خلائق دجال
ملعون کا قصہ تمیم الداری وغیرہ سے اخبار سے ثابت ہی پس ضد بدنیک ہوتا ہی زندہ ہونیمین قائم
آل محمد کے کہ بہترین خلائق ہی کیا جگہہ استبعاد کی ہی یہہ بات یقینی ہی کیونکہ ہمارے ائمہ برحق نے ہمکو
خبر دی ہی نواصب ناحق پیچ و تاب کہاتے ہین اور قبیل ممتنعات سے گنتے ہین **جواب** یہہ عقیدہ
مخالف نص صریح و عقل صحیح ہی اور ہمپر حجت نہین اسلئے کہ خصم پر اوسکے مسلمات سے احتجاج کرتے
ہین نہ اپنے عقائد سے کما مر مرارًا اور وجہ خلاف یہہ ہی کہ احادیث صحیحہ اہل سنت ناطق ہین اسبات کے
کہ عمر مہدی موعود کی وقت ظہور کے چالیس سال یا کچھہ کم زیادہ علی اختلاف الروایات ہوگی نہ صدہا
سال کی اور عمر طبعی امت کا عمر چہل سالہ مین کرینگے نہ طفولیت و شیخوخیت مین اور مخرج اونکا حرم
شریف کعبہ معظمہ ہوگا نہ غار سامرا اور وہ بیٹے عبد اللہ نام سید کے ہونگے نہ فرزند بلا واسطہ حسن
عسکری کے اور ظاہر ہونگے نہ مخفی اسواسطے کہ اختفا صدہا سال مین قباحات شرعی و عقلی بہت
ہین کیونکہ نصب کرنا امام کا نزدیک شیعہ کے لطف ہی اور ذمہ خدا پر واجب پھر جب امام مخفی ہوئے
تو اوسمین کیا لطف ہی لطف جب تہا کہ امام ہون اور اونسے کام امامت کا کہ تائید دین اور سرکوبی
مخالفین شرع مبین و اظہار اسلام و تذلیل معاندین ہی علی رؤس الاشہاد سر انجام ہووا اور
غرض نصب امام فوت ہی اور وجود اونکا عبث اسلئے کہ سارا کارخانہ دین کا جسکے لئے امام
ہین بسبب غیبت کبری کے درہم برہم ہوا جاتا ہی ولنعم ما قیل ع یارب بازی خورد روزگار بود ہم عمر شد

انجمت امید وار بودم چه ثمر شد که باز نگر بود و ماندم همه جا بی سبب و بیهوده استغفار به ام چه بود
اور بغیر ضرورت اختفا اوکی کیا ہی اسلئے کہ بقول شیعہ امام اپنے اختیار سے مرتے ہین پس اگر موتکا
ہی تہین اگر اندیشہ ایذا خلق ہی تو وہ بھی ممکن نہین کہ ہنوز عالم مین شیعہ بہت ہین کہ انکی
نصرت نکرینگے سوا اعتراض امام حسین پر عائد ہوتا ہی کہ اونہون نے کیون قرار عبادت مع ہود
اور جبرئیل صبر و مشقت سے اختیار نکیا بخلاف صاحب الزمان کے کہ اونکو بالقطع معلوم ہی کہ بعد نزول
عیسی تک زندہ ہون اور مالک شرق و غرب ہونگا اب چاہیے کہ دعوت برملا کرین خصوصا اوس
حال مین کہ شیعہ مخلصین اونکے منتظر قدوم میمنت لزوم ہون اور بلاد عراق و خراسان و
ہندوستان خاصۃً بلاد پورب و بنگالہ و لکہنو و دکن علی الخصوص بعض محلات لودیانہ و کلکتہ و حیدرآباد
بہوپال وغیرہ مین لیل و نہار نگرانی ہو اور ہزار طرح کی یادگاری و مرثیہ خوانی اپنے سے بھی بعض امر ترہم
کہ مبادا کوئی تورانی یا اسلام بولی یا وہابی دہوکا دیکر مثل مرزا مظہر مرحوم کے قصہ تقتیل کرے
گو موت اپنے اختیار سی ہی خروج نکرنا بقول ابن مطہر حلی الجبان لا یستحق الامامۃ بنا علیہ
منصب امامۃ مین جسکی بنیاد شجاعت و دلاوری پر ہی بٹا لگاتا ہی حالانکہ نہ خوف جانکا ہی نہ ڈر کسی
انسان کا اور نہ کسی سنی بادشاہ نے ڈرایا ہی اور نہ اشتہار گرفتاری جاری فرمایا ہی معلوم نہین
یہہ وجہ موجہ عقلی و نقلی کیون اسقدر غیبت ٹہانی ہی اور شیعہ اثنا عشریہ کو لطف الاصلح سے محروم
رکہا ہی حالانکہ صدہا سال سے لا سیما عہد صفویہ سے آج تک سب چہوٹے بڑے دل و جان سے
مشتاق دیدار شریف ہین اور مال و جان کو نثار مقدم ہمایون کیا چاہتے ہین اور ہمیشہ غار سامرا پر
کہڑے رہکر چیخنے چلاتے ہین کہ یا حضرت ہماری فریاد کو پہونچو اور سنیون کے ہاتہ سے چہڑاو
دیکہو سب ایرانی چہری بند بہائی کاریگر آئے وہ بلکہ دو ہی پاس بعض قرابت تمہاری مدد کو
ہین اب کیا جائے توقف و محل تخلف و موقع اختفا و مقام حجاب مثل غدر ہی لیکن یہہ فریاد اصلا
مسموع نہین ہوتی بلکہ محو ہوگئے فریاد و شغال بال شغال ہست انکے حلق پہٹتے ہین این امامت لشد
قیامت شد سنت انبیاء و اوصیاء کی یہہ تھی کہ مخالفین کے ہاتہ سے ایذا اوٹہاتے اور صبر

کیسے بلکہ راہ حق مین باتلاف نفس مائل رہتی ہوتے جسطرح حضرت یحیی و زکریا و امام حسین
و زید شہید و غیرہ کہ قال تعالے وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر فما وہنوا لما اصابہم فی سبیل
اللہ وما ضعفوا وما استکانوا واللہ یحب الصابرین باانکہ انکی موت انکے اختیار مین نہ تھی
اور نہ عالم ماکان و مایکون تھے اور نہ جانتے تھے کہ ہم طویل العمر ہین لیکن اختفار و ستار
نکیا اور جفار اہل جفا پر تحمل کرکے جان عزیز کو راہ حق مین دیدیا آرے شعر گر نثار قدم یار
گرامی نکنم ٭ گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید ٭ اور مثال طول عمر کی بلکہ اختفار طویل کے ساتھ
عیسی و الیاس و دجال کے عجائب استدلال ہی اسلئے کہ اول تو بقار عیسی ثابت بالنص ہی
اور مقدمہ صاحب الزمان مین کوئی نص وارد نہین فاین ہذا من ذاک دوسرے عیسی کسی زمانہ مین
ظاہر تھے اور تیسرے تبلیغ رسالت مین مصروف بخلاف مہدی کے کہ ظہور انکا ہمقرین امامت عموم
خلق پر نہوا چوتھے آنا عیسی کا واسطے قتل دجال کے ہوگا نہ واسطے تبلیغ رسالت کے والا
باوجود امامت صاحب الزمان کے کیا حاجت رسالت ہی پانچوین عیسی آسمان پر مرفوع
ہین نہ مثل مہدی زمین مین مخفی بطور تقیہ کے چھٹے عالم ملکوت کو حکم دوسرے جہان کا ہی
تو گویا فی الواقع وہ دنیا مین زندہ باقی نہین بلکہ حکم ملائکہ مین ہین اور عالم آخرت مین
ساتوین خضر اگرچہ مخفی ہین لیکن جو کام اونکو جانب خدا سے سپرد ہی اوسکو سرانجام دیتے
ہین اور حکم رجال الغیب مین ہین کبھی ظاہر نہونگے بیہودہ بطور تقیہ معطل و بیکار کسی خندق
و غار مین محتجب نہین بلکہ یفعلون ما یؤمرون اونکا یہہ اختفار حکم ظہور مین ہی بخلاف مہدی
کے کہ خلاف اصلح و لطف سرداب مین وجود معطل بخوف اعدا ہوئے بیٹھے ہین کجا خضر و
کجا مہدی خانہ خدا گور خدا آٹھوین دجال لعین اگرچہ باقی ہی لیکن اختفار اوسکا بطور
تقیہ و جبن نہین معہذا منصوص الوجود ہی نہ موہوم موجود اور اوسکے ظہور مین قہر الہی
ہی بلکہ اوسکا اختفار عین اصلح و لطف ہی جسطرح عدم ظہور مہدی عین قہر و غضب ہی
علاوہ اسکے آپنے نیک کو ضد بد قرار دیا ہی سو یہہ قاعدہ مقتضی اسکا ہی کہ دجال و مہدی

مشدد کامل ہون اسلیئے کہ ایک خیر محبت و لطف صرف ہی اور دوسرا قہر محض عین فتنہ تو چاہئے
کہ جسطرح دجال مخفی ہی مہدی بھی ظاہر ہون جسطرح وہ طویل العمر ہی یہہ بھی معمر ہون وہ
وہ پیدا ہو چکا ہی یہہ اب پیدا ہون نہ یہہ کہ جو اوسکا حال ہو وہ انکا حال ہو کیونکہ اتفاق ہی
نقیضا د بالجملہ مماثلت مہدی بین کی عیسی و خضر و الیاس و دجال لعین سے بنا بر فقدان وجوہ مماثلت
صغری و کبری خلاف عقل خالص از شوائب وہم و مخالف نقل صریح صحیح اہل فہم کے ہی کہان
عیسی کہان مہدی فرق زمین و آسمان کا ہی کہان دجال شیطان کہان صاحب الزمان
تشبیہ مہدی کی دجال سے دینا کام دجالونکا ہی نہ انسان صاحب ایمانکا اگر کہین کہ
مقصود اسجگہ صرف تشبیہ طول عمر ہی نہ اور امور تو بہی گو استبعاد عقلی قیاسی نہو لیکن مسائل
اعتقادیہ مین حجت شرعی سمعی و نص جلی مقبول ہوتی ہی نہ قیاسات شیطانی دجالی شیعہ
ساری عمر انہین اوہام مین مبتلا رہے پر ہزار حیف کہ ظہور صاحب الزمان نہوا شعر آما ان
للسرداب ان یلد الذی ؛ سمیتموہ بجہلکم مولانا ؛ فعلی عقولکم العفاء فانکم ؛ ثلثتم العنقاء
والغولانا ؛ طرفہ ماجرا یہہ ہی کہ جسطرح اثنا عشریہ پسر حسن عسکری کو مہدی جانتے ہین اسیطرح
کیسانیہ محمد بن حنفیہ کو اور اسمعیلیہ اسمعیل بن جعفر کو اور بعضے محمد بن باقر کو اور بعضے جعفر
صادق کو اور بعضے موسی کاظم کو اور بعضے محمد بن حسن مثنی کو اور بعضے محمد بن عبد اللہ بن
حسین کو اور بعضے یحیی ابن عمر کو مہدی کہتے ہین غرضکہ اس باب مین فرق شیعہ کے
مختلف ہین اور بعضے منکر کہ عسکری کے کوئی فرزند نہین ہوا اور اونکی میراث اونکے بہائی
نے لی اور امامت بہی طرف اونکے منتقل ہو گئی اور بعض نے کہا کہ لڑکا ہوا تہا لیکن زندہ نہ رہا
بہر حال شیعہ مین ہنوز بابت تعین امام مہدی گفتگو درپیش ہی کہ کون ہی اور کہان ہی

قولہ حدیث من مات بغیر امام مات میتۃ جاہلیۃ وغیرہ سے وجود امام کا ہر زمانے مین لازم
ہی سنیون نے اس حدیث مین تاویلات کیئے ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد بادشاہ اسلام
ہی یا مرشد شیخ وقت یا قاضی یا قرآن اور یہہ سب توجیہات ٹہیک نہین عقائد نسفی مین

بحث اس حدیث مین فکر کرکے عاجز ہوکے کہا کہ بعد ائمہ امویہ وعباسیہ کے امر مشکل ہی الخ جواب
تاویلات مذکور بعد تسلیم ثبوت حدیث صحیح ہین صرف بالاعراض و دشنام بازی سے انکار تاویل کرنا
اور بیان دلیل سے بچنا کام حیلہ سازون بہانہ بازون کا ہی حالانکہ ثبوت حدیث مذکور مین محدثین
اہلسنت کو کلام ہی اور بعد تسلیم بھی مفید اہل رفض نہین اسلیے کہ اتنی معرفت سے کہ کوئی امام مہدی
ہین اور صورت اونکی نامعلوم اور نفع امامت معدوم کام نہین چلتا یون تو سنی بھی کہتے ہین
کہ امام ہونگے اور خلق و خُلق مین مشابہ احوال نبوی ہوونگے اور اولاد امام حسین ہین ہونگے
وغیر ذالک من الامارات التی وردت بہا الاخبار بنا بر علی ہذا انکو بھی مثل شیعہ کے اونکی معرفت حاصل
ہی اور عدم نفع مین دونو شامل اور قید زمان و وقت بعض اخبار مین موجود نہین فلا عبرۃ بہ
اور جواب تفصیلی اسکا بصارۃ العین مین لکھا ہی علاوہ اسکے نزدیک شیعہ کے جسطرح آیات متشابہات
ہوتے ہین اوسیطرح احادیث مین بھی ہوتے ہین صاحب شافی نے شرح کافی مین شرح باب
ابطال الرویۃ مین لکھا ہی کہ المتشابہات کما یکون فی الآیات کذلک یکون فی الاحادیث انتہی
اس صورت مین اگر عمر نسفی نے اوسکو متشابہات مین رکھکر مشکل کہا تو کیا حاجت ہی اشکال ہی بدون نص
صریح کے مہدی کو مصداق اوسکا ٹھیرانا قیاس صرف ہی اور قیاس نزدیک شیعہ کے صالح حجت
نہین اور تاویلات اہلسنت تا وجود مانع ورافع بحال خود ہین **قولہ** محی الدین عربی فتوحات مکیہ
مین لکھتے ہین ہو من عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمۃ وجدہ الحسین بن علی
بن ابیطالب ووالدہ الحسن العسکری الخ **جواب** اس عبارت سے فرزند علی ہونا مہدی کا اور
والد حقیقی ہونا حسن عسکری کا خلاف دلالت ہی اسلیے کہ مقصود شیخ کا یہ ہی کہ سلسلہ نسب صاحب
الزمان جانب علیا مین منتہی ہوتا ہی طرف حسین و فاطمہ کے اور جانب اسفل مین طرف عسکری کے
لیکن اونکے ولد ہین اور وہ اونکے والد اگرچہ درمیان مین وسائط حائل ہون کیونکہ اطلاق
والد کا جد وجد الجد و علم جرا پر بھی شائع ہی قرآن شریف مین ہی وکان ابوہما صالحاً مفسرین کہتے
ہین کہ صالح پشت ہفتم مین تھا ان دونو کی جسکو بلفظ اب تعبیر فرمایا اسی جہت سے ائمہ ہدیٰ

عترۂ رسول وابن الرسول کہلاتے ہین حالانکہ اونسے تا آنحضرت اصلاب وارحام متعددہ درمیان مین ہین پس اگر مہدی کو فرزند عسکری کہا تو یہ لازم نہین آتا کہ خاص انکے صلب سے ہون بلکہ ممکن ہی کہ اونکی اولاد مین ہونگے **قولہ** یواقیت وجواہر مین شیخ عبد الوہاب شعرانی نے لکھا ہی ہو اولاد الامام حسن العسکری ومولدہ علیہ السلام لیلۃ النصف من شعبان سنۃ خمس وخمسین ومأتین وہو باق الی ان یجتمع بعیسی فیکون عمرہ الی وقتنا ہذا وہو سنۃ ثمان وخمسین وتسع مأۃ سبعمأۃ وثلاثۃ سنین الی قولہ عبد الجلیل بلگرامی نے سر مکتوم مین لکھا ہی الی قولہ بہت اہل باطن قائل ہین بوجود امام مہدی انتہی حاصلہ **جواب** یواقیت مین روایت مذکور کو بطور عقیدہ اہل اسلام ذکر نہین کیا کہ باحسن غیرہ مین حجت ہو بلکہ بعد نقل کے تضعیف وتردید وتطبیق اوسکی ساتھ اخبار صحیحہ کے کی ہی فہو لنا لا علینا قطع نظر اسکے آپنے جابجا اس رسالہ مین لکھا ہی کہ شرع کو حکم ظاہر کا ہی نہ باطن کا اور یہی مذہب اہل سنت کا ہی چنانچہ اسی بنیاد پر اکابر صوفیہ نے فرمایا ہی کہ جو باطن مخالف ظاہر ہو وہ زندقہ ہی اور علماء دین نے لکھا ہی کہ کشف اولیا حجت شرعی نہین کہ اوسمین احتمال خطا وغلط کا غالب ہی خاصۃً وقت تقابل دلائل صحیحہ متضادہ کے کہ اوس وقت خطا متعین ہی بلا تاویل اسیطرح روایات شاذہ نادرہ غریبہ صالح احتجاج نہین ہوتی لیکن اگر عبد الجلیل نے چند اہل باطن سے خلاف ظاہر الروایۃ قول بوجود مہدی فی الحال نقل کیا تو وہ مطابق تصریح سامی وتحقیق علماء گرامی اہل سنت درخور الزام نہین اگر کسی عالم سنی نے ایسی بات لکھی ہو یا کشف اہل باطن کو حجت قطعی کیا ہو یا رد اقوال مذکورہ کا نکیا ہو تو بسم اللہ بتاؤ اور قاضی شوستری نے تصوف کو حصر کیا ہی تشیع مین وبالعکس پس اس بنیاد پر یہ قول اہل التشیع کا ٹھیرا نہ اہلسنت کا چنانچہ اسی جہت سے عبارت یواقیت کو محققین نے الحاقات رفضہ واہل الحاد سے کہا ہی کذا فی رسالہ اقتراب الساعۃ معہذا لفظ شطرودی کہ قرین لفظ عبد الوہاب آپنے لکھی ہی معلوم نہین کہ کیا نسبت ہی حالانکہ نسبت شیخ مذکور مین شعرانی یا شعراوی کہتے ہین نہ شطرودی اور رسالہ عبد الجلیل جسمین حوالہ کتاب البیان واربعین و

وکتاب الخصائص وغیرہ لکہا ہی غیر موقوف ہی اور کتب مجہول الحال مین نقل ایسے رسائل سے نزدیک
فقہاء کے ممنوع ہی میر آزاد بلگرامی نے جہان تقمیر و تطمیر احوال سید عبد الجلیل کو ضبط کیا ہی اور انکے
تالیفات کو گنا ہی وہان نام اس رسالہ کا نہین لکہا اگر انکی تصنیف ہوتا تو ضرور لکھتے قولہ امام
سنیون کے جو عصمت سے بہرہ نہ رکھتے تھے اکثر علماء انکے صرف واسطے تستر حال انکی کے سوائے
پیغمبر اور کسیکو معصوم نہین جانتے اور ساتھہ عصمت ائمہ اہلبیت کے قائل نہین ہین جواب
شیعہ کی عادت ہی کہ واقع اور نفس الامر پر نظر نہین کرتے اعلی درجات ہر چیز کو اپنا مذہب قرار
دیکر مسائل کثیرہ مین غلو کرتے ہین سو انکا مذہب موہوم غیر واقع ہی بخلاف اہل سنت کے
کہ بے دیکھے بھالے قدم نہین رکھتے اور نہ واقع و نفس الامر بلکہ مذہب انکا ہوتا ہی چنانچہ اسی تفصیل
سے مسئلہ عصمت ائمہ ہی کہ روایات بیشمار ائمہ سے عدم عصمت انکی بلکہ انبیاء کرام کی ثابت
ہی اور یہ اوسکے اثبات مین سر مارتے ہین حیران ہین لیکن تطبیق موہوم بالنفس الامر معلوم نہین ہوتی
سئل الحسین بن علی فقیل له کیف اصبحت یا ابن رسول الله قال اصبحت ولی رب فوقی والنار امامی
والموت یطلبنی والحساب محدق وانا مرتهن بعملی لا اجد ما احب ولا ادفع ما اکره والامور بید غیری فان
شاء عذبنی وان شاء عفا عنی فای فقیر افقر منی اس روایت کو شیخ صدوق نے امالی مین
لکہا ہی اور مجلد عاشر بحار مین ہی قال علی علیه السلام بالبیت السباع مزقت لحمی ولیتنی
لم تلدنی ولم یذکر النار ثم وضع یده علی راسه وجعل یبکی ویقول وابعد سفراه واقلة زاداه ہی
اور صحیفہ کاملہ مین ہی قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن وضعف الیقین وانی اشکو سوء
مجاورته لی وطاعة نفسی له واستعصمک من ملکته اور بہاء الدین عاملی نے شرح اربعین مین
لکہا ہی وما تضمن هذا الحدیث من قوله وابک علی خطیئتک لا یستقیم بظاهره علی قواعد الامامیة
القائلین بالعصمة وقدوہ ومثله کثیرا فی الادعیة المرویة عن الائمة الخ اور کلینی مین ہی باسناد
صحیح عن ابی یعفور عن ابی عبد الله علیه السلام ان یونس تداقی ذنبا کان الموت علیه ہلاکا
اور نیز باب التوبہ کافی مین ہی عن زید الشحام عن ابی عبد الله علیه السلام کان رسول الله یتوب

الی الله فی کل یوم سبعین مرۃ قلت الرسول الله کان یتوب لا یعود ونحن نتوب ونعود آور تحقیق
علم الہدی نے صدور گناہ کا انبیا سے قبل البلوغ تجویز کیا ہی اور حاملہ اخوان یوسف کو
صغر سن پر حمل کیا ہی حالانکہ ظاہر ہی کہ جو کام اونسے ہوا وہ اطفال صغیر السن سے ممکن نہین وتد
سبق الکلام فی ہذا آب فرمائے کہ عصمت ائمہ کی بطور امامیہ کیونکر مستقیم ہی کہ اہلسنت پر جب
عدم عصمت کے تہمت تستر حال کیجاتی ہی حالانکہ کچھ ضرور نہین کہ جو معصوم نہو وہ ہمیشہ مصدر گناہ
رہا کرے اور تستر حال وہ جگہہ ہوتا ہی جہان تہمت عدم عصمت لگائین کہ اس حیلہ سے ماقول آپ ہر
جسطرح رفضہ ادلہ قاطعہ مذکور کو تاویلات رکیکہ سے توجیہ عصمت کرتے ہین وہان جہان عدم عصمت کے
قائل ہون کہ وہان تو صریح ہتک ستر ہی سبحان الله اس خوش فہمی پر کارخانہ تالیف جاری ہی
اپنے روایات ناطقہ کو بہولکر غیر پر تہمت بے سرفہ لگانا اپنے عیب چہپانا ہی قولہ تقریر یہ ہی
کہ سارے گناہ حرص وحسد وغضب وشہوت سے صادر ہوتے ہین یہہ چارون چیز عنایات الہی سے
ہمارے ائمہ علیہ السلام مین اصلا نتہی پس انکی عصمت مین شک رکہنا صریح عاقبت اپنی کو خراب کرنا
ہی قال النبی انا وعلی والحسن والحسین وتسعۃ من ولد الحسین معصومون یہہ حدیث سوداتمین کی ہی
جواب نفی خصال اربعہ کی بطور سلب کلی ائمہ ہدی سے دلیل جہل مرکب قائل ہی خلاف جمہور اہل علم
کیونکہ یہہ خصال انبیا مین بہی بنا بر بشریت موجود ہوتے ہین چہ جائے ائمہ لیکن مغلوب ومقہور
نہ معدوم مطلق یہہ معنی عصمت کے کہ افعال طبائع بشری سے بالکل منخلع ہو آج تک نہین
سنے یہہ کہئے کہ آپکے ائمہ ملائکہ تہے نہ آدمی اور حدیث سودات موضوع مفتری ہی اور یہہ کتاب
واسطے جمع موضوعات کے بنائی گئی ہی اور بعد ثبوت عدم عصمت ائمہ کے اقوال ائمہ سے
اونکی عدم عصمت مین شک کرنا اپنی عاقبت خراب کرنا ہی قولہ یہہ قدرت خدا کی ہی زبان
بعضے اکابر سنیون سے گواہی عصمت دلوائی شیخ عبد الحق دہلوی نے لکہا ہی بحکم عصمت واقی
لو امعرفت ولایت معنوی برافراشتہ ریاست صوری بدیگران گذاشتند جواب یہہ عبارت
شیخ نے ذیل لغت نبوہ مین بحث آل لکہی ہی اور اس سے صرف امام حسن وامام حسین و علی مرتضے

ہونا معصیت حرص وغضب وغیرہ کا ائمہ ہدی سے [illegible]

وفاطمہ ہر اد مراد ہین نہ ساری دنیا کے سیدہ اور بارہ امام تہہ عصمت اسجگہ بمعنی حفاظت ہی
اور استعمال الفاظ مترادف المعنی کا ایکجا یکدیگر معروف ہی بس قول شیخ قول باریتعالی ہی کہ ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان ہی اور یہہ بات بعید نہین اسلئے کہ صدہا اولیا محفوظ اس امت مین ہوے ہین
جیسے حجاج ائمہ کہ سرخیل اولیا ہین اور دلیل اسکی روایت شیعہ یہہ ہی کہ صاحب من لا یحضرہ الفقیہ نے
کتاب الحج باب فضائل الحج مین لکہا ہی دخول الکعبۃ دخول فی رحمۃ اللہ والخروج منہا خروج
من الذنوب معصوم فیما بقی من عمرہ مغفور لہ ما سلف من ذنبہ انتہی اسجگہ بسبب عموم اس بشارت
کے عصمت مصطلح امامیہ مقصود نہین بلکہ حفاظت مراد ہی کاہو الظاہر والا سارے جہان کے حاجی
معصوم ہو اکرین با اینہمہ یہہ غنیمت ہی کہ سنی بیچارے عصمت انبیاء کے تو قائل ہین بخلاف
شیعہ کے کہ انکار منصوص مجمع علیہ کرتے ہین قولہ منجملہ دلائل امامت وخلافت کے علم ہی کہ بدون
اسکے امام نہین ہوتا اور اس نعمت جلیلہ سے سوائے ائمہ کے کوئی بعد از پیغمبر بہرہ ور نہین جواب
باتفاق اہل علم زیادتی علم دو طرح سے دریافت ہوتے ہی ایک بار روایت وفتاوی دوسرے
استعمال کرنے آنحضرت کے کسی شخص کو ایسے کام پر کہ تعلق علم سے رکہتا ہو اسلئے کہ آنحضرت
کسیکو عامل نکرتے تہے کسی کام پر مگر اوسی کو جو اعلم واکمل ہوتا اوسمین نسبت دوسرون کے
سو بالقطع معلوم ہی کہ آنحضرت نے ابوبکر کو نماز وحج وجہاد مین امیر کیا اور عمر فاروق کو صدقات
واخذ زکوۃ پر عامل کیا اور یہہ بہی معلوم ہی کہ اکثر روایات صدقات کے ابوبکر صدیق سے ماثور ہین
اور مسائل زکوۃ کو ابوبکر نے ہی خوب مشرح کیا اور جو حدیث زکوۃ کہ مرتضی علی سے مروی ہی
وہ درجہ صحت کو نہین پہنچی اور اوسمین وہم واقع ہوا ہی حتی کہ کسینے علماء اسلام سے اوسپر عمل نہین کیا
اور وہ یہہ ہی کہ پچیس اونٹ مین پانچ بکریان ہین اور یہہ بہی معلوم ہی کہ شیخین ہمیشہ مصاحبت
ومشاورت ومدارات نبویہ مین رہتے تہے اور آنحضرت بغیر علم تام کے کسیکو اپنا وزیر
ومشیر نہین کرتے تہے تو جسقدر صحبت پیغمبر کی زیادہ ہوگی اوسیقدر اطلاع احکام وفتاوی پر
اتم واوفر ہوگی سو ابوبکر تو بعد پیغمبر کے تہوڑا سا زندہ رہے اور لوگ بسبب قرب عہد نبوی کے

محتاج روایت کثی کے ابوبکر سے تھوڑے ہے اور ابوبکر مدینہ سے باہر بھی بہت کم گئے مگر واسطے
حج و عمرہ کے کہ لوگ اونسے روایت کرتے لیکن باینہمہ بقصد مجمل ایسیخ حدیث صحیح ابوبکر سے
مروی ہیں کہ اجلہ صحابہ اونسے روایت کی ہیں منجملہ اونکے علی ابن ابیطالب عمر بن خطاب
و عثمان بن عفان ہیں اور حضرت مرتضی باوجود طول عہد کے کہ قریب تیس برس کے بعد پیغمبر کے
رہتے ہے اور بلاد دور و نزدیک میں چلتے پھرتے ہے اور لوگ بسبب اختلاف اہوار و تنازع
آرا کے محتاج طرف روایت کثی و کثرت تقریبات روایت کے تھے کل مرویات اونکے پانصد و
ہشتاد و شش حدیث ہیں پس اگر انکی مدت حیاتکو ساتھ مدت حیات اور دوسرونکے اور موانع بلیات
ابوبکر کو ساتھ موانع دوسرونکے قیاس کریں تو معلوم ہوتا ہی کہ پاس ابوبکر کے دو چند علم تھا
نسبت دوسرونکے اسی پر فتاوی کا قیاس کرنا چاہیے اسیطرح حال عمر بن خطاب کا ہی اسلئے کہ
مسندات عمری پانصد و سی و سہ حدیث ہیں اور فتاوی حد سے زیادہ بلکہ عمر نے ہر مسئلہ
فقہی میں تکلم کیا اور تحقیق حقیق فرمائی اور مسائل عقائد و سلوک و تفسیر کو بیان مستوفی کیا اگر
مجموع احکام عمری کو اکجگہہ لکھیں تو ایک کتاب مستقل تینوں علم میں مولف ہو چنانچہ صاحب
ازالۃ الخفا نے اس باب میں سعی کی اور کل روایات و فتاوی عمری کو ایک کتاب میں جمع کیا
اور معلوم ہی کہ مدت حیات مرتضوی قریب ستر برس سال کے مدت حیات عمر سے زیادہ ہی اس
مدت دراز میں مسانید علی مرتضی میں کوئی مسئلہ مختلف فیہ منقح نہیں ہوا اور نہ فتاوی انکا
قاطع نزاع ٹھیرا اس سے معلوم ہوا کہ علم عمر کا اضعاف مضاعف علم مرتضوی تھا اور جب احادیث
عمر کو ساتھ احادیث علی مرتضی کے اور فتاوی عمر کو ساتھ فتاوی علی کے نسبت کریں
اسوقت کوئی اس بات کا منکر نہو سکے گا جسکا جی چاہے ملا دیکھے پس ثابت ہوا کہ یہہ دعوی کہ علم
علم سے بعد پیغمبر کے سوائے ائمہ کے کوئی بہرہ ور نہیں کذب صریح و مدعی البطلان خلاف
نقل مستفیض ہی ایسے دعوی مہمل سے سکوت بمراتب محمودتر ہے شعر در بساط نکتہ دانان
خود فروشی شرط نیست ٭ یا سخن دانستہ گو ای مرد عاقل یا خموش قولہ عالم عالم کسی اور

اور علم اونکا وہبی لدنی ہی رب العلمین نے علوم اولین و آخرین خاتم المرسلین کو بخشے تھے
اور علم نبی بوصی اسیطرح سینہ بسینہ منتقل ہوتا ہوا صاحب الامر تک منتہی ہوا جواب یہہ ادعا مفتقر
الی النص ہی ورنہ خرط القتاد و متعذر کیا جائی فخر ہی کہ حکما و اشراقیین و براہمہ وغیرہ اہل باطل
بہی ایسے علوم وہبی لدنی تھے کہ سینہ بسینہ منتقل ہوتے رہے طبقۃ بعد طبقۃ حالانکہ اگر یہہ انتقال
وہبی تسلیم بہی کیا جاوے تو اوسکی کیا دلیل ہی اور مصاحبین نبوی اس علم سے محروم رہے اور خاص
ائمہ فیضیاب ہوئے جو راتدن کے رفیق مشیر و وزیر ہون وہ جاہل ہون اور جو شریک مشورہ کمتر
ہون وہ اعلم ہون حالانکہ علم وہبی لدنی ہین کہ مقتبس بعلم مکاشفہ والہام ہی اکثر اولیا امت و
اہل اللہ شریک ائمہ ہین اور شیخین کو یہہ علم بروجہ اکمل و اتم حاصل تھا چنانچہ اسی جہت سے بعض سلاسل
طریقت منتہی ہوتے ہین طرف ابو بکر صدیق کے اور مرتبہ صدیقیت تلو مرتبہ نبوت ہی کما نطق بہ
کتاب اللہ اور عمر فاروق کو آنحضرت صلعم نے محدث و ملہم اس امت کا فرمایا ہی اور کہا کہ حق انکی زبان پر ناطق
ہی قولہ علم کسی خلائق کا یہہ ہی کہ ایک نے دوسرے سے درس لیا اور محنت شاقہ کر کے علوم متداول
مین استعداد پیدا کی اور علم موروث ائمہ کا من جانب اللہ ہی کوئی نشان نہین دیتا کہ ائمہ ہدی شاگرد
فلانے عالم کے تھے یا فلانے سے استفادہ کیا جواب تلمذ و شاگردی امور منقصت مین داخل
نہین کہ عدم تلمذ موجب افتخار ہو آنحضرت نے بہت باتین حضرت جبرئیل علیہ السلام سے حاصل
کین ہین اور موسی نے خضر سے تعلیم پائی اور آدم ابو البشر نے جناب باری سے اور صحابہ کرام نے جناب
پیغمبر سے اور ائمہ ہدی نے اپنے آبا و کرام سے جب علم گھر مین ہو تو دوسری جگہہ کیون جاوے ائمہ ہدی
نے بشبہہ تلامیذ و مرید آبا و خود تھے کتب شیعہ اسپر گواہ ہین اور اگر عدم تلمذ کو اسباب مفاخرت
مین شمار کرین تو بہی مفید شیعہ نہین اسلئے کہ جسطرح ائمہ بقول آپکے کسی عالم کے شاگرد نہ تھے
اسیطرح صحابہ بہی عموما اور خلفاء ثلثہ خصوصا کسیکے شاگرد نہ تھے اور ایک دن بہی کتاب
بغل مین دابکر کسی مکتب و دبستان مین نہین گئے اور نہ کسی سے استفادہ کیا اسیطرح
اولاد صحابہ کا حال ہی اور جسطرح بقیہ سادات سوائے ائمہ ہدی کے شاگرد و مرید علماء دین کے ہین

اصطلاح فقہاء متاخرین ایک دوسرے کے تلمیذ ہین اور حسب اصطلاح ائمہ ہی کو علم وہبی لدنی غیر کسبی تھا
اصطلاح اکثر اولیاء امت کو بھی یہہ علم تھا شیخ آدم بنوری و شاہ عبد الرزاق بانسوی قدس سرہما
معروف ہین کہ امی محض تھے معہذا انکے اجوبہ مسکتہ اور مناظرات مفحمہ بمقابلہ فضلاء
عصر مشہور ہین غرضکہ اس حال مین ساری امت شریک ائمہ ہی اور کوئی وجہ امتیاز ائمہ
کی اس بابت معقول نہین آور اگر علم لدنی شرائط امامت سے ہی تو اسکی دلیل کیا ہی
حالانکہ حکم شرع کا حسب اعتراف سامی ظاہر پر ہی نہ باطن پر اور اگر مدار ظاہر کا علم باطن پر
ہوتا تو باقی رکھنا قرآن کا کہ محض واسطے اثبات احکام ظاہر کی ہی فضول تھا قولہ علم امام
اول کا غایت شہرت سے مستغنی از بیان ہی معاویہ کہ دشمن و ہمعصر تھا اوسنے بیان
کہا ع خیر البریۃ بعد احمد حیدر ؛ الناس ارض و الوصی سما ؛ جواب یہہ حکایت بسیار
کچی ساختہ و پرداختہ ہی بے اصل محض معہذا مفید اثبات علم مرتضوی نہین کہان ذکر
علم امام اول ہی کہ حکایت موافق محکی عنہ ہو نہایت یہہ ہی کہ امام اول خیر البریہ بعد نبی ہین سو کہ
سنی اسکے قائل ہین کیونکہ بہترین مردم ہونا اونکا عہد معاویہ مین متیقن ہی اور خیر ہونے کو
اعلم ہونا ضرور نہین والا ہر خیر اضافی اعلم ہوا کرے حالانکہ حدیث مین آیا ہی خیرکم خیرکم
لاہلہ آپ فرماوین کہ خیر البریۃ کہنے معاویہ سے علم امام اول کا کہان سے ثابت ہوتا ہی قولہ
مثل حیدر کے علم و فضل حسنین کا بھی عیان ہی اور علم زین العابدین کا بسبب غلبہ امویہ و تقیہ
شدید اوس زمان کے اور شغل عبادت کے مشہور نہین لیکن ادعیہ صحیفہ کاملہ شاہد علم
امام چہارم موجود ہی کہ کلام نبی و علی سے اونمین سر مو تجاوز نہین اور عصر امام محمد باقر و امام
جعفر صادق و امام موسی کاظم علیہم السلام مین آخر روز بنی امیہ و اوائل دولت عباسیہ
تھا ان تینون امام سے غرائب علوم دین و تفسیر کلام الٰہی مشہور عالم ہی جواب عیان
ہونے علوم ائمہ ہدی کے جسکا انکار کوئی سنی نہین کرتا جہل ناواقفی ہے ائمہ کا لازم نہین آتا
کہ مفید مطلب سامی ہو معہذا اگر وہ علوم بھی مذاہب امامیہ مین تو بالیقین بنا بر مخالفت

علم امام اول

علم حسنین و زین العابدین

کلام الٰہی کہ معیار کلام عترت ہی مردود و باطل ہین اور اگر وہ روایات ہین جنکو شیعہ نے عداوت
اہلبیت سے محمول تقیہ پر کیا ہی جیسے مذاہب فقہاء اربعہ اہلسنت تو اوسکے حق ہونے مین کچھ شبہ نہین
ادعیہ صحیفہ کاملہ کو دیکھو کہ اولاً طعنہ زن عدم عصمت ائمہ ہدیٰ پر آئمہ اربعہ اہلسنت کو دیکھو کہ تلامذہ
راشدین ہین ائمہ عترت کے اور وارث علوم سید المرسلین **قولہ** ابو حنیفہ کو جب کوئی مسئلہ مشکل
ہوتا محمد بن مسلم وغیرہ شاگردون ائمہ سے پوچھتا **جواب** جنکو شیعہ نے تلامذہ ائمہ قرار دیا ہی
جیسے ناسبرہ اور ہشام احول و شیطان الطاق وغیرہ انکے حق مین احادیث صحیحہ ائمہ ہدیٰ
کتاب کافی کلینی اعور مین بابت تشنیع و تضلیل و تبدیع وارد ہین اونسے استفادہ کرنا ابوحنیفہ کا
بغایت بعید ہی اور بصورت صحت اس حکایت کے چاہیے کہ ابوحنیفہ بھی شیعہ ہون اسلئے کہ استفادہ
بدون اتحاد ملت کے مستبعد ہی حالانکہ ملزم ہونا ان شیاطین الانس کا ابوحنیفہ سے بشہادت کتب
تواریخ ثابت ہی **قولہ** اکثر سنی محمد بن نعمان سے کہ طاق قصر کوفہ مین دکان رکہتا تہا مناظرہ
کرکے ملزم ہوئے انتہی حاصلہ **جواب** حدیث کشی وغیرہ سے مائل ہونا ناسبرہ کا سبُّ
امامت کاظمی مین کبہی بجانب خوارج و نواصب اور کبہی بجانب معتزلہ و قدریہ اور کبہی بطرف
زیدیہ و مرجیہ ثابت ہی کما قیل اتیمیا مرۃ و قیسیا اخری و لیکن باہر اس دائرہ سے نجاتا تہا اور
تجارت چہوڑ کر اور دوکانین بیٹھکر ہائی ہائے روتا تہا بلکہ حال تمامی اصحاب کبار امام صادق کا
کہ مایۂ افتخار قوم مین یہی تہا اور تفصیل اس حدیث کی رسالہ الداہیۃ الحاطمہ مین کما ینبغی عمل مین
آئی ہی سید ابن طاوس نے کشف المحجۃ مین لکہا ہی کہ ابن سنان نے کہا مینے چاہا کہ خدمت
امام صادقؑ مین حاضر ہون مومن الطاق نے مجہسے کہا میرے لئے بہی اجازت حاصل کرنا
مینے کہا بہتر پس جب حاضر ہوا تو مینے اعلام اوسکے مرتبہ کا کیا کہ ایسا اور ایسا ہی فرمایا ہرگز
اوسکے لیے اذن ملاقات مت چاہ مینے کہا قربان ہون وہ تو آپکیطرف انقطاع کلی رکہتا
ہی اور موالیان اہلبیت سے ہی اور تمہاری سرپرستی مین اہل خلاف سے جدل کیا کرتا ہی
اور کوئی خلق خدا سے اوسپر غالب نہین ہوتا فرمایا غلط ہی بلکہ ایک طفل ویسکو منحم کرسکتا ہی

ابن سنان کہتا ہی کہ جب پھر اوسکی تعریف کی اور کہا کہ سب اہل ادیان سے اوس نے مناظرہ کیا اور سب پر غالب آیا سوا ایک طفل کے کیونکر اوسکو ملزم کر سکتا ہی فرمایا وہ طفل یہ پوچھیگا کہ بتلاؤ کہ امام سابق نے تمکو حکم اس مخاصمت کا دیا ہی وہ کہیگا نہیں وہ طفل کہیگا کہ جب امام نے تمکو اجازت نہیں دی تو پھر کسلئے جھگڑتے ہو اور عصیان امام مین مبتلا ہوتے ہو اوس وقت وہ ساکت ہو جاویگا اور جواب نہ دے سکیگا ای ابن سنان تو مومن الطاق کے لئے پروانگی مت مانگ کہ کلام و جدل نیت کو فاسد کرتا ہی اور دین کو محو اھی انتہی اس روایت سے معلوم ہوا کہ ائمہ بانیان مبانی رفض کو باوجود اس خلق عظیم کے اپنی مجالس سے نکال لیتے تھے اور سفارش اصحابکی اونکے حق مین نہ پذیرا فرماتے تھے لیکن یہ ملاحدہ ورنہ وقو بنا بر تلبیس و تشیعی عوام اس توسل کو چھوڑتے تھے کما قیل شعر گر براندند و ور برود باز آید ۞ ناگزیر ست مگس دکہ حلوائی را قولہ سنی اوسکو کمال عداوت و بغض سے شیطان الطاق کہتے ہیں اور شیعہ آل محمد مومن الطاق جواب والد ملا محمد باقر مجلسی نے روضۃ المتقین مین اور مجلسی صاحب تنقید الرجال نے تعداد ملقبات ہشام مین لکھا ہی کہ قدماء امامیہ اوسکو اسی لقب مبارک سے یاد کرتے تھے اور متروک و ملعون ہونا اوسکا السنہ مقدسہ ائمہ ہدی پر روایات کلینی سے ثابت ہی تمکو شیطان نے دغدغہ کیا ہی کہ ان قدمائے شیعہ قائلین لقب شیطان الطاق کو اہلسنت قرار دیتے ہو روایات صحت اس لقب کے منتہی الکلام وغیرہ مین مفصل لکھے ہین قولہ خلفاء عباسیہ کہ اونکو مثل ابوبکر و عمر جانتے تھے جواب قاضی شوستری نے احقاق مین جابجا کلمات بیدینی مامون وغیرہ سے نسبت عمر فاروق کے نقل کیے ہین اس موقع مین کیونکر اونکو متوسل سمجھے جائینگے علی الخصوص جبوقت کہ مجالس المومنین سے تشیع خلفاء عباسیہ کا بدیہی و مہوم دیا ہم سے اور الزام دلوانا ائمہ اہلسنت کو تلامیذ امامیہ ہونے سے برسر پرستی اہلسنت ثابت ہو قولہ شارح کافی نے لکھا ہی کہ یہ قول ہشام کا انہ تعالی جسم لا کالاجسام قبل ادراک صحبت امام تھا جواب کفر سابق ایمان لاحق پر منافی عدالت نہین جواب

ابطال لقب شیطان الطاق

عقیدہ ہشام

آپنے نام شرح کافی کا نلیا کہ بعد مطابقت اصل کے صدق و کذب یا ظاہر ہوتا حالانکہ رجوع
اوسکا قول مذکور و امثالہ سے ثابت نہین اسلئے کہ ہنوز طبرسی اوسکو مخالفین ائمہ سے جانکر
رد و تشنیع امام کا اوسپر نقل کرتا ہی چنانچہ احتجاج سے ظاہر ہی اور بداہت عقل بہی مخالف
اسکے ہی اسلئے کہ اگر بعد ادراک صحبت امام کفر سے رجوع کرتا تو روایات امام بابت تکفیر و تضلیل اوسکی
کے کیون منقول ہوتے حالانکہ تشنیع راجع و تائب کی خلاف عقل و نقل ہی معلوم ہوا
کہ مقصود آپکا صرف فریب دہی عوام اور عیب پوشی ہشام ہی وہو الآن کما کان قولہ عقیدہ حنبلی کا
ملل و نحل و شرح مواقف وغیرہ مین دیکھو کہ حنبلی قائل ہی ساتہہ جسمیت خدا تعالیٰ کی اور جلوس
علی العرش کے اور نزول خدا کے ہر شب بام مسجد پر بشکل امرد جواب یہہ عقیدہ اون حنابلہ کا
ہی جو واقع مین شیعہ تھے اور ظاہر مین حنبلی چنانچہ کتاب منہج الکرامۃ فی بحث الامامۃ کے
فصل دوم آخر وجہ چہارم مین لکھا ہی قد رأیت بعض الائمۃ الحنابلۃ یقول انی علی مذہب الامامیۃ
فقلت لم تدرس علی مذہب الحنابل فقال لیس فی مذہبکم الغلاۃ والمشاہرات انتہی ہر چند اس
ہدایت مین یہہ عقیدہ جزئی مذکور نہین لیکن اس کلیہ سے ثابت ہی کہ امامیہ بشکل حنابلہ بہی
واسطے حصول دنیا کے ظاہر ہوا کرتے ہین صاحب تحفہ نے لکھا ہی کہ سابق جب اہلسنت شیعہ کو
بعض مسائل قبیحہ مین طعن کرتے تھے تو ایک جماعت نے انکے علما مین سے تدبیر دفع طعن مذکور کی یہہ
نکالی کہ اون مسائل کو اپنی کتب سے محو کر دیا اور پرانی قدیم کتابونکو چھپا ڈالا اور اون مسائل کو
طرف اہلسنت کے نسبت کر دیا چنانچہ اس جنس کے مسائل افترای مرتضی غیر مرضی و ابن مطہر
حلی و ابن طاوس وغیرہ بہت لکھتے ہین غرض اوس سے یہہ ہی کہ اپنا حال مخفی رہے اور
سنی فکر دفع مطاعن مذکورہ مین پڑیں شیعہ کا چھوڑ دین جسطرح سے یہی مسئلہ جسم الٰہی و
تشکل بصورت امرد اور نسبت لواطت مملوک بطرف مالک اور مسئلہ لف حریر یا در و خوارک
طرف ابو حنیفہ ہی بالجملہ عقیدہ حنابلہ اہلسنت کا عدم تاویلات متشابہات قرآنی ہی جیسے ید
و وجہ و استوا علی العرش جسمیت و تشبیہ اسجگہ خطا اطلاق لفظ جسم مین ہی با وجود

بسبب اعتقاد تنزہ باریتعالی سے لوازم جسمیت جیسے درجہ توید دمین پھیرلیتے ہین بدون احتیاج اعضاء و تجزی و تبعض و جوارح کے سوا مراد جسم سے موجود مستقل ہی نہ جرم ذوابعاد ثلثہ کہ معتقد ہشام ناکام ہی اسلیے کہ جسمیت باریتعالی باتفاق اہلسنت مردود و باطل ہی اور تشکل بصورت امرد وغیرہ افترای بحت ہی وہی امامیہ کہ تقیہ جنابدستگیے اسکے قائل ہین نہ اہلسنت اور اونکی ہمپر کچھہ حجت نہین اور تشبیہ و تجسیم کتب معتبرہ امامیہ مین واقع ہی کلینی نے کافی مین روایت کیاہی عن ابی عمار قال سمعت امیر المومنین یقول انا ید اللہ انا جنب اللہ وعن اسود بن سعید عن ابی جعفر علیہ السلام نحن لسان اللہ و نحن وجہ اللہ و نحن عین اللہ اور طوسی نے کتاب الزیارات تہذیب مین لکہاہی عن زید الشحام قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ما لمن زار رسول اللہ قال کمن زار اللہ فوق عرشہ اور شیخ مذکور خود بہی قائل ہی لالت اس حدیث کا تشبیہ پر ہواہی کما لایظہر علی اللبیب من رجوعہ الی التہذیب **قولہ** امام رضا نشر علوم مین ایسے تہے کہ کلام معجز نظام اونکے سے کتب ضخیمہ جمع ہوگئے ہین **جواب** درست ہی بعض کذابین مع وضاعین نے کتابین بناکر واسطے تضلیل خلائق کے منسوب طرف ائمہ ہدی کے کردی ہین حالانکہ ذمہ اونکا اس ہفوات سے پاک ہی جیسے نہج البلاغۃ کہ منسوب طرف جناب امیر کے کیا اور مولف اوسکا رضی یا مرتضی ہی اور جیسے صحیفہ کاملہ اور تفسیر امام حسن عسکری وغیرہ والا تواریخ سے بالقطع معلوم ہی کہ کسی امام نے کوئی کتاب تالیف و تصنیف نہین کی اور شکوہ امامت بہی اسیکو چاہتاہی کیونکہ بحکم من صنف فقد استہدف جو کوئی تصنیف کرتا ہی وہ ہدف سہام لم ولا نسلم دانشمندان روزگار رہتاہی **قولہ** امام محمد تقی سن نہ سالگی مین امام ہوئے اور اوسی سال حج کو گئے اور تین دن منا مین تیس ہزار مسائل مشکلکو بتقریر شافی حل کیا **جواب** اگرچہ روایت شیعی سنی پر حجت نہین لیکن بیان اسقدر مسائل کچھہ کمال نہین امام فخر الدین رازی نے ایک سورۂ فاتحہ سے دس ہزار مسئلہ نکالے ہین اسی پر بقیہ سورۂ قرآنکو قیاس کرو حالانکہ استخراج مسائل و بیان مسائل مین بڑا فرق ہی

اہلسنت مرتبہ ائمہ ہدیٰ کا اس سے کہین زیادہ سمجھتے ہین جو آپنے لکھا آخر یہہ لاکہون مسائل
کہ ائمہ اربعہ سے منقول و ماثور ہین بسبب نسبت تلمذ کے ساتھہ ائمہ ہدیٰ کے گویا اونہین کے مسائل ہین اشتباہ نہین
قولہ کوئی بجز محاسن و محامد و مناقب ائمہ کے کوئی عیب و قصور طرف اونکے منسوب نہین کرتا حالانکہ
خلفا جابرین عداوت قلبی رکہتے تہے جواب شمرا کوئی سے اگر اہلسنت ہین تو یہہ کیون
جوئی و قصور بلیٰ ائمہ کرنے لگے کہ دوست شوم ہنر کے عیب نہین دیکہتے کما قال الشعر
ورہنرسے داری و ہفتاد عیب ۞ دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر ۞ اور اگر مراد روافض و خوارج
ہین تو ان دونون نے عیب جوئی و رسوائی ائمہ مین کوئی کسر نہین چہوڑی مختصر بیان
اوسکا یہہ ہی کہ شیعہ روایت کرتے ہین امام جعفر صادق سے کہ یا معشر الشیعۃ خدمۃ جواری [illegible]
لنا و فروجہن لکم اسیطرح کہتے ہین کہ حق کلثوم مین فرمایا اول فرج غصب منا تیسے
تجویز جماع مطلقہ کی نسبت جناب ائمہ کے کرتے ہین اور یہہ نئی تحقیقت تجویز ناہی
چوتہے کہیلنا ذکر و خصیتین سے عین نماز مین ائمہ سے روایت کرتے ہین حالانکہ
نماز اعظم ارکان میں ہی نہ محل بازی خصوصاً اس نماز مین کیا لطافت ہی پانچوین تجویز بو
و کنار زن عین نماز مین چہٹے منع لوگونکا تعلیم واجبات دین سے روی شیخ الطائفہ
عن ابراہیم بن محمد قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المرأۃ تری فیما یری النائم علیہا
غسل قال نعم لا تحدثوہن فیتخذنہ علۃ اسیطرح حبل المتین عاملی مین ہی اور یہہ مفید ہی اسکو
کہ ائمہ راضی تہے ساتہہ نماز کے حالت جنابت مین کہ بالاتفاق کفر ہی اسیطرح رضا
بالکفر بہی بالاتفاق کفر ہی ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ۞ ساتوین کہانا
جانور مردار کا نسبت ائمہ کے آٹہوین نسبت کرنا عدم وجوب زکوۃ کا زر و سیم غیر مسکوک
مین طرف ائمہ کے نوین نسبت کرنا تخصیص قصاص کا ساتہہ غیر اعمی کے بقول تخصیص ایکے
کی داد نفریاد اندہا مار بیٹہے گا حالانکہ خلاف نص قرآن ہی دسوین حکم باسترقاق ولد
ذمی جسنے مسلمانکو قتل کیا ہو نسبت ائمہ کے روایت کرنا اور یہہ بہی خلاف حکم قرآن ہی

قدح ائمہ ہدیٰ از طرف نواصب روافض

کہ العسن بالنفس گیارہوین نقل کرنا ائمہ سے اِسبا ثتا کہ روز قتل عمر فاروق کہ گمان فضہ
مین نہم ربیع الاول ہی تین دن تک کوئی گناہ صغیرہ کبیرہ کسی پر لکھا نہین جاتا حالانکہ
اسمین صریح اباحت کفر وجمیع معاصی ہی تین دن تک آثار ہوین استعمال کرنا آب استنجا کا شرب
وغیرہ حوائج وطہارات مین نسبت ائمہ کے غرضکہ اسیطرح صدہا مسائل ہین کہان تک
کوئی شمار کرے اور حال خوارج ونواصب کا یہہ ہی کہ اونہون نے دفتر کے دفتر قبح جناب امیر
وغیرہ ائمہ مین سیاہ کئے ہین اگرچہ ایراد اوس خرافات کا اسارت ادب ہی لیکن بنا بر ضرورت
تلجیہ بمقام الزام کہ نقل کفر کفر نباشد ایک دو روایت کتاب عبد الحمید مغربی ناصبی سے
لکھی جاتی ہین از انجملہ یہہ ہی کہ حضرت امیر نے حق امہات الاولاد مین مذاہب مختلفہ اختیار
کئے اور ایکبات پر قرار نہ پکڑا پہلے قائل تھے ساتھ صحت بیع کے پھر عہد عمر فاروق مین
جب اجماع عدم بیع پر ہوا داخل اجماع ہوئی پھر عہد قاضی شریح مین قائل بصحت بیع ہوئے
اسیطرح مسئلہ توریث جد مین احکام مختلفہ صادر فرمائے حالانکہ خود ہی فرمایا ہی کہ جسکو
دوزخ مین گھسنا ہو وہ مقدمہ جد مین دخل دے اسیطرح زنادقہ کو آگ مین جلا دیا پھر نادم ہوئے
حالانکہ حدیث صحیح متفق علیہ شیعہ وسنی ہی کہ لا تعذبوا بالنار اسیطرح حد خمر مین اسی کوڑے
مارے پھر جب وہ مر گیا تو اوسکی دیت دی اسیطرح ولید بن عقبہ کو چالیس کوڑے مارے اور حد کو
ناتمام چھوڑا کہ صریح مداہنت فی الدین ہی اسیطرح ایک شخص سے باوجود اقرار کے قصاص
معاف کر دیا اسیطرح مقدمہ مکاتب مین مذہب تھا کہ بقدر ادا حر ہی اور بقدر باقی عبد کما
ہو مذہب الشیعۃ اور پیر زید بن ثابت نے صریح الزام دیا کہ ہو عبد ما بقی علیہ درہم علی ہذا القیاس
صدہا اعتراضات اس قسم کے ہین جنکا جواب اہلسنت نے نواصب کو دیا ہی اور شیعہ جواب ہی سے
عاجز ہین بنا برین علی ہذا ایہ دعوی کہ نسبت ائمہ کے کوئی قدح نہین کرتا سب مدح کرتے ہین
نے شرح مختصر ہی اسی طرح یون لکھنا تھا کہ سوا اہلسنت کے سب فرق ضالہ قدح ائمہ
کرتے ہین کوئی کم کوئی زیادہ لیکن نہین کرتے تو اہلسنت نہین کرتے فقط فرزندان

منصف جانتے ہین کہ پیشوا ئے اہلسنت مقابلۂ علم ائمہ مین جاہل مطلق تہے حال اونکی بے علمی
و کم فہمی کا خود سنیون نے اپنی کتابون مین لکہا ہی اتقان مین ہی کہ ابوبکر سے معنی قولہ تعالی فاکہۃ
و ابا پوچہے گئے کہا کونسا آسمان مجہپر سایہ کریگا اور کون زمین میرا بوجہہ اوٹہاگی اگر کہون مین کتاب
اللہ مین جو نہین جانتا اسیطرح عمر سے پوچہا کہ اب کے کیا معنی ہین کہا ہذا التکلف جواب
حال علم شیخین کا اور کثرت سوالات و فتاوی کا سابق گذر چکا ہی یہہ روایات ضعیفہ اوسکے مقاوم
نہین مجہز اسکے اتنے اسیقدر ثابت ہی کہ ابوبکر نے جرات بیان معنی پر نکی اور بصورت لاعلمی کے
خواہی نخواہی دخل ندیا اور عمر نے خوضکو اوسمین تکلف سمجہا سو جواب اوسکا یہہ ہی کہ اکابر
دین و اہل عقل کا یہی طریقہ ہی کہ بے سمجہے کسی باتمین دخل نہین دیتے اور جلدی نہین کرتے
اور یہہ خود ایک علم ہی اسکو دلیل جہل ٹہیرا کر موقع طعن مین لانا جہل مرکب ہی یہہ قاعدہ
تو جاہلونکا ہی کہ واسطے اظہار قابلیت و علم کے ہر جگہہ بن جاتے ہین جیسے دخل در معقولات
دینے کو طیار ہوتے ہین حکما نے کہا ہے لاادری نصف العلم ابوذر جمہر سے کسینے
کوئی بات پوچہی اونکو معلوم نہتی کہا مجہے معلوم نہین سائل نے کہا تمکو اتنی بات تک
تو معلوم نہین بادشاہ تمکو اسقدر زر خطیر کس بات پر دیتے ہین ابوذر جمہر نے کہا بادشاہ
جو کچہہ مجہکو دیتے ہین جتنا مجہے معلوم ہی اوسکے عوض دیتے ہین اگر اوسکے عوض
بہی مجہکو دین جو مجہکو معلوم نہین تو سارا خزانہ سلطنت کا وفا نکرے حق تعالی نے قرآن مین
فرمایا ہی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اور بزبان ملائکہ معصومین سے نقل کیا ہی لا علم لنا
الا ما علمتنا اور فرمایا و فوق کل ذی علم علیم اور ابن جریر و ابن عبد البر نے محمد بن کعب
سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص نے ایک مسئلہ جناب امیر سے پوچہا اونہون نے
جیسا معلوم تہا ویسا بیان کیا مستفسر نے کہا یہہ مسئلہ یون نہین بلکہ یون ہی
حضرت امیر نے فرمایا اصبت واخطانا یعنی تو نے ٹہیک کہا ہم چوکے یا تجہلہ اقرار
عالم کا بعض امور مین بلاعلمی خود اور توقف کرنا بیان معنی مین خاصۃ معنی قرآن مین

داخل منقصت نہین اور عدم علم جزئی مستلزم جہل کلی ہی نہین سمجھا یہہ کیا ضرور ہی کہ
اگر سنی الفاظ ابتک کے جسکو کسی مسئلہ شرعی سے علاقہ نہین وقت سوال سائل کے معلوم نہین
تو سنا ہی تم معلوم نہوسے ہون قولہ ابراہیم تیمی سے کہا کہ ایک آدمی نے نزدیک عمر فاروق
کے کہا اللهم اجعلني من القليل عمر نے کہا یہہ کیسی دعا ہی جو تو نے کی اوسنے کہا کہ مین نے
خدا کو سنا فرماتا ہی وقليل من عبادي الشكور سو مین خدا سے چاہتا ہون کہ مجھکو ان قلیل
مین کرے عمر نے کہا سب آدمی عمر سے زیادہ جانتے ہین جواب یہہ دعا بطور ہیلی ہی
اگر عمر نہ سمجھے تو اوس سے جہل کلی لازم نہین آتا الغرض اگر اسکو کوئی جناب میرسے پوچھتا
تو وہ بہی غالبا نہ سمجھتے اب ہم تم سے پوچھتے ہین کہ اللهم لا تجعلني من التليل کے کیا معنی ہین چاہئے کہ
اس کا کسی مسئلہ شرعی سے بہی علاقہ نہین کہ جہل اوس سے قادح امامت ہو بلکہ اگر علاقہ
ہوتا تو بہی قادح نہتا اسلئے کہ حضرت داؤد جس آلہی خلیفہ تھے یا داؤد انا جعلناك خليفة في الارض
فاحكم بين الناس بالحق فہم حکم غنم مین متاخر ہوگئے سلیمان سے کہ نہ اوس وقت نبی تھے اور نہ امام
سلیمان باوجود حداثت سن کے سبقت لیگئے حضرت داؤد پر اور حکم خدا کو بوجہ گئے صدوق
ابن بابویہ في الفقيه عن احمد بن عمر الحلبي قال سألت ابا الحسن عن قول الله تعالى وداود وسليمان اذ
يحكمان في الحرث قال حكم داود برقاب الغنم وفهم الله سليمان ان الحكم لصاحب الحرث في اللبن و
الصوف پس اگر شیخین فہم اک جملہ دعائیہ مین متاخر ہو گئے راعی سے تو اسمین کیا نقصان
امامت ہی جبکہ نبوت داؤد مین اس بات سے کچھ خلل نہ آیا حالانکہ وہ حکم شرعی تہا اور یہہ دعا صرف ہی
تو امامت مین کہ نیابت نبوت ہی کیا خرابی ہو گی قولہ حسن ابن عمر تعلم عمر البقرة في اثنى عشر سنة
فلما ختمها نحر جزورا جواب یہہ تعلم باعتبار ادراک حقائق و دقائق و علوم معارف قرآن تہا نہ بلحاظ
تہجی حروف و کلمات دلیل اسکے یہہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ قرآنکا ظہر و بطن ہی حد و مطلع ہی اور مطلع کے
حدود مین حد اسپر تعلم قرآنکا اگر صدہا سال مین ہو تو بہی بہت کم ہی چہ جائے بارہ سال کی چنانچہ اسی
سے آج تک زمانہ نزول قرآن سے ہر قرن مین علمائے اسلام قیام ساتھ عبادت تفسیر قرآن کے

کرتے تھے اور ہمیشہ استخراج علوم و معارف ہوتا گیا اور پھر ہنوز فیضان اوسیطرح جاری و ساری
ہی اور نکات جدیدہ لطیفہ تازہ نکلتے آتے ہین شعر ہنوز آن ابر رحمت درفشان ست ۰ خم و خمخانہ با مہر
و نشان است ۰ اور جو کوئی اس سے یہہ سمجھتا ہی کہ عمر کو قدرت زبان عرب پر حاصل تھی اور قرآن
کسیطرح اوسنے پڑہا نتہا تہا حتی کہ بارہ برس مین ایک سورۂ بشکل سیکہی تو ایسا شخص انسان نہین حیوان
ہی حالانکہ مشتمل ہونا قرآن کا علوم قرآنیہ پر آپکے قول سے بہی نکل سکتا ہی چنانچہ صفحہ پنجاہ و ہفتم مین
آپنے لکہا ہی کہ جناب ولایت مآب بمقتضائے علم آرائے کہ عین صواب و لائق حقائق ام الکتاب تہی
سرگرم امر و نہی استہے انتہی اور ظاہر ہی کہ ام الکتاب لقب سورۂ فاتحہ ہی پس جب ایسی سورۂ قصیر
حاوی حقائق کثیرہ ہو تو سورۂ بقرہ کہ اطول سور ہی اور شامل ہی علوم وافرہ کو کما یلوح من تفسیر
فتح العزیز اگر اوسکو سیکہنے مدت دراز مین باذعان و اتقان و ادراک ظہر و بطن و حد و مطلع وغیرہ
حاصل کیا تو کیا محل تعجب ہی شعر در بند آن مباش کہ مضمون نماندہ است ۰ صد سال میتوان
سخن از زلف یار گفت ۰ قولہ جمع بین الصحیحین حمیدی مین ہی کہ سال عمر عن ابی اوفی ما کان یقرء رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ العید و سال عن واقد اللیثی ما کان یقرء رسول اللہ فی الاضحی والفطر
جواب نماز عید سال بہر مین ایکبار ہوتی ہی اور بسبب کثرت اشغال سال تمام کے ہر کسیکو یاد نہین
رہتا کہ ہمنے کون سورت صلوۃ العیدین مین پڑہی تہی یا عیدگاہ کو کس راہ سے گئے تہے اور کس راہ
سے پہرے اور آنحضرت نماز جمعہ و عیدین مین سور مختلفہ پڑہا کرتے تہے الا ماشاء اللہ پس اگر
عمر نے بشوق اتباع سنت کسی سے ایکبار پوچہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون
سورت پڑہی تو اس سے جہل احکام عیدین لازم نہین آتا اور نہ یہہ کہ عمر نے کبہی نماز عیدین نہین
پڑہی حالانکہ اطلاع جزئیات قول و فعل نبوی پر نسبت ہر کسی کے بسبب حرج و مرج و مرض و قرب
و بعد و قلت صحبت و کثرت غیابت عسیر ہی والا اسیلئے سنن نبوی مرتبۂ متواتر مین ہوتے آدمی کو
نماز پنجگانہ کی سورتین یاد نہین رہتین کہ ہمنے کون سورت کسوقت کس نماز مین پڑہی تہی چہ جائے
اوس نماز کی جو سال بہر مین ایکبار پڑہی جاتی ہو ہر شخص کو اپنے نفس سے یہہ تجربہ حاصل ہوتا ہی کہ

کہ بعض اوقات بہ سبب کثرت مہمات غفلت ہو جاتی تہی اور اگر بالفرض عمر نے بسبب ترددات نا لائق اتحاد
و غزوات و تدابیر تقویت اسلام وغیرہ کارخانجات ضروری شرعیہ کے یاد نہ کہا کہ سعیدین میں کونسی سورت
آنحضرت پڑھتے تھے تو بہی کوئی جہت طعن کی معلوم نہیں ہوتی اسلیئے کہ نماز پڑہنا فرض ہی اور یاد
رکہنا سورتوں کا اور اونکا کہ کون نماز مین کس کس وقت کونسی کون مہینے کس کس سالین کہا کیا سورتیں
پڑہی تہیں کچھ فرض و واجب نہیں البتہ بغض و عناد کے علاج نہیں **قوله** حال علم و فضل عثمان کا بہی
عیان ہی کہ مرد بے علم تہا اسی فخر کرتے ہیں کہ اونسے قرآنکو جمع و ترتیب دیا یہی حال انکا اور سورتین
اونکے حکم سے جمع و ترتیب کیا ہی جسطرح اتقان سے اول رسالہ مین مفصل نقل ہوا **جواب** بعد
تسلیم اس روایت کے جو مطاعن بابت جمع قرآن و تحریف فرقان و زیادت و نقصان و حرق و
خرق وغیرہ عثمان پر اہل رفض نے وارد کئے ہین وہ سب مرفوع مدفوع ہو گئے اور یہ طعن جمیع
مہاجرین و انصار پر جاتی رہی او افضل الذین حیا با امیرین والادلیل علم عثمان جمع فرقان کافی
ہی اور ثبوت اس جمع کا قول مرتضوی اور جمیع اکابر شیعہ سے ثابت کما سبق کہ انکو خبر ہو کر اونہی جمع
عثمان سمع ابو جہل اچہ علم **قوله** الملل نحل مین ہی کہ الشیعة هم الذین تابعوا علیا علی الخصوص وقالوا
بامامته الی قوله شارح مواقف کہتا ہی الامامیة کانوا فی الاول علی مذهب ائمتهم ثم اختلفوا آخر زمانة
جزری مین ہی کہ اول مروج مذہب امامیہ امام رضا ہین اور مرتبہ دوم مین محمد بن یعقوب کلینی نے
اس مذہب کو رواج دیا اور ابن اثیر نے کہا کہ مجدد مذہب امامیہ کے صد دوم مین علی بن موسی تہا
انتہی حاصل **جواب** مراد صاحب ملل و نحل وغیرہ کی یہ ہی کہ امامیہ اپنے مذہب کو ان تک پہنچاتے
ہین اور اونکو ماخذ اپنے مذہب کا جانتے ہین جسطرح علقمہ تابعین ہین اور عبداللہ بن مسعود صحابی
مین بانی مبانی مذہب حنفی ہین یا کہتے ہین کہ نافع و زہری قرن تابعین مین اور عبداللہ بن عمر
قرن صحابہ مین بانی مبانی مذہب مالک تھے سو لکہنا ان صاحبونکا بطور اعتقاد امامیہ کے ہی کہ یہ
انکو مجدد و مروج اپنے مذہب کا جانتے ہین نہ یہ کہ فی الواقع یہ ایسے تھے حاشا ہم عرض انکا کہ یہ
مجدد مذہب کے بموافق اعتقاد زعم تابعین او مذہب کے صاحب اور مذہب کا کہتے ہین انکی جہت

تشیع کی جانب اہلسنت نہین ولیکن قلم درکف دشمن ست قولہ ذہبی نے کتاب میزان الاعتدال
مین یحییٰ ابن تغلب لکھا ہی انہ شیعی صلب لکنہ صدوق فصدقہ لنا وبدعتہ لہ الخ وقال احمد
بن حنبل وابن معین وابو حاتم انہ ثقۃ وذکرہ ابن عدی قال انہ کان غالیا فی التشیع ثم قال ان
قیل کیف یحکم بثقۃ المبتدع مع ان العدالۃ منافیۃ للبدعۃ ماخوذ فی تعریف الثقۃ الخ جواب یہہ ایراد
مسروق ہی رسالہ سہم صائب علی حسن شیعی سے اور جواب اسکا ابتدا رسالہ مین گذر چکا ہی معنی
مراد تشیع تابعین و تبع تابعین سے اسجگہہ تفصیل تفضیلی بلا تنقیص شیخین ہی اور وجہ اسکی یہہ
ہی کہ یہہ سب لوگ مہاجرین و انصار تہے کہ ہمراہ جناب امیر جنگ صفین مین لڑے سب قریب آٹھ
سو آدمی کے تہے ازانجملہ قریب تین سو آدمی کے شہید ہوئے اوسوقت بعضی لشکری شام وغیرہ
کے نسبت جناب امیر کے بے ادبی کرتے تہے جنکو اہلسنت بہی برا جانتے ہین لہذا یہہ لوگ
اور اونکے تابع اور تابع تابعین مشغول مدح خاتم الخلفا رہتے اور لقب انکا اوسوقت بمقابلہ اون
لوگون کے شیعہ مخلصین و شیعہ اولی مقرر تہا چنانچہ حدوث اس قسم خاص تشیع کا کہ مطابق مذہب اہلسنت
ہی سال سی ہفت ہجری مین اتفاق ہوا پس مراد شیعہ سے نسبت اوس زمانہ کے یہی لوگ ہوتے ہین
نہ وہ لوگ جو بالفعل متشیع بنے ہین یعنی رافضی اسیواسطے تاریخ واقدی و استیعاب وغیرہ مین لکہا ہی
کہ فلان من الشیعۃ او من شیعۃ علی حالانکہ وہ سنی تہا طرفہ یہہ ہی کہ خود عبارت میزان مین دفع
اس وہم کا موجود ہی لیکن متعصب نے آنکو چشم بینا و گوش شنوا نہین بخشا یعنی قولہ قلنا الغلو
فی التشیع والتشیع بلا غلو کان کثیرا فی التابعین و تبع التابعین مع انہم کلہم کانوا من اہل الدین
والصدق والورع فلو رد حدیث ہولاء مع کثرتہم لضاع کثیر من آثار النبوۃ وہذہ مفسدۃ
انتہی ہان اگر تشیع اونکا باعتقاد کذائی اہل رفض حاصل ہو تو اوسکو بدلیل ثابت کرو اور جواب
طعن لو سوت نہ کیا سن گولی سے ثم لثانا قولہ بعضے سنی کہتے ہین کہ گروہ شیعہ کے جنکا ذکر
کتابون مین ہے باقی ہر باب جو موجود ہین یہہ رافضے ہین اور اکثر تقلید معتزلہ کرتے ہین جواب اسکا یہہ ہی
کہ تاریخ سے ثابت ہی کہ ہر زمانہ مین صدہا شیعے تہے یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ شیعہ تابعان تقلید

منقرض ہو گئے رافضی تو ل سے شیعہ کا ہی الی قولہ معتزلہ اکثر مسائل میں تابع شیعہ ہیں کیونکہ معتزلہ
شاگرد ابی ہاشم بن محمد حنفیہ ہیں اور اکثر کلام ابی ہاشم کا حدیث امیر المومنین سے مطابق ہی تو
شیعہ ہی جسکو سنیوں نے برعکس سمجھا ہی جواب کتب اہلسنت موجود ہیں خصوصا جنکے نام آگے
فہرست میں بطور خود دے گئے ہیں مشہور ہیں اونمیں جہاں کہیں یہہ قول بعضی سنیوں کا لکھا ہو
بتلاؤ ورنہ جھوٹ بولنا گوہ کھانا برابر ہی سستی یہہ بات کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ شیعہ اولی منقرض
ہو گئے اسلئے کہ جبتک وجود اہلسنت کا عالم میں باقی ہی اوسوقت تک شیعہ اولی کہ خاص یہی لوگ
ہیں موجود ہیں مگر اب انہوں نے اس لقب کو بسبب انتحال روافض کے ترک کر دیا ہی اور شیعہ کا لقب
امامیہ کا لقب بلا حرکت روافض سے بے وجہ ہی اسلئے کہ علما متبحرین انکی نے تصریح کی ہی چنانچہ
کلام شیخ اسبابین منتہی الکلام میں موجود ہی آور مختصر سند بالفعل یہی کافی ہی کہ شہید
ثالث امامیہ نے بجواب صاحب نواقض لکھا ہی شعر انا قد رانیا صاحب النواقض حین کونہ فی دیار
الروافض لخوانین قزلباش ساجدا اولا فی عجل عابدا اور تستر شوستری مفتری نے ترجمہ مصائب
پر اپنی میں یہہ عبارت لکھی ہی بانکہ وحید وام صاحب نواقض را در دیار روافض کہ خوانین قزلباش را
ساجد بود وادی عجل را عابد انتہی بلفظہ اور صاحب مجمع البحرین و مطلع النیرین نے لکھا ہی کہ
الحدیث ذکر الرافضة والرافضی وہم فرقة من الشیعة رفضوا زید بن علی علیہما السلام حین نہاہم
عن الطعن فی الصحابة فلما عرفوا مقالته وانہ لا یتبرأ من الشیخین رفضوه ثم استعملوا ہذا اللقب فی
کل من غلا فی ہذا المذہب واجل الطعن فی الصحابة انتہی اور جلال جانتا اثنا عشریہ کا طعن
طعن صحابہ کو ظاہر ہی لیس یہی لقب بے شبہہ انکا ہی آور جب انکو اقرار ہی کہ معتزلہ تلامیذ ابی ہاشم
ہیں اور کلام ابی ہاشم مطابق مذہب شیعہ ہی تو معتزلہ بالضرور موافق شیعہ ٹھیرے اب خرابی یہہ
اونسے مستفید ہوں یا وہ انسے نتیجہ یہی سگ زرد برادر شغال دونو ایک ہی چیز ہیں قولہ
تابعان علی معروف بشیعہ تھے اور سنی شیعہ کے گروہ ہیں اور یہہ لفظ قرآن و حدیث میں کئی جگہ
ہی قولہ تعالی وان من شیعتہ لابراہیم اور حدیث طبرانی میں ہی و شیعتنا یمینا و شمالنا الخ

فریق ثانی یعنی شیعہ ابوبکر و عمر و عثمان کہتے تھے معاویہ نے جناب امیر سے محاربہ کر کے اپنے گروہ
کا لقب سنت و جماعت رکھا مراد سنت سے سنت لعن مرتضوی جماعت سے جماعت بنی امیہ تھی جب دولت
عباسیہ ہوئی سنیوں نے اس لقب کے اور معنی کہے کہ مراد سنت سے سنت نبی اور جماعت سے جماعت
اصحاب ہی سیوطی نے تاریخ الخلفا میں لکھا ہے کہ جب سنہ ۴۱ میں معاویہ و امام حسین سے صلح ہوئی معاویہ
نے نام اوس سال کا جماعت کہا اور صواعق میں ہی کہ سنہ ۶۱ ہجری میں جب امام حسین شہید ہوئے
یزید نے نام اوس سال کا سنت کہا تو فضل الامر میں ترکیب ہو لائی اس لقب کی یہاں سے نکلی ہی
انتہی حاصلہ جواب پانچ ملقب ہونے تابعان علی کا بشیعہ گذر چکا اور لفظ قرآن ان من
شیعتہ لیکن جو آپنے قرآنکو بیاض عثمانی سمجھکر ناظرہ بھی نہیں پڑھا اسلئے نہ صحت لفظ ہی
اور نہ بقیہ آیات جنمیں ذم شیعہ ہی یاد ہیں ع حفظت شیئا و غابت عنک اشیاء قال تعالے
الذین فرقوا دینہم و کانوا شیعا و قال تعالے ثم لننزعن من کل شیعۃ ایہم اشد علی الرحمن عتیا
آیت اول سے حال دنیا کا معلوم ہوا اور آیہ ثانی سے حال آخرت شیعہ کا فافہم سبحان اللہ
حرف مطلب آپ اوڑائیں اور تہمت بسنیوں پر ہو اور زیادت ضمیر قرآنیں آپ کریں اور طوفان
بیجا عثمان پر لگائیں شاید حرف انہ قرآن مرتضوی میں کہ موافق نزول وحی ہی ہوگا اگرچہ قاعدہ
عرب غیر مستقیم ہو جسطرح حدیث طبرانی باتفاق محدثین باطل و موضوع ہی والا وجہ ثبوت
بیان کرو اور عمل امامیہ کا قرآن پر لفظا و معنی جسطرح ہی روشن تر از روشن بیان ہی اور شیعہ
ابوبکر و عمر کو معلوم نہیں کونسی تاریخ اہلسنت سے آپ ثابت کرینگے اسلئے کہ وجود اس لقب کا
زمانہ شیخین میں تو خود مستحیل و غیر واقع ہی کہ صریح دال تھا شقاق مرتضوی پر اور مخالف تقیہ ہی
اور زمانہ جناب امیر میں اوسکی حاجت تھی کہ سب بقیہ مہاجرین و انصار ہمرکاب مرتضوی تھے
اور ملقب بشیعہ علی اور جو مخالف تھے وہ آپکے نزدیک گروہ معاویہ تھے تو اونکو شیعہ معاویہ لقب دینا
مناسب تھا نہ شیعہ ابوبکر و عمر اور وجہ تسمیہ اہلسنت و جماعت آپنے بیان کی قطع نظر اسکے کہ تواریخ
اوسکی مکذب ہیں اور تاریخ الخلفا و صواعق وغیرہ سے بھی وجہ مذکور اس لقب مشہور کے پیدا ہونے کی

نہین محض انکا اجتہاد بنابر اتفاق تسمیہ سال کا باسم سنت یا جماعت ہی حالانکہ یہ لقب خاص حضرت امیر علیہ السلام کا ہی ابو جعفر طوسی نے جامع الاخبار مین لکہا ہی کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ حیف ہی کہ اکبر عداوت اہلبیت مین قول یزید و پر یزید یاد رہا اور حدیث نبوی مروی طوسی یاد نہی اسیطرح نہج البلاغۃ مین بہی قول حضرت امیر بمقابلہ معاویہ کہ الا ان للناس جماعۃ رحم اللہ علیہا وغضب من خالفہا اور نیز فرمایا الزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم للذئب الخ سے دو امر ثابت ہیں ایک ملقب ہونا اہلسنت و جماعت کا بامین لقب بزبان نبوی و مرتضوی دوسرے باطل ہونا مذہب شیعہ کا کہ الامر بالشی نہی عن ضدہ جبکہ ہر جگہہ جناب امیر تاکید بلیغ اتباع جماعت کرین اور شاذ و فارق جماعت کو حصہ شیطان فرماوین تو بے شبہ اہل رفض شیعۃ شیطان ہین حتی کہ یہ لفظ مبارک زبان مرتضوی پر بہی گذری ہی بمقابلہ اتباع ابن سبا یہودی کہ ویحکم یا شیعۃ الشیطان یہ کرامت حضرت امیر ہی کہ منتہا مذہب شیعہ طرف شیطان الطاق کے ہی اور بنیاد اوسکی معلم الملکوت شیطان شہرہ آفاق سے ہی کہ استاد خاص ابن سبا تہا غرضکہ بدایت نہایت دونو مین شیطانیت فوت نہین ہوئی وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا سے یہ بات کہ اگر اہل شیعہ علی ہین تو پہر انہون نے اس لقب کو کیون چہوڑا سو وجہ اوسکی ظاہر ہی کہ جب یہ لقب بسبب انتحال منتحلین و دخول مبطلین مخصوص باہل رفض و اباحت و زندقہ ہوگیا اور اسکا غالب فرق سیئہ مشہور ہوگیا جسطرح لفظ موسن ساتہہ جولاہے کے اور لفظ متقی ساتہہ تصدق خوار کے اور لفظ سیدی ساتہہ حبشی کے اور لفظ حلال خور ساتہہ نجاست کش کے بنا بر علیہ یہ لقب اہل سنت و جماعت سے ترک کیا ہوگیا اب اگر سنی اس لقب سے احتراز کرین تو کچہہ ڈر نہین کیونکہ موہم خباست و نجاست ہی اور لقب اہلسنت و جماعت کا واسطے امتیاز حق کے باطل سے مقرر ہوا کیونکہ غلات و روافض و زیدیہ و اسمٰعیلیہ وغیرہ تابعان ابن سبا یہودی کہ اقرب حسین علیہ السلام انکو شیعہ کہتے ہین اور مقصد رسو اعتقاد و عمل ہو لتے ہین بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ قولہ تیسرے وہ لوگ جنہون نے کسی کی طرفداری

بیان اہلسنت لقب شیعہ

یعنی فرقہ سوم ہوا اسمعیلیہ وغیرہ جیسے تفضیلی

نکی اور یہ ایک قسم خوارج سے ہین اگرچہ ظاہر مین اعانت معاویہ کی نکی لیکن باطن مین معاون تہے
انکے **جواب** پاسخ اسکا گذر چکا کہ جناب امیر نے انکو معذور رکہا اور فرمایا قعدوا عن الباطل **قوله**
ابوحنیفہ دشمنون اہلبیت کا دوست تہا **جواب** پاسخ اسکا آویگا معہذا رسالہ انوار بدریہ مین
کتب طائفہ سے ہی لکہا ہی کہ ابوحنیفہ ربیب امام جعفر صادق علیہ السلام تہے اور نسبت فرزندی
ساتہہ اونکے رکہتے تہے یہانتک کہ حضرت محمد بن علی خازن مشہد مقدس نے تلمیذ و ربیب ہونا
ابوحنیفہ کا اخبار مستفیضہ مشہورہ مین شمار کیا ہی پس باوجود ان خصوصیات کے دوستی ابوحنیفہ کی
ساتہہ دشمنان اہلبیت کے بغایت بعید ہی **قوله** اول خدمت امام جعفر صادق مین دو سال تک تحصیل کی
مرد ذہین تہا احادیث و مسائل شرعیہ مین اپنی عقل کو دخل دیکر تاویل تسویل کرتا تہا **جواب** تلمذ ابوحنیفہ
کا ائمہ اہلبیت سے باقرار محدثین شیعہ مثل محمد تقی در لوامع و باقر مجلسی در تذکرہ وغیرہ فی غیرہ اور
حاصل ہونا اجازت اجتہاد و فتوی کا واسطے اونکے پیشگاہ ائمہ ہدی سے بخوبی ثابت ہی چنانچہ ابوحنیفہ
کہا کرتے تہے کہ لولا السنتان لهلک النعمان اور جواب تسویل کا آویگا **قوله** امام نے فرمایا کہ تو
ہمارے جد کے احادیث مین تاویل کرکے معنی اوسکے اور طرح پر دوسرے لوگونکے بیان کرتا ہی
نعمان نے انکار کیا امام نے فرمایا کہ اگر تو پھر اسطرح کریگا تو ہم تجہکو عقوبت کرینگے **جواب** یہہ حکایت
محمد بن نعمان ملقب شیطان الطاق کی ہی نہ نعمان بن ثابت ابوحنیفہ کے کیونکہ یہہ لوگ بسبب کم علمی کے
عبارات ائمہ کو نہ سمجہتے تہے پس ترتیب کرنا قیاس صحیح شرعیکا انسے ممکن نہ تہا اسلئے ائمہ نے انکو
قیاس سے منع فرمایا اور ابوحنیفہ وغیرہ کو بملاحظہ کثرت علم و قوت اجتہاد اجازت قیاس کی دی چنانکہ
کتب حنفیہ اور رسائل فضائل اہلبیت مین اجازت صادق علیہ السلام کی ابوحنیفہ کو واسطے قیاس کے
مصرح ہی چنانچہ اسی جگہہ سے مجتہد کوفہ ہند نے کہا ہی کہ حنفیہ اعلم اند بمذہب ابوحنیفہ انتہی
روی ابو المحاسن الحسن بن علی باسنادہ الی البختری قال دخل ابوحنیفۃ علی ابی عبد اللہ علیہ السلام
فلما نظر الیہ الصادق قال کانی انظر الیک وانت تحیی سنۃ جدی بعد ما اندرست وتکون مفزعا
لکل ملهوف وغیاثا لکل مهموم بک یسلک المتحیرون اذا وقفوا وتهدیهم الی واضح الطریق اذا

تحریر فلک من اللہ العون والتوفیق حتی یسلک الراہبون تک الطریق انتہی اور شرح تجرید جلی میں ہی
کہ ایکبار ابوحنیفہ مسجد الحرام میں بیٹھے تھے اور بہت لوگ اونکو گھیرے ہوئے مسائل پوچھتے تھے
وہ اونکا جواب دیتے تھے اتنے میں جعفر صادق علیہ السلام آئے ابوحنیفہ کو معلوم ہوا کہ امام کھڑے
ہین یہہ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور کہا یا ابن رسول اللہ اگر مین پہلے سے جانتا تو نہ بیٹھا آپکو دیکھے
مجکو خدا کہ مین بیٹھا ہون اور تم کھڑے ہو فرمایا بیٹھو ای حنیفہ اور جواب دو لوگونکو کہ مین نے پایا
اپنے باپ داداؤن کو **قولہ** نعمان پاس منصور دوانقی یا ہارون رشید کے گیا اور موافق ہوگیا عباسیہ
کہ دشمن آل نبی تھے اور نہ چاہتے تھے کہ لوگ طرف اونکے رجوع کرین اور اونکی مجلس مین جمع ہون
ابوحنیفہ کی تکریم کی اور ایما کیا کہ خلاف طریقہ ائمہ کے احکام شرع جاری کرو کہ موجب بحاری
قوت کا ہو **جواب** موافق ہونا ابوحنیفہ کا ساتھہ عباسیہ کے غلط ہی اسلیے کہ مجلسی نے تذکرۃ الائمہ میں
لکہا ہی کہ ابوحنیفہ مقدمہ منصور مین اور امثال منصور مین خلفاء بنی امیہ و عباسیہ کہتے تھے کہ
اگر یہہ لوگ مسجد بنا دین اور مجکو حکم کرین کہ اوسکے اجر کو گنون البتہ مین نمانون کیونکہ یہہ فاسق
ہین اور فاسق اہلیت امامت کے نہین رکہتا یہانتک کہ منصور نے اسکو بسبب ان باتونکے نظر سے گرا کر
قید کیا الی آخر القصہ اور یہہ مجلسی نے بہی اقرار کیا ہی کہ ابوحنیفہ عہد خلفاء عباسیہ مین معائب انکے
برملا بیان کیا کرتے تھے یہانتک کہ انکو قید کیا اور جتنی سرپرستی اہلبیت کی اہلسنت سے ظاہر ہوئی
عشر عشیر اوسکی شیعہ سے عمل مین نہین آئی انتہی اور دشمنی عباسیہ کی ساتھہ آل نبی کے غیر مسلم ہی
کیونکہ قاضی نے مجالس مین لکہا ہی کہ منصور دوانقی در مقاسیکہ او را خوف زوال ملک
نبود در اظہار تشیع قولاً و فعلاً می نمود انتہی اور ذکر ہارون مین لکہا ہی کہ از افاضل آل عباس
بود در عقیدہ تشیع راسخ و از نصرت آن مذہب مسرور می بود انتہی اور حال مامون مین لکہا ہی کہ
روزے مامون با صحاب خود گفت میدانید کہ مذہب شیعہ از کہ آموختہ ام گفتند نہ گفت از پدرم
ہارون رشید انتہی موضع الحاجۃ پس شیعہ سے یہہ بات کب ممکن ہی کہ سرپرستی اہلسنت
کرین اور کتب رد و قدح مذہب تشیع تالیف کروا دین **قولہ** نعمان نے کتنی کتابین بنائین

تعلقات ابوحنیفہ با عباسیہ

تشیع خلفاء عباسیہ

اونمین اہانت بنی فاطمہ کی لکہی اور روایات صحیحہ و فتاوی ائمہ کو بالعکس کیا اور تعریف عباسیوں کی اور
معاویہ کی اور مطاعن یزید کی اور امثال ان اقوال کے درج کئے خلفاء عباسیہ نے مفسد بنایا جا بجا
تمام قلمرو مین اوسکو مشہور کیا **جواب** تالیف کرنا ابو حنیفہ کا کتب مخالف کتب و اخبار مستفیضہ کے ہی اسلئے
کہ اول سب سے اسلام مین تصنیف امام مالک کی ہی کہ موطا شریف لکہی اور نیز متاخرین ابو حنیفہ سے
اسی جہت سے انتساب فقہ اکبر کو بہی طرف اونکے اکثر محققین صحیح نہین جانتے معہذا اوسمین اہانت
بنی فاطمہ و مدح بنی امیہ وغیرہ کی مرقوم نہین لیس یہ دعوی جس کتاب سے منقول ہوا اوسکا نشان دینا
حالانکہ بصورت شہرت جیسے عباسیہ کے اون کتب کو اپنی قلمرو مین چاہتے تہا کہ بسبب کثرت شہرت کے
آج صدہا نسخے اونکے میسر آتے حالانکہ بعض نسخ بہی مسموع نہین چہ جائے تیسر کی خصوصاً جس
صورت مین کہ شیعہ سے دشمن دیرینہ رسوائی ابو حنیفہ ہون معدوم ہونا کتب مذکور کا بنہایت مستبعد ہی
قاضی شوستری نے اپنی مصائب مین لکہا ہی قال صاحب الکشاف فی تفسیر قوله تعالی لا ینال عہدی
الظالمین ان ابا حنیفة کان یفتی سرا بوجوب نصرة زید بن علی بن الحسین و حمل المال الیه والخروج
معه علی اللص المتغلب المتسمی بالامام و الخلیفة کالدوانقی واشباهه حتی قالت له امرأة اشرت الی ابنی
بالخروج مع ابراهیم وقد قتل فقال یا لیتنی کنت مکان ابنک انتہی کہو اسیکا نام اہانت بنی فاطمہ و
مدح عباسیہ ہی یا اور کسی چیز کا نام **قوله** کہتے ہین جس زمانہ مین کہ نعمان کتابین مسائل کی
بناتا تہا ایکدن ہارون کو لکہا کہ مینے موافق تمہارے ایما کے مسائل ائمہ کو منکوس کیا لیکن معلوم نہین کہ
امام سجدہ مین آنکہہ بند رکہتے ہین یا کہلی اسکا بہی دریافت کر لینا **جواب** تمنے اگرچہ نام نعمان کا
مکرر اسجگہہ بطور تشنیع لکہا ہی لیکن بہر حال محبین نعمان کو اسی تقریب سے حیلۂ ذکر ہاتہ لگا کہ
اعد ذکر نعمان لنا ان ذکره ؛ هو المسک ما کررته یتضوع ؛ اس لفظ سے کہ کہتے ہین معلوم ہوا
کہ یہ نقل کسی کتاب سے منقول نہین افواہی بازاری خبر ہی سو ایسے استدلال محل الزام مین حجت
نہین ہوا کرتے معہذا جب ابو حنیفہ کو خلاف ائمہ ہدی مین اسقدر مبالغہ ہی کہ ادنی ادنی جزئیات
مین قصد مخالفت ہی تو آپ منجملہ اونکے دو چار ہی مسئلے خلاف ائمہ کتب حنفیہ سے ثابت کیجیے

قوله خلاصہ کلام یہہ ہی کہ جو مسائل مختلف کیے ہین گنتی اونکی کئی سو تک پہنچتی ہی جواب
تم ہشدہ وللوصی منجملہ آن چند صد مسائل کے پچاس ساٹھہ ہی مسئلے مختلف مخالف ائمہ ہی کتب حنفیہ
نشان دو آخر باوجود اس شہرت تمام کے کہ عباسیہ نے اون کتب کے تمام قلمرو اپنی مین کہ عرب و عجم تک
پہیلایا غایت ہی جانا اونکا محالات عقلیہ سے ہی ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین قوله کتاب الحیل نصر بن
شمیل مین ہی کہ امام شافعی کہتا ہی کہ ابو حنیفہ نے تین سو تیس مسئلے ایسے قیاس فاسد کے لکہے ہین کہ سبب
کفر ہین اور ربیع الابرار زمخشری مین ہی کہ ابو حنیفہ نے چار سو حدیث کو اپنے قیاس سے رد
کرکے خلاف حکم خدا فتوی دیا جواب یہہ دونو روایت مسروق ہین رسالہ تحفۃ الشیعہ سو
روایت زمخشری معتزلی اہلسنت پر حجت نہین اور کتاب الحیل غیر مشہور اور مجہول الاحوال ہی
سوا ان دونو روایت مین صرف ابو حنیفہ لکہا ہی نہ نعمان بن ثابت اور اس کنیت کے کئی شخص گذرے
ہین اونمین ایک یہہ تہا جسپر یہہ طعن وارد ہی اور شافعی شاگرد محمد بن حسن تلمیذ ابو حنیفہ ہین
اونسے صدور ایسے کلام بد فرجام کا محال ہی بلکہ قول مشہور مستفیض اونکا حق امام مین یہہ ہی
کہ الناس کلہم عیال ابی حنیفہ فی الفقہ اور خضر بن علی مشہدی شیعی نے توضیح انور فی الحجج الواردہ
لدفع شبہ الاعور مین مدح ابو حنیفہ کا اقرار اظہار کیا ہی اور اگر فرض کرین کہ یہہ ابو حنیفہ وہی ہین
جنکا نام نعمان ہی تو وہ صدہا مسائل کفر خلاف حکم اللہ آخر کیا ہوے تم صدہا مین سے دس یا
بیس ہی مسئلہ نعمان کے مخالف حدیث و قرآن کتب حنفیہ سے نکالدو ہم سب کو مان لینگے قوله
مین کہتا ہون کہ مقدمہ رفع یدین فی الصلوۃ مین چند حدیث متواتر صحیح بخاری مین لکہی ہین لیکن
ابو حنیفہ نے اونکو منظور نرکہکر بالعکس اوسکے فتوی دیا تا خلاف ائمہ ہو جواب آپکو ناواقفی احوالات
دیگر علم تاریخ مین بڑا دخل ہی ابو حنیفہ سن ہشتاد ہجری مین پیدا ہوے اور سال یکصد و پنجاہ مین
انتقال کیا چنانچہ آپنے صفحہ چہارم مین لکہا ہی اور جب چوتیس سال اونکی وفات پر گذرے
اوسوقت امام بخاری سال یکصد و نود و چہار مین پیدا ہوے اور سال دو صد و پنجاہ ہجری مین وفات
پائی اور اونکے وقتین صحیح بخاری کہان تہی جو اونہون نے احادیث رفع الیدین بخاری کو منظور نفرمایا

شعر چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ۔ حالانکہ اول تصنیف علم حدیث مین امام مالک نے کی ہی یعنی موطا شریف تو وہ بھی متاخرین ابو حنیفہ سے ہان ابو حنیفہ کو علم ما کان و ما یکون حاصل تھا ورنہ ضرور ان احادیث کو منظور فرماتے جسطرح متاخرین حنفیہ نے منظور فرمایا ہی معہذا یہہ احادیث متواتر نہین آپ ہر جگہہ ہر بات کو متواتر کہدیتے ہین لللہ ایکبار تعریف متواتر کی برائے وصی تو بتا دیجئے کہ آپکی اصطلاح مین کس قماش کا نام ہی علاوہ اسکے رفع الیدین مین احادیث رفع و عدم رفع دونو وارد ہین جسکے نزدیک جو حدیث ثابت ہوئی اوسنے مطابق اوسکے عمل کیا چنانچہ امام کو عدم رفع معلوم تھا وہ قائل اسکے ہوئے شافعی کے نزدیک رفع ثبوت کو پہنچا وہ قائل رفع ہوئے متاخرین کو رفع و عدم رفع دونو پہنچا اونہون نے تطبیق دی کہ کبھی رفع کرے اور کبھی نکرے چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ و شرح مسلم ملک العلماء و شرح سفر السعادت سے ظاہر ہی **قولہ** مع الہ سے زبان بند کر کے فتوی دیا کہ جناب امیر علی کا لین علیہ السلام نکہین رضی اللہ عنہ یا کرم اللہ وجہہ کہا کرین **جواب** یہہ فتوی جس کتاب مین لکھا ہو نشان دو کتب قدیمہ مشائخ اہلسنت کہ متاخرین ابو حنیفہ سے مملو ہین لفظ سلام اللہ علیہم و علیہم السلام سے حق اہلبیت مین آپ بھی اگر کوئی جناب امیر بلکہ ساری ائمہ ہدی کو اس لفظ سے یاد کرے کوئی حنفی مانع نہین چنانچہ اسی حیثیت سے زبان صاحب تحفہ و شوکت عمریہ و صاحب منتہی الکلام وغیرہم پر یہہ لفظ بحق ائمہ برحق بے تکلف جاری ہی خاصۃً زبان اس تخلص نیاز مند سامی پر باوجودیکہ حنفی مذہب ہی لیکن متاخرین نے واسطے امتیاز انبیاء کے دوسرون سے نہ بنا بر عداوت اہلبیت یہہ لکھا ہی کہ صلوۃ و سلام خاص ہی ساتھہ انبیاء علیہم السلام کے اور غیر انبیاء پر بالاستقلال کہنا نچاہیئے اور اسمین کوئی وجہ تخصیص ابو حنیفہ کی ساتھہ اس فتوی کے اور موجب طعن کا اس بابت معلوم نہین ہوتا اسلئے کہ سارے مقلدین ائمہ اربعہ اسپر متفق ہین معہذا اگر بہ تبعیت و شمول کہین تو عند الجمہور جایز ہی بلا خلاف کقولنا اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و سلم اور وجہ یاد کرنے صحابہ کی ساتھہ رضوان کے یہہ ہی کہ حق تعالی نے قرآن مین خود انکو اس لفظ سے یاد فرمایا ہی کہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کیس اقول

جیسا ہی کہ جسطرح بموجب نص صلوا علیہ وسلموا تسلیما انبیا کو بصلوۃ وسلام یاد کرتے ہین الکو بکلمہ
یاد کرین اور حضرت امیر کو شیر خدا لقب سمجہتے ہین اور باوجود ابوتراب ہونیکے کریم الوجہ ہین اگر اونکو
مستظر رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ کہ مستعمر ہنا وکرامت ہی یاد کیا تو اوسمین کیا عیب ہی
مین سوء الظن اسیطرح علما کو بلفظ رحمت و مشایخ کو بلفظ تقدیس اسرار اعادہ مومنین کو بلفظ مرات
یاد کرتے ہین بطرز مناسبت حال واعمال الرجال واللہ اعلم بالصواب **قولہ** اور بہی لتو فی یاکر کہ
حسنین و فاطمہ ہر آن معصوم نہین مرب اکلی کہا ہی کہ محبت اہلبیت کی جز ایمان ہی اور ہر کلمہ
اسلئے کہا کہ عائشہ و حفصہ وغیرہ ازواج اہل بیت مین گنا ہی **جواب** اس تقریر سے ظاہر ہی
کہ یہ فتوی ابو حنیفہ نے دیا ہی شافعی و مالک و احمد نے سوا اول معصوم ہونا انکا اقوال ائمہ
ثلاثہ سے ثابت کیجئے پھر ابو حنیفہ پر طعن حالانکہ جمہور اہلسنت کا یہی عقیدہ ہی کہ اہلبیت معصوم
نہیں اور ازواج ہی داخل اہلبیت ہین کما مر اور یہہ عقیدہ صحیح ہی تحفہ کا بلدرین العناد
کہ بقول آپکے ہم کلام ہی و وصی ہی وغیر کتب امامیہ سے ماخوذ ہی آپ ہی محبت ابو حنیفہ سادات اہلبیت سے
سو بیان اوسکا بطریق نمونہ کے یہہ ہی کہ باجماع مورخین طرفین ثابت ہی کہ جب زید بن علی نے
مروانیون پر خروج کیا ابو حنیفہ نے بارہ ہزار دینار سرخ ست اونکی مدد کی اور لوگون مین مناقب
و مدائح اہلبیت بیان کرنا شروع کیا کہ اس ایام مین نصرت زید بن علی کی موجب بشارت دین اسلام
ہی چنانچہ ابو حنیفہ اسی بابت عہد منصور دوانقی عباسی مین قید ہوئے بلکہ منصور نے اونکو زہر سے
شہید کیا اسی بابت پر کہ اہلبیت سے کمال رسوخ رکھتے تہے جب زید نے اول بلاد خراسان و
سیستان مین منصور پر خروج کیا اونہون نے لوگونکو تحریص کی متابعت و مبایعت زید پر اور
ہارون رشید انکو قاضی کرتا تہا انہون نے قبول نکیا یہانتک کہ اونسے کوڑے مارے اور وجہ
عدم قبول کی یہہ تہی کہ سادات اوس ضلع مین بہت تہے انہون نے کہا کہ مین عجمی ہوکر اہلبیت رسول
عربی پر حکمرانی نہین کرونگا کہ سوء ادب ہی اسیطرح انکے ہمسائگی مین ایک شخص حروری مذہب
رہتا تہا نہایت غالی ناصبی اور حضرت امیر کو کافر جانتا تہا ابو حنیفہ ہرچند اوسکو سمجہایا نصیحت کی

دوستی ابو حنیفہ با اہل بیت

طعن حنفی و ارباب مذہب

اوسنے ایکدنبہی آخر ترک ملاقات کردی بعد چند روز کے ایکدن اوسکے پاس گئے اور کہا کہ ایک
شخص نے مجکو تیرے پاس بہیجا ہی واسطے پیغام نسبت دختر تیرے کے اوسنے حال پوچہا انہوں نے کہا
دولت حشمت مال منال اخلاق خصائل حسب نسب درست ہی لیکن ایک عیب ہی کہ یہودی ہی
شخص نہایت خفا ہوا اور کہا تم عجب مرد آدمی ہو کہ مرد مسلمانکو تکلیف نسبت کرنے دختر کی ساتھ
یہودی کے دیتے ہو اتنا نہیں سمجہتے کہ لڑکی مسلمانکی یہودیکو نہیں پہنچتی ابو حنیفہ نے آہستہ کہا کہ خواجہ صاحب
اتنا خفا مت ہوجیئے جو امیر المومنین علی مرتضی کو کافر کہا اس سے مین سمجہا کہ جب پیغمبر کافر کو
بیٹی تو اگر دختر حروری یہودیکو بیاہی کیا ڈر ہی حروری سخت پشیمان ہوا اور اپنے مذہب سے
توبہ کی اسیطرح مناظرات انکے ساتہ اکابر شیعہ کے مثل ہشام بن الحکم ومحمد بن نعمان ومحمد بن مسلم
وغیرہ تواریخ مین مضبوط ہین یہانتک کہ قدمائے شیعہ نے اہلسنت پر طعن کی کہ انکے ائمہ قصد الزام
دہی ائمہ رکہتے تہے اور اوسکا جواب صاحب تحفہ نے باب سابق مین بوجہ خوب لکہا ہی جسکو
آپنے سابق مین واسطے الزام ناحق اہلسنت کے بالعکس نقل کیا ہی کہ شیطان الطاق وغیرہ انکو
الزام دیتے تہے حالانکہ آپکو بہی مثل جمہور شیعہ کے اقرار ہی کہ ابو حنیفہ کی ذہین سے تہے غبی اور
ذہین غالب ہوتا ہی مناظرہ مین نہ الزام خوردہ علیہ المتقین ہین ہی کہ جعفر صادق نے ابو حنیفہ سے
فرمایا کہ بیٹ مجہ سے لکہا یا کر چنانچہ پہر اونہوں نے لکہا یا یہانتک کہ انتقال ہوا الغرض جیسا
حال محبت ابو حنیفہ کا ساتہ اہلبیت کے تہا اسیطرح حال انکے شاگردونکا بہی تہا یہانتک کہ جب
امام موسی کاظم کو خلیفہ عہد نے محبوس کیا تو اوسوقت بہی قاضی ابو یوسف ومحمد بن شیبانی حبس مین
اونکے پاس جایا کرتے اور زیارت واستفادہ سے مشرف ہوتے بخلاف رواۃ شیعہ کے کہ بخوف
عباسیہ انہوں نے جانا آنا ترک کر دیا تہا اور اپنے طرف سے مسائل بنا بنا کے اور منسوب بائمہ ہدی
کرکے خلق کو گمراہ کیا کرتے تہے جیسے ہشامین وشیطان الطاق وغیرہ بالجملہ جنکی مودت والفت
کتب شیعہ سے اسطرح ثابت ہو اونکو بتہمت بغض آل پاک لگانا بدنامی کا ٹوکرا اسپر اوٹہانا ہی
سارے اہلسنت محبت اہلبیت کو کل ایمان کہتے ہین **قولہ** ابن جوزی نے کتاب المنتظم مین لکہا ہی

ان جبا النقوا علی طعن ابی حنیفة جواب یہہ نام کتابکا الدر المنتظم ہی نہ کتاب المنتظم اور اسمین یہہ روایت
موجود نہین رجال بدایونی نے تحفۃ الشیعہ مین صرف اسکو طرف ابن جوزی کے نسبت کیا ہی
سو روایت شیعی دلیل نہین طرفہ یہہ ہی کہ عبارت غلط اور وجہ طعن مخفی **قولہ** رسالہ غزالی طعن ابو
حنیفہ مین مشہور ہی **جواب** یہہ شہرت امامیہ مین ہوگی نہ اہلسنت مین اسلیئے کہ احیاء العلوم
غزالی موجود ہی اوسمین مناقب ابوحنیفہ کو بکمال بسط و شرح لکھا ہی پہر وجہ تالیف رسالہ طعن کی
کیا ہی لیکن یہہ کہیئے کہ غزالی مذکور دوسرا شخص معتزلی ہی اور یہہ ابوحنیفہ عامری کی
قولہ قال ابو حامد الغزالی فی آخر کتاب المنخول الخ **جواب** یہہ کتاب محمود غزالی معتزلی کی ہی
امام ابو حامد حجۃ الاسلام غزالی کی چنانچہ خود غزالی نے اوسکے تالیف سے انکار کیا ہی معہذا
یہہ مطاعن غزالی معتزلی ہی حق مین ابوحنیفہ کوفی کے نہین بلکہ ابوحنیفہ بنی عامری بصری کے
حق مین ہی فلا ضیر ملا صادق شافی شرح کلینی مین لکھا ہی کہ یہہ ابوحنیفہ ایک شخص تہا بنی
عامر مین کہ بعض اوقات بصرہ مین رہا کرتا تہا اور فقہ کو اچہی طرح نجانتا تہا لیکن اجتہاد کرتا تہا
انتہی سو مجموع تشنیعات غزالی و جیلانی و قاضی عضد اوسکے حق مین ہین نہ ابوحنیفہ کوفی کے
بابمین و من ادعی خلافہ فعلیہ البیان و علینا ردہ بالبرہان **قولہ** مالک کہتا ہی کہ ضرر ابوحنیفہ
کا امت محمدیہ مین زیادہ شیطان سے ہی ابن مہدی کہتا ہی کہ کوئی فتنہ اسلام مین کثیر فتنہ دجال
سے رائے ابوحنیفہ سے نہین مشہور ہی **جواب** مالک و ابن مہدی دونو رجال شیعہ مین ہین
سو روایت شیعی سے ہرجگہ الزام اہلسنت قصد کرنا بیحیائی سے نہایت ہی معہذا صاحب قاموس
نے لکھا ہی ابوحنیفہ کنیۃ عشرین من الفقہاء اشہرہم امام الفقہاء نعمان انتہی فرمایئے اگر
کیا دلیل ہی کہ یہہ ابوحنیفہ امام اہلسنت ہین لاغیر اشتراک اسماء و کنی سے ایک و دیگر کا دہوکا
شیعہ کا لگکیا **قولہ** ہدایہ مین لکہا ہی کہ شراب جو ترش ہوئی طبیب طبع حلال ہی بلکہ کافی شیعہ
ہدایہ مین تصریح کی ہی کہ مذہب شیخین کا یہی ہی کہ خمر عبارت ہی خام سے اور سوائے آب انگور
آتش نادیدہ ہر مسکر حلال ہی اگرچہ مثل خمر کے اشتداد و غلیان و کف لاوے **جواب** شاید

مراد ہدایہ و کافی سے کتب امامیہ ہین نہ اہلسنت اسلیے کہ یہ تقریران دونون مین بعینہ موجود ہین
موضع کو متعین کرو جواب لو اور رسالے کے اگلے پچھلون نے کہا ہی کہ جو چیز نشہ لاوے وہ خمر ہی انگور کا رس
ہو یا اور کوئی چیز اور قلیل و کثیر اوسکا مثل شراب کے حرام ہی اور اس مقدمہ مین بہت احادیث وارد
ہین اور اباحت ما سوا خمر کے جیسے اور مشروبات جب تک نشہ دار نہون نزدیک حنفیہ کے اوس وقت
ہی کہ مقصود اوسکے استعمال سے حصول قوت عبادت ہو نہ قصد لہو و لعب سے نہ حرام ہی بالاجماع
معہذا یہ قول بھی غیر مفتی بہ ہی اور رجوع ابو حنیفہ کا اوس سے ثابت ہی اور ابو یوسف کہتے ہین
کہ اگر فسق و فجور و لہو کے لیے پیے تو کم و بیش اوسکا سب حرام ہی اور وہان بیٹھنا حرام ہی
اور اوسکی طرف جانا حرام ہی بالجملہ باوجود اس سب کے طعن حلت شراب طرف شیخین و حنفیہ کے کرنا اولیا
کمال عقل ہی شعر ان سلم الانسان من سوء نفسہ ٭ فمن سوء ظن المدعی لیس یسلم ٭ طرفہ
ہی کہ شیخ صدوق ابن بابویہ قمی و جعفی و ابن عقیل نے علماء شیعہ کے نفس کی ہی طہارت
خمر پر حالانکہ نجاست خمر کی بآیہ انما الخمر والمیسر ثابت ہی کیونکہ خمر کو رجس فرمایا ہی اور رجس اشد
نجاست کو کہتے ہین چنانچہ خوک کے حق مین فرمایا ہی انہ رجس بلکہ خود ابو جعفر طوسی نے اسی
کریمہ سے استدلال کیا ہی نجاست خمر پر اسیطرح مثلث شراب نزدیک امامیہ کے حلال ہی
کذا فی جامع العباسی قولہ حدیث کل مسکر حرام کو نا معتبر و ضعیف جانتے ہین حتی کہ ابو حنیفہ نے
وضو نبیذ سے تجویز کیا ہی اور ہدایہ و فتاوی سراجیہ مین لکھا ہی کہ نبیذ ایک قسم شراب کی ہی
کہ عمر بن خطاب اوسکو مرتے دم تک پیتا تھا کما فی جامع الاصول الخ جواب یہ حدیث مسلم
جمہور اہلسنت ہی اور اس باب مین یہانتک احتیاط ہی کہ جس چیز مین نشہ ملجاوے وہ بھی حکم حرام میں
ہی جیسے نان پاؤ اگر خمیر اوسکا تاڑی وغیرہ مسکرات سے یا معجون و جار اللحم و بنگ و سبزی
وغیرہ بھنگ بوزہ اگر عقل انکی کہانے پینے سے جاوے تو حد بھی مارنا چاہیے اور جو نشہ لاوے
تو حد جاری ہو نزدیک امام محمد کے اور نزدیک شیخین کے تعزیر کیجاوے پس آپکی تحقیق مین
جس کسی نے اس حدیث کو نا معتبر ضعیف کہا ہو اوسکا نام عنایت ہو غالبا ایسے مقتضر

برنگ تجیت اگر نیست این کس ترا دست روا ہو سے عقل جبیر وارد نہ آپسے کوئی نشہ متغیر
یا ہنسک وغیرہ کے کہا لیا ہی کردنیا او کی نظر پڑتی ہی شراب کا رستہ رہتا کہ کہو رکو جو بکر
پانیمین بھگو رکہتے اور سکاشیرہ پیتے اسکا نام نبیذ ہی سو ابو حنیفہ نے وضو کو اوس سے اسلئے جائز
کہا کہ من لایحضرہ الفقیہ مین لکہا ہی لا باس بالتوضی بالنبیذ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد توضأ
بہ اور ترمذی واحمد نے ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے اونسے کہا کہ تمہاری چھاگل
مین کیا ہی ابن مسعود نے کہا نبیذ ہی فرمایا خرما پاک ہی اور پانی پاک کرنے والا ہی پہر وضو کیا
آنحضرت نے نبیذ سے سو ہذا ابو حنیفہ یہہ شرط کرتے ہین کہ جب وضو کرے کہ آب خالص میسر نہو
ور خارج مصر و قریہ ہو حتی کہ قاضی خان نے رجوع ابو حنیفہ کا اس سے نقل کیا ہی بلا اس سکرو
عقائد مین لکہا ہی لا تحرم نبیذ التمر الی قولہ فعدم تحریمہ من قواعد اہل السنۃ خلافا للروافض
تہی پس اگر نبیذ کو حکم شراب ہوتا یا اوسمین سکر ہوتا تو آنحضرت اوس سے کیون وضو کرتے
یہ کیون اوسکو پیتے خصوصا عمر بن خطاب کہ بانی معانی حرمت خمر تہے حالانکہ احادیث
کثیرہ سے پینا آنحضرت کا نبیذ کو بلکہ حکم کرنا بشرب نبیذ ثابت ہی عن ابی سعید قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من شرب النبیذ منکم فلیشرب زبیبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا اخرجہ مسلم اس
معلوم ہوا کہ دو چیز کو ملا کر اوسمین نشہ جلد پیدا ہو جاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی
اور نزدیک امام اعظم کے حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام بنا بر علی ہذا اعتراض شرب نبیذ
پیغمبر پر لاتی تہا اور نبیذ کو اسماء شراب سے کہنا مخالف لغت ہی **قولہ** تفسیر کبیر میں لکہا ہی قال
ابو حنیفۃ اذا تزوج الرجل بامرءۃ محرم بہا لا یلزم الحد وقال الشافعی یلزمہ **جواب** یا شیخ الزامی
ہی کہ مذہب امامیہ کا بہی اس مسئلہ مین یہی ہی مگر وہ در حد مین توہم واطی کو واسطے صحت عقد کے
محرمات موبدہ پر شرط کرتے ہین اور ظاہر ہی کہ توہم واطی دافع تشنیع امام ابی حنیفہ نہین ہو سکتا
پس جو جواب کہ شیعہ اسکا دیوین وہی ابو حنیفہ کیطرف سے سمجہین بشاہد اس دعوی کا تو حلی نے
ارشاد الاذہان کے اوائل کتاب الحدود مین لکہا ہی فلو توہم العقد علی المحرمات المؤبدۃ صحیحا

سقط ولایسقط الحد بالعقد مع العلم بفساده ولا باستیجارها للوطی معها ولو توہم الحل به انتہی آورجواب
تحقیقی یہہ ہی کہ نزدیک ابوحنیفہ کے وطی کنیز مادر وزن سے حد لازم آتی ہی پہ جاے وطی محارم بعقد نکاح
امامیہ یہہ کہتے ہین کہ جو فروج محارم لاعلمی سے کرے او سپر حد نہین لیکن تعزیر شدید واجب ہی اور
صریح لفظ اُم عبارت امام نہین امام رازی کی عبارت اسجگہہ قاصر واقع ہوی معہذا یہہ صورت لبطریق فرض
ہی اور فرض کو وقوع لازم نہین آخر شیعہ تو اوس سے زیادہ کچہہ کہتے ہین کہ وقف کرنا فرج جاریہ کا
بالاجماع درست ہی وہ خرچی جاوے اور متعہ کراوے اور کمائی اوسکی واقف کہاوے کہ حلال طیب ہی
اسیطرح ام ولد کو کسی کا نوکر کراوے خدمت پر یا اصیل گری پر اور فرج اوسکی دوسرے شخص کو
حلال کردی تو خدمت واسطے اول کے اور فرج واسطے دوسرے کے ہوجاوےگی اسیطرح متعہ
دوریہ درست ہی ہرچند اثنا عشریہ زمانہ حال منکر اس مسئلہ کے ہین لیکن محققین امامیہ قائل ہین
اس بات کے کہ بے شبہہ یہہ مسئلہ کتب شیعہ مین موجود ہی گویا یہہ مثل ہندی اسی جگہہ سے نکلی ہی کہ
کہ ایک جورو سارے کنبے کو بس ہی بالجملہ عاریت دینا فروج اماء کا اور حلال کرنا فروج حرم کا ضیف
و احباب کے لئے اعظم طاعات و عمدۂ عبادات ہی حتی کہ ابن بابویہ قمی صاحب المتاع نے ایک رقعہ
بھی اس باب مین صاحب الزمان سے نقل کیا ہی جسکے پڑہنے سے بال بدن پر کہڑے ہوتے ہین
معاذ اللہ یہہ دین ہنوز آئین راجہ یا بوذی ہوا **قولہ** وہ جو سنی کہتے ہین کہ ابوحنیفہ شاگرد رشید
امام جعفر صادق علیہ السلام تہا اور امام نے اوسکے اجتہاد کو پسند فرمایا محض بے اصل و سخن
سازی ہی شاید جس زمانہ مین تصور اجتہاد کا اوسکے دل مین تہا حلقہ درس امام مین حاضر ہوتا تہا
جواب سخن سازی سنیونکی اس باب مین جب مسلم ہو کہ خلاف اس دعوی کے انکی کتابون سے
تم ثابت کرو ورنہ الا یہہ آپکی سخن سازی ٹہیریگی علی الخصوص جب یہہ دعوی باقرار اکابر علمائے
امامیہ ثابت ہو تو اوس وقت دیدہ و دانستہ حق پوشی ہی ابن مطہر حلی نے نہج الکرامۃ
مین اعتراف کیا ہی اسبات کا کہ ابوحنیفہ و مالک نے اخذ علم حضرت صادق سے کیا ہی اور
شافعی شاگرد مالک ہین اور احمد بن حنبل شاگرد شافعی ہین اور نیز ابوحنیفہ کو حضرت باقر

ورید شہید ... ہیں پس جبکہ امامیہ حق مجتہدین شیعہ ہین کہ غیبت امام مین جامع شروط
اجتہاد ہوتے ہین اعتقاد وجوب اطاعت کا رکہتے ہین تو وہ مجتہد جسنے حضور ائمہ مین شروط اجتہاد
حاصل کرلئے ہون اور اونسے اجازت فتوی واجتہاد لی ہو مذہب اوسکا کیونکر اولی بالاتباع ہوگا
ابوحنیفہ کو باعتراف شیخ علی باقر ورید شہید حضرت صادق نے اجازت فتوی کی دی تہی لیس جامع
ابوحنیفہ کا شروط اجتہاد کو بنص امام ثابت ہوا جو اوسکو واجب الاطاعت نجانے وہ رد شہادت معصوم
کرتا ہے اور یہ کفر ہے خصوصا وقت غیبت امام کے البتہ مذہب انکا اولی بالاخذ ہے مذہب ابن بابویہ
وابن عقیل وابن معلم سے بشد الضعاف کرو کہ اگر روایات اہلسنت کا اسمین اعتبار نکرو تو روایات
امامیہ البتہ مقبول ہین جمہور امامیہ راوی ہین کہ جب ابوحنیفہ پاس منصور خلیفہ کے گئے وہان
عیسی بن موسی موجود تہا اوسنے خلیفہ سے کہا کہ یہہ شخص آج عالم الدنیا ہے منصور نے پوچھا عمن
اخذت العلم یا نعمان ابوحنیفہ نے کہا من اصحاب علی عن علی ومن اصحاب ابن عباس عن ابن
عباس منصور نے کہا مضبوط ہوا تو ای جوان اپنے جی سے یہہ روایت شرح تحریر مین ابن
لکہی ہے علاوہ اسکے کتب فقہ حنفیہ مین دیکہو مثل ہدایہ وشرح وقایہ واشباہ کہ جا بجا لکہے
ہین مذہبنا ماثور عن علی اور نیز کتب فضائل ابی حنیفہ مین دیکہو کہ اکثر ائمہ وامام زادے
سلسلہ اساتذہ عظام امام اعظم مین داخل ہین اور اونکو شرف تلمذ اونکا حاصل محمد بن یوسف
ومتقی صالحی شافعی نے عقود الجمان فی مناقب النعمان مین حضرت امام محمد باقر وحضرت امام جعفر
صادق وحضرت زید شہید وحضرت عبد اللہ بن الحسن بن علی بن ابیطالب وعبد اللہ بن علی بن
الحسین بن علی بن ابیطالب وحسن بن حسن بن علی بن ابیطالب وحسن بن زید بن الحسن بن علی
ابن ابیطالب وحسن بن محمد بن علی بن ابیطالب علیہم السلام کو شیوخ امام اعظم سے شمار
کیا ہے اگر تمکو یا تمہارے مجتہدونکو بہی شرف تلمذ اسقدر ائمہ وامام زادونکا حاصل ہوا ہو تو فرماؤ
کیونکہ اسجگہ ادعائے شیعہ سے کام نہین چلتا اثبات واقعیت تلمذ چاہیے اگر قدرت ہو تو قوت
فعل مین لاؤ ورنہ لا انسان قلم وقلم زبانکو اظہار وبیان ایسے ہذیان سے باز رکہو اور اگر یہہ

بات بہی وہ خود پیدا ئی نہیں تو شرح الحق مین دیکھو کہ حلّی نے اوسمین کیا افادہ فرمایا ہی اما الفقہاء فکلہم یرجعون الیہ اما الامامیۃ فظاہر واما الحنفیۃ فان اصحاب ابی حنیفۃ اخذوا عن ابی حنیفۃ وہو تلمیذ الصادق علیہ السلام واما الشافعیۃ فاخذوا عن محمد بن ادریس الشافعی وہو قرء علی محمد بن الحسن تلمیذ ابی حنیفۃ وعلی مالک فرجع فقہہ الیہما واما احمد بن حنبل فقرء علی الشافعی فرجع فقہہ الیہ واما مالک فقرء علی اثنین احدہما ربیعۃ الرای وہو تلمیذ عکرمۃ وہو تلمیذ ابن عباس وہو تلمیذ علی علیہ السلام والثانی مولانا جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام انتہی اور فضل بن روزبہان نے اسکے جواب مین فرمایا ہی اقول یفہم من ہذا ان کل من قرء علی احد یرجع فقہہ الیہ فرجع فقہ جمیع الائمۃ علی ہذا التقدیر الی الصادق علیہ السلام وفقہ الصادق عندہ لاشک انہ حق وصدق فلم یبق لہ بعد ہذا الکلام اعتراض علی الائمۃ انتہی آور عجائب امور سے یہ ہی کہ قاضی شوستری نے باوجود اس تعصب تمام کے رجوع فقہ فقہاء اربعہ کو طرف حضرت امیر کے تسلیم کیا ہی اور مجالس مین کوفی ہونیکو دلیل تشیع ٹہیرایا ہی اگرچہ ابوحنیفہ کوفی ہون قولہ اگر بقول اشاعرہ طریقۂ امام پر ہوتا یعنی ابوحنیفہ تو خود دعوی اجتہاد و امامت کا کرکے خلاف امام کبہی مسائل جاری نہ کرتا بلکہ ہمہ تن ترویج و ترقی مذہب امام مین کوشش کرتا اور مسائل مطابق حکم امام کہتا جواب مجالس المومنین سے ظاہر ہی کہ ابن عباس شاگرد حضرت امیر تہے اور اونکے سامنے مرتبۂ اجتہاد کو پہنچے تہے اور اونکے حضور مین اجتہاد کیا کرتے تہے اور بعض مسائل مین خلاف جناب امیر تجویز و اجتہاد کرتے تہے اور نیز ہشام احول و ابن سالم و میثمی و زرارہ باوجودیکہ اصول عقاید مین مثل تجسیم و صورت و حدوث علم باریتعالی وغیرہ صریح مخالف ائمہ تہے اور سرزنش و نفرین انکی کلینی وغیرہ مین بروایات ثقات ثابت ہی معہذا انکی شاگردی و نسبت بطرف حضرات ائمہ کے اور قبول کرنے مین انکی روایت کے کوئی شیعہ سالس نہین لیتا تو ابوحنیفہ و مالک کو کہ اختلاف انکا محض فروع مین ہی نہ اصول مین کیون اعتبار سے گرایا جاتا ہو حالانکہ مجتہد کو تقلید اپنی دلیل کے ضرور ہی قولہ نام امام کا اپنے لیئے گوارا نکرتا تشعر ہیچون انا

سبحہ شمارم چوب سنگ ٭ تعبد از علی و آل نبی گر بود امام **جواب** اطلاق لفظ امامت کا نزدیک
اہلسنت کے بمعنی پیشوا ہوتا ہی اور بمعنی بادشاہی و بمعنی خلافت سو اسجگہ امام سے مراد پیشوا
ہوتا ہی نہ خلیفہ و بادشاہ اسی جہت سے پیش نماز کو بھی امام کہتے ہین اور یہہ اطلاق ماخوذ ہی قرآن
پاک سے کہ پیشوایان دین کو اگرچہ ظاہر مین تصرف نہ کیتے تھے ائمہ فرمایا ہی وجعلنا ائمۃ یہدون
بامرنا اور یہہ کسی کو بھی متقین کی ہی واجعلنا للمتقین اماما اور جہان خلافت مراد لی ہی وہان
خلیفۃ الارض فرمایا ہی لیستخلفنہم فی الارض جعلکم خلفاء الارض الی غیر ذلک اسیطرح جو شخص جس
علم کا ماہر کامل ہوتا ہی اوسکو اوس فن کا امام کہتے ہین جیسے امام اعظم و امام شافعی کہ علم فقہ مین
پیشوا تھے اور امام غزالی و امام رازی کہ علم عقاید و کلام مین پیشوا تھے اور نافع و عاصم کہ علم قرأت
مین مقتدی تھے اسیطرح ائمہ اطہار ان سب فنون مین پیشوا تھے خصوصا ہدایت باطن و ارشاد طریقت
مین اسلئے اہلسنت انکو علی الاطلاق امام کہتے ہین یہہ امامت مرادف خلافت کے نہین کہ اسلئے کہ خلافت
انکے نزدیک تصرف زمین مین باوصف استحقاق و غلبہ شوکت و نفاذ حکم کے ضروری ہی اور یہہ منحصر ہی
پانچ شخص مین اور اسیطرح صاحب تفسیر منہج الصادقین و باتمدہ اکابر علماء شیعہ او مجتہد قاری پسلے
حسام جو مین مین معنی امام و امامت کے لکھے ہین کہ مطابق اصول شیعہ ائمہ اہلبیت پر منطبق نہین
اور ہوسکتے ہین تو بطریق مجاز موافق تعریف اہلسنت کے بمعنی پیشوا چنانچہ روایات انکے ازالہ و روضہ
مین دیکھے ہین اسی جگہہ سے شیعہ شیخ حلی و طوسی کو بلفظ امام اعظم تعبیر کرتے ہین چنانچہ ناظر کتاب
منتہی المطلب و اسجام الفتن و ارشاد القلوب علمی پر مخفی نہین اور عبارات انکی دیباچہ ازالہ مین
ہی اور عبارات عربی و فارسی مجلسی سے اطلاق لفظ امام و ظل اللہ کا ملوک پر ثابت ہی اسعفر
مین سنگ و چوب کا ہونا ائمہ شیعہ کا باقرار شیعہ نقش کالحجر ہی **شعر** تا چند گر از چوب گر از سنگ تراشی
گذار تعالی کہ قصد رنگ تراشی ٭ **قولہ** جو ہندوستان مین حنفی بہت ہین اور ہمیشہ اثنا عشریہ
متقابل ہو کر ہزیمت کھاتے ہین اسلئے ایک شمہ اونکے حال کا لکھدیا **جواب** عاقلان خود
میدانند ع چیا باشی چہ خواہی گو **قولہ** اکثر مسائل ابوحنیفہ کہ اونکے مذہب کا ...

ایام حکومت عباسیہ مین منسوخ کیا ہی اور رد وقدح کی **جواب** دونو شاگرد سامنے استاد کے رتبہ
اجتہاد کا رکھتے تھے اور مجتہد کو تقلید اپنی دلیل کی لابد ہی البتہ مسائل منصوصہ مین عمدًا وداًنستہ
خلاف کرنا حرام ہی اور جب مسئلہ منصوص نہو تو وہین اجتہاد روا ہی گو احتمال خطا ہو سو مجتہد خاطی
معاقب نہین بلکہ ماجور بیک اجر ہی کما یلوح من معالم الاصول للشیعۃ بناءً علی ہذا خطا محتمل مجتہد مثل
صواب متیقن ہین اصلا اوسمین خوف وخطرہ نہین نہ اوسکے حق مین اور نہ اوسکے مقلد کے
صرف اتنا چاہیے کہ اجتہاد محل اجتہاد مین ہو مقابلہ مین قرآن صریح وخبر متواتر مشہور واجماع امت کے
نہو مقداد شیخ الشیعہ نے کنز العرفان مین زیر کریمہ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم
لکہا ہی وثانیہما لولا ما کتب انکم لا تواخذون فی الخطاء فی الاجتہاد لعذبکم والخطاب لمن اخذ الفداء
لا لہ علیہ السلام لعصمتہ عن الخطاء انتہی بلفظہ سو ایسے خطا کو نسخ نہین کہتے آپ معنی منسوخ کے
کسی عالم سے سیکہہ کر پہر استعمال اس لفظ کا کرنا کیونکہ استعمال محاورہ الفاظ مین اجتہاد ساقی شرط
نہین بلکہ قول اہل لغت واہل دین مستند ہی **قولہ** ظاہرا جو ابوحنیفہ اپنے مسائل سے رجوع کرنا
اور اپنے قول سے پہرنا دشوار جانتا تہا اسلیئے عہدۂ قضا اختیار نکیا **جواب** اجواب عقل تو بہی کہ
برعکس اگر عدم رجوع منظور ہوتا تو عہدۂ قضا کو لیتے کہ وجاہت حکومت سے کسیکو مجال خلاف
وتنازع نہوتا غیر حاکم سے ہر کسیکو جرأت رد وبدل ہوتی ہی پس عدم قبول قضا کو سبب وقت
رجوع ٹہرانا دلیل کمال عقل ہی معہذا رجوع ابوحنیفہ کا مسائل کثیرہ مین وقت ظہور حجت قوی
کتب حنفیہ وغیرہ مین مرقوم ہی یہ رجوع حسب فہم سامی معلوم نہین کس وادی سے ہوگا کہ ابن قاضی
ہوکے رجوع کرنا قاضی ہوکر رجوع نکرنے سے بہی زیادہ مشکل نظر پڑتا ہی **قولہ** آمدم بر سر مطلب
جواب اقول **شعر** گذشتیم از سر مطلب تمام شد مطلب ؛ حجاب چہرۂ مقصود بود مطلبہا
قولہ اول صاحب تفسیر کبیر نے لکہا ہی قال ابوحنیفۃ المخلوقۃ من ماء الزانی یحرم علی الزانی وقال
الشافعی انہا لیست بنتا فوجب ان لا یحرم **جواب** یہ نقل اور نقل سابق یعنی اذا تزوج الرجل
بامہ الخ دونو مسروق ہین رسالہ متعہ مجتہد حق کو فہ ہند سے جسکا جواب شوکت عمریہ ہی سو تشنیع

مسئلہ پر کسی مذہب کے بدون رد دلیل اوسکی کے یا اقامت استدلال کے اوسکے بطلان پر یا بدون قدح کے مقدمات دلیل پر دلیل کمال انصاف و درستی ادراک ہی حالانکہ کتاب امیر من لکھا ہی کہ اگر ایک شخص نے عورت سے زنا کیا پھر اوسکو مع مادر و دختر اپنے نکاح مین لایا تو ہو سکتا ہی استبصار مین کہ منجملہ اصول اربعہ شیعہ ہی ہاشم سے نقل کیا ہی قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام جالسا فدخل علیہ رجل فسالہ من یاتی المراۃ حراما ایتزوجہا قال نعم وامہا وبنتہا اور حلی نے ارشاد الاذہان مین لکھا ہی لا تحرم الزانیۃ علی اب الزانی وابنہ مطلقا علی رای اور لا تحرم المزنی بہا ولا بنتہا انتہی اور صاحب شرائع نے کہا النسب یثبت مع النکاح الصحیح ومع الشبہۃ لا یثبت مع الزنا فلو زنا فانخلق من مائہ ولد علی التحریم لم ینسب الیہ شرعا وہل یحرم علی الزانی والزانیۃ الوجہ انہ یحرم لانہ مخلوق من مائہ وہو یسمی ولد لغۃ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ نسب زنا سے ثابت نہین ہوتا اور بنت زانیہ شرعا بنت نہین گو لغۃ ہو تو اس صورت مین شافعی پر کیا جائے تشنیع ہی

شعر چشم بکشائی بعیب دیگران ؛ چون رسی بر عیب خود کوری ازان ؛ شافعی بھی یہی کہتے ہین کہ مازانی کی شرع مین کچھ حرمت نہین اور متولدہ من الزنا داخل آیہ نساء محرمات نہین بلکہ کریمہ احل لکم ما وراء ذلکم اوسکو شامل ہی چنانچہ جواب تفصیلی اسکا تبوکت عمریہ مین لکھا ہی اور روایات شیعہ کو زیادہ تر ضبط کیا ہی **قولہ** دوسرے شافعی ایک گواہ ایک قسم پر حکم کرتا ہی بلکہ قسم مدعی کو کافی لکھا ہی اور یہہ خلاف قرآن ہی قولہ تعالی واستشہدوا شہیدین من رجالکم الخ و شرح مشکوۃ مین ہی کہ اول یہہ عمل معاویہ نے کیا ہی جسکو شافعی نے اختیار کیا حالانکہ مشکوۃ و مسلم مین ہی کہ آنحضرت نے فرمایا اگر تصدیق کسی قول کی اوسکے قول پر کیجاوے تو ہر قوم دوسرے کی خونریزی و اخذ مال کرے

جواب دلیل قول شافعی کی یہہ ہی کہ مسلم وغیرہ مین بحدیث ابن عباس آیا ہی کہ آنحضرت نے حکم ساتھہ ایک قسم و ایک شاہد کے اور احمد و ابن ماجہ و ترمذی و بیہقی نے جابر سے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے حکم فرمایا ساتھہ یمین مع الشاہد کے و ہو من حدیث جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر اور مروی ہی جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن ابیطالب سے کہ آنحضرت نے حکم دیا بشہادت شاہد واحد اور ایک قسم

جواز نکاح زانی با بنت زانیہ

حکم شافعی کا ایک گواہ اور ایک قسم پر

صاحب حق ہیکے اخرجہ احمد والدارقطنی وقد صحح حدیث جابر ابوعوانہ وابن خزیمہ اور ابوداؤد وابن ماجہ
وترمذی سے نے حدیث ابوہریرہ سے اخراج کیا ہی کہ حکم کیا رسول خدا نے ساتھ یمین وشاہد کے احمد ورجال
اسنادہ ثقات وصححہ ابوحاتم وابوزرعۃ واخرجہ ابن ماجہ واحمد من حدیث سُرّق ورجالہ رجال الصحیح الا
الراوی لہ عن سُرّق فانہ مجہول اور ابن جوزی نے تعداد رواۃ حدیث مذکور کو زیادہ بیس صحابی سے
تحقیق مین ذکر کیا ہی اور استیفا کرے ہین جمہور ومن بعدہم پس جب ثبوت اسکا قول شارع علیہ
الصلوٰۃ والسلام سے بالغ درجہ ہوگیا تو اب مخالفت قرآن باقی نرہی کہ جارنا بہ من جارنا بالقرآن
پیغمبر سے زیادہ اور کون معنی قرآن کے سمجھے گا اور آپ نے بھی جابجا لکھا ہی کہ قرآن کے معنی اہلبیت خوب
بوجھتے ہین سو یہ مسئلہ روایت اہلبیت سے ثابت ہوا ہی کما مر شافعی نے محض اپنے اجتہاد سے نہین کہا
اور مجتہد کو تقلید صحابہ وغیرہ لازم ہی اور نام شرح مشکوٰۃ کا جسمین جملہ موضوعہ مذکورہ لکھا ہی عنایت
کرو اس سے مطابقت کیجاوے اور حدیث مسلم مسلّم ہی لیکن اوسکو اس سے کچھ علاقہ نہین سعد لکت اپنے
گہر کی بلکہ دو کانکی تو خبر لیجیے کہ شیعہ شہادت طفل نابالغ دہ سالہ کو بمقدمہ قصاص قبول کرتے ہین
حالانکہ طفل نابالغ اہلیت شہادت کی کسی مقدمہ مین نہین رکہتا موجب اسی کریمہ کے جو آیت ہے
لکھی ہی یعنی واستشہدوا شہیدین من رجالکم الا ایسا مقدمہ قصاص مین کہ تلف جان ہی شہادت
اوسکی کسیطرح قبول نہین اسیطرح مسائل بجید ہین جنمین خلاف صریح قرآن کرتے ہین مثلاً
کہتے ہین کہ جمعہ غیبت امام مین متروک ہی حالانکہ حق تعالیٰ فرماتا ہی اِذَا نُودِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِن
یَّومِ الجُمُعَۃِ فَاسعَوا اِلٰی ذِکرِ اللّٰہِ اور اسمین قید حضور امام کی نہین چنانچہ اسی جہت سے باوجود
ہمسائگی موتی مسجد اور صاحب الطاق ہونیکے تمکو کبھی اتفاق حضور جمعہ وجماعت کا مسجد مین
نہین ہوتا اسیطرح زکوٰۃ کو زر وسیم غیر مسکوک مین واجب نہین جانتے حالانکہ کریمہ اَلَّذِینَ یَکنِزُونَ
الذَّہَبَ وَالفِضَّۃَ عام ہی خاص نہین اسیطرح ستر عورت کو جج مین فرض نہین جانتے حالانکہ خُذُوا زِینَتَکُم عِندَ
کُلِّ مَسجِدٍ وارد ہی اسیطرح طواف کو ننگے بدن درست کہتے ہین اور زنا کو احرام حج مین
موجب نقصان نہین سمجھتے حالانکہ فرمایا ہی لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِی الحَجِّ سپحیقر

حدود مین حکم قاضی کو غیر نافذ کہتے ہین اور ہوسے امام معصوم کو شرط کرتے ہین حالانکہ اس
صورتین سارے حدود معطل ایسے ہو جاتے ہین کیونکہ جو امام ہین مر و غائب ہین اور ائمہ ہین قبرستان
یا کربلا معلی یا نجف اشرف مین ہو گئے نہ فیض آباد و لکھنؤ لودیانہ و بھوپال مین یہان کون ہی جو قائم
حدود کرے پس اگر امام نائب باجازت امام نفاذ حدود کر سکتا ہی تو حکم مواسطہ خدا ائمہ کیا تقصیر کی تھی
کہ اوسکو نافذ نہین کرتے کاش خدا کو نائب امام ہی سمجھکر اقامت حدود کرین قال تعالی فاجلدوہم ثمانین
جلدۃ و فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ و فاقطعوا ایدیہما **قولہ** میرے شطرنج نزدیک شافعی کے
حلال ہی کہ صاف فقہا ہی ہدایہ شرح وقایہ مین دیکھو قرآن مین ہی انما الخمر والمیسر الی قولہ رجس من
عمل الشیطان **جواب** شافعی کے دو قول ہین قول اول مین مکروہ ہی بچند شرط ان اجماع
کہ قمار نہو اور آلات اوسکے مصور بصور حیوانات نہون والا حرام ہی پس شطرنج کو علی الاطلاق
قمار قرار دینا جہل ہی تعریف قمار سے اور اوس پر آیہ کریمہ کو لانا بناء فاسد علی الفاسد ہی ان شطرنج
لعب مباح ہی مثل تادیب اسپ تیر اندازی و نیزہ بازی کہ اوسکو تیزی ذہن اور قابو میں جنگ
و شطرنج مین مکائد خصم سے دخل تمام ہی سو ایسی لعب مذموم نہین امامیہ تو حالت نماز مین
لعب ذکر خصیتین تجویز کرتے ہین کذا فی التہذیب دوسرا قول موافق جمہور کے یعنی حرام ہی
قال ابو حنیفۃ والمالک واحمد والصحابۃ وقد صح عن الشافعی انہ رجع عنہ نص علیہ ابو حامد الغزالی
ایسا اختلاف اجتہادی امامیہ مین بہی واقع ہی چنانچہ شرائع مین تحریم بول ماکول اللحم کو اشبہ کہا
ہی اور مختصر نافع مین اسی مبحث مین اوسکی تحلیل کو اشبہ لکھا ہی اور احادیث متعارضہ
مین موجود ہین **شعر** تا کی ملامت مژہ اشکبار من ٭ یکبار ہم نصیحت چشم سیاہ خویش **قولہ**
حال مالک کا جامع مہمات مالکیہ مین دیکھو پڑہنا اعوذ باللہ کا نماز مین بدعت اور بسم اللہ مکروہ
اور گوشت بہت جانورون ذی ناب و مخلب کا درست جانتا ہی **جواب** بحر الرائق وغیرہ کتب معتبرہ
معلوم ہوتا ہی کہ تعوذ باجماع سلف سنت ہی اور مالک بے شبہہ سلف مین داخل ہین کما قال
فی البحر السلف اجمعوا علی سنیۃ التعوذ کما نقلہ النسفی فی الکافی اور مستخلص شرح کنز الدقائق

التعوذ سنتہ عند العامتہ وقال بعضہم لیس بسنتہ والصحیح قول العامتہ انتہی لیکن عینی نے اتنا لکھا ہی
کہ قال مالک لایتعوذ ولا یسمی انتہی سواس سے بدعت و مکروہ ہونا تعوذ و تسمیہ کا نزدیک مالک کے
لازم نہین آتا اور حیوانات فی ناب وذی مخلب کو آپ مستحسن کرین اوسوقت گفتگو کیجائے کیونکہ سیجہ
بہیڑیا تیندوا بچہو چیتا چوہا خانگی سانپ شیر کتا ہاتہی وغیرہ مالک کے نزدیک مکروہ ہین
درست نہین جسطرح گدہا ابابیل وغیرہ نزدیک امامیہ کے مکروہ ہین **قولہ** فتاوی شیخ تاج محمد
مین ہی کہ مالک لواطت کو درست جانتا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ یہہ فتاوی مجہول الحال ہی
مالک مذکور ایک روات شیعہ سے ہی اوسنے متعہ و ادخال الذکر فی الدبر کو روایت کیا ہی اور یہہ باعث
اتہام کا امام مالک اہلسنت پر ہوا کذا فی التبصرۃ و الا مالک سخت حق لوطی مین اشد الناس ہین چنانچہ
حد لوطی کی انکے نزدیک قتل ہی بکر ہو یا ثیب اگرچہ کیفیت قتل مین اختلاف کیا ہی اغاثۃ اللہفان
فی مکائد الشیطان مین لکہا ہی وصنف بعضہم کتابا فی ہذا الباب وقال فی اثنائہ باب فی المذہب
المالکی وذکر فیہ جماع الذکور وقد علم ان مالکا من اشد الناس انکارا علی فاعل ذلک فانہ یجعل
الوطی القتل سواء کان بکرا او ثیبا کما دلت علیہ النصوص واتفق علیہ اصحاب الرسول وان اختلفوا
فی کیفیۃ قتلہ انتہی بحروفہ اور نزدیک امامیہ کے وطی حبل سے غسل لازم نہین آتا بلکہ صوم کو بہی
اعلام سے غیر فاسد کہتے ہین اس سے جواز لواطت ثابت ہی بلکہ علت ابنہ کو علت الروافض اسی جگہہ سے
کہتے ہین کہ بدایت اوسکی امامیہ سے ہی **قولہ** تفسیر در منثور مین ہی سئل مالک بن انس عن وطی الحلائل
فی الدبر فقال لی الساعۃ غسلت راسی منہ الی قولہ والقیاس انہ حلال **جواب** مشتمل ہونا
در منثور کا احادیث موضوعہ پر سابق گذر چکا معہذا آپنے یہہ روایات مفتری اپنے باپکا مال
سمجہکر بحر النفائس سے سرقہ کرے ہین خیر کچہہ مضائقہ نہین ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند
صاحب اغاثۃ اللہفان نے اسمقام مین لکہا ہی کہ سبب فی ذلک انہ قد نقل عن مالک القول بجواز وطی
الرجل زوجتہ فی دبرہا وہو ایضا کذب علی مالک و اصحابہ وکتبہم مصرحۃ بتحریمہ انتہی آپ سنیے کہ
امامیہ نے وطی در دبر منکوحہ و مملوکہ و جاریہ عاریت و وقف و امانت و زن متعہ کو تجویز کیا ہی چنانچہ

استبصار مین کہ اصول اربعہ شیعہ سے ہے باب اتیان النساء فیما دون الفرج مین لکھا ہی
سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یاتی المراۃ فی دبرہا قال لا باس اور یہہ بہی لکھا ہی کہ ایک
شخص نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ مجامعت دبر زن مین جائز ہی یا نہین فرمایا جائز ہی
سائل نے کہا کہ آپ نے بہی یہہ کام کیا ہی فرمایا مین نہین کرتا سو مصنف نے اس انکار امام کو محمول
تقیہ یا کراہت پر کیا ہی اسیطرح مفسرین امامیہ نے کریمہ انی شئتم سے استدلال کیا ہی جواز وطی
فی الدبر پر حالانکہ لفظ حرث اور کریمہ فاعتزلوا النساء فی المحیض قرینہ جلی ہی عدم جواز پر کیونکہ
مراد مکان ہی یا حیثیت نہ یہہ کہ جس عضو مین چاہے ادخال کرے وہین ہویا مقعد لیکن بعض امامیہ
متاخرین نے اس شناعت پر مطلع ہو کر اوس کا تقیہ پر مناسب سمجھ کر مکروہ کہا ہی
بقول عوام یہہ مکروہ طبعی ہوا نہ مکروہ شرعی کیونکہ قیاس بقاء نفس ہی تو جواز متعین ہا
اور جب ثبوت اوسکا مالک پر متعذر ہوا تو صاحب استبصار نے یہہ بات بنائی کہ اصحاب مالکیہ کو
اسمین اختلاف ہی سو یہہ حقیقت مین اپنی عیب پوشی ہی کہ بلکہ نکاح و ملکیہ یمین وغیرہ مین ہی
وطی فی الدبر کو جائز جانتے ہین ولیکن ع کیا بے بات جہان بات بنائے نہ بنے * حلی نے
ارشاد الاذہان مین جایز الوطی فی الدبر کالوطی فی القبل فی جمیع الاحکام حتی فی تعلق النسب
انتہی بحروفہ لکھکر سارا پردہ فاش کر دیا آہ شعر عشق از پردہ حیا برزد تقوی برداشت
طبل پنہان چہ زنم طشت من از بام افتاد * ماحصل معنی یہہ ہی کہ وطی فی الدبر سارے حکمون مین
برابر وطی فی القبل کے ہی یہانتک کہ احکام نسب مین بہی ما شاء اللہ فہم و ادراک ائمہ
کہ مقعد کو موضع ولادت کہین اور احکام نسب کو اوس سے متعلق کرین سچ ہی بحکم عقل
الحائک فی الدبر یہہ مذہب اسی قابل ہی کہ نسبت اوسکی دبر تک پہنچی یہود نے واسطے
ولادت بعض اوقات رونکے ناف و سوتہہ کو نظر بعدم نجاست موضع تجویز کیا تہا اہوں
معدن براز و منبع نجاسات غلیظہ کو پسند فرمایا ہے موضع تعلق نسب و تخت لطافت ملا
حالانکہ ناپاکی اسجگہ کی ہر وقت اثناء استعمال و بعد مین موجود رہتی ہی جبکہ خدا پاک نے فرج کو

بعلت نجاست حیض حرام فرمایا تو دبر بعلت نجاست براز کیونکر حرام نہوگی حالانکہ پیغمبر خدا فرماتے ہین ملعون من اتی امراۃ فی دبرہا اور نیز فرمایا ہی اتقوا محاش النساء اسی دبار ہین وہ حدیث صحیح متفق علیہ نص علیہ النقاد فتدبر **قولہ** ملا وحید نے جام جم مین اور جامی نے بہارستان مین لکہا ہی یعنی جواز لواطت کو طرف مالک کے منسوب کیا ہی **جواب** یہہ وہ کتابین نہ علم فقہ کی ہین نہ حدیث کی کہ بحث فیہ مین حجت اور شعرا کی بے باکیان شیعی ہون یا سنی نص سے ثابت ہی کہ انہم فی کل واد یہیمون معہذا اسپر کیا دلیل ہی کہ مراد مالک سے اسجگہہ امام مالک ہین نہ مالک راوی شیعہ علاوہ اسکے مجتہدین کو فہ مہند نے رسالہ متعہ وغیرہ مین لکہا ہی کہ مذہب حنفی را و مالکی را خوب میشناسند نہ دیگرے انتہی بمعناہ سو یہہ وہ لوگ شاعر مالکی المذہب بہی نہین کہ انکا کلام مین حجت ہی مین معتبر ہو اور اگر کلام شعرا کیفما کان درخور قبول ہی تو بسم اللہ بعضے شعرا امامیہ نے جناب امیر کو باوصاف خدا کے وصف کیا ہی اور کہا کہ جناب ممدوح کو بشر نہ کہنا چاہیے منہا قولہ شعر تعالی جل عن الاعراض والاین والمتی ❊ وکبر عن تشبیہ بالعناصر ❊ اور دوسرے شاعر نے کہا ربا ابل النہی عجزوا عن وصف حیدرۃ ❊ والعاشقون بمعنی حسبہ تاہوا ❊ ان ادعہ بشرا فالعقل یمنعنی ❊ واختشی اللہ فی قولی ہو اللہ ❊ اور یہہ قریب بمذہب غلاۃ اور کفر وزندقہ صرف ہی اور بعضون نے یہہ اشعار بنا کے اور شافعی پر افترا کیا ہی ربا یکفی فی فضل مولانا علی ❊ وقوع الشک فیہ انہ اللہ ❊ ومات الشافعی ولیس یدری ❊ علی ربہ ام ربہ اللہ ❊ اور بعض نے کہا ہی غلط الامین فجازہا عن حیدرہ ❊ اور یہہ شعر فارسی تو بہت مشہور ہی شعر جبریل کہ آمد زبر خالق بیچون ❊ در پیش محمد شد ومقصود علی بود **قولہ** فتح القدیر وحواشی ہدایہ سے حال کا لکہا کا ظاہر ہی کہ بھنگ نوشی کو واسطے سرور طبیعت کے نوش جان کہا ہی **جواب** کذب صریح وافترائی محض کا جواب یہی ہی کہ سچ کہتے ہین دروغگو را جزا باشد درو غ ❊ بھنگ نوشی باتفاق فقہائے مذاہب ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم حرام ہی چنانچہ کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر ابن حجر ہیتمی مکی مین مفصل لکہا ہی چنانچہ کہ بقصد سرور طبیعت نوش جان کرنے ابن ہمام نے شرح ہدایہ مین لکہا ہی البنج حرام صریح باتفاق المتاخرون والائمۃ المتکلم فیہ المتقدمین

لانہ لم تکن فی زمانہم شہرۃ فلما ظہر وجودہ واشتہر فسادہ اتفقوا علی حرمتہ انتہی اور اسیطرح شیخ احمد نے
بحر النفائس مین نقل کیا ہی اور صاحب مختار و بحر رائق و فتح القدیر وغیرہ لکھتے ہین من
قال بحل البنج والحشیش فہو زندیق مبتدع انتہی سے ہذا حدوث بنگ کا بعد زمانہ مالک کے ہوا ہی
اور باتفاق علما امام مالک سے اسمین کوئی روایت منقول نہین بلکہ حدوث اوسکا متاخر ہی اشد
ا ربعہ سے خدا جانے آنکو نشہ بنگ کا ہی یا شراب قہر الہی کا کہ باوجود ادعاے تاریخ دانی اور ترجمہ کرنے تواریخ
رومی و یونانی کے ایسی کہوٹی بات کہہ بیٹھے ہر کہ نام دو کا بکا بدنام ہوتا ہی **قولہ** عقیدۂ مالک کا
دربارۂ خدا اور عالم ملل و نحل سے پیدا ہی **جواب** نازمند ہاسیکو علم ما کان و ما یکون نہین کرنے فکر
عقیدہ و تعین موقع صرف نام کتاب سے حقیقت نفس واقع پر مطلع ہوجاے و آپ نقل فرماوین اور جواب
لین کر اسکا دیدے اور یا تہہ لے **قولہ** انشاء اللہ رسالۂ جداگانہ حالات ہر چہار مین تفصیل لکھکر
کوائف عجیبہ سے مطلع کرونگا **جواب** خدا جانے یہہ رسالہ آپنے لکھکر کوائف عجیبہ سے مطلع کیا یا نہین
ہمکو تو ابتک اطلاع نہین ہوئی ورنہ بیشبہہ گلگشت کوائف عجیبہ کرتے کیونکہ کیفیت کی جمع کیفیات
آتی ہی نہ کوائف پس جسصورت مین کہ آپنے بزور اجتہاد لفظ کو بگاڑا تو معنی کو بالضرور ستیاناس کیا
ہوگا اس صورت مین وہ رسالہ بالیقین کوائف عجیبہ ہی غالباً یہہ کیفیت آپکو بیان مسئلہ بنگ اور وطی فی
الدبر سے جسمین دیر سے مبتلا ہو حاصل ہوا ہی **قولہ** صلی القفال المروزی رکعتین علی مذہب
الشافعی ثم صلی رکعتین علی مقتضی مذہب ابی حنیفۃ فلبس جلد کلب مدبوغا ولطخ ربعہ بالنجاسۃ و توضا
بنبیذ التمر و کبر بالفارسیۃ ثم قرا بالفارسیۃ آیۃ و نقر نقرتین من غیر فصل و ضرط فی آخر تشہدہ من
غیر نیۃ السلام یعنی بجاے مدہامتان کے دو برگ سبز پڑہا **جواب** صاحب تبصرہ نے فرمایا ہی
کہ علماے متاخرین امامیہ نے واسطے الزام حنفیہ کے ایک حکایت جوڑی ہی کہ ایک شخص نے واسطے تصحیح
مذہب ابی حنیفہ کے نبیذ سے وضو کیا الی آخرہ چنانچہ منہج الفاضلین ملا محمد باقر مجلسی کے باب اول مین
مذکور ہی انتہی حاصلہ و لہذا ملا علی قاری نے انکار شدید کیا ہی قصہ قفال نقال کا امام الحرمین
کیونکہ صورت مذکورہ تلفیق فی المذہب ہی اور تلفیق مذاہب تتبع رخص ہر ایک مذہب بین القفال

عقیدۂ مالک در بارۂ خدا

وعدۂ رسالۂ کوائف عجیبہ

حکایت قفال مروزی

اہلسنت ممنوع بلکہ مردود ہی معتبر ہنکو لائق یہ تھا کہ اول تلفیق خرمشی مذاہب مختلفہ کو ثابت کرتا پھر
اعتراض لاتا ایسے حرکات بیجا مصداق کریمہ ہین الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا قال علی القاری
فی رد رسالہ مغیث الخلق لا یجوز للقاضی ما قلتموہ بل یجب علیہ حتما ان یعین مذہبا من المذاہب اما
مذہب الشافعی فی جمیع الوقائع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس لان
ینتحل من مذہب الشافعی فی بعض ما یہواہ ومن مذہب ابی حنیفۃ فی الباقی ما یرضاہ لانا لو جوزنا
ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاصلہ یرجع الی نفی التکالیف لان مذہب الشافعی
اذا اقتضی تحریم الشئ ومذہب ابی حنیفۃ اباحۃ ذلک الشئ بعینہ او علی عکس فہو انشاء مال الی
الحل وانشاء الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرام وفی ذلک اعدام التکلیف والبطال فائدتہ واستیصال
قاعدتہ وذلک باطل انتہی بالجملہ ثابت ہوا کہ اصل یہ حکایت ساختہ و بافتہ اتباع ابن سبا ہی اور صورت
حاصلہ اوسکی نزدیک اہلسنت کے باور ہوا ہی اور اوسکی نقل روایت مین شرع شریف سے استہزا ہی
معہذا وجہ طعن کی اس بات یہی ہوگی کہ امور مذکورہ عند الحنفیہ روا ہین سو جواب ہر ایک کا جدا جدا
قولہ قولہ کرکے لکھا جاتا ہی اوسکو سمجھو عجب ماجرا ہی قولہ البس جلد کلب مدبوغا جواب حدیث متفق
علیہ فریقین مین آیا ہی دباغ الجلد طہورہ وایما اہاب دبغ فقد طہر سو مذہب حنیفہ کا یہی یعنی
طہارت پوست مدبوغ جب ہی کہ رطوبات اوسکے مصالح ادویہ سے بالکل زائل ہوگئے ہون
پھر وجہ خصوص طعن کی حنفیہ پر غیر ظاہر ہی حالانکہ من لا یحضرہ الفقیہ مین کہ اصول اربعہ
امامیہ سے ہی لکھا ہی سئل الصادق علیہ السلام من جلد الخنزیر یجعل دلوا قال لا باس انتہی سو علاوہ
گوہ خشک انسان پر کہ بالاجماع نجس العین ہی اور کسی تدبیر سے پاک نہین ہو سکتا اگر کسی جگہہ
مفروش ہو تو اوسپر نماز پڑھنا درست ہی جسطرح حلی نے ارشاد مین اور ابو القاسم نے
شرائع مین لکھا ہی اور ابو جعفر طوسی نے اوسکی تصحیح کی ہی بلکہ اجماع نقل کیا ہی
بلا خلاف آب ذرا پوست مدبوغ کلب اور گوہ انسان مین مقابلہ کرو اور سوچو کہ کون
نجاست زیادہ ہی سبحان اللہ آنکہ سپید ہے او را کو آخ تھو اور جواب تفصیلی اسکا کید جد

وسوم تحفہ مین لکھا ہی **قولہ** ولطخ ربعہ بالنجاستہ **جواب** مراد اس نجاست سے نجاست حقیقیہ ہی
نہ غلیظہ اور وہ بہی اوس تقدیر پر کہ دوسرا جامہ طاہر میسر نہو مین لایحضرہ الفقیہ مین لکھا ہی کہ
جس کپڑے مین شراب یا سور کی چربی لگی ہو اوس سے نماز مین صحیح نہین اور تہذیب مین ہی کہ اگر مسلی
بعد فراغ نماز کے اپنے کپڑے مین انسان یا کسی حیوان کا گوہ لگا دیکھے یا منی یا خون سے آلودہ پاوے
تو نماز مین خلل نہین وہکذا فی الحبل المتین فی احکام الدین للبہار العاملی اس صورت مین نجاست
حنفیہ پر کیا ملامت ہی آخر نجاست خفیفہ ربع جامہ کی ہی شبہہ ان نجاستا غلیظہ عمدہ سے کمتر ہی **قولہ**
وتوضا بنبیذ التمر **جواب** بعد ثبوت وضو بنبیذ کے باتفاق فریقین کما سبق یہہ طعن لغو ہی ارجع
البصر ہل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وہو حسیر طرفہ یہہ ہی کہ امامیہ
نبیذ کو گوشت کبہو بہی حرام مثل خمر کہتے ہین اور اوسی پانی کو جس سے استنجا کیا ہو اور مقعد محل استنجا
پاک نہوا ہو اور اجزاء نجاست پانی مین مل گئے ہون حتی کہ وزن پانی کا زیادہ ہو گیا ہو اوسکو
پاک کہتے ہین کذا فی منتہی ابن مطہر الحلی اسیطرح اگر پیشاب کر نہین دانہی سو جہہ رخسار بدن پر
کچہہ قطرات بول یا مذی اور گر پڑے جاوے تو حاجت دہونیکی نہین نماز درست ہی اسیطرح اگر تمام بدن
گوہ غلیظ سے بہرا ہو غسل نکیا ہو اور جرم نجاست کا بدن پر نہو تو بہی نماز جائز ہی کذا فی التحفہ اب ذرا ان
وضو نماز کو دیکہو اور نماز بوضوء نبیذ کو دیکہو معلوم نہین کہ آب استنجا مین بسبب نجاست مقعد کے کہ
نجاستا غلیظہ ہی کیا خوبی و پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہی کہ طہارت اوسکی سیطرح نہین جاتی **شعر**
داخل نگردد ولاولیس ؛ این طہارت است گوہ بر قبیس اسیطرح گوہ انسان کو حکم گوہ گاؤ مین رکہا ہی
نزدیک ہندوؤنکی بہ نسبت ہی کہ آدم سے گاؤ تک بہت فرق ہی الاسلام یعلو ولا یعلی اور
اب کہجور مین کہ الطف فواکہ و اعذب میاہ ہی کیا نجاست و خباثت پیدا ہو گئی کہ حکم خمر مین
ٹہر گیا **شعر** اذا ساء فعل المرء ساءت ظنونہ ؛ واعتم ما یحبنی علیہ اجتہاد دہ **قولہ** وکبر بالفارسیۃ
ثم قرء بالفارسیۃ آیۃ **جواب** رجوع امام کا اس حکم سے باتفاق حنفیہ ثابت ہی اور الزام بنا
بر رجوع سنہ کام اہل جہل و عناد کا ہی علاوہ اسکے یہہ تو بہلا پہر قرآن کا پڑہنا تہا اگرچہ فارسی ہو

شرایع مین تو کہنا ابیٹھا حالت نماز مین درست لکھا ہی **قولہ** نقر نقرتین من غیر فصل **جواب**
نزدیک ابو حنیفہ کے تعدیل ارکان نماز مین واجب ہی اور نزدیک ابو یوسف وغیرہ کے فرض
عین ہی بے اوسکے نماز فاسد ہی کذا فی فتح القدیر پس نزدیک ابو حنیفہ کے تارک تعدیل کا اعادہ
واجب ہی اسصورتمین طعن نقر بیجا ہی **قولہ** و ضرط فی آخر تشہدہ من غیر نیۃ السلام **جواب**
اگر ابو حنیفہ نے سلام کو جزو نماز نہجانا تو کیا ڈر ہی کہ علمار امامیہ بہی سلام کو جزو نماز نہین
جانتے چنانچہ باب دوم مطلب سوم جامع عباسی مین لکہا ہی علاوہ اسکے ابو جعفر طوسی فرماتے
ہین کہ اگر مصلی عین نماز مین خوبصورت عورت سے لپٹے اور نعوظ پیدا ہوا اور سر ذکر محاذی سوراخ
عورت رکہے اور بہت سے مذی نکلے تو نماز اوسکی صحیح ہی اور یہہ مسئلہ بہت مشہور ہی کہ اگر کوئی
بغیر ورت برہنہ ہو کر ذکر و خصیتین پر مٹی لگا کے نماز پڑہے تو روا ہی بلکہ استبصار مین لکہا ہی
کہ عین نماز مین خصیون سے کہیلنا حرام نہین اب ذرا اس نماز کو اوس نماز سے موازنہ کرو کہ کون کیسی
ہی **شعر** نہ یک و دو دریغ کہ ہردم ہزار بار دریغ ❊ نہ یک افسوس کہ ہردم ہزار بار افسوس ❊ **قولہ** حال
ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ کہ قاضی بغداد تہا مفصل تاریخ الخلفار سیوطی مین مسطور ہی کہ غلام شاہ
سے کیا کیا الخ **جواب** یہہ حکایت جسکا خلاصہ معتبر نہونا کلام کنیز و غلام کا شرعین ہی
بے اصل محض ہی اسلئے کہ علی الاطلاق عدم اعتبار اونکے اقوال کا محتاج بیان دلیل ہی اور مخالف
قواعد شرع اصل قصہ صحیح اگر معلوم ہوا اور وجوہ طعن ظاہر تو کچہہ کہا جاوے **ع** مثل الذباب
یراعی موضع الدلل ❊ کوئی کام سوا عیب جوئی کے انہین ذرہم فی طغیانہم یعمہون **قولہ** ناصر
خسرو کہتا ہی **شعر** شافعی گفت کہ شطرنج مباح ست مدام ❊ کج مبازید کہ جز راست نفرمود
کلام ❊ بو حنیفہ بازین گفت در احوال نبیذ ❊ کہ زجوشیدہ بجز تا نبود مرتو حرام ❊ حنبلی گفت
چو مودر طلہ عمر زدہانی ❊ اندکی بنگ بخور سوی احبا بخرام ❊ گر کسی پیروی مفتی چار مالکم ❊
او ہم از بحر تو تجویز کند وطی غلام ❊ بنگ و می نوش کن و کون ده و خوش باز قمار ❊ کہ مسلمانی
برین چار امام ست تمام ❊ **جواب** تبصرہ مین لکہا ہی کہ فرقہ امامیہ واسطے الزام اہلسنت کے

جلد بازی کرنیکے اجازت اعلام کی طرف امام مالک کے اور حلت بنگ نوشی کی طرف امام احمد بن حنبل کے اور تجویز شطرنج بازی کی طرف ابوحنیفہ کے اور اباحت قمار بازی کی طرف امام شافعی کے منسوب کر کے چند شعر بنائے ہیں چنانچہ منہج الفاضلین میں مذکور ہیں انتہی متہذا ناصر خسرو اصفہانی مذہب تناسخ رکھتا تھا معاصر و مصاحب بو علی سینا تھا سنہ چار صد و چہل ہیں اوسنے وفات پائی کذا فی مفتاح التواریخ سو جواب ان اشعار کا لفظ بلفظ سابق گذر چکا فلیرجع الیہ اور علاوہ اسکے اتباع شعرا کا کام غاویوں کا ہی قال تعالی والشعراء یتبعہم الغاوون طرفہ یہہ ہی کہ آپنے بنگ نوشی کو مذہب امام مالک قرار دیا تہا اور ناصر خسرو نے اوسی مذہب امام احمد بن حنبل ٹہرایا فرمائے ناظم خسرو صادق ہیں یا ناصر خسرو خسر الدنیا والآخرۃ ذلک ہو الخسران المبین **قولہ** کسی شخص نے قاضی محمد بن علی شوکانی سے پوچھا اذا قال المؤذن حی علی خیر العمل ینبغی اجابتہ بشیٔ ام لا فاجاب لا اجابۃ لذلک لکونہ لا ندب ہو من شعار الروافض وقد کرہ الائمۃ الہما شعائرہم میں رو جواب میں ناصبی کے کہتا ہوں ان الصلوۃ خیر من النوم بدعۃ عمریۃ لا اصل لہا انظر فی الموطا عن مالک بلغہ ان المؤذن جاء الی عمر یؤذنہ لصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ خیر من النوم فامرہ عمر ان یجعلہا فی نداء الصبح انتہی کلامہ **جواب** ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب ست ؛ گل ست سعدی و در چشم دشمنان خارست ؛ تمکو اگر معنی روایت موطا کے نہ آئے تہے تو اور کسی سے پوچھا ہوتا پھر اگر کوئی گرشتہ تعلمن پایا جاتا تو بتعریف ناصبی لکہا ہوتا حالانکہ قول ناصبی جواب ناصبی و نوبا فتہ شیخ احمد عرب یمنی ہیں تمنے بنظر جواز تصرف بسر رسالہ ہذا اور سکے واسطے اظہار مہارت کے زبان عربی میں باوجود ناحقی ہونیکے صرف و نحو وغیرہ کے اپنے نام پر نقل کیا خیر ع مارا چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت ؛ معنی روایت مذکور کے یہہ ہیں کہ موذن نے خارج اذان یہہ کلمہ کہا تہا عمر نے فرمایا اسکو اوسکے محل یعنی اذان میں کہا کر اور نائم کے جگانیکے واسطے نکہہ چنانچہ یہہ واقعہ بعینہ سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوا ابن ماجہ میں ہی کہ آئے بلال پاس آنحضرت کے واسطے خبر دینے نماز صبح کے کسینے کہا کہ آنحضرت سوتے ہیں بلال نے پکارا الصلوۃ خیر من النوم

الصلوۃ خیر من النوم پس مقرر کیا گیا یہہ کلمہ تاذین نماز صبح مین پس ثابت ہوا حکم نبوی ساتہہ اسکے
انتہی بنا بر علی ہذا اسکو بدعت نہین کہنا لائق تہا نہ بدعت عمری اسیطرح حدیث ابی محذورہ سے
نسائی شریف مین آیا ہی کہ ہم کہا کرتے تہے حی علی الفلاح الصلوۃ خیر من النوم آذان صبح مین اور جس
کسی روایت مین نسبت اوسکیطرف عمر فاروق کے آئی ہی اوسکے معنی یہہ ہین کان فی زمنہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثم ترک ثم عمر رضی اللہ عنہ امر بذلک پس بعد ثبوت حکم نبوی کے انتساب اوسکا طرف عمر کے
بعنوان بدعت بدعت سیئہ ہی اور شوکانی اس قول مین متفرد نہین بلکہ امام نووی نے شرح مہذب مین لکہا
ہی کہ کہنا حی علی خیر العمل کا اذان مین مکروہ ہی اسلیئے کہ آنحضرت سے ثابت نہین ہوا اور زیادتی الاذان
مکروہ ہی اور بحر الرائق مین لکہا ہی کہ اس کلمہ کو ہمنے بعض بلدان مین زیدیہ سے سنا ہی انتہی
اس سے معلوم ہوا کہ سلف مین کوئی اس سے واقف نہ تہا جب شیعہ ہوئے تب اونہون نے ہمراہ
اور بدعات کے اسکو بہی نکالا **قولہ** وحی علی خیر العمل لابد فی الاذان لانہ من امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز
ترکہ للمومن فی حالۃ الاختیار روی فی کتب الحدیث من طرق الائمہ الابرار علیہم السلام ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امر ابا محذورۃ ان یقول فی الاذان حی علی خیر العمل وان عمر نہی الناس عنہا بعد موت
النبی فکفوا عنہا وامر بالتثویب **جواب** یہہ تمہ مسروق اوسی عبارت مسبوقہ کا ہی اور یہہ روایت
ائمہ ہدی سے بطریق شیعہ مروی ہی اہلسنت پر حجت نہین انکے لیئے انکی کتب سے سند بیان کرو حالانکہ
کہنا الصلوۃ خیر من النوم کا انہین ائمہ کرام سے بروایت امامیہ ثابت ہی پس اگر قول ائمہ معتبر
ہی تو ہر جگہہ ہو ورنہ سب سے قطع نظر ابن جنید وجعفی نے امامیہ مین سے فتوی دیا ہی کہنے الصلوۃ
خیر من النوم کا آذان نماز صبح مین کذا فی معتصم الشیعہ فی احکام الشریعۃ اور منجملہ احادیث کتب
مذکورہ کے یہہ حدیث ہی عبد اللہ بن سنان سے کہ راوی ہی جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا اذان
صبح مین بعد حی علی خیر العمل کے الصلوۃ خیر من النوم کہا کرو انتہی پس اگر اسکو حمل تقیہ پر کرین
تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ امام جعفر صادق اپنے صحیفہ مین تقیہ سے ممنوع تہے اور جوابات باقی
ازالہ مین لکہے ہین چنانچہ اسی جہت سے جب صاحب استبصار نے حمل اوسکا تقیہ پر کیا تو صاحب

معتبر نے اوسکو غیر معتبر کہکر تصریح ندائے الصلوۃ خیر من النوم کو بعلت تقیہ کے ائمہ سے بھی
الموذن جانا اور مرزا کاظم علی از اہد امامیہ نے مجموعہ مسائل فقیہ امامیہ مین لکھا ہی کہ ندائے الصلوۃ خیر من النوم
نزدیک ایک جماعت محققین امامیہ کے داخل استحباب ہی اور بعضی قائل ہین ساتھ جمع کے یعنی
حی علی خیر العمل کو بھی ساتھ اوسکے ملاو اور تھوڑی طرف انضمام کے گئے ہین بلکہ ہنوز بعض
علما ایران و ہندوستان مین ایسے علما امامیہ موجود ہی کہ ابتک جمع کرتے ہین پس یہ حدوث
سنیتا بدعت عمر کے ائمہ ہدی سے وجہ مزید شغف خیر العمل کے مفہوم نہین ہوتی الا مگر
مراد عمل سے اسجگہہ عمل حقنہ ہی کیونکہ فضائل حقنہ ائمہ سے مروی ہین فی الفصول المہمہ
للعاملی عن زرارة عن ابی جعفر قال طب العرب فی ثلثة شرطة الحجام والحقنة والسعوط وعن ابی
علیہ السلام خیر ما تداویتم بہ الحقنة والسعوط والحجامة انتہی بلفظہ اور روایت اخیر سے ثابت ہی
حقنہ منجملہ اون مصالحات کے ہی کہ زبان ائمہ ہدی پر بروایت زرارہ ممدوح و محمود ہی اور حال
کفر و الحاد زرارہ کا کتاب کشی سے واضح ہی لطائف مقام سے یہ بھی کہ ایکدن ایک سنی نمط
مین طبیب حاذق شہر لکھنو کے کہ کوفہ ہند ہی حاضر تہا اوسوقت مطب مین سہ اغنیاء و سنیان
شہر بیٹھے تھے حکیم صاحب نے نبض و قارورہ ایک بیمار کا ملاحظہ فرما کر تلامذہ کو اشارہ فرمایا کہ
عمل حلیہ تر لکھدو اوس سنی شخص نے کہا حکیم صاحب عجب ماجرا ہی کہ ہم طفولیت مین کبھی عمل کا
نہ سنتے تھے جب سے کثرت شیعوں کی ہوئی ہر مطلب مین یہی نام سنائی دیتا ہی اور جو شیعہ ہی
بیفرست داعیہ اسی عمل کا کرتا ہی ایک اب تو تبا دو کہ مراد شیعہ کی کہ دلدادہ عمل ہین نقط خیر العمل
یہی عمل ہی یا اور کچھ کہ ہر وقت موذن انکے دعوت اس عمل خیر کی کیا کرتے ہین آپ مجلس
اور اہل مجلس رنجیدہ ہوئے اس مقام پر ایک اور حکایت لطیفہ یاد آئی کہ ایک شخص تہا امامیہ
سے متوطن کشمیر مصاحب معتمد الدولہ تہے ایکدن نواب نے حکیم الملوک سے کہا کہ کچھ علاج
مولویصاحب کے لیئے کرو کہ بار بار بیت الخلا کو جاتے ہین حکیم نے فرمایا حقنہ بہترین عمل ہی
بزرگ خفا ہوئے حکیم نے فرمایا تم نہین جانتے کہ سنت ہی ایک سنی نے کہا آپ کیا فرماتے

ہیو حکیم نے کہا مین غلط نہین کہتا بست احادیث ثواب وعلاج حقنہ مین مروی ہین اور شخص نے کہا کہ بیشبہ کسی مابوس نے و ضرر کی ہونگی لوا سینے ہنسکر کہا کہ ایکبار مین سخت بیمار ہوا تہا کہ توقع زندگی کی نتہی سارے اطبا سے بالاجماع تجویز حقنہ کی کی مینے کہا مرنا قبول ہی ہرچند ثواب ہو لیکن غیرت قبول نہین کرتی فتدبر قولہ وفی سنن الکبری للبیہقی فی باب التثویب فی حی علی خیر العمل الی قولہ العمل عن ابن عمر وعن علی بن الحسین انہما یقولان فی آذانہما بعد حی علی الصلوۃ حی علی خیر العمل

جواب یہہ روایات مسروقہ بحر النفائس مخالف احادیث صحیحہ ہین اور ان مین تحریف واقع ہوئی ہی یعنی بجائی الصلوۃ خیر من النوم کے حی علی خیر العمل کو لکہا ہی دلیل اسکی یہہ ہی کہ اور احادیث مین خود ابن عمر سے ثابت ہی کہ وہ الصلوۃ خیر من النوم کہا کرتے تہے یہہ کلمہ علاوہ اسکے روایات بیہقی سے اسیقدر ثابت ہی کہ یہہ فعل ابن عمر کا احیانًا تہا نہ دائمًا نہ فعل نبوی پس فعل بمقابلہ فعل عمر فاروق کہ باپ ابن عمر کے ہین اور خلیفہ رسول اللہ کے معتبر ہوگا خصوصًا اوسوقت کہ مرفوع تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہو اور فعل عمر فاروق بنص علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین عین سنت ہی علی الخصوص جسوقت کہ امر نبوی بہی ساتہہ اوسکے واقع و ثابت ہو قطع نظر اسکے حال جمع و تالیف بیہقی کا سابق گذرا کہ یہہ معتبر ہین اہل حدیث مین ہین فتذکر قولہ مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ مین بعد بیان تثویب کے بعبارت طویل لکہا ہی کہ حضرت علی سے انکار تثویب منقول ہی فرمایا اخرجوا ہذا المبتدع من المسجد جب آپ یہہ تثویب سنکر اور یہی اور وہ تثویب جسکو سنی مسنون کہتے ہین اور یہی تفصیل اسکے یہہ ہی کہ ترمذی نے بلال سے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تثویب کہو کسی نماز مین مگر فجر مین وفی الباب عن ابی محذورہ مراد تثویب سے اسجگہہ الصلوۃ خیر من النوم ہی وہو قول ابن مبارک و احمد وہو الذی اختارہ اہل العلم ورأوہ اور عبد اللہ بن عمر سے مروی ہی کہ وہ کہتے تہے نماز صبح مین الصلوۃ خیر من النوم اور اسحق نے کہا کہ ایک تثویب وہ ہی جو لوگون نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالی ہی یعنی جب بعد اذان دیتے موذن کے لوگ آنے مسجد مین دیر کرتے

تو مؤذن درمیان اقامت و اذان کے کہتا قد قامت الصلوٰۃ و حی علی الفلاح اسکو اہل علم کروہ
کہتے ہین بسبب حادث ہونیکے بعد آنحضرتکے چنانچہ مجاہد سے مروی ہی کہ داخل ہوا مین ہمراہ عبد اللہ
بن عمر کے مسجد مین حالانکہ اذان ہوگئی تھی اوسمین اور ہم چاہتے تھے کہ نماز پڑہین پس تثویب کہی
مؤذن نے سو نکلے ابن عمر مسجد سے اور کہا نکلو ہمارے ساتھ پاس سے اس مبتدع کے اسلئے کہ یہہ
تثویب ہی کہ بعد آنحضرتکے لوگون نے نکالی ہی کذا فی الترمذی اس سے ثابت ہوا کہ انکار مرتضی علی کا تثویب
حادث پر تھا نہ قدیم پر اور تثویب نزدیک شیعہ کے بہی ثابت ہی کما یلوح من الحبل المتین للعاملی و اول
شیعہ اثنا عشریہ بموجب ارشاد خیر البریہ نوافل رمضانکو اپنے گھرونمین پڑہتے ہین کیونکہ حضرت نے
صلوٰۃ المرء فی بیتہ افضل الا المکتوبۃ اور نام ان نوافل کا تراویح نہین تراویح حقیقت مین اختراع
عمر بن خطاب ہی کما قال نعمت البدعۃ ہذہ انتہی حاصلہ **جواب** یہہ تقریر ناتمام ہی اسلئے کہ اس تقریر کا
جواب ہے تہا کہ آنحضرت نوافل رمضانکو گھر مین ادا کرتے نہ مسجد مین حالانکہ ثبوت اسکا بنا بیت و تواتر
ہی اور غایت الامر یہہ ہی کہ ترک مواظبت کا یہہ عذر بیان فرمایا اخشیت ان تفرض علیکم سو یہہ ترک
حجت اولائی فی البیت نہین ہوسکتا کہ فعل نبی مختص اس نوافل کا ہی عموم حدیث مذکور سے اور
جسنے حدیث مسطور فرمائی اوسینے تین رات تک رمضان مین اس نماز کو بجماعت ادا کیا اور مثل
اور نوافل کے تنہا گھر مین نہین پڑہا چنانچہ کتب حدیث سے بنقل مستفیض ثابت ہی پس جب کہ
ادا کرنا اوسکا مسجد مین گھر مین بجماعت تنہا فعل نبوی سے ثابت ہوا تو پہر اگر عمر نے بعد وفات
نبوی نظر برفع عذر مذکور احیاء سنت نبوی فرمایا تو کیا خرابی ہوگئی اور باتفاق فریقین
قاعدہ اصول مقرر ہی کہ جب حکم نص شارع سے معلل ہو ساتھ کسی علت کے تو وقت ارتفاع اس
علت کے وہ حکم بہی مرتفع ہوجاتا ہی اور بدعت کہنا عمر کا مواظبت جماعت کو ہی نفس تراویح و جماعت
کو کیونکہ مواظبت اوسکی حادث ہی نہ اصل عمل سو یہہ حادث قادح نہین ہوسکتا اسلئے کہ بعض
چیزین ہین کہ زمانہ نبوی مین نہین پہر خلفاء راشدین و ائمہ طاہرین کے عہد مین ہوئین مصو تحسین حدیث
مذکور مخصوص ہی ساتہہ غیر تراویح کے اور قول عمر مخصوص ہی ساتھ اوس چیز کے جسکی کہ اصل شرع

چہن نہوا اور پہلا شیعہ حق عید غدیر و تعظیم نوروز و ادا ر نماز شکر در قتل عمر رضی اللہ عنہ اور تحلیل فرج
جواری اور محرم کرنے متعہ اولاد کے تیرہ سے کیا کہینگے کہ یہہ چیزین زمانۂ آنحضرت مین عینا ولا اثرا نہیا
نہ تہین ائمہ نے بعد آنحضرت کے احداث و اختراع کی ہین مطابق زعم شیعہ سنیہ کے پس جو خلفاء راشدین نزدیک اہلسنت کے
حکم ائمہ کا رکہتے ہین کما جاء علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین اسلئے احداث عمر کو مطابق احداث ائمہ دیگر
بدعت نہین جانتے اور اگر جانین تو بدعت لغوی نہ شرعی **قولہ** مین کہتا ہون کہ شفقت آنحضرت کی بہت
زیادہ بذرمہربانی کے تہی معراج مین پنجاہ بار حکم نماز کا درگاہ بے نیاز سے ہوا حضرت نے بار بار واسطے
تخفیف کے عرض کیا تا کہ پانچ مرتبہ باقی رہی اور خدا نے فرمایا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا **جواب** اس ثبوت
دعوی کا موقوف ہی ثبوت لحوق تکلیف ما لا یطاق پر ادائے نماز تراویح مین اور وہ غیر واقع ہی ورنہ نفس نماز
پنجگانہ بہی اہل نفاق پر شاق ہی اور تکلیف ما لا یطاق قال اللہ تعالی وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین
یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون تو تراویح کا کیا ذکر ہی اور شفقت آنحضرت کی مسلم ہی لیکن
اس شفقت کو آنحضرت نے باوجود ملاحظہ تکلیف صحابہ کے تراویح مین مراعات نفرمایا تو اب امت کو
اوسکی رعایت کیا ضرور ہی غلط کہا مینے بلکہ آنحضرت نے شوق و راحت صحابہ کو ملاحظہ فرمایا اور شفقت کو
اس نہج پر ادا کیا کہ اندیشہ فرضیت سے صرف مواظبت نکی چنانچہ نظر اسی راحت کے اس نوافل کا نام تراویح ہوا
کہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور معراج مین پچاس بار حکم نماز کا ہونا جس کتاب اہلسنت سے ثابت ہو بتلا
اوسکا نام بتلاؤ البتہ پچاس نماز کا حکم ہوا تہا نہ پچاس مرتبہ بطریق تاکید کے یہہ بہی وہ بات ہوئی
کہ امامیہ نے لکہا ہی کہ ایکسو بیس بار خدا نے پیغمبر کو آسمان پر بلا کر تاکید تبلیغ مسئلہ امامت مرتضوی
فرمائی کما مر تطولہا فیما سبق **قولہ** ظاہر ہی کہ رمضان مین کسقدر کوفت روزہ کی ہوتی ہی بعد افطار کے
اکثر طبیعت مائل بضعف ہوجاتی ہی اسصورت مین اپنی جان پر تکلیف گوارا کرنا ظلم صریح ہی **جواب** تشریع
احکام شرع کی مبنی کوفت و سوخت کسی چیز پر نہین بلکہ جو عبادت کثیر المشقت ہی اوسکا اجر زیادہ
ہی کما جاء فی الحدیث افضل العبادات اشقہا و احمضہا اسی جہت سے عباد کو مکلف اور شرع کو تکلیف
کہتے ہین پس اگر ایسی تکلیف سے گریز ہی تو مرفوع القلم ہوجانا چاہیئے کما قیل **رباعی** نہ ستی ام

کہ کند رافضی گریبان شق ۞ نہ شیعہ ام کہ کند طعن سنی مطلق ۞ مرید حضرت عشقم و گر نمیدانم ۞ کہ کیست
برسر ناحق و کیست بر سر حق ۞ متعہ ادبار شیعہ کی اسی عاقبت اندیشی سے واسطے منع کوفت روزہ کے
ایک معجون تقویت کتب فقہ مین لکہی ہی کہ ع شفا باید ت [illegible] تلخ ترش ۞ وہ یہہ ہی کہ جو پانی
بقدر کر کے ہو اور اوسمین آب استنجا اور خون حیض و منی و ودی اور بیٹ جانورونکی بیشمار مچہی ہو اور
گہل مل گئی ہو اور کتے نے بہی اوسمین موتا ہو اگر اوس پانی سے آش یا فالودہ بنائین اور روزہ افطار
کرین کچہ قباحت نہین انتہی کذا فی طعن اللسان آپ بعد استعمال اس فالودہ یا آش کے فرمائیے کیا گنجایش کوفت
روزہ ہی اور بطور اہلسنت یہہ جواب ہی کہ کوفت روزہ جبتک ہی کہ روزہ مونہہ مین ہی اور جب ٹوٹا گویا
ثواب توانائی آئی جسطرح حدیث مین آیا ہی للصائم فرحتان فرحۃ عند الافطار الخ اور دعا افطار مین بہی
آیا ہی ابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ تعالی علاوہ اسکے عقل بہی اسکی مقتضی ہی کہ ضعف حالت
تشنگی و گرسنگی مین ہو اور قوت حالت اکل و شرب مین ہو بالعکس معلوم نہین یہہ نکات عجیبہ غریبہ آپنے
کہانسے حاصل کیے ہین کہ نقل و عقل دونو سے مستقیم نہین **قولہ** دوسرے اگر کوئی دو رکعت نماز فجر کو
تین رکعت سے پڑہے یا کسی رکن کو ارکان نماز سے کم و بیش کرے نماز اوسکی باطل ہی اور فاعل اوسکا آثم
اور مشقت اوسکی برباد **جواب** اگر یہہ امر سہوا ہی تو سجدہ سہو جابر نقصان ہو سکتا ہی اسصورت مین
نہ بطلان ہی اور نہ آثم اور نہ تباہی مشقت اگر ترک فرض نہین ہی اور اگر عمدا ہی تو سوا شیعہ کے کوئی
سنی لعب و لہو نماز کو جائز نہین رکہتا اور وجہ اسکے ربط کی ساتہہ مسئلہ تراویح کے معلوم نہوئی الا
یہہ ہی کہ عمر نے جماعت یا مواظبت زیادہ کی تو جواب اوسکا گذر چکا اور اگر نقصان کسی چیز کا ہی تو وہ بیان
کرو یہی بیس رکعت ہین جنکو حضرت نے پڑہا اور عمر نے قائم رکہا اسمین سے کوئی رکعت و رکن حذف و ساقط
نہین کیا کہ دلیل دعوی پر منطبق ہو آخر بیس رکعتین تو نہین کہ عمر نے اوسکو بیس کر دیا اور نہ پانچ تہین جسکو
پچاس کر دیا نعوذ باللہ من سوء الفہم **قولہ** حشر غلامان علی با علی حشر غلامان عمر با عمر **جواب** یہہ مصداق جب
صحیح ہو کہ دین علی و عمر کا جدا جدا ٹہیرے و دونہ خرط القتاد حالانکہ جناب امیر نے مدتون نماز خمسہ و جمعہ و عیدین
و تراویح عقب عمر پڑہی ہی اشعار سالہا در پس بکر و عمر کردہ نماز ۞ نتوان گفت بتوجیہ گر کردہ نماز

جواب قول درباب منع کوفت روزہ

بیان نقصان رکعت در نماز

حشر غلامان علی با علی

جو تقیٔ راستوان نسبت چنین بہتانی؛ بابدین زمرہ اگر کس حقیقت دانی **قولہ** مین کہتا ہون بجالانا حکم
خدا و رسول کا عین ایمان ہی خبر مین ہی الحب للہ والبغض للہ اسلئے محبان اہل بیت سے تولا و دشمنون سے
تبرا واجب جانتے ہین **جواب** یہہ خبر بطریق امر یعنی انشا نہین بلکہ بطور اخبار ہی اور بغض کو تبرا کا لازم
نہین سمجھنا نہ عقلاً نہ لغتاً یہہ معنی وجوب سمجھئے کہ سر سے اتار لین گے **قولہ** دشمنان خدا و رسول پر
منصوص ہی قولہ تعالی ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ **جواب** یہہ نص بھی
اخبار ہی نہ انشا اور مصداق اوسکے موذی ہین جیسے ابوجہل ابولہب وغیرہ اور جو صحابہ کو معاذ اللہ
اسکا مصداق ٹھیراوے وہ جاہل ہی یا معاند اسلئے کہ ایذا دینا خلفاء ثلثہ کا خصوصاً اور سائر صحابہ کا
عموماً آنحضرت کو بالیقین ثابت نہین ورنہ خود آنحضرت بموجب اس نص کے اونپر لعنت کرتے یہہ گمان رفضہ کا
بحکم ان بعض الظن اثم گناہ صرف ہی چنانچہ اسی جہت سے مصباح الشریعۃ مین حضرت جعفر صادق سے
نقل کیا ہی کہ چھوڑ یقین کو شک سے اور جرات نکرو اعتقاد زور و بہتان پر حق اصحاب خیر الانام
مین اور رکھو اعتقاد اونکی محبت کا اور بیان کرو اونکے فضائل کو اور کتاب الایمان کافی مین ہی حدیث
آنحضرت کی لا تسبوا الناس فتکسبوا العداوۃ بینہم انتہی **قولہ** زمخشری و رازی و نیشاپوری وغیرہ قائل ہین کہ
یہہ آیت حق مین موذیان نبی و علی کے آئی ہی اور معنی ایذا کے آزردہ کرنا رنجیدہ کرنا ناخوش کرنا ہی
اور لفظ ایذا کی عام ہی کھینچے بال یا ہاتھ پکڑے یا ذرہ خاک کسی پر ڈالے یا ہر دو کشش کرے سب داخل
ایذا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ زمخشری نے تفسیر رازی وغیرہ سے ناقل اس قول کے ہین اور یہہ گذرچکا
کہ مراد نزلت الآیۃ فی کذا سے فرد خاص نہین ہوتی سو بر تقدیر تسلیم اس قول کے اسیقدر ثابت ہوتا
ہی کہ خدا تعالی نے لعنت کی ہی موذیان علی پر یہہ ثابت نہین ہوتا کہ تم بھی اونپر لعنت کرو اور مجرد
اخبار مستلزم اس فعل کو نہین کیونکہ بندہ کو اقتدا امور میں چاہئے کہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اقتدا کے
افعال الہی ہونہین سکتے کسی جگہ لعنت اپنے موذیون پر نہین کی جیسے حباب علی کی مع ہذا یہہ آیت مجمل ہی
کیونکہ اسمین نام موذیان علی و نبی کے بیان نہین فرمائے اب کوئی نص صریح چاہئے کہ مفید لعنت شخص معین
مشخص ہو حالانکہ جنہون نے بقول آپکے علی کو ایذا دی علی نے اونکو بھی لعنت نکی جیسے ویاتبان

انشکر شام بلایا اور انکے تقرب سے منع فرمایا اور انکو مسلمان واخوان کہا سو جو کوئی تارک اس طریقہ کا
ہی وہ مخالف ائمہ ہی موافق آدرعاء و ثنا شریف نبوی تو یہ تھی کہ مونہہ ذکو دعا کرتے اور فرماتے اللھم اغفر لقومی
فانہم لا یعلمون اور عوض ایذا لینے نفس خاص کا کبھی کسی عمر نہیں لیا حب کچہ آزردہ ہوکر دعا کے لیے ہاتھ ابلکہ حکم
شرعی کے سبب سو لعنت بھی لاد نہیں پر یہی جلوہ ترک اسلام اور ایمانت دین مرضی حق کی تو کسی اور پر اور یہ
بات باتفاق فریقین اصحاب حسن آپ سے ہرگز کبھی جدا نہیں ہوئی فاذا تقرر معنا اسطرح ایذا نبوی پر تقسیم ہی
موجب لعن الٰہی ہی اسیطرح ایذا صدیق و فاروق و عثمان بلکہ جمیع اصحاب عالیشان موجب لعن رحمٰن
ہی بلا تفاوت نقصان اسی جہت سے صاحب جامع الاخبار نے لکھا ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سبّ
اصحابی فقد کفر انتہی چنانچہ سنی اسی نظر سے بدگوئی معاویہ میں محتاط ہیں اور ایذا القول ساری عالم کی
آنخ کھینچ مار ڈہار کے دیتے ہیں پس جس راہ سے کوئی معاویہ کو ایذا دے وہ موذی ہی **قولہ** لعنت
کا دین ظالمین پر متواتر قرآن شریف میں ہی اور جو ظلم و ستم آل نبی پر ہوا اظہر من الشمس ہے پس لعن
ظالمونپر واجب ہی اور ترک اوسکا ترک واجب **جواب** مراد ظالمین کاذبین سے قرآن میں کفار و منافقین
ہیں نہ اہل قبلہ وارباب دین اور لعن بدترین عتاب الٰہی ہی اور نزدیک اہلسنت کے باقتدائے ائمہ دین ہی خاص
ہی ساتھ کفار کے چنانچہ اسی سبب سے سنی قاتل عمر بن خطاب و قاتل عثمان بن عفان پر لعنت نہیں کرتے
بخلاف امامیہ کے کہ انکو مطلق احتیاط نہیں حتی کہ اخباریہ و اصولیہ باہم ایک دوسرے کو لعنت کرتے ہیں
اور جس نے آل نبی پر ظلم کیا اور دائرۂ اسلام سے باہر گیا جیسے یزید و شمر وغیرہ اونپر بے شبہ نزدیک
اہلسنت کے لعنت ہی اور وجوب لعن کا اوسوقت ہوتا کہ قرآن شریف میں مثل اوامر کے اسکا حکم ہی
نازل ہوتا یعنی العنوا الظالمین والکاذبین حالانکہ یہ ترکیب سارے قرآن میں ایکجگہ بھی نہیں آئی بلکہ کلام
ہر جگہ اسطرح خبر ہی کہ اوس سے وظیفہ لعنت علی الدوام نہیں نکلتا یعنی لعنت اللہ علی الکاذبین سو جو کوئی انشاء
و خبر میں فرق نہیں کرتا وہ احمق ہی اور ترک لعن کو ترک واجب کہنا مثل قیاس مع الفارق ہی ہے
ولن یصلح العطار ما افسد الدہر **قولہ** خبر میں ہی کہ جب حضرت عباس نے ایک انصار کے آگے اور نہ
مونہہ بنایا حضرت نے خفا ہو کر فرمایا وہ مومن نہیں جو ہمارے چچا کو ایذا دے یہاں سے حال قرابت معہ کا

قولہ لعنت کا دین ظالمین پر [illegible]

[illegible]

اور اونکا جنہون نے ایذائے جناب سیدہ والدہ معصومین میں دریغ نہیں کیا قیاس کرنا چاہیے جواب
یہہ خبر بالفاظ کذائی جسکی کتاب اہلسنت میں ہو اوسکا نشان دو معہذا اسمیں بہی لعنت کرنا پیغمبر کا
یا حکم بلعنت نہیں آیا صرف ناخوشی نبوی ثابت ہوئی چنانچہ اسیقدر اخبار صحیحہ اہلسنت سے بہی ثابت ہی اور
اس حکم میں سب صحابہ داخل ہیں اگرچہ شان ورود فرد خاص میں ہو کیونکہ حدیث میں آیا ہی کہ مسلمانکی ہر چیز
مسلمان پر حرام ہی مال جان و آبرو نہایت یہہ کہ عباس میں عمومیت نبوی موجب مزید ولایت ہی پس یہہ
تقریب بہی ناتمام ہی اور جواب موذیان جناب سیدہ کا سابق گذر چکا علاوہ اوسکے یہہ ہی کہ مجلس
اول مجالس المومنین میں درمیان ولایت استرآباد لکہا ہی کہ لعن خلفاء ثلثہ واجب نہیں کیونکہ مفہوم تشیع کا
یہہ ہی کہ خلیفہ بلا فصل بعد آنحضرت کے مرتضی علی ہیں اور لعن و تبرا اوسمیں معتبر نہیں اور گنجایش ہی
کہ نام حضرات خلفاء ثلثہ کا بہی زبان شیعہ پر جاری ہو اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کرین تو یہہ
بات اونکی معتبر نہیں انتہی بنا برین علی ہذا جاہل ہونا امثال سامی کا بنا بر قول وجوب لعن بمقتضاء قاضی
محقق پایہ ثبوت کو پہنچا وللہ الحمد شعر عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ✽ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است

قولہ اسقدر میں شعار اثنا عشریہ دو طرح پر ہی جواب یہہ دونو طرح اسطرح پر ہین کہ ہر دو
گروہ [illegible] سبحان اللہ یک نشد دو شد ونعم ما قیل عیب کسے نمودن عیب خود نمودن است قولہ
اول گروہ قلیل کہ مستغرق یاد الٰہی و محبت رسالت پناہی ہین اسقدر تبرا مخالفین سے کہ کہیں
کہ نام اونکا زبان پر نہیں لاتے صرف اللہم العن الظالمین جمیعا کہکر ذکر و شغل میں مصروف رہتے ہین چنانچہ
قرآن شریف و حدیث میں بے تخصیص نام و نشان کے لعن جو مستحقین لعن میں آئی ہی اور کہتے ہین
کہ آنحضرت منافقین صحابہ کو خوب جانتے تہے باوجود علم کے کسی مصلحت سے اخفا کیا ہوگا نام کسی کا
نہیں لیا ہم بہی باوجود علم کے نام ہر منکر و خائن کا زبان پر باعلان نہیں لاتے اور حسب تعلیم الٰہی
عامۃ لعن ظالمین کرتے ہین اور شک نہیں کہ جب لعن ظالمین کی تو عقاب اوسکا مستحقین لعن کو
پہنچیگا پس ضرورت نام لینے کی نہی اور بہی مصلحت سے دور ہی کما قال تعالی ولا تسبوا الذین یدعون
من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم جواب اصل رسم تبرا ایجاد ابن سبا معلم الملکوت شیعہ ہی

[illegible]

کما سبق بیانہ مفصلاً من قبل اور شیعہ حال مقلد اوس مرتال کے ہین موجود لوگ مردون نام کے مبتلائے
وبال لعن ہین اونکے حق مین یہہ نمونہ قدرت الٰہی ہی کہ خدا نے اپنے نیک بندونکو اونکی زبان
لعنت ترجمان سے اسطرح بچایا کہ وہ لعنت ظالمین پر کرتے ہین اور جنکو ظالم سمجھتے ہین یعنی صحابہ
آنحضرت آپ وہ ظالم نہین بلکہ عادل ہین تو انکی لعنت اونپر نہین پڑتی جسطرح صحیح بخاری مین آیا ہی
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تعجب نہین کرتے کہ کیونکر پھیرتا ہی حق تعالیٰ مجھسے گالی دینے
قریش کو اور لعن کو کہ وہ گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین اوسکو اور مین محمد ہون
صلے اللہ علیہ وسلم تلک یہہ لعنت انہین پر پھیرتی ہی جسطرح باب ہم فصل ہشتم حلیۃ المتقین مین
امام باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو لعنت کسی شخص کے مونہہ سے نکلتی ہی اگر وہ لعنت اپنے
صاحبکو پاتی ہی تو اوسپر پڑتی ہی نہین تو لعنت کرنیوالے پر پھیرتی ہی وکذا فی بحار الانوار مجلسی
چنانچہ اسی جگہہ سے ملا دوپیازہ نے کہا ہی الرافضی نوار دلعنت اور جمع رقین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے باوجود علم منافقین کے نام اونکے نہ بتلائے اور اونپر لعنت نکی تو اب روافض کو نام
بے بتلائے آنحضرت کے کیونکر معلوم ہونگے اور خلاف فعل نبوی انکو اونپر لعنت کرنا کہان درست ہوا
اور عقاب ثواب قبضہ قدرت مالک یوم الدین مین ہی نہ روافض شیاطین مین لیکن یعنی العز کا منا
غیر مشخص نامعلوم الاسم پر ناممکن ہی اور استدلال کریمہ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ سے
بجہہ مصلحت پر بصورت لینے نام اہل نفاق کے مخالف مدعا ہی کیونکہ اسمین صریح نہی ہی لعن
بے نام مہر یا بانام اور یہہ منع اونکے لعن سے ہی جو بے شک کافر ہین جیسے جا بجا صحابہ کو دے دشنام مسلمان
ہین پس جس صورت مین کہ حق تعالی نے لعن کفار کو روا نرکھا اس مصلحت سے کہ وہ بمقابلہ اوسکے خدا کو
گالی دینگے تو لعن بالمومنین بالاولی ممنوع ہوئی کیونکہ یہان مسلمان بمقابلہ روافض بے ایمان سکوت کرتے
ہین اور خدا و رسول و ائمہ ہدی کو ہرگز برا نہین کہتے بلکہ امل ابن آیہ پر کرتے ہین کہ لئن بسطت الی
یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک انی اخاف اللہ رب العالمین انی ارید ان تبوء باثمی واثمک
فتکون من اصحاب النار وذلک جزاء الظالمین عرفہ یہی کہ مسلمان نے نہی الٰہی پر عمل کرکے روافض

کہ یہ شبہ واعی بغیر اللہ مین لعنت نکی اور شیعے بحکم فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم کوئی دقیقہ بدگوئی خدا
و عباد خدا مین فروگذاشت نکیا کیونکہ کتب امامیہ سے ثابت ہی کہ سب اصحاب ست نبی ہی اور ست نبی ست الٰہی
ہی چنانچہ اسی جہت سے صاحب جامع الاسرار نے کہ مشاہیر علمائے امامیہ سے ہی حق اصحاب میں ایسی احادیث ذکر
کی ہین جسکا خلاصہ مارنا پیٹنا ضرب شلاق کرنا ہی اوس شخص کو جو حق صحابہ مین زبان درازی کرے
اور پاسداری حقوق و رعایت صحبت نکرے از انجملہ یہہ حدیث ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سبنی
فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ اسیطرح صدوق نے کتاب عیون اخبار الرضا مین اور مجلسی نے کتاب
الفتن بحار الانوار مین حدیث مذکور کو ذکر کیا ہی اور مفتاح الشریعۃ و مصباح الحقیقۃ المنسوب الی مولانا
الصادق علیہ السلام مین ہی کہ سب و شتم حق احاد الناس مین بھی ستجاہے چہ جائیکہ صحابہ کرام کی نسبت بنابر علی ہذا
مجلہ اللہم العن الظالمین جمیعا قاتلین پر منقلب ہی کہ لا یحیق المکر السیئ الا باہلہ **قولہ** دعویٰ ہے جم غفیر اور
جنکا غاصب حق آل محمد و ناکث بیعت غدیر و ظالم و جابر و قاتل ائمہ برحق ہونا کتب عدیدہ سنی سے ثابت ہی
گو صحابی ہون یا اور کوئی سبکو مسلوب الایمان جانکر نام بنام لعن و تبرا کرتے ہین **جواب** یہان تک
کہ اپنی قوم مین بھی معروف بلعنتی ہین حالانکہ صدوق نے کتاب اعتقادات مین امام جعفر صادق سے حق مین
اوس شخص کے کہ آپکے دشمنون کو نام بنام برا کہتا تہا نقل کیا ہی کہ فرمایا لعنت کرے خدا اسپر کہ تعرض ہمارا
ہی سمجہا اور نہین جانتا کہ حق تعالیٰ نے نہی فرمائی ہی لعن اصنام سے کہ لا تسبوا الذین الآیۃ تاکفار حق تعالیٰ
مین زبان درازی نکرین انتہی اور فی الواقع یہہ استدلال حضرت امام کا تمام ہی اور حجت ہی لاعنین و ملعونین
پر کیونکہ اظہار لعن نام بنام ایک امر فضول و زائد ہی اعتقاد باطنی امامیہ پر مصباح الشریعۃ مین ہی
قال اللہم انی احب لمن احببتہ و احبہ رسولک و مبغض لمن ابغضتہ و ابغضہ رسولک فانک لم تکلف فوق ذلک
انتہی اس سے معلوم ہوا کہ لعن و تبرا کرنا مخالف طریقہ شیعہ ہی چنانچہ اسی جہت سے صاحب مجالس المومنین نے
لکہا ہی کہ نام خلفاء ثلثہ مطلقا زبان پر جاری نہو ولیکن اوباشون کم ظرفونکو وسیلہ خود نمائی و
حیلہ ہنگامہ آرائی ہی انتہی الحمد للہ کہ اوباشی کم ظرفی اس قسم ثانی اثنا عشریہ کی جسکے آپ قائل ہین بکلام
قاضی صاحب قضاء مجری ثابت ہوگئی اور صحابہ صاف اوس سے بچ گئے الآن حصحص الحق انا راود تعن نفسہ

وانہ لمن الصادقین ÷ نسخ گرشن آلودہ داشتم چہ عجب ÷ ہمہ عالم گواہ عصمت او ست ÷ رہے وہ لوگ
جو صحابہ نہیں جیسے ملوک بنی امیہ و عباسیہ سو عباسیہ تو باقرار قاضی مذکور شیعہ تھے گو ظاہر میں بنا بر اندیشہ
نزع ملک دشمنی کرتے ہون پس شیعہ پر لعنت کرنا گویا خود ملعون بننا ہی کیونکہ یہان واقعیت مطلوب ہی
ظاہر یہ آور بنی امیہ مین جو ظالم آل نبی تھے جیسے یزید بن معاویہ وغیرہ اونکو سنی بھی اچھا نہین کہتے اور
جو اچھے تھے جیسے معاویہ بن یزید و عمر بن عبد العزیز انکو شیعہ بھی بہتر جانتے ہین معہذا شیطان
باتفاق فریقین بلکہ فرق اسلام بالیقین منصوص اللعنت ہی لیکن کوئی نص بابت لعن کرنیکے اوسپر وارد
نہین اور نہ اوسکی لعن ورشرعین عبادت کہا ہی اور نہ انبیا و اوصیا و ائمہ ہدی سے قیام ساتھ اس عبادت کے بالیقین
کے بالاجماع یا بنام بنام ماثور ہی کہ امامیہ بقدر شیفتہ و فریفتہ لعنت ہین اگر کوئی نص اسبابت موجود ہو تو
عنایت کیجیے مگر یہ لعنت ترکہ ابلیس ملعون ہی کہ بحق و استحقاق امامیہ کو پشت در پشت پہنچی چنانچہ
کہا ہی شعر رافضی را مگر کہ انسان ست ÷ نطفہ احتلام شیطان ست ÷ قولہ کہتے ہین کہ لا یحب اللہ الجہر
بالسوء من القول الا من ظلم خدا فرماتا ہی کہ چہ کمنا ستم رسیدہ کا اوسکو جسنے ستم کیا ہو بالاعلان برائی
اس سے زیادہ اور کیا ستم ہم پر ہوگا کہ فلان و فلان نے ہمارے ائمہ کے ساتھ کیا کچھ بدی نکی اسلیے جب ہمکو
ظلم یاد آتا ہی بموجب حکم خدا کے لعن کرتے اونکی ارواح کو جزائے فعل پہنچاتے ہین انتہی کلامہ جواب یہہ
دلیل لعن نام بنام نہین ہو سکتی کیونکہ اسمین تصریح باظہار اسما و ملاعنت نہین پس اس سے حکایت نکالنا
معاذ اللہ خدائے پاک پر طوفان باندھنا ہی تکاد السموات یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ہدا اگر بعض
تو کار زمین را نکو ساختی ÷ کہ با آسمان نیز پرداختی ÷ تنزلا کہا جاتا ہی کہ اس آیت سے استبعاد ثابت
ہوتا ہی کہ مظلوم جلا دے نہ یہہ کہ اتباع مظلوم قرنا بعد قرن الی یوم القیام جلایا کرین کیونکہ ظلم اسپر ہوا
اور گذر گیا نہ اسکے توابع پر معہذا یہہ جلانا بدی کا اس حال مین بھی اسکو حب الجہر بالسوء فرمایا ہی
فرقتین ثابت ہی کہ ائمہ ہدی کبھی نہین جلائے اور نہ کسیکو حکم جلانیکا دیا بلکہ اظہار و گلہ اپنی مظلومیت کا بھی
عالم الغیب والشہادۃ کیجانب اور کسی سے نہین کیا دوسرے جلانا مظلوم کا اسلیے ہوتا ہی کہ حاکم وقت اوسکی فریاد
کو پہنچے اور ظالم سے اوسکا عوض لیوے اور یہ اوس وقت ہوتا ہی کہ جب مظلوم و ظالم و حاکم تینون موجود ہون

بیان لعن بر ظالمان

بخلاف اس جلاسہ کے کہ یہان کوئی موجود نہین سوا اسکے کہ شیعہ کا حلق بیٹھے اور کچھ حاصل نہین فریاد
شغال و بال شغال است ہے اگر چلاتے ہیسے غرض اعلام غافلین ہی تو اس طرح سے سب مسلمان واقف ہین کہ
لشکر یزید نے سب شیعہ بے ادبی کی اور رو سیاہ ہوا اگر استمداد مطلوب ہی تو اب وہ ممکن نہین ہے جیتے تھے اگر خبر کرنا
خدا کا ہی بنظر اسکے کہ بعض روات شیعہ قائل بجہل الہی تعالی ہین تو قرآن سے عالم الغیب والشہادہ ہونا خدا کا ثابت ہی کوئی حال
یا چھپا سب اوسکو ہر کسی کی ظلم و عدل کی برابر خبر رہتی ہی وہ اپنے دوستونکا ہر طرح انتقام لیگا اوسکو شیعہ سے
زیادہ اوسکا دھیان ہی انکی فریاد بیداد پر موقوف نہین یا بخوشی جزا فعل پہچانا اوسکا کام ہی جو مالک جزا ہو جیسے
حق تعالی ہے نہ شیعہ کا کہ یہہ خود مقہور مجبور ہین مالک یوم الدین نہین پس یہہ کہنا کہ ہم لعن سے جزاء فعل پہچاتے ہین معاذ اللہ
دعوی خدائی ہی یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ وہ لائق لعن ہین اور تم مامور بلعن ہوا اور وہ لعن تمہارا نتیجہ سے صحیح
جانتی ہی شاید ایسا ہو کہ بنا بر توہم لیاقت موضع تمہارا اوپر بھیرتی ہو جیسے طرح اس جلانے مین مسلمان بتقیہ [illegible]
حالانکہ بنص امام التقیۃ دینی و دین آبائی صریح ہی خلاف لعن مین اور سب شیعہ لاعنین مخالف نص ائمہ ہین الدر خلاف
نص بلا خلاف کفر ہی شاقوین آپنے صفحہ پنجاہ و ہشتم مین لکھا ہی کہ در کشف تراز روزیست کہ این ہمہ منافقین
الخ و شرب داشتند و صحبت و مخالطت و مناکحت با تمام صحابہ انصار داشتند و بسبب اظہار ایمان رسول اللہ [illegible]
ہیچ امر فرق نمی ساختند انتہی بلفظہم اس سے ثابت ہوا کہ اگر کسی کا نفاق بھی معلوم ہو تو بھی نظر بظاہر شرع اوس سے معاملہ
اسلام کا کرے نہ کفار کا سا اور ظاہر ہی کہ اس حجر الاسود مین برتا و کفار سا ہی نہ اسلام کا اسلئے کہ اسلام مین یہہ طریقہ
ہرگز مسلم کا نہین اور نہ آنحضرت صلعم با وجود علم منافقین کے ایسا کیا اور نہ اس آیۃ سے استدلال فرمایا اور کیونکر کرتے
کہ مسلم ظاہر مستحق لعنت کا نہین ہوتا یہہ شان کفار کی ہی بس بلکہ کافر غیر منصوص کو بھی لعنت ممنوع ہی بلکہ کافر منصوص کو
بھی لعنت کرنا حسنہ نہین محض اضاعت وقت و بربادی تقیہ ہی آٹھوین جنپر ظلم ہوا تھا مثل حضرت امام حسین و زید
شہید و شہدا کربلا و یحیی علیہم السلام وہ سب عین حالت ظلم مین محو تسلیم و رضا رہے اور زینہار اونکی زبان و دہان سے
کوئی حرف خلاف مرضی الہی نہ نکلا حالانکہ اگر وہ ایسے مخمصہ مین آیۃ کریمہ کچھ مونہہ سے نکالتے تو گنجایش تھی
کہ اضطرار و اختیار مین بڑا فرق ہی بہر حال اونکی زبان سے نکلا تو یہی نکلا کہ ہی کوئی جو بچاوے حرم رسول اللہ کو
واسطے اللہ کے جسپر حر بن یزید ریاحی شریک حال ہو گیا یہ نہین نکلا کہ لعنت خدا کی اس قوم ظالمین پر جنہونے

حرم رسول اللہ وآل نبی سے ایسا کیا لیکن جو شیعہ تابع یزید وشمر ہین اونکی اوس جلیتے ہین اور سنی تابع سید الشہدا ہین اور ننگ ظلم پر جلاہر مقروض الامرالی اللہ ہین شعر بقول دشمن پیان دوست بشکستی ✿ ببین کہ از کہ بریدی وباکہ پیوستی ✿ نوین مراد جہر بالسو سے آیہ شریفہ مین بیان کرنا واردات کا اور اظہار حقیقت مظلم کا سامنے حاکم کے ہی بغرض فریاد رسی حق رسانی نہ بجائی خود بیوت ومجالس مین بیٹھ کر لعن کرنا صد ہا دشنام دینا یہ نیا چلانا ہی نہ مظلوم نہ ظالم ورنہ ذکر ظلم لیکن ظلمہ منحرف الذہن پر ہزار ہا گالیان بکتی ہین اطرح بطرح بہتان تکین تمام مسکین بے تمکین تبرا ہوتا ہی یہ حرکت شنیعہ بجنون ومالیخولیا ہی دشمن یہ تو معلوم ہو کہ وہ کیا ایسا ظلم تہا کہ باوجودیکہ ہزار برس سے آج تک برابر چلاتے ہین اور انتقام نہین ہوچکتا اور نہ اوسکو خدا پر حوالہ کیا جاتا ہی ہین نیا مین سیاسی کسر نکالے لیتی ہین تاکہ عاقبت مین پاک مبعوث ہون اگر امر خلافت ہی تو خلفا تلاثہ بجز حسن سلوک مرتضوی کے اور کوئی امر موجب لعن صادر نہین ہوا اور اگر کچہہ اور ہی تو طالب ہان ہی بینوا تو جروا وقد مضی ہذا البحث فیما سبق مرارا اور باقی تفصیل بحث فرلا و تبرا کی تحفہ مین لکہی ہی جس سے سارے عقدے حل ہوجاتے ہین بالجملہ مناسبت اس دلیل کی ساتھ مدعا کے باوجود خلاف نصوص حل نمراد کر یہ سابقہ مفہوم نہوئی کس عالم سے ہی حالانکہ کلام الہی ناطق ہی صبر کرنے پر وقت مصیبت کے قال تعالی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون **قولہ** خیار صحابہ کو بجان دوست رکہتے ہین صرف اون گروہ کو از روی حدیث حوض وغیرہ جو رجوع اونکا اسلام ظاہر سے از روئے اونکے افعال کے ظاہر ہی تبرا کرتے ہین اور صفت صحابی کی من ادرک النبی مع الایمان ومات علیہ ہی پس جو کوئی پہر گیا اوس سے شرف صحابیت بہی زائل ہوگیا اور عمل اوسکا مثل ابلیس کے حبط اور بہت آیتون سے واضح ہی کہ جو کوئی صحابہ مین بیعت اولی پر ثابت رہا بیشک مستوجب اجر جزیل کا ہی اور جس نے نکث بیعت کی اوسکے لیے جزا آخرت مہیا ہی قال تعالی ان الذین یبایعونک الخ **جواب** پاسخ اکثر مقدمات اس باکا سابق گذر چکا ہی فلا فائدۃ فی الاعادۃ اور مراد ناکثین بیعت ومنقلبین علی الاعقاب سے کفار ہین جو سامنے آنحضرت کے تہے اور بعد اونکے منافقین کہ جنکے ایمانکی شہادت قرآن نے دی اونسے پہر گئے اور اہل تحریف غفران کو مستحق نیران ٹہرا لیا

انقلبتم علی اعقابکم

نعوذ باللہ من الحور بعد الکور اور اگر بطریق تنزل مراد انسے اونکو لین جو بعد وفات نبوی پہر گئے تو بہی
مفید مدعا سامی نہین اسلیے کہ یہہ لوگ مین جنسے ابوبکر صدیق لڑے مثل بنو حنیفہ وغیرہ کے اور یہہ بات کتب
شیعہ سے بہی ثابت ہی چنانچہ صاحب تفسیر منہج الصادقین نے شان نزول کریمہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ
عَنْ دِیْنِہٖ مین لکہا ہی کہ بعد وفات سید کائنات تمام عرب سا مرتد ہوگئے مگر مکہ و مدینہ و بنی عبد القیس بحرین سے بعضی
دینے زکوۃ سے باز رہے الی قولہ تواریخ مین مذکور ہی کہ تیرہ قبیلہ اسلام سے مرتد ہوگئے آخر عہد نبوی مین اور وہ بنو مدلج
تہے رئیس انکا ذو الخمار اسود عنسی ہی قبیلہ دوم بنو حنیفہ بیچ یمامہ تہے اصحاب مسیلمہ کذاب جب ابوبکر خلافت پر بیٹھے
خالد ولید کو مع جماعت جنگ خیبر کے بہیجا کہ اوسکو مقہور کیا بعد اسکے لکہا ہی کہ عہد ابوبکر مین سات قبیلہ مرتد ہوگئے
حق تعالی نے انکے شر کو کفایت کیا اور مسلمانون کے ہاتہہ سے قتل ہوے انتہی مختصرا پس اگر عموم اصحاب اس بلا مین مبتلا
تو قرآن اونکی مدح مین اور ترتب علی الخصوص خلفاء ثلثہ کا ایمان انکا بشہادت قرآن و رسول انس و جان آئمہ اطہار
اور اعتراف علماء کبار امامیہ بجا رکما حقہ ثابت ہی کما سنتی تو ولکم کا ایمان حق اور برگشتون پر قرآن مین صریح لعن
آئی ہی پس کیا جگہہ تامل کی ہی قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْہُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ
فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُہُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُہُمُ اللّٰعِنُوْنَ الی قولہ اسیطرح بہت کلام محکم ہین کہ کتب مبسوطہ اثنا عشریہ
مین لکہے ہی جواب شعر فان کنت لاتدری فتلک مصیبۃ ؛ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم ؛ امام
صادق بطریق تفسیر عیاشی فرماتے ہین کہ یہہ آیت شان حضرت امیر مین ہی اور حضرت ابو جعفر نے اور ائمہ
کو بہی اسمین داخل کر کے فرمایا ہی حیث قال علیہ السلام یعنی بذلک نحن اور اکابر علماء امامیہ کہ اعتقاد اس کتمان کا
نسبت جمیع ائمہ ہی کی رکہتے ہین اس سلسلہ کو جناب امیر سے لیکر تا مہدی مین عیاذا باللہ سچا پاتی اور اسقدر
بہی اکتفا نکر کے دوسری آیت کوتے ہین کہ حضرت امام صادق نے فرمایا کہ مراد اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُہُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُہُمُ اللّٰعِنُوْنَ
سے ہم ہین اور یہہ روایت بہی تفسیر عیاشی اور جلد اول بحار مجلسی مین موجود ہی اسیطرح بہت کلام
محکم ہین کہ کتب مبسوطہ اثنا عشریہ مین لکہے ہین اور اگر مراد اس سے اہل ردت و نفاق ہین جنہون نے آیات
نازلہ کو حق حضرات ائمہ مین چہپایا اور قرآن سے باہر نکالا چنانچہ مضمع تفسیر سامی اور روایات علی بن ابراہیم
قمی اور صافی کافی سے معلوم ہوتا ہی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ بفرض محال بہلا جنہون نے قرآن مجید کو کلیۃ مخفی

بلکہ اوسکی قرأت سے کہ کتاب اللہ علی حدہ تہی منع فرمایا کما فی الکلینی لائق تر ساتھ مصداق ہونے ان آیات
کے ہین یا خلفاء ثلثہ جنہون نے بعض قرآن مجید کو باعتقاد معاصرین اور ایک جماعت قدماء امامیہ کے اور تمام قرآن کو
بے کم و کاست مطابق مذہب سید مرتضی و صدوق و میرزا صادق و امثالہم کے چنانچہ تفسیر مجمع البیان و رسالہ
اعتقادیہ قمی سے نقل اوسکی اپنے محل پر گذری شائع کیا آتی رہی یہہ بات کہ جب خلفاء و اعوان خلفاء نے قرآن
مرتضوی کو بسبب اسکے کہ مشتمل فضائل مہاجرین و انصار پر تہا قبول نکیا تو جناب امیر نے بالضرورت اوسکو کتمان فرمایا
چنانچہ مجلسی نے بحار و حق الیقین مین ایراد اس قسم مہملات کا کیا ہی سوا ازالہ ان ہفوات کا قطع نظر لزوم کذب
صدوق و علم الہدی سے یہہ ہی کہ یہہ عذر بدتر از گناہ اور یہہ علت و معلول ابن سبا ہی ہر رسیدہ ہی اسلیے
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے منکرین قرآن کے ساتھ جہاد کیا ہی اور کبھی بسبب اونکے انکار کے ایک حرف
قرآن کا مخفی نہین فرمایا پس جناب امیر کا ترک کتاب مستلزم معاذ اللہ من ذلک اصول خمسہ پر لیاقت امامت
نرکہتے ہونگے اگر کہین کہ بنا بر اختیار تقیہ شائع نکر سکے تو قطع نظر اسکے کہ عدم تشہیر اور روایتہی اور کتمان
و منع اور روایات بحار و کلینی وغیرہما اثر ثانی مین لفظ واقع ہوئی ہین کہہ سکتے ہین کہ تقیہ کرنا مرتضی
علی کا اپنے شیعون سے کہ جناب امیر کو معصوم جانتے ہین مجتہد آمد مطیع و منقاد جناب امیر کے تھے مخالف
یعنی جیسے معہ ذلک خطبہ شقشقیہ و دعاء دو صنم قریش وغیرہ مین کیون تقیہ نکیا اور کوشش کتمان مضامین اونکے
مین فرمائی کہ افشاء اوسکا زعم روافض مین جناب امیر سے ہی معاذ اللہ یہان سے ظاہر ہوا کہ یہہ خطب
و ادعیہ موضوع علماے قوم ہین جیسا کہ اہل حق کہ اجماع رکہتے ہین اس بات پر کہ جناب امیر سے کوئی کلام فقط حق
خلفاء مین صادر نہین ہوئی اگر کہین کہ سب ائمہ مامور تہے بکتمان کتاب الی القیامہ تو بھی نہین بنتا کیونکہ
اس تقدیر پر تکذیب روایات کلینی وغیرہ ائمہ شیعہ کی ہوتی ہی کہ بدلالت مطابقی صحیفہ حسنیہ و باقریہ
و جعفریہ مین مندرج ہی کہ ہرگز سوا خدا کسی سے ڈرنا نچاہیے اور حق کو علی رؤس الاشہاد اظہار
کرنا چاہیے اور نشر علوم مین کوشش فرمانا چاہیے الی غیر ذلک اور اگر تکذیب کلینی منظور ہو تو تمامی مثبتات
سے ان بزرگون کی تا صادق مصدق رضی اللہ عنہ دست بردار ہونا ہوگا کہ باوجود ان تاکیدات کے
کتمان کتاب اللہ کیا کیے اور بہی نہی اوسکے پڑہنے سے فرمائی **قولہ** احادیث صحیحہ مین ہی ان مخالفین

پڑائی ہی حدیث جیش اُسامہ مشہور ہی جسکا عبد العزیز نے تحفہ مین انکار کیا ذیل مقدمہ رابع کتاب ملل نحل

شہرستانی مین مطالعہ کرو قولہ الخلاف الثانی فی مرضہ انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا فقال قوم یجب علینا امتثال امرہ واسامۃ قد برز من المدینۃ وقال قوم قد اشتد مرض النبی انتہی بلفظہ ما اردنا نقلہ جواب حدیث جیش اسامہ مین جملہ لعن اللہ ثابت نہین کہ اوس سے اثبات لعنت مخالفین ہو سکے معہذا مخالفت اور چیز ہی اور تخلف اور چیز آپنے کمال تبحر و لغت دانی سے دونو کے ایک ہی معنی سمجھے اور یا بن مبلغ علم صاحب تحفہ پر تہمت انکار کر دی حالانکہ اونہون نے اسکا انکار نہین کیا ہی کہ یہہ جملہ ملل نحل مین نہین ہی کہ تمنے بحوالہ مقدمہ رابع اوس سے اثبات کیا بلکہ انکار صحت اس جملہ کا کیا ہی اور یہہ کہا کہ یہہ جملہ نزدیک صاحب ملل نحل کے موضوع مفتری ہی آپنے غور سخن فہمی سے دونو انکار مین فرق نہ سمجھا اور اقرار بلفظہ گوئی صاف انکار کر دیا اس فہم پر صاحب تحفہ پر حرف گیری کیجاتی ہی بل بی تجا تیری مرچ چھوٹا سر نہ بڑی بات اسی کیلئے ہین حالانکہ اگر یہہ جملہ ملل نحل مین بدون صراحت وضع ہی موجود ہوتا تو کیا حرج تہا کہ ملل نحل کچہہ کتاب علم حدیث کی نہین کہ اس باب مین اوسکی نقل حجت ہو معہذا صاحب تحفہ نے جواب اس حدیث کا بالفرض لتسلیم بہی دیا ہی جسطرح اونکی عادت ہی چاہیئے تہا کہ اوسکو مدفوع کیا ہوتا یہہ لغایت بیحیائی ہی کہ ہر جگہہ مدلول الدلیل سے قطع کر کے درپئے ثبوت روایت بے اصل ہوتے ہین اگر روایت ثابت ہوئی اور اوسکو مطلوب پر دلالت نہوئی تو حاصل ثبوت روایت سے کیا ہوا کوہ کندن وکاہ برآوردن اسی لیئے صاحب تحفہ نے بعد انکار ثبوت جملہ لعن اللہ الخ کے لکہدیا ہی کہ قاعدہ اہلسنت کا یہہ ہی کہ اعتبار حدیث کا جب کرتے ہین کہ کتب معتبرہ حدیث مین مع الحکم بالصحۃ والا حدیث بے سند مانند شتر بے مہار ہی چنانچہ اسجگہہ ایسا ہی ہوا کہ جو عبارت ملل نحل کی نقل کی ہی اوسمین حال صحت عدم صحت حدیث کا مذکور نہین اور یہہ فی الواقع کرامت صاحب تحفہ کی ہی کہ جو پہلے اس نقل کے اسی بحث مین کہا تہا وہی قصہ بعینہ وہ پیش آیا بالجملہ اگر اس حدیث کو تسلیم بہی کر لین تو آخر وجہ طعن کی کیا ہی عدم تجہیز ہی یا تخلف اور بقول آپکے بجا تخلف خلاف کہ خلاف جمیع اہل وفاق وخلاف ہی اگر اول ہی تو کذب صریح ہی کیونکہ تجہیز اس جیش کی خاص حضرت ابو بکر نے کی ہی خلاف مرضی جمیع اصحاب بلا خلاف آور اگر تخلف ہی تو اوسمین علی مرتضی وعباس وغیرہ بنی ہاشم بہی شامل

داخل نہین اسلئے کہ حدیث مذکور مین بالخصوص نام ابوبکر یا عمر یا عثمان کا نہین بلکہ سارے لشکری و اصحاب بھونا
داخل اس خطاب کے ہین تو یہہ سب لعن مین خصوصیت سمجہا ہے ابوبکر کی کیا ہی خیر اگر اوس سے ایک بکر
متخلف ٹہیرینگے تو اولاد ہر سارے بنی ہاشم ہین شعر شادم کہ از رقیبان دامن فشان گذشتی گو مشت
خاک ما ہم بباد رفتہ باشد ٭ اب تم عدم تخلف مرتضوی ثابت کرو اور اگر خلاف ہی تو صریح دلیل اختلال
حواس قائل کلام اور احداث قول جدید غیر ثابت بالخلاف ہی اور قطع نظر اسکے امر ندبی نزدیک شیعوں کے
متعین واسطے وجوب کے نہین کما نص علیہ المرتضی فی الدرر والغرر اسصورت مین یہہ امر ندب کے لیئے ہوگا
اور ترک مندوب معصیت نہین اور اگر ہی تو جناب امیر وغیرہ جمیع بنی ہاشم عاصی عصاۃ ہین اور صاحب
تحفہ نے جواب اس طعن کا سات طرح دیا ہی اور یہہ مفت وجہ تحقیق لعن کو ثابت کیا ہی اور معاذ اللہ اگر لعن
موجب لعن ہو تو سارے امامیہ اولین و آخرین بلکہ ائمہ طاہرین تک اس شناعت سے نجات پا نہین سکتے
کہ خلاف اثنا عشریہ خصوصا اصولیہ واخباریہ مخفی نہین اسی جگہہ سے کہا ہی یبقل خیرا او لیصمت **قولہ**
تمام ہوئی فوائد عباسیہ اب چند فوائد حافظیہ پر رسالہ ختم ہوتا ہی **جواب** یہہ سور خاتمہ بہی اگیا ہی
نہ حافظ علی کا کما مضی فی اوائل الکتاب لیکن ڈر سے رنڈی کے پیر دید سے حال گیا اجڑ لگیا دلکا خیال
نہ گیا ہنوز وہی تقیہ توریہ تعمیہ تخرجہ چلا جاتا ہی آخر تا کجا کل اناء یترشح بما فیہ **قولہ** سفینہ کاملہ و ربیع الابرار
و تاریخ حافظ ابرو و کامل السفینہ و حبیب السیر و حدیقہ سنائی مین مذکور ہی کہ شہور سنہ میں معاویہ
مدینہ کو آیا اور جناب امام حسین و عبد الرحمن بن ابی بکر و ابن عمر و ابن زبیر سے گفتگو بطور حکومت و تندی
کے عائشہ صدیقہ نے اس باب مین معاویہ پر عتاب کیا معاویہ نے ایک کنوا کہدوایا اور اوسکا موںہہ چہپایا اور
اوسپر ایک کرسی رکہی اور عائشہ کو بٹہلایا وہ چاہ مذکور مین گر پڑین معاویہ نے مٹی شہر سے اوسکا موںہہ بند
کروایا اور زندہ درگور کیا اور روضۃ الصفا و جامع التواریخ و شواہد النبوۃ مین مرقوم ہی کہ معاویہ نے
تجویز زہر دینے امام حسن کی کی چنانچہ وہ مسموم ہوگئے اور روضۃ الاحباب مین ہی کہ مروان بن حکم بحکم معاویہ
مدینہ مین آیا اور جعدہ زوجہ امام کو بوعدہ نکاح یزید و پنجاہ ہزار درم زہر دینے پر راضی کیا اوسنے مروا دیا
اور روپیہ معاویہ نے دیئے یزید سے کہا نکاح کرا اوسنے کہا اسنے فرزند رسول کے ساتہہ کیا کیا کہ میرے ساتہہ

ساتھہ کر گئی حقتعالی نے فرمایا من یقتل مؤمنا متعمدا الخ وقال النبی سباب المسلم فسوق وقتاله کفر الی قولہ اجبا ریہ براتو اونکے گلے مین بت تہا اور قریب مرگ شراب کے شرابی اور کہتہ پیتا تہا شعر اگر بیرشن انجنین گمرہ بود کی مرید شن را بجنت رہ بود ٭ **جواب** یہہ تینون قصے بے اصل محض و افترائی صریح ہین نسبت اونکے جن کتب کی طرف کی ہی اونمین کوئی شیعی ہی جیسے صاحب روضۃ الصفا و حبیب السیر و سفینۃ کاملہ و کامل السفینہ کوئی معتزلی ہی جیسے ربیع الابرار کوئی نامعتبر ہی جیسے تاریخ حافظ ابرو و حدیقۂ سنائی کوئی مجہول الحال جیسے جامع التواریخ کسی مین خیانت کی ہی جیسے شواہد النبوۃ و روضۃ الاحباب کہ بجای لفظ یزید نام معاویہ لکھدیا اسلیے کہ زہر دلوانا یزید کا البتہ منقول ہی نہ معاویہ کا اور یزید بے شبہ مصداق آیت و حدیث مذکور کا ہی اگرچہ نزدیک اہلسنت کے محل آیۃ کا وہ ہی جو مستحل قتل مسلم ہو نہ وہ جس سے قتل واقع ہوا معہذا اگر حدیث سباب المؤمن فسوق آپکے نزدیک معتبر ہی تو بجای معاویہ پر کیا جائے تو ہیچ در جہ ہی آنحضرت ایمان معاویہ کا اور صحابی ہونا اونکا باتفاق اہل سیر ثابت ہی اور موتہ علی الایمان محقق اور قصۂ بت پرستی وشراب خواری موضوعات روافض ہی لا اصل له علی الخصوص نہج البلاغہ و نصوص تصوبی دال ہین ایمان مشار الیہ پر کما مر اور تفسیر صافی ملا محسن و منہاج شیخ ابو العباس شامی عدم اعتبار تواریخ پر چنانچہ اسی جہت سے سبحان علیخان نے انکار اکثر قصص و دیگر کتب امامیہ کا باوجود شہرت قصہ و روایت کتاب کے جابجا اپنے رسائل مین کیا ہی اور لکہا ہی کہ رب مشہور لا اصل له اور مومن جا کسی صواب جوئین نیز مجیب اپنے عقیدۂ سیزدہم تحفہ لکہا ہی بدانکہ کم مذہبی خواہد بود کہ بعضے از روایات بے اصل یا ماول بر ان بنا شدہ انتہی اور ایسی تحقیق بیہشا ہین و امثالہا کیطرف سے کہ قدح اونکی احادیث کثیرہ کافی کلینی مین زبان صدق ترجمان ائمہ ہدیٰ سے واقع ہی بنیاد جو اونکی کہی ہی آور یہہ تا دربارۂ عقائد لکہی ہی جیسے احبار طائرہ و قصص افواہیہ کی وا آل قصۂ امیر حمزہ و عمر عیار و داستان حاتم طائی وغیرہ کیا مخصوص کیا ہی تا کہ معتبر ہون انکو ہی آپ بسر و چشم قبول فرماکر مدار عقائد و مسائل دین کا اونپر رکہدے و عجوز بتنت ان العصیر تنبیہ

وقد سیس الجنبان واحد و وبا الظہر ٭ فجارت الی العطار یوما تریده ٭ ولن یصلح العطار ما افسد الدہر

قولہ جب معاویہ و امام حسن علیہ السلام سے صلح ہوئی صلح نامہ مین یہہ شرو ط تھے **جواب** معلوم نہین کہ آپنے

یہہ شرط کس کتاب اہل سنت سے نقل کئے ہین حالانکہ عبارت وثیقہ حسن مجتبی کی باتفاق اہل حق و
اعتراف ابن بابویہ قمی و شیخ مفید و قطب راوندی و ابن شہر آشوب مازندرانی یہہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہذا ما صالح علیہ حسن بن علی معاویۃ بن ابی سفیان صالحہ علی ان یسلم الیہ ولایۃ المسلمین علی ان یعمل
فیہم بکتاب اللہ و سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سیرۃ الخلفاء الراشدین المہدیین ولیس لمعاویۃ
بن ابی سفیان ان یعہد الی احد من بعدہ عہدا بل یکون الامر من بعدہ شوری بین المسلمین و علی
ان الناس آمنون حیث کانوا من ارض اللہ فی شامہم و عراقہم و حجازہم و یمنہم و علی ان اصحاب علی و شیعتہ
آمنون علی انفسہم و اموالہم و نسائہم و اولادہم حیث کانوا و علی معاویۃ بن ابی سفیان بذلک عہد اللہ و
میثاقہ ان لا یبتغی للحسن بن علی ولا لاخیہ الحسین ولا لاحد من اہل بیت رسول اللہ غائلۃ سرا ولا جہرا ولا یخیف
احدا منہم فی افق من الآفاق شہد علیہ فلان بن فلان وکفی باللہ شہیدا انتہی اور یہہ وثیقہ صلح عمرو
کتب مین بہی منقول ہی اور اس صلح سے بحکم انا حرب لمن حاربہم و سلم لمن سالمہم مسلمان ہونا معاویہ
اور مسلمان ہونا شیعہ مرتضوی کا کہ تہے مگر مہاجرین و انصار و تابعین اخیار ثابت ہی و ربہ الحمد بلکہ بائیں جہ
افساد سامی کے شرط صلحنامہ کو جو نہ یہہ لفظ زبان پر جاری ہی کہ سیوم اہل اسلام تمام از دست و زبان
ایمن باشند انتہی فاسلم تسلم **قولہ** دانا جانتے ہین کہ یہہ صلح محض بسبب مشاہدہ ضعف ہمراہیون اور دو
دل ہونے لشکر یون کے امام نے قبول فرمائی اور خلاف ظاہری ترک کی نہ باعث حدیث سنیون کے
کہ الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ منقول ہی کہ حجر بن عدی نے امام کو بسبب مصالحت کے ملامت کی امام نے
عذر مذکور بیان فرمایا پس ظاہر ہوا کہ اگر یہہ حدیث اصل مین ہوتی امام ضرور جواب مین فرماتے انتہی بلکہ جواب
صرف وجدان اہل دانش امامیہ کا دلیل اس قلت و ذلت صلح کی نہین ہو سکتا کیونکہ مخالفت عبارت وثیقہ مذکور
اگر یہہ صلح بوجہ دو دلی لشکر سے ہوتی تو اوسکا ذکر ضرور کرتے اور عدم ذکر امام سے حدیث مذکور کا بجواب
ملامت حجر بن عدی نفی اصل حدیث لازم نہین آتی کیونکہ جناب امیر نے بمنطوق نہج البلاغۃ بمقابلہ
معاویہ کبہی استدلال بنص صحابیت نبوی وغیرہ نہین کیا بلکہ اپنے حقیت پر شوری مہاجرین و انصار کو
کہ شیعہ اولی بر تفصیل تقیہ سند گزرانا اس سے معلوم ہوا کہ وہ نصوص جنکو شیعہ دلیل خلافت بلا فصل

دولایت جانتے ہیں اصل میں موجود تھی والا ضرور وقت ایسے مخمصۂ عظیم کے درپیش کرتے حالانکہ امامیہ
اون نصوص کو واقعی جانتے ہیں موضوع اگرچہ نفس الامر میں موضوع ہیں اور حکایت ابن عدی مخالف
تصریح مرتضی وصاحب فصول ہی کیونکہ انہوں نے لکھا ہی کہ حسن بن علیؑ وقت صلح کے خطبہ پڑھا اور اوس میں یہہ کہا
معاویہ نے مجھسے نزاع کی اوس امر میں جو میرا حق تھا نہ اوسکا لیکن دیکھا مینے صلاح امت کی اور قطع ہونا فتنہ کا
تمہارے صلح میں اور بیعت کی تھی تمنے مجھسے اس بات پر کہ صلح کرو جس سے میں صلح کروں اور لڑو جس سے میں لڑوں
اور بہتر جانا مینے بچانا مسلمانونکی خونریزی کا اور بچایا اس صلح سے مگر تمہاری صلاح کو انتہی اس سے
شمس نیمروز واضح ہی کہ یہہ صلح بنا بر قلت دولت تھی والا کہتے کہ تم دو دل ہو اور تمہارے رسل حرب
و ضرب کو نہیں چاہتے اور تم خود طالب مصالحہ ہو اگر ہم لڑیں تو کیونکر لڑیں جسطرح یہہ عذر بقول آپکے بجواب
ابن عدی فرمایا بلکہ معہذا اسی حکایت ابن عدی سے ظاہر ہی کہ یہہ صلح بنا بر مشاہدہ ضعف جنود تھی والا بعد
ظہور ضعف کہ امور حسنہ سے ہی نہ وجہ ایسے حاجت امامت کی بابت مصالحت کیا تھی
دلبر اخطا انیست بہرحال یہہ صلح دلیل اسلام معاویہ ہی والا اطاعت بادشاہ کافر کی جائز نہیں
علی الخصوص امام معصوم سے اگرچہ بمشاہدہ ضعف جنود ہو علاوہ اسکے استدلال سنیونکا تنہا حدیث
الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پر مقصور نہیں کہ اوسکے نفی سے نفی مدعا ہو جاوے بلکہ اور احادیث سے
بھی ہی کہ از انجملہ یہہ ہی ان ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین اور یہہ حدیث
صحیح متفق علیہ فریقین ہی چنانچہ بالبیت معتبری اردستانی بلکہ غزالی ابن جمہور شاہد صادق ہی
مذکور ہی اور عبارت کتاب حدائق موروثہ کہ ترجمہ مخالفین میں جواب اعتراضات اعتق تحریر کی ہی بعینہا یہہ ہی بعد ازانکہ
بتسوی مکر و فریب معاویہ و عمرو بن عاص نفاق درمیانہ لشکر آنحضرت بہم رسید و دانست کہ خون ریزش
و فساد بسیر حد افراط میکشد بموجب آن کہ رسول صلعم مکرر فرمودہ بود ان ابنی ہذا سید ولعل ان یصلح
بین الفئتین العظیمتین من المسلمین تا بندگان خدا درمیانہ کشتہ نشوند با معاویہ صلح نمود انتہی اب کہو کہ یہہ حدیث
بھی اصل میں ہی یا نہیں قولہ علی بن بشیر ہمدانی کہتا ہی کہ میں اور سفیان بن لیلی امام کے پاس گئے
اور کہا السلام علیک یا مذل المؤمنین فرمایا وعلیک السلام بیٹھو میں مذل المؤمنین نہیں ہوں بلکہ

معز المؤمنین ہوں غرض میری اس مصالحت سے صرف یہ تھی کہ خون تمہارا گرایا نجائے رجوع بجانب
مخالف جواب ابن صدی آیا کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ لشکری امام حسن کے آمادۂ حرب تھے اور صلح سے ناخوش
اور اگر ضعیف و بزدل ہوتے تو طعن نکرتے اور امام ہی اگر بنا بر شامت ضعیف فقط و متانت صلح
اور صلح کرتے تو ضرور انکے جواب میں کہتے کہ تم تو ضعیف و بزدل ہو ہم کیونکر لڑتے اور تم کو
طعن فوات مؤمنین سے بے صرفہ ہم پر کرتے ہو حالانکہ یہ کچھ نفرمایا بلکہ عذر معقول کیا کہ اگرچہ قلت تو
مانع حرب نہیں لیکن جنگ موجب خونریزی ہے اور فریقین مسلمان ہیں جسکا خون گرنا نقصان اہل اسلام
ہے اس سے بحکم الصلح خیر مصالحہ خوب ہے اور زمانہ خلافت منتہی ہو گیا اب تو زور و ملک عضوض سعی ہیچ
فائدہ نکریگی اور ہمیشہ میں مسلمان مارے جاوینگے بہتر تقاعد ہے چنانچہ یہی ہوا پس امام حسن علیہ السلام
بمقتضائے عادات السادات سادات العادات وہ کیا جو سعادتمند ازلی سیادت ممتلی کیا کرتے ہیں قبل تبع
قوله والظاهر عنوان الباطن **قوله** نزدیک سنیوں کے مسلم و مومن ایک معنی و مساوی کہتا ہے اور نزدیک
اثنا عشریہ کے دونوں کے معنی میں فرق ہے مسلم وہ ہے کہ ظاہر میں کلمہ پڑھے اور تابع حکم اسلام ہو اور
اندر اوسکے نور ایمان نہو اور مومن وہ ہے کہ اقرار بلسان و تصدیق بالقلب کرے اور ظاہر و باطن اسکا
یکسان ہو یہ بمطابق قرآن کے ہے قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان
فی قلوبکم وان تطیعوا الله ورسوله لا یلتکم من اعمالکم شیئا ان الله غفور رحیم **جواب** مقابل سے تقریر یہ
نکلتا ہے کہ سنی منافق ہیں اور رافضی موافق سو آیۂ مذکورہ کو اس مدعا پر ہرگز دلالت نہیں کیونکہ محصول
کریمہ کا یہ ہے کہ تم جو اپکو مومن کہتے ہو سو ایمان تمہارے دلوں میں نہیں گھسا لیکن یوں کہو کہ ہم مسلمان
ہیں جب تمہارا ایمان معتبر ہوا اس تقدیر پر یہ آیت دال ہے حسن اسلام پر تو یہ قضیہ معکوس تم اور جو فعل
اپنی تھی وہ مخالف ہو گئی اور یہی حق ہے کہ ادعائے ایمان بدون آثار اسلام معتبر نہیں اور جو مسلمان ہے
مومن بھی ہے اسلیے فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا آمنوا بالله ورسوله اور یہی فائدہ ہے تقیید جملہ یا ایہا الذین
آمنوا میں ہر جگہ ساتھ وعملوا الصالحات کے کیونکہ ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہے۔ باطن عنوان ظاہر کا
چنانچہ اسی جہت سے محمد بن بابویہ نے شرائع الاسلام میں لکھا ہے اذا اقر لله بالوحدانیة واقر للرسول بالرسالة

فقد اقر بجملة الایمان لان اصل الایمان انما ہو الاقرار باللہ و رسولہ انتہی بلفظہ اس سے ثابت ہوا کہ ایمان عین
اسلام ہی کیونکہ اس جگہ ذکر تصدیق بالقلب اور یکسان ہونے ظاہر و باطن کا نہین کیا و ہو المطلوب اور قرآن پاک
بھی اسکا شاہد ہی کہ ایمان و اسلام ایک چیز ہی کیونکہ کسی جگہ خطاب بمؤمنین کیا ہی اور کہین بمسلمین اور حقائق
ایمان و اسلام کو ذیل بالیدگر مین بلا تفاوت ذکر فرمایا ہی اور ماخوذ ہونا عدم نور ایمان کا حالت اسلام مین
مخالف نصوص جمیع قرآن ہی قال تعالی ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین معلوم ہوا کہ کفر و اسلام مین
تقابل ہی پس اگر اسلام نام نفاق کا ہو تو یہ مودت و تمنی کفار کی بیجا حاصل ہوا اور فرمایا افمن شرح اللہ
صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ معلوم ہوا کہ اسلام مین نور ہوتا ہی نہ یہ کہ مسلم وہ ہی جسکے اندر نور ایمان
نہو اور فرمایا قل آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون اور یہ صریح ہی اتحاد ایمان و اسلام مین اور زبان
انبیا سے وصیت ابنا مین نقل فرمایا فلا تموتن الا و انتم مسلمون معلوم ہوا کہ موت اسلام پر دلیل نجات
ہی نہ علامت نفاق اور فرمایا فان اسلموا فقد اہتدوا معلوم ہوا کہ اسلام ہدایت ہی نہ نفاق اور زبان
ابراہیم علیہ السلام سے نقل فرمایا ربنا واجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا امۃ مسلمۃ لک اور زبان یوسف صدیق
سے نکلوایا توفنی مسلما والحقنی بالصالحین معلوم ہوا کہ مسلمان ہونا اور مسلمان مرنا صالحین مین
ملنا ہی اگر اسلام نفاق کا نام ہوتا تو انبیا کیون دعا موت علی الاسلام کرتے اور فرمایا ہو سماکم المسلمین
من قبل معلوم ہوا کہ یہ لقب قدیم بخشیدہ حضرت ابراہیم ہی اور حادث مسلمین اور فرمایا افنجعل المسلمین
کالمجرمین ثابت ہوا کہ مسلمان و مجرم برابر نہین بلکہ فرمایا و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ و ہو
فی الآخرۃ من الخاسرین یہ صریح ہی انحصار دین مین درمیان اسلام کے اور عدم قبول غیر اسلام
مین اور خاسر ہونے غیر مسلمانکے اسیطرح آیات کثیرہ سے بے تاویل عدم تفرقہ ایمان و اسلام کا ثابت ہی
اور اوس سے متحقق کہ مسلمان متدین و باایمان ہین نہ منافق و بے ایمان جسطرح بعضے منافق بے ایمان
سمجھتے ہین کیونکہ جزا اسلام نجات و دخول جنان ہی اور انجام نفاق درک اسفل نیران اور تفصیل اسمقام
کی احیاء علوم الدین غزالی امام حجۃ الاسلام مین مرقوم ہی من شاء فلیرجع الیہ پس اگر یہ ادلہ قرآن
بنا بر وہم تحریف عثمان درخور اذعان نہین تو تصریح اکابر امامیہ بالضرور قابل قبول و اتفاق ہی کیونکہ

مسئلہ نمبر دہم رسالہ میں مرتضی علم الہدی سے نقل کیا ہی وعلما المسلمین قدیما بالغوا فی حفظ انتہی مراد نامبردہ
کی مسلمین سے اسجگہہ مومنین یعنی شیعہ ہیں نہ سنی کہ حسب فرمودہ شیعہ منافقین ہیں کیونکہ یہہ عبارت اوسجگہہ لکہی ہی جہان
عدم زیادت و نقصان و تحریف قرآن کو نزدیک شیعہ کے ثابت کیا ہی (اور اگر مراد سنی ہونگے تو استدلال
ساقط ہوجاویگا اسیطرح فہرست کتب مندرجہ رسالہ میں منجملہ کتب شیعہ کے نام جمال الاسلام و
عماد الاسلام و شرائع الاسلام کا لکہا ہی معلوم نہین کہ یہان بہی اسلام بمعنی نفاق ہی یا ایمان بلکہ اکثر
جابجا اطلاق لفظ اسلام و مسلمانکا تمنے اسی رسالہ میں بیجا مومنین کے کہ مراد اوس سے شیعہ تو ہین کیا ہی مثل
قصہ صلح امام حسن کہ سوم اہل اسلام از دست زبان او در امان باشند انتہی و قولکم ہرگاہ جنگ صفین شد
مسلمانان سہ فرقہ شدند انتہی و قولکم بالجملہ مسلمانان ایران الی آخرہ ولیکن عذر قوی اس اطلاق کا شاید
ہوگا کہ ان الکذوب لاحافظة له اور جبکہ شہود ہی مصدوق نہون تو احادیث ائمہ و اقوال قدما ملاحظہ
حضرت جعفر صادق فرماتے ہین لا صلوة لمن لا یصلی فی المسجد مع المسلمین الا من علة وفی الفقہ آخر من رغب
عن جماعة المسلمین وجب علی المسلمین غیبته اور من لا یحضرہ الفقیہ مین ہی جناب امیر سے من جدد قبرا
ومثل مثالا فقد خرج عن الاسلام اور تحریر الاحکام مین ہی المسلمون علی اختلاف مذاہبہم طاہر عدا
الخوارج والغلاة اور تذکرہ شیخ حلی مین ہی الجہاد فی ابتداء الاسلام لم یکن واجبا بل شرعہم اقتداء فی تعالی
وامر المسلمین بالصبر علی اذی الکفار اور نیز فقیہ مین ہی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا ینبغی للرجل
المسلم ان یتزوج الناصبیة ولا یتزوج ابنته ناصبیا ولا یطرحہما عندہ وقال النبی صلعم صنفان
من امتی لا نصیب لہم فی الاسلام الناصب لاہل بیتی حربا و غال فی الدین مارق منه ومن آتی الحق امیر
المومنین والخروج علی المسلمین الخ اور امیر علیہ السلام فرماتے ہین شعر سبقتکم الی الاسلام طرا
صبیا ما بلغت اوان حلم ؛ اب کہو کہ معنی اسلام کے ان تمام مین یہی ہین کہ جسکے اندر نور ایمان نہو اور
مثل نفاق و کفر کے اور یہہ اطلاق بیجا مومنین کے ہی یا منافق کے حالانکہ دیلمی نے ارشاد القلوب مین بجہ
حسن بن مطہر حلی لفظ جمال الاسلام والمسلمین لکہا ہی اور طبرسی کلینی وغیرہ ہی مخاطب ثقة الاسلام سے ہو
ہین اب چاہیے کہ یہہ سب منافق ہی بے ایمان ہون طرفہ یہہ ہی کہ قرآن بلکہ جہان کہین کہ اسلام آیا ہی بطریق حلت

ومسح آیا ہی اور جہان کہین لفظ آئی ہی وہان لفظ مومنین وارد ہی اور یہ دلیل ہی اسبات کی کہ مستفیدانِ اسلام مدعیانِ ایمان نے نصیب اسلام ومنافق بے ایمان ہین قال تعالی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَقُولُ آمَنَّا بِاللهِ وَبِالْیَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِینَ سو مومن کہنا شیعہ کا آپکو اسی جگہسے ہی اور مسلمان کہنا سنی کو اسی جگہ سے کہ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا یہ شان رحمان ہی کہ مومنین غیر مومنین یعنی شیعہ اپنی زبان سے آپ ملزم ہوگئے ہین اور اہل اسلام باقرار الخصام حسنا ایمان با اسلام ٹہیرے ہین الحمد للہ علی دین الاسلام آپ جناب میر وصاحب تنبیر روشن ہیانکو لائق ہی کہ مسلمان ہوکر مومن و مسلم کو ایک جانین یا مومنین شیعہ کو شامل کرین دائرہ ایمان سراپا اسلام سے باہر نکالین اور وجوہ سہم وتعرض کہ دربیان تسمیہ رسالہ اور وجہ تسمیہ رسالہ اور استدلال ومستدل علیہ کے اس باب واقع ہی اوسکو تدبر سے ملاحظہ فرماوین اور تسمیۃ الشئی باسم نقیضہ سے احتراز لازم جانین صد حیف کہ جس غرض فاسد کے لئے آپنے اتنا خون جگر کہایا اور مومن کو منافق ٹہیرایا اور مسلم کو مخلص بنایا اور اوسپر نام کتاب جمایا وہ مدعا ہاتھ نآیا شعر تحسین ہی تکی شیرین نے اس تیشہ زنی پر ٭ بہتر ہین فرہاد تری کوہکنی پر ٭ قولہ منجملہ منازعات فریقین کے نزاع مسح پا در وضو بہت مشہور ہی اور علماے اثناعشریہ نے بکمال تفصیل سے از رو تفسیر حدیث وقواعد نحویہ ایسے جواب شافی لکھے ہین کہ زیادہ اوس سے متصور نہین چنانچہ رسالہ مفید العوام سید برکت علی اسی باب مین نہایت سہل وصاف عام فہم خاص پسند مشہور ہی جواب بگلنا تہوڑا اور بیٹہ بہت ہر جگہہ اسیطرح عوام کو دہمکانا اور نقل کلام الزام نکرنا دلیل افحام ہی کما لایخفی علی النحو احوذ العوام جسطرح آپنے بعض مخلصین مریدا ور احباب کمینہ سے بعض تفاسیر سے اس مسئلہ کو صرف النحو والغیر تحقیق بلکہ ترجمہ فرماکر ابنان کہنہ تالیف مین درج کیا اسیطرح برکت علی بے برکت نافرجام نے ایک کلام مہمل مناظرہ فریقین سے سرقہ کرکے سرانجام کیا معہذا علماے امامیہ علی الاطلاق مسح قدمین سے انکار نہین کرتے میر اتنی بہوم دہامہ در کار ہو استبصار مین کہ اصول اربعہ امامیہ سے ہی باب وجوب المسح علی الرجلین مین لکہا ہی الوضوء بالمسح ولایجب فیہ الاذاک ومن غسل فلا باس اور بقیہ روایات اسکے لئے ہین اور جسطرح اثناعشریہ نے اس باب مین تفصیل کی ہی اوسیطرح علماء اہلسنت نے کوئی دقیقہ

کسی پہلو سے فروگذاشت نہیں کیا تحفہ و اخوان تحفہ کو دیکھو اور سوچیں سمجھو **قولہ** اکثر علماء اہل سنت و جماعت نے بھی آخر قائل ہو کر تصدیق مسح کی کی ہی منہم قال الشیخ الحافظ ابن حزم الاندلسی فی المحلی واما قولنا فی الرجلین فان القرآن نزل بالمسح الی قولہ حیث ستی اسطرح پر قائل ہیں تو طعن شیعہ کو ناحق ہی وتابی **جواب** دعوی یہہ تہا کہ اکثر علماء اہلسنت مصدق مسح ہیں اور دلیل میں جو شخص ایک صاحب محلی کا نام لیا ہی وہ بھی نے سمجھے ہو کیونکہ محصل اوسکا یہہ ہی کہ قرآن نازل بمسح ہی کما قال فلان وفلان سعید اہم جو غسل کہتے ہیں تو کیوں کہتے ہیں سو اسلیئے کہ رسول خدا کو اونسے زیادہ کوئی قرآن کو نہیں بوجہتا ویل للاعقاب من النار فرماتے ہیں چنانچہ یہہ عبارت شاہد اس دعوی کی ہی وانما قلنا بالغسل لما حدثنا فلان عن فلان الی قولہ عن عمرو بن العاص قال تخلف النبی فی سفرۃ فادرکنا وقد ارہقنا العصر فجعلنا نتوضوء ونمسح علی ارجلنا فنادی باعلی صوتہ ویل للاعقاب من النار مرتین او ثلثا انتہی اب ہللہ وللرسول ذرا حرف انصاف سو یہہ نکالنا چاہیئے کہ اس عبارت سے رد قول مسح بنا بر علی نزول النص نکلتا ہی یا تصدیق تو اکا المسح نہ بالغسل کی استماع آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت کلام سند کا نص قرآنی میں قرارت جر بطریق تنزل ہی اور حدیث میں بطور تحقیق کیونکہ جار ذاب مانع من جاز نا بالقرآن آور دہ جو کہا ہی کہ قال بالمسح جماعۃ من السلف الخ مراد اوس سے یہی ہی کہ نظر بظاہر قرآن اس جماعت نے مسح سمجہا لیکن احادیث غسل میں اس مفہوم کی ہیں یا اوائل اسلام میں مطابق نزول قرآن مثلاً مسح تہا پہر احادیث پیغمبر اوسکی ناسخ ہوئیں یہہ مراد نہیں کہ مسح معمول جماعت سلف تہا اسیلئے کہا ہی الدرایۃ خیر من الروایۃ نادان را بہ از خموشی مصلحتے نیست و اگر این مصلحت دانستے نادان نبودے مرزا مظہر جانجاناں قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ علقت رخل عیسی ابن مثل خلقت اثل یعنی شتر نہایت کج بکج واقع ہی جبتک اسکو کما حقہ بمبالغہ تمام شست و شو نکیجیے اطمینان کلی نہیں ہوتا ایسا نہوئے کہ کوئی پست بلند اوسکا باقی رہ جاوے لوگ اسمیں سستی کرتے ہیں اسی جہت آنحضرت نے فرمایا ویل للاعقاب من النار **قولہ** اہلبیت معصومین نے کہ پیشوا ہمارے ہیں حکم مسح کا دیا ہی اور اونکا حکم بجالانے میں **جواب** صاحب استبصار نے علی بن حمزہ سے روایت کیا ہی کہ میں نے ابا ابراہیم سے مسئلہ قدم پوچہا فرمایا

خوب دہونا چاہیے اور محمد بن نعمان نے ابی النصیر سے اونسی ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہی کہ فرمایا
جب بہول جاوے مسح اپنے سر کا یہانتک کہ دہووے تو دہو نو پاؤن اپنے تو مسح کر سر کو پہر دہو تو قدم اور
اس حدیث کو کلینی اعور اور ابو جعفر طوسی نے بہی استبصار مین باسنادِ صحیحہ روایت کیا ہی اسمین امکان ضعف کا
یا گمان تقیہ کا نہین اسلیئے کہ مخاطب شیعی مخلص تہا نہ لورانی آسلام توبلی اور محمد بن صفار نے زید بن
علی عن ابیہ عن جدہ عن امیر المومنین سے روایت کیا ہی کہ اونہونے فرمایا بیٹہا مین وضو کرنیکو پس آئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس جب دہویا مینے اپنے دو نو پاؤنکو فرمایا اے علی خلال کر انگلیونمین کذا فی
نہج البلاغہ آب فرماؤ کہ ابا ابراہیم یعنی امام کاظم اور ابا عبداللہ یعنی امام جعفر صادق اور امیر المومنین
یعنی علی بن ابیطالب جنسے یہ احادیث غسل کے باب مین منقول ہین تمہارے نزدیک اہلبیت معصومین سے ہین
یا خارج اہلبیت **قولہ** اگر کوئی معنی قرآنکے خلاف اہلبیت کے کہے تو ہم قبول نکرینگے **جواب** اسکی کیا
دلیل ہی کہ علم قرآن ائمہ اہلبیت پر ختم ہی حالانکہ نفع قرآنکا واسطے عامۂ خلائق کے ہی قال تعالے
ہل من مدکر و قال تعالے ہادی و رحمۃ لقوم یومنون وغیر ذلک تمہد اجو معنی قرآنکے طرف ائمہ کے منسوب
کیئے ہین وہ بعید از قیاس ہین مثلاً باب پنجم مقصد ہفتم حق الیقین مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کیا ہی کہ مراد فرعون و ہامان سے آیہ ونری فرعون و ہامان وجنودہما مین معاذ اللہ ابو بکر و عمر ہین
انتہی استغفر اللہ اس کہنے مین نسبت تقیہ کی طرف خدا کے کی ہی تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا
اسیطرح تفسیر رب کی اور رباب و بعوضہ و تین و زیتون و طور سینین وغیرہ الفاظ عالیہ و نازلہ کی کہ
جناب امیر و ائمہ طاہرین سے اس معنی و تفسیر پر انحصار فہم قرآنکا ائمہ مین کیا جاتا ہی **شعر** ترسم نرسی
بکعبہ ای اعرابی * این رہ کہ تو میروی بہ ترکستان ہست * **قولہ** فائدہ آخری **جواب** حاصل اس فائدہ کا
ثابت کرنا فضائل اہلبیت کا ہی اگرچہ بطریق ضعیف ہو مثل اسکے کہ یہہ امان خلق ہین اور لوگ انکے
سبب سے رزق پاتے ہین اور یہہ صدیق ہین اور انکے سبب سے بلیات رفع ہوتے ہین اور ایک
دوسرے کا خلیفہ ہوتا ہی وغیر ذلک ہمو یہہ کلام بطرز اہل سلوک ہی نہ بطریق بحث علماء اور عجب یہہ
ہی اسلیئے کہ احادیث اہلسنت مین آیا ہی کہ تم لیتے ضعفا کے سبب سے مرزوق ہوتے ہو اور جو کوئی

فائدہ ... (margin notes, partly illegible)

ہمین بن امرمعروف نہی منکر کرتا ہی وہ خلیفہ خدا ہی چنانچہ اسی جہت سے تعداد خلفاء اہل بیت فائدہ
ہذا مین متعین نہین کی تا وہم انحصار ائمہ اثنا عشر مین نہو **قولہ** حدیث مین آیا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلی لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک الخ **جواب** یہہ حدیث غریب ضعیف ہی
عند المحدثین چنانچہ ابن حجر مکی نے شرح منہاج مین لکھا ہی ومن خواصہ صلی اللہ علیہ وسلم المکث فی
المسجد جنبا ولیس علی مثلہ وخبرہ ضعیف وان حسنہ الترمذی اور لمعات ومفاتیح مین لکھا ہی کہ راہ
اور دروازہ آنحضرت وعلی رضی اللہ عنہ کا مسجد مین تہا سو جسکا دروازہ مسجد مین ہو اوسکو جنب گذرنا
مسجد سے جائز ہی اسلیئے قید ہذا المسجد کی لگائی ہی واسطے احتراز کے سائر مساجد سے اور ترمذی نے
کہا کہ قد سمع محمد بن اسمعیل منی ہذا الحدیث واستغربہ پس جب حدیث غریب ضعیف ہوئی اور معنی
اونکے یہہ ہوئے تو اسمین کچہ فضیلت مرتضوی ثابت نہوئی **قولہ** فائز بزرگ **جواب** یہہ بزرگی باعتبار
عظمت طوفان وبہتان کے ہی نہ باعتبار کرامت فائدہ کے کیونکہ مشتمل ہی روایات موضوعہ واہیہ بحر الالم
کامل ابن عدی ومعجم اوسط طبرانی وصفینہ حاکم معتزلی وغیرہ اور بعض روایات ضعیف مجروح منکر
کما ہو مصرح فی کتب ہذا الفن اور مخالف ہین عقائد اہل اسلام کے معہذا یہہ سب اونکو شامل ہی جنسے ظلم وستم
نسبت اہلبیت فضل وکرم کے واقع ہوا نہ عامہ اہل اسلام کو جیسے خوارج نواصب روافض **قولہ** فائدہ
اخری خصائص ائمہ علیہم السلام سے ہی کہ یاد کیئے جاتے ہین بصلوۃ وسلام بخلاف اوروں کے کہ مذکور ہوتے
ہین بمغفرت ورضوان **جواب** دلیل اس خصوصیت کی کیا ہی اوسکو بیان کرو حالانکہ قرآن شریف مین آیا ہی
وصل علیہم ان صلوتک سکن لہم اور یہہ اونکے حق مین ہی جو مرتکب معصیت کے ہوتے تہے اسیطرح فرمایا
فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ اور حدیث مین ہی اللہم صل علی آل ابی اوفی اس سے جواز صلوۃ وسلام کا غیر
اہلبیت پر مثل صحابہ وغیرہم کے ثابت ہی لیکن اصطلاح متاخرین یون ہی کہ بالاصالۃ آنحضرت پر اور بالتبع آل
واصحاب پر درود وسلام بہیجتے ہین صحیفہ کاملہ مین ہی کہ زبور وانجیل اہلبیت ہی صلوۃ وسلام آل واصحاب پر وارد
ہی اور عطف اصحاب کا آل پر بطریق تخصیص بعد تعمیم ہوا کرتا ہی بنا برمزید فضل کما فی قولہ تعالی وملائکتہ
وجبریل ومیکال **قولہ** مذہب شافعی یہی ہی کہ تصلیہ نماز مین فرض ہی اور صیغہ صلوۃ کا البتہ مشتمل ذکر آل پر

جواب آل اہل مین اہل ہی بدلیل اہیل یعنی اتباع اور ساری امت بمقدار تبعیت اوسمین داخل ہی ہمنا
قاموس نے شرح لفظ آل مین کہا ہی آل اللہ و آل رسولہ اولیاؤہ انتہی پس جو لوگ جامع نسبت دینی و طینی ہین
وہ بالاولی وسمین داخل ہین لیکن نہ بطریق اختصاص بلکہ بطور تضمن جیسے عام کے خاصکو کذا فی الشہاب
الثاقب قولہ بیہقی نے روایت کی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو مجھپر درود بھیجی اور میرے اہلبیت پر نہ بھیجے
اوسکی نماز قبول نہین جواب یہہ روایت بدون بیان سند ونقل رجال قبول نہین مذہب
حنفیہ مین درود نماز مین سنت ہی اور ترک سنت سے نماز نہین جاتی پس بتقدیر ثبوت روایت محمول
کمال نقصان پر ہوگی قولہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت ربی ان لا یدخل احد من اہل
بیتی النار فاعطانی رواہ المحب الطبری والدیلمی جواب یہہ حدیث باتفاق اہل حدیث باطل موضوع
ہی اور بتقدیر ثبوت مراد اہلبیت سے آل عبا ہین نہ سارے سادات تا قیام ساعت اور یہی مذہب امامیہ کا
بھی ہی کیونکہ انکے نزدیک آگ دوزخ سادات پر روا ہی اور جو اثنا عشریہ ہین وہ بقیہ سادات کی تکفیر و تحقیر
کرتے ہین منہج الصادقین مین تفسیر لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى
بْنِ مَرْيَمَ مین لکھا ہی کہ بہشت اوسکے لئے ہی جو اطاعت خدا کرے اگرچہ غلام حبشی ہو اور
دوزخ اوسکے لیئے جو نافرمانی خدا کرے اگرچہ سید قرشی ہو اور مصائب قاضی مین مجلد رابع مطلع
سابع عشر لکھا ہی کہ سید علوی اگر ناصبی ہو بدتر ہی کتے سے چنانچہ اسی بنیاد پر شیعہ اکثر بنی فاطمہ
صحیح النسب کو جیسے غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی و سید جلال الدین بخاری و سید اشرف
جہانگیر وغیرہم قدس سرہم کو کہ مقتدائے اہلسنت ہین برا کہتے ہین اور اوسکو عین ایمان جانتے ہین اور
سادات سنیہ کو خمس و نذور وغیرہ حقوق سے محروم رکھتے ہین حالانکہ باب دوم فصل ششم جامع الاخبار
مین لکھا ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی یہان سے
ثابت ہی کہ خدا نے محبت اہلبیت کی خاص اہلسنت کو بخشی ہی کہ جبتک خاتمہ کسیکا انمین سے کفر پر نہ
ہو قابل خلود نار نہین جانتے قولہ فانہا موصولۃ فی الدنیا والآخرۃ یعنی رحم نبوی موصول
الدارین ہی جواب قطع نظر سوال سے تو اس حدیث کے نفع قرابت نبوی بشرط ایمان بے شبہ

تا مع ہی اور اسمین قرابت دینی و طینی دونو برابر ہین نسبت آنحضرت سے چاہیے دینی نسبت ہر چند کہ مرتبہ
رسد کمال است و الا شعر حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بوالعجبیست
اسلیئے فرمایا ہی ان اولیائی الا المتقون اور اطلاق آل کا متابعین پر کلام الٰہی مین آیا ہی
اغرقوا آل فرعون اگر اور حدیث مین ہی سمع النبی قراءۃ ابی موسی فقال لقد اوتی مزمارا من مزامیر
آل داود مگر رحم موصول اوسکے لیئے ہی کہ مقتدی پیغمبر ہی ع بنگی با پیمبر لنگی منظور نیست
قولہ سادات مستحق خمس ہین اور زکوۃ انپر حرام ہی اور بعضے سنی کہ قائل اباحت ہین سوائے شامت
اعمال کے اور کیا کہا جاوے انتہی محصلہ **جواب** معلوم نہین کہ باوجود اعتراف استحقاق سادات
واسطے خمس کے شیعہ انکو خمس کیون نہین دیتے حالانکہ حرمت زکوۃ کی انپر جانتے ہین گر اس حرمت مین
سارے اہلسنت شریک ہین کوئی مجوز نہین الا ماشاء اللہ سواد نصوص نظر با حتیاج شدید و حالت مخمصہ
اوس وقت حرام بھی حلال ہو جاتا ہی جائز رکھا ہی نہ بنا بر مساوات رتبہ سادات و غیر سادات کہ گنجایش
تشنیع ہو اور اکثر یہ فوائد بجنابت نقل و تحریف تعبیر مسروق ہین رسالہ احیاء المیت سے فلیعلم **قولہ** پہلا
اختلاف کہ اسلام مین حادث ہوا قضیہ خلافت ہی جمہور اہلسنت کہتے ہین کہ آنحضرت نے کسی کو واسطے
خلافت کے مقرر نہین فرمایا اول اجماع سے دوم وصیت سے سوم مشورہ سے جو شخص کہ خلیفہ ہوئے
جواب تاریخ اس بابکا ابتدائے کتاب مین مفصل گذر چکا ہی حاجت اعادہ نہین **شعر** مکرر گرچہ لطف آمیز
باشد بطبیعت ملال انگیز باشد **قولہ** بعض نے کہ احادیث و آیات و قرائن عقلی سے استنباط
خلافت شیخین کا کیا ہی قول انکا نزدیک سنیون کے ضعیف ہی اور شیعہ قائل ہین کہ جناب امیر خلیفہ
بلا فصل ہین بقول خدا و رسول **جواب** اسکا جواب بھی گذر چکا اور دعوی شیعہ باطل ٹھہرا اور خلافت
خلفاء اربعہ کی ثابت ہو چکی نصا و اجماعا بلا خلاف اور خلیفہ بلا فصل کہنا شیعہ کا جناب امیر کو تحکم
ہی اور جو دلائل اثبات مین پیش کرتے ہین سب ضعیف ہین ضعف الطالب و المطلوب امر اگر ادلہ
حقیت خلافت ٹھہرائین تو ادلہ خلافت خلفاء ثلثہ اضعاف مضاعف اوسکے کثرتا و قوت سند و کمیتا
موجود پاتے ہین فالاشکل ثم الاشکل جس سنی نے قول مذکور کو اضعف بلکہ ضعیف کہا ہو اوسکو سنیون کی

صرف گپ باشپ ہے الزام اہلسنت غیر ممکن ہی شعر بان تا سپر شگفتگی از جملہ فصیح بکورا جزین مبالغہ مستعار نیست **قولہ** صورت اول مین ہرگز عقل باور نہین کرتی کہ آنحضرت بدون مقرر کرنے جانشین کے عالم قدس کو گئے ہون اسلئے کہ جب آپ مدینہ سے کسی جگہہ جاتے اپنی طرف سے حاکم مقرر فرماتے پس کیونکر کہا جاوے کہ سفر آخرت مین استکو بے حاکم و بے مہر چھوڑ جاتے **جواب** آپکی عقل کو کوئی نگاہ باور کرنیکی ہرگز نہین دیتا بلکہ سنی بہی یہی کہتے ہین کہ آنحضرت ابوبکر کو مقرر فرما گئے چنانچہ نصوص صحیحہ دال ہین اس مدعا پر کما مر فی موضعہ اور یہہ سمجہنا کہ علی مرتضی کو خلیفہ کر گئے اور تقرر حاکم مدینہ کو وقت سفر کے اوسکی دلیل کہنا خلاف بداہت عقل و نقل ہی کیونکہ وہ تقرر بحجت انجلا کبہی نہین ہو سکتا معہذا اگر حجت ہوتا تو جناب امیر سیاہ بہذا اوسکے احتجاج کرتے حالانکہ اس احتجاج کو شیعہ نے بہی کو نہین کیا ع خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرائی نیست **قولہ** صورت ثانی مین جو دلائل خلافت ثلثہ وحی و خبر سے تاویل کیے ہین عقلاً و نقلاً اوس سے رجحان عوی سنیون کا نہین ہوتا اس سبب سے انکے محققین نے اوس سے ہاتہہ کہینچا ہی **جواب** جس سنی نے ہاتہ کہینچا ہو اوسکا نام بتاؤ ورنہ خدا اور رسول سے شرماؤ وحی و خبر کو بلا تاویل دلالت ہی خلافت خلفاء ثلثہ پر اور عقل و نقل دونو سے دعوی اپنا راجح ہی کیونکہ اگر نص جلی متواتر امامت حضرت امیر پر واقع ہوئی ہی ساتہہ اس ایک جماعت کے کہ ستر ہزار آدمی یا زیادہ تہے تو ثبوت نبوت کا بعد آنحضرت کے کسیطرح ممکن نہین اور جب تالی یعنی عدم ثبوت نبوت باتفاق فریقین باطل ہی تو مقدم یعنی وقوع نص جلی دربارہ خلافت مرتضوی بہی مثل تالی باطل ہی بیان ملازمت کا یہہ ہی کہ اس تقدیر پر ہو سکتا ہی کہ اہل حد تواتر اعجاز جس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہی ایسی جماعت ہو کہ جنہون نے اخفاء نص مذکور کا باوجود کثرت دواعی اظہار کے کیا اور صدیق سے بیعت کر لی اور ممکن ہی کہ حضرت علی مرتضی بہی منجملہ اس جماعت کے ہون جنہے اخفاء نص غدیر کر کے صدیق سے بیعت کی اور یہہ منع قوی جب ثابت ہو کہ تقدیہ مرتضوی اخلافت صدیقی مین باجماع مرکب ثابت ہو و دونہ خرط القتاد اور جس جماعت کہ اتفاق اخفاء حق محسوس پر مثلاً واقع ہوا جب شیعہ کہتے ہین تو تواتر اس جماعت کا اظہار

غیر محسوس ہو کہ باعتبار معجزات نبوی سے ہی کیونکہ ممتنع ہی کیونکہ خبر متواتر سے یقین میسر ہو جبکہ معلوم
ہوتا ہی کہ اتفاق جم غفیر و جمع کثیر علی الکذب غیر ممکن ہی والا خبر من حیث الحقیقۃ محتمل صدق و
کذب ہی پس شیعہ کے طور پر جب اتفاق محتمل ہوا تو تواتر اعجاز بالاولی خلل پذیر ٹھیرا اسلئے کہ اوسکا
تشیع خبر ہی اگرچہ اخفا نہی خبر نہو دوسرے انتقار و ثوق ایک قسم متواتر سے موجب نفع اعتماد
سائر اقسام متواترات کی ہی پس اثبات نبوت اگر بتواتر آخر کرینگے تو وہ بھی درخور اعتقاد نہین ہوگا
کیونکہ سارے افراد تواتر بنا بر حیثیت افادہ یقین کے سبب اوسکا عدم امکان اتفاق علی الکذب ہی تو
واحد مین واقع ہین یہہ بات بہ بداہت عقل نمایان و آشکارا ہی پس تواتر کتب سماویہ و جمیع متواترات
امامیہ کا بلکہ جمیع اصناف تواتر کا لائق اعتماد نہین اور جب عصمت امام کہ موقوف ہی قول پیغمبر پر موقوف
ہوئی نبوت و تواتر پر تو عصمت امام کی تو اثر اعجاز نہ ہوئین بوجہ توقف کیونکر درخور اعتماد ہو سکتی ہی
اسلئے کہ دور لازم آتا ہی اور ممکن ہی کہ خبر دینا تین یا چار یا بارہ آدمی کا حسب اختلاف روایات ہو
افادہ جزم ثبوت نبوت یا امامت بلکہ کسی چیز کا کسی شیعی کو نکرے تو اب عموم دعوت بھی متحقق نہوگا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تا قیام قیامت حجت الٰہی علی الخلق ہین چاہیے کہ غیر صحابہ پر
حجت نہون اور یہہ سب از منہ و قرون حکم ایام فترت و جاہلیت مین ہون اور امتثال
کسی حکم کا احکام شرعیہ سے کسی کافر مسلم پر اس عرض مدت مین لازم نہوا اور کلام الٰہی معجزہ قطعی
نہوا اور الزام حجت نبوت بعد آنحضرت بکرامات کہ خلاف مسلک امامیہ و سائر اہل قبلہ ہی جمیع امت
کا اجماع اونکا بلدہ واحد مین متصور نہین ہے اوسکے تواتر و وثوق کے خصوصا عہد امام غائب مین
بہ بداہت ہر واحد کے امت سے امام ہو یا غیر امام باطل ہو کیونکہ امام معصوم صاحب کرامات نزدیک
ہر شخص کے امت مین سے کہ منتشر ہین اقالیم سبعہ مین نہین پہنچ سکتے اور نہ ساری امت منتشر
تا بستان بوسی امام ہمام ہو سکتی ہی علی الخصوص بعہد امام غائب کہ اونکی خبر آج تک اہلسنت کو نہین
بلکہ بطور امامیہ بھی کیونکہ حسب اقرار شیعہ بسن چہار سالگی سے کسی نے اونکو نہین دیکھا تو اظہار
کرامات کا یہان کیا ذکر ہی پس بنا اس تحریر کے کہ مفضی بعدم وقوع نص متواتر ہی امامت مرتضوی

پر مسائل کثیرہ دامسیہ کے مثل وجوب نصب امام بر خالق انام اور وجوب لطف مطلق بر بارئتعالی وغیرہ
ذلک فاسد ہو جاوینگے اسلیئے کہ اگر لطف خدای تعالی پر واجب ہوتا تو نصب امام و تصرف امام کہ منجملہ
الطاف ہی کیوں فوت ہوتا پس عدم تنصیص امامت مرتضوی باوجود احتیاج انام منصب امام حجت تفویض
امامت بشوریٰ خلایق ہی چنانچہ کلام معجز نظام مرتضوی سے کہ بمقابلہ اہل شام فرمایا اور اوس سے
اپنی حقیقت خلافت پر استدلال بافحام کیا ظاہر ہی بایعنی الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی

ما بایعوهم علیه فلم یکن للشاهد ان یختار ولا للغائب ان یرد وانما الشوریٰ للمهاجرین والانصار

فان اجتمعوا علی رجل وسموه اماما کان ذلک لله رضیا فان خرج عن امرهم خارج بطعن او بدعة

ردوه الی ما خرج عنه وان ابی قاتلوه لاتباعه غیر سبیل المؤمنین ہکذا فی نہج البلاغة بنا ٴعلی ہذا
خلافت خلفاء راشدین کی کہ باتفاق صحابہ کہ ازانجملہ حضرت امیر بھی ہیں واقع ہوچکی بے شبہ
حق ہی اور جو صفات کہ امامیہ نے خلاف اہلسنت امام میں معتبر رکہے ہیں جیسے عصمت و افضلیت و
اعلمیت و عدم انقضا بکفر وہ شرط امامت نہیں اور جب خلافت ثابت ہوگئی تو وہ مطاعن
شیعہ نسبت خلفاء ثلثہ کے وارد کرتے ہیں اور اکثر اونمیں کذب و غلو در بعضے ماول و تاویلا
صحیح ہیں مانند اعتراضات خوارج کے کہ حضرت مرتضی پر بقصد سلب امامت اور مانند اعتراضات
یہود و نصاریٰ کے کہ آنحضرت پر بارادہ نفی نبوت باوجود حقیقت رسالت کے وارد کرتے ہیں مرفوع
و مدفوع ہوگئے باقی رہے نصوص خلافت خلفاء ثلثہ سو بیان اونکا بقدر ملائم مقام کتب یقین
سے اوپر گذر چکا فانظر ثمه فان ہناک حقائق جمة اب کہو کہ یہہ دعوی عقلا و نقلا مرجح ہی
یا مرجوح اور کون مکذوب ہی اور کون مصدوق **قوله** پس قول شیعہ آل محمد کا صادق آیا
کہ بموجب نص جلی وصیت روز غدیر خم و حدیث ثقلین و غیرہ کے متابعت کلام اللہ و اہل بیت
کرام کی کرتے ہیں **جواب** سچ ہی **شعر** گر از بسیط جہان عقل منعدم گردد ٭ بخود گمان
نبرد ہیچکس کہ نادانم ٭ سابق بکرات و مرات اثبات عدم دلالت قصۂ غدیر و حدیث ثقلین فرقہ خلافت
بلافصل مرتضوی پر گذر چکا ہنوز وہی فریاد ذاکذا زبان اہل جفا رہی حالانکہ نزدیک محدثین

اہل سنت کے سوا اس قصہ کی کا نسبتی ثابت نہیں فان الحجۃ ابو داود سجستانی صاحب صحیح و ابو حاتم رازی
وغیرہ اہل حدیث مطلقاً انکار کرتے ہیں اور بعض نے کہ روایت کیا ہی اوسکی شان ورود کو بیان
مدعا سے کچھ مس نہیں اور نہ اصل روایت میں کسی لفظ کو دلالت ہی استخلاف بلافصل پر تو کیا

ومن ادعی فعلیه البیان وعلینا رده بالبرہان اسیطرح حدیث ثقلین ہی کہ حاصل اوسکا اتباع
احکام قرآن اور مودت اہل بیت رضوان ہی نہ اور کچھ سو وہ محبت بھی ایسی تہی اب امامیہ
جنکے پیرو ہیں وہ سب دشمن اہل بیت تھے اور شیعہ شیطان و ابن سبا یہودی کے تھے سوا اس تبری کی
ثقلین کا حال کل قیامت کو معلوم ہوگا شعر لوقت صبح شود ہمچو روز معلومت * کہ با کہ باختہ عشق
در شب دیجور قولہ حدیث قرطاس صحیح بخاری وغیرہ بہت کتب حدیث و سیر میں بحد تواتر منقول
و مذکور ہی کہ غایت شہرت سے اعادہ اوسکا ضرورت نہیں رکھتا جواب اصل روایت بخاری کی یہ قدر
ہی عبداللہ بن عباس سے کہ پنجشنبہ کے دن حضرت کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا
تو حضرت نے فرمایا لاؤ میں تمکو کاغذ لکھدوں کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف حیران نہو تو اصحاب نے
کاغذ لانے میں گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو ہوگئی
ہی اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اسکی تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجکو جو چیز
جسمیں اب میں مشغول ہوں اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیز کی وصیت
کی ایک تو یہہ کہ مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسرے یہہ کہ ایلچیوں سے سلوک کرنا جیسے میں کرتا تھا
راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد نہیں رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہہ تہی کہ اسامہ کا لشکر
تیار کر کے شام میں بھیجو اور دوسری روایت ابن عباس کی بخاری میں یون ہی کہ جب حضرت نے
کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمہارے پاس قرآن موجود ہی تمکو
خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چندان ضرور نہیں اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ بالجملہ یہہ حدیث
اگرچہ بخاری میں موجود ہی لیکن متواتر و مشہور نہیں اور اسیلئے آپنے اوسکو غیر مفید مطلب سمجھکر نقل
نفرمایا کہ وجہ طعن کی اوسمین ظاہر نہیں صرف چرب زبانی سے حکم شہرت و تواتر کا حسب عادت مقرر

حدیث قرطاس

لگا دیا یقول شخصے ع کس نشنود یا نشنود من گفتگوے میکنم **قوله** ابن عباس سے منقول
ہی کہ سخت مصیبت ہی کہ چہوڑا پیغمبر کو کہ وصیت نامہ لکھیں سعید بن جبیر کہ راوی اس حدیث کے ہین
کہتے ہین کہ ابن عباس کہتے تھے کہ دن جمعرات کا اور کیسا دن جمعرات کا کہ منع کیا پیغمبر کو لکھنے وصیت نامہ
سے اور روتے تھے ابن عباس یہانتک کہ آنسو او نکے مانند موتیوں کے مونہہ پر گرتے تھے **جواب** اس
قصہ مین سوائے ابن عباس کے کہ اوسوقت صغیر السن تھے اور کسی سے تحسر و افسوس منقول نہین اگر اس
ماجرا مین کوئی امر مہم فوت ہوتا تو کبار اصحاب لا اقل حضرت امیر علیہ السلام اوسکا ذکر کرتے اور تحسر
و شکایت اس منع کی زبان پر لاتے معہذا اسمین کوئی وجہ طعن کی خاص نسبت عمر فاروق کے معلوم
نہین ہوتی کیونکہ اوسوقت حضرت کی کوٹہری مین اکثر اصحاب موجود تھے منجملہ او نکے علی و عباس ہین
اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تہا نہ تنہا عمر سے چنانچہ لفظ ایتونی بصیغہ جمع اس پر
دال ہی پس اگر عمر کاغذ نہ لائے تھے تو علی و عباس کا کسنے ہاتہہ پکڑا تہا کیونکہ اگر یہ شریک لعن تھے
تو عمر پر کچہ طعن نہین اور اگر مجوزین مین تھے تو نلانا کاغذ کا کسواسطے ہی اسلیئے کہ حضرت بعد اس
گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اس مدت دراز مین انکو لکھوا لینا تہا بلکہ خود حضرت نکو لکھوا دینا تہا معلوم ہوا
کہ کوئی امر واجب تہا غالبًا انہین تین چیزون کی وصیت کو لکھواتے جنکو رہو چکین اور حضرت کے بیان
سوائے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تہا اور قرآن سب پورا ہو چکا تہا اسواسطے اصحاب کو تامل
ہوا تہا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچہا تہا لیکن حضرت نے نفرمایا اسی سے ثابت ہوا کہ کوئی امر واجب
نہ تہا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نکرتے اسلیئے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تہی اور عمر فاروق
نے جو کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا مطلب یہہ نہین کہ سوائے قرآن کے حضرت کی حدیث کی بہی حاجت
نہین بلکہ مطلب یہہ ہی کہ سب کے بعد قرآن مین اکملت لکم دینکم کی آیت اوتری یعنی تمہارے دین کو پورا کر چکا
یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن و حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسلیئے عمر نے حضرت کو
عین شدت بیماری مین لکھنے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا نہ یہہ کہ حکم رسول خدا کو رد کیا ہو یا کہا ہو کہ مین قبول نہین
کرتا سو اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہہ عین محبت و خیرخواہی و کمال ادب ہی کہ واسطے تخفیف رنج کے

بجز شور دیا مانع ہوئے مگر اسحاضرین کہا کہ ہمکو کتاب اللہ بس ہی اور بالیقین ارادہ آنحضرت کا
مخالف کلام الٰہی نہوگا بلکہ اگر لکھتا ہوتا تو مخصوص حق جناب مرتضوی کہین لاتے کیونکہ یہ
کاتب وحی تھے اور تحریر مکاتبات انہین کو تفویض تہی چنانچہ اسی جہت سے خواجہ نصیر طوسی نے
اس الزام کو تجرید العقائد مین مطاعن عمر فاروق مین داخل نہین کیا فاسئل تسلیم **قولہ** شیخ عبدالحق
دہلوی نے مدارج النبوۃ مین بعد اس کلام کے غشاوۂ تقلیدی چشم انصاف پر ڈالکے لکہا ہی کہ
فہم ابن عباس مین یون تہا کہ آخر وقت حیات مین کوئی وصیت آنحضرت سے وجود مین آویگی
کہ موجب رفع جدال و نزاع کا ہوگا اور جو بیشتر فہم مین لوگونکے آتا ہی اور خیال مین گذرتا ہی
یہ ہی کہ مقصود آنحضرت کا تعین خلیفہ تہا کہ بعد آنحضرت کے ہوویگا اور لفظ حدیث و حال مین اوسپر
دلالت نہین خدا جانے کیا چاہتے تھے ظاہر یہ ہی کہ مجددا احکام و شرائع و فرائض و ضروریات
دین کو بیان فرماتے اور بعضے مواعظ و نصائح مناسب وقت دلاتے نقل اس فاضل کی تقریر
کو کہ سخن سازی اوسکی طشت از بام ہی دیکہو **جواب** بدون بیان وجوہ سخن سازی اور نقض
مقدمات مرام کی کلام آپکا اسقام مین علی طرف التمام ہی کیونکہ منصب آپکا منصب مستدل ہی
کہ روایات اہل سنت سے استدلال اونکے رد مذہب پر کرنا چاہیے اور منصب مجیب کا منصب
مانع ہی اسلئے کہ علم مناظرہ مین مقرر ہی کہ الموجہ مانع والمانع یکفیہ الاحتمال لیس توجیہ فاضل
مذکور کی سوجہ ہی اور تہمت سخن سازی آپ پر منقلب **شعر** واذا لم تر الہلال فسلم ۞ لاناس راوہ
بالابصار **قولہ** اور نیز کتاب مذکور مین اسی جگہہ لکہا ہی ہرگاہ حضرت دوات و قلم و کاغذ طلبید
عمر مانع آمد و بہ ہذیان منسوب کرد و بر بالین آنحضرت آوازہا بلند شد بعضے میگفتند کہ بجا آوردن
حکم ضرور است و عمر و ہمراہیان او برخلاف بودند آنحضرت از شور و شر ناخوش شد و ہمہ را
از حجرہ پاک خود بدر کرد **جواب** اس مخلص نیازمند نے اس عبارتکو مدارج مین بذیل وصل
قصۂ قرطاس تلاش کیا نہ پایا **شعر** سخن نا شنودہ میگوئی ۞ قصۂ نا نوشتہ میخوانی ۞ لیکن
کتاب سلیم اسپر دال ہی کہ مقبول بسائی امامیہ بہی اس واقعہ مین شریک تھے اور تصانیف مجلسی

وغیرہ محققین بتفصیل حق الیقین و بحار الانوار و حیات القلوب و بہجۃ اور امثال انکے دلالت
کرتے ہین اسبات پر کہ نسبت ہجر کی بجناب سید البشر دشنام غلیظ تھی پس گویا مقصود ذکر اس
واقعہ سے بدلالت التزام رسوا کرنے حضرت سلمان وغیرہ مقبولین مسائی شیعہ کی ہوگی کہ انھون نے
اس دشنام کو سنا اور سانس تک نہ لی اور انکار تک نہ کیا اور سب سے زیادہ اعتراض متوجہ بجناب [illegible]
ہی کہ اسد اللہ الغالب اس معرکہ مین قبل از خلافت خلفاء مانند جنین رحم کے پردہ نشین ہو گئے
اور مثل خاتون کے گھر مین چھپے اور مطلق انکار نسبت ہذیان کا عمر فاروق پر نہ کیا عیاذاً باللہ من ذلک
قولہ باواز بلند تکلم کرنا روبروی آنحضرت کے منع ہی اور موجب حبط عمل قولہ تعالی لا ترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون شیخ نے
مدارج مین کہا کہ یہہ آیت حق ابوبکر و عمر مین اوتری ہی انتہی حاصلہ جواب یہہ قول آپنے
حاشیہ کتاب پر بطور افادہ جدیدہ ثبت کیا ہی سو اوسمین سراسر غلط فہمی و چشم پوشی حق سے
ہی کیونکہ قطع نظر اسکے کہ معنی نزلت الآیۃ فی کذا سابق مذکور ہو چکے ہین حاصل آیہ کریمہ کا یہہ ہی
کہ رفع صوت آواز پیغمبر پر منع ہی نہ آپسمین اور آپسکی رفع صوت بتقریب مناظرہ و مشاجرہ
بحضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ جاری تھی اوسکو منع نہین فرمایا بلکہ اشارہ قرآن اسکو
تجویز کرتا ہی دو طرح پر ایک اس لفظ سے فوق صوت النبی کیونکہ یہہ نہین فرمایا بینکم عند النبی
دوسرے اس لفظ سے کجہر بعضکم بعضا معلوم ہوا کہ جہر بعض کا بعض پر جائز ہی چنانچہ قصہ
بنی تمیم مین جسکو تمنے مدارج سے نقل کیا اسیطرح پر واقع ہی معہذا دلیل اسکی کہ [illegible]
صوت عمر فاروق یا ابوبکر تھی کیا ہی کیونکہ حجرہ شریف مین جماعت کثیر تھی اور بنی ہاشم
وغیرہ جمع تھے جیسے جناب امیر و عباس اور جہان ایسا ہوتا ہی وہان بے شبہہ آوازین
بلند ہوتی ہین اور ارشاد نبوی کہ لائق نہین تنازع نزدیک میرے اسکی دلیل ہی ورنہ آنحضرت
اوسوقت اسی آیہ لا ترفعوا اصواتکم سے استدلال کرتے فقد بدا لک من الغافلین قولہ
قولہ بلفظہ باوجود اسکے تین وصیت کین ایک یہہ کہ مشرکون کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا دوسرے

جواب وصیت سوم

کہ جماعت وفود کہ تمہارے پاس آوین اونکو جائزہ وصلات دینا جسطرح مین دیتا تہا اور وصیت
تیسری کو راوی بہول گیا یا اوسکے اظہار مین مصلحت نہین دیکہی کذا قال العلماء تم کلامہ قولہ
وصیت تیسری وہی ہی کہ روز غدیر بسبیل اعلان فرمائی تہی سنیون نے عمداً بہلادی اور
شیعہ آل محمد کو یاد اور دل پر نقش ہی اور سب عامل ہین جواب یہہ یادداری شیعہ آل محمد
کی بیجا ہی اسلیے کہ قبل آپکے علامہ حلی نے کشف الحق مین بمطاعن عمر بابت منع قرطاس
لکہا تہا ارادان ینص حال مرضہ علی ابن عمہ فمنعہ عمر انتہی اور اسکے جواب مین فضل روزبہان نے
فرمایا ہی ہذا من باب الاخبار بالغیب لم لا یرید ان ینص بخلافۃ ابی بکر وقد وافق ہذا ما روینا عن
عائشۃ انہ قال ادعی لی ابا بکر اباک حتی اکتب لہ کتابا انتہی اور یہہ کلام نزدیک سب ناظرین کے
منع ظاہر ہی مع سند اور اسکے جواب مین حسب قوانین متعارفہ مناظرہ ذکر دلیل واجب ابطال
احتمال واجب تہا سو قاضی نور اللہ رطل بوق ذہب اللہ بنورہ نے تصحیح اس احتمال کی بجد بسیار
وتقریر علم سلف حاضرین کی اور کہا فلا یلزم الاخبار بالغیب انتہی حالانکہ جواب منع مین
استدلال چاہیے نہ ابداع احتمال بناءً علی ہذا یہہ حدیث آپکا اسجگہہ حکم ضراط وحدت کا رکہتا
ہی علی الخصوص اوسوقت کہ نزدیک اہلسنت کے جناب امیر سے بروایت نعیم بن زید ثابت ہوکر
قال علی امرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آتیہ بطبق یکتب فیہ ما لا یضل امتہ فخشیت ان
یفوتنی نفسہ قال قلت انی احفظ واعی قال اوصی بالصلوۃ والزکوۃ وما ملکت ایمانکم رواہ احمد
پس اگر قصہ غدیر کا بیجا وصیت سوم شیعہ آل محمد کو یاد ہی تو یہہ وصیت زبان آل محمد سے
اہلسنت کے دل پر نقش ہی معذلک یہہ دعوی آپکا کہ حق الیقین مجلسی سے مسروق ہی مخالف
قیاس ہی کیونکہ جب آنحضرت نے سامنے ہزارون آدمی کے میدان خم غدیر مین خطبہ ولایت
مرتضوی پڑہا اور اونکو مولائی ہر مومن ومومنہ فرمایا اور وہ قصہ مشہور آفاق اور زبان زد
خلائق بہی ہوگیا تو اب کتاب لکہنے سے کیا حاصل اسلیے کہ جب باوجود اوس قدر شدید
تاکید مزید وشہرت مدید کے کسی نے موافق وصیت غدیر کے عمل نکیا تو اب اس تحریر خانگی سے

کہ بات سنتے دو چار آدمی کے ہوتی کیا فائدہ تہا جنہون نے باوجود کثرت دواعی کے اوس کا
اخفا کیا تہا وہ اوسکا اخفا بلکہ انعدام بطریق اولی کرتے اور صاف منکر ہوجاتے اور بعض
شیعے جو کہاہی کہ اس صورت مین حق تلفی امت کی نہوتی سو یہہ بات صحیح نہین کیونکہ بر تقدیر کتابت
کتاب یا امر جدید لکہتے زائد تبلیغ سابق پر یا اوسکے مخالف و ناسخ یا تاکید یا سبق و مبلغ کے سوا
ان تین شق کے اور احتمال پایا نہین جاتا سو شق اول و ثانی مین تکذیب کریمہ اکملت لکم دینکم
کی لازم آتی ہی اور شق سوم مین کچہہ حق تلفی امت کی نہین ہوتی اسلیے کہ تاکید پیغمبر تاکید
باریتعالی سے زیہار بالاتر نہوتی جو تاکید خدا کو نہ مانتے وہ تاکید پیغمبر کو کب سنتے اور اگر
یہہ کتاب باستخلاف مرتضوی ہوتی اور امت بسبب اوسکے گمراہی سے بچتی تو مفاد اوسکا یہی
ہوا کہ ساری امت قائل بامامت علی و نفی امامت غیر ہوتی سو یہہ اعتقاد بالجزم و الیقین موجب
عدم ضلالت نہین کیونکہ سارے فرق کیسانیہ و اسمعیلیہ و زیدیہ و ناوسیہ و افطحیہ وغیرہ قائل ہین
ساتہہ امامت مرتضوی کے مع ہذا اشد ضلالت مین گرفتار ہین حتی کہ اثنا عشریہ بہی اونکو باوجود
اس اعتقاد کے گمراہ جانتے ہین چنانچہ عبارت سامی و عبارت حسین علی برادر سجان علیخان
بابت اس بیان کے سابق گذر چکی ہی غرضکہ ہر تقدیر بر عدم کتابت وصیت سے نہ حق امت تلف
ہوا اور نہ کوئی مہمل رہ گیا اور نہ کسی طرف طعن عائد ہوئی اور نہ کوئی مطعون ٹہیرا یہہ خیال باطل
بعینہ مانند خیال غیبت امام مہدی آخر الزمان وسواس صرف ہی اور مرض وسواس کی کچہہ
علاج نہین تذییل مخفی نرہے کہ مدار مخالفت کا درمیان شیعہ و سنی کے مسئلہ امامت ہی اور
یہہ مسئلہ موقوف ہی پانچ اصل پر کہ ہر ایک اونمین سے غیر ثابت ہی از روی الیسی دلیل کے
کہ قابل سماعت ہو اصل اول خلیفہ بلافصل ہونا جناب امیر علیہ السلام کا اصل دوم منحصر ہونا
ائمہ ہدی کا ایک عدد معین کہ نہ دس سے زیادہ ہون نہ کم اصل سوم طویل العمر و مختفی ہونا امام
اخیر کا یا رجعت بعد الموت علی اختلاف فرقہم فی ذلک سو یہہ تینون اصلین از روی کتاب اللہ
و اخبار متواترہ کے کسیطرح ثابت نہین ہو سکتین ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا اصل چہارم

ارتداد وکفر وکتمان حق واظہار باطل واجتماع کرنا صحابہ کا امور شنیعہ پر حالانکہ آیات بینات واضح
الدلالات ناطق ہین اونکے حسن حال ومآل پر اصل مذہب اعتقاد تقیہ بھی حق ہین ائمہ ہدی کے کہ جو چیز
واسطے شیعہ کے ظاہر کرتے تھے اوسکو اورون سے چھپاتے تھے حالانکہ وہ دوسرے بھی انکے شاگرد
وتلامذہ تھے اور اونھون نے انہین سے علم وطریقہ حاصل کیا تھا اور بے وجہ وباعث جھوٹ
بولنا ائمہ ہدی کو کیا ضرور تھا سو ہر ایک بات ان پانچون باتون سے کہ نزدیک امامیہ کے حکم
ارکان خمسہ اسلام کے رکھتے ہین مخالف بداہت عقل و دلالت نقل کتاب وسنت مشہورہ نبوی
ہین بلکہ منافی ومناقض جمیع شرائع سابقہ ولاحقہ بیان سے مخترع مبتدع ہونا اس
دین مستحدث کا اور ماخوذ نہونا اوسکا خاندان نبوت سے ظاہر باہر ہی چنانچہ اسیلیے دلائل
ان اصول پنجگانہ کے دو حال سے خالی نہین یا اخبار ہین کہ مجاہیل وضعفاء ومستورین سے
مروی ہین کہ اصلا قرون سابقہ مین بین العلماء مذکور نتھے اور رجال ان اخبار کے تا لطبقہ
عند الامامیہ مجروح مقدوح متہم بکذب وبے دیانتی ہین یا آیات قرآنی ہین کہ تمسک ساتھ صریح
اون آیات کے ہرگز مطلوب تک نہین پہنچاتا بلکہ باستعانت اسباب نزول وتخصیص وقائع کہ اکثر
اونمین اخبار ضعیفہ موضوعہ ومفتری ہین سو اسکا اصل مدعا پر منطبق نہین ہوتی مگر بضم
مقدمات مخترعہ ممنوعہ پس جو عاقل ادنی تامل ان امور مین کریگا اوپر حقیقت کار پر مطلع ہوگا
اوسپر حال اس مذہب نیرنگ کا مثل مہر نیمروز واضح ہوجاویگا **قولہ** رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ
إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ **جواب** ختم رسالہ سے اس کرینہ
نظر لفظی رسالہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا سے استدعاء استقامت ہی مذہب
رفض پر اور هَدَيْتَنَا سے حقیقت تشیع اور مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً سے حسن جزاء سو یہ سب
مفہومات باطلہ بشہادت ثقلین خلاف دین مرضی حق ہین کما یلوح مما سبق اور بعد ظہور
حقیقت حق وبطلان باطل کے طلب زیغ وضلالت کرنا اور امید چشم رحمت الٰہی رکھنا
معاذ اللہ مقتضاء خدائے پاک سے حجود کرنا ہی **شعر** ہر آنکہ تخم بدی کشت وچشم نیکی داشت

دماغ بیہودہ و بحث و خیال باطل البتہ قولہ قد تم الکتاب جواب یہہ تمام ہونا اوس ہادی سے ہی کہ تری تمام شد قولہ یعون الملک الوہاب جواب یہہ معونۃ اوس قبیل سے ہی کہ ان رسلنا یکتبون ما تمکرون قولہ بقلم سید احمد عفی عنہ جواب یہہ قلم اوس باب سے ہی کہ جف القلم بما ہو کائن اور یہہ سیادت مصداق اسکی ہی کہ از اسپر ناخلف دختر بہتر کیونکہ جو سید خلاف طریقہ سید عرب و عجم ہی وہ بدنام کنندہ نکونامے چند ہی اور اگر لفظ سید صرف جزو اسم ہی تو بھی بڑا ستم ہی کہ نام اچھا کام برا ع ہمچو رگ خویش نکو ساز خوے خویش را اور اگر یہہ کتابت باوجود تسنن کے ہی تو خدا کرے جملہ عفی عنہ انکے حق مین قبول ہو جاوے کیونکہ حق تعالی نے فرمایا ہی لا تعاونوا علی الاثم والعدوان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا ہی المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ

تمت بالخیر

الحمد للہ والمنہ کہ یہ کتاب فیض انتساب کہ مطالعہ اسکا واسطے رہنمائی اور ہدایت گمرہان بادیہ غفلت و نادانی کے سفینہ کافی اور بعجہ مضامین متین رجیہ عالیہ کے اکسیر کی جہل و وساوس شیطانی کا معالج شافی حق یہ ہی کہ آج تک کوئی کتاب نادر حاوی اور جامع فن کلام مین اس شرح و بسط کے ساتھ زبان اردو مین بدلائل معتمد و براہین مستند تصنیف و مروج نہین ہوئی کہ جسکے مطالعہ سے مبتدی کم علم بھی وجوہات باطلہ مختلفہ اہل تشیع کا عالم ہوکر ہر بحث اس فن مین عوام کو کیا رتبہ بلکہ خواص شیعہ ذی علم کو بھی تحریر و تقریر مین الزام و دیکر لاجواب و معقول کر سکے حسب فرمایش بعض ترقی خواہان اسلام کے واسطے ہدایت خلق اللہ کے چھاپی گئی کوئی اہل مطبع بدون اجازت بندہ عاجز عبد الواحد کے قصد چھاپنے کا نہ فرماوے ☆

خاص و دین اختصاص کی جو دوات نے زر نقد پیشگی کر ایس کو خرید فرمایا جزاہم اللہ خیرا

تعداد کتب	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۱	نواب نظیر الدولہ باقی محمد خان صاحب بہادر	خویش رئیسہ معظمہ بھوپال	دار الاقبال بھوپال	مار
۲	مدار المہام محمد جمال الدین خان صاحب بہادر	نائب اول ریاست بھوپال	ایضاً	مار
۳	جناب منشی محمد قدرت اللہ صاحب	مہتمم شاہ سیت ریاست بھوپال	بنارس	ص
۴	حکیم احسن اللہ خان صاحب بہادر		دہلی	مع
۵	منشی عبد الکریم صاحب متوسل سرکار بزرگ		بھوپال	صہ
۶	جناب قاضی زین العابدین صاحب	قاضی	جاین	صہ
۷	بخشی عتیق اسد صاحب	بخشی	بھوپال	صہ
۸	شیخ عبد الواحد صاحب ابن حافظ عنایت اللہ مرحوم	مہتمم مطبع سکندری	نوتنی	صہ
۹	مولوی علی عباس صاحب	افسر مدارس بھوپال	چریاکوٹ	صہ
۱۰	مفتی محمد رسول صاحب		بھوپال	للعہ
۱۱	مفتی محمد جنید صاحب		ایضاً	للعہ
۱۲	مولوی سعد الدین صاحب	نائب راجہ صاحب بہادر	نگر اودیپور	للعہ
۱۳	میاں عبد الحمید خان صاحب	مدرس اردو	بھوپال	صہ
۱۴	منشی نجم الدین احمد صاحب	مدرس انگریزی	بردوان	عنار
۱۵	جناب غلام مخدوم خان صاحب	مہتمم اپیل	خیرآباد	عنار
۱۶	حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر	نائب بخشی ریاست	ایضاً	عنار
۱۷	منشی حکیم الدین صاحب	سر رشتہ دار		عنار
۱۸	کپتان عبد العزیز خان صاحب	کپتان		للعہ

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۱۹	مولوی افضال علی صاحب	ناظم مغرب	بھوپال	عمار
۲۰	شیخ مشرف علی صاحب	تحصیلدار		عمار
۲۱	حافظ سعادت خان			عمار
۲۲	شاہ میر خان صاحب			عمار
۲۳	محمد غلام رسول خانصاحب	نائب کوتوال	بھوپال	عمر
۲۴	جناب غلام حضرت خانصاحب		رام پور	عمر
۲۵	سید عبد العلی صاحب	نائب ناظم		عمر
۲۶	خواجہ بہار الدین صاحب		بھوپال	عمر
۲۷	میاں احمد اکبر صاحب		ایضاً	عمر
۲۸	سردار محمد خانصاحب		ایضاً	عمہ
۲۹	جناب علی محمد خانصاحب	قلعہ دار بھوپال خاص	ایضاً	عمار
۳۰	منشی شمس الدین صاحب	ملازم سرکار بزرگ	ایضاً	عمر
۳۱	مولوی عبد الرحمان صاحب	داروغہ کوٹھہ فتحگڈھ	ایضاً	للعمر
۳۲	قاری سعادت صاحب	مہتمم مساجد بھوپال	ایضاً	عمار
۳۳	حافظ سید محمد صاحب		سورت	عمر
۳۴	سید احمد صاحب	مدرس مدرسہ حسابی بھوپال	دہلی	عمار
۳۵	جناب عبد اللہ خانصاحب	اجنٹ پولیس کوتوالی بھوپال	بھوپال	عمر
۳۶	منشی واجد خانصاحب	تھانہ دار جہانگیر آباد		عمرث
۳۷	مولوی محمد ایوب صاحب	نائب قاضی بھوپال		عمر

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۳۸	مولوی الطاف حسین صاحب	روزنامچہ نگار محکمہ مدار المہام صاحب بہادر	عظیم آباد	عمہ
۳۹	منشی جعفر حسین صاحب	منشی محکمہ انشاء بھوپال		عمہ
۴۰	منشی فدا حسین صاحب		گنگوہ	عمہ
۴۱	سید امیر الدین صاحب حسینی			عمہ
۴۲	میاں غلام احمد صاحب	خوشنویس	لکھنؤ	عمہ
۴۳	منشی اصغر محی الدین صاحب	کاردار نواب محمد خاں صاحب بہادر		عمہ
۴۴	میاں عبد الکریم صاحب	مدرس فارسی مدرسہ بھوپال		عمہ
۴۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	مہتمم سالانہ داران بھوپال		عمہ
۴۶	منشی عنایت حسین صاحب	مہتمم اپیل		عمہ
۴۷	منشی سید حافظ مظفر حسین صاحب	سررشتہ دار محکمہ اپیل		عمہ
۴۸	حکیم سید محمد مہدی حسن صاحب	ناظر محکمہ عدالت دیوانی		عمہ
۴۹	میاں رحیم بخش صاحب	ملازم محکمہ انشاء بھوپال		عمہ
۵۰	جناب بختاور خان صاحب	ملازم محکمہ انشاء بھوپال		عمہ
۵۱	مولوی محمد عمر صاحب صوفی		گوپامؤ	عمہ
۵۲	منشی محمد حسین خاں صاحب ولد غلام نادر خاں صاحب		شاہجہانپور	عمہ

تذییل الاغلاط

مخفی نرہی کہ جو غلطی اعراب کی تہی یا نقاط کی یا زائدہ عبارت کی اوس سے قطع نظر کرکے عجالۃ الوقت غلطی فروگذاشت نقط یا تبدیل حرف و کلمہ کے اس جگہہ لکہی باقی کو ذہن سلیم صاحب فہم پر چہوڑا کیونکہ طبع انسان محل نسیان ہی اور عصمت کامل خطا سے شان حضرت سبحان ہی نہ صفت بشر ضعیف البنیان واللہ ولی التوفیق والاحسان ✤✤✤

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۴	مستدیم	مُقدیم
۵	۱۷	نربان	تربان
۹	۹	مبیّن	مُتبیّن
۷	۱۰	لیجاتی ہین	لیجاتی ہی
۸	۷	ترجمہ	ترجمتہٗ
۸	۷	قولہ	قولہ [illegible]
۱۹	۱۴	بیان یا دلیل	یا بیان دلیل
۱۱	۲	جامہ پوش	جامہ جی پوش
۱۱	۱۶	بررہ	براہ
۱۶	۳	وہ بدیہی	وہ بھی بدیہی
۱۸	۹	خصوصًا حنفیہ	خصوصًا در بیان حنفیہ
۱۹	۳	سنہ ۱۲۶۵ھ تمام	سنہ ۱۲۶۵ھ مین تمام
۱۹	۳	مروان حمار	مروان حمار نی
۱۹	۲۱	السلام سے ہی	السلام سے ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۱۷	سحروا خلفاء	ستحوا ظلفاء
۲۵	۲۰	حادثہ	حادث
۲۷	۱۵	مہوا	متوہ
۲۸	۵	بمناسب	بمناسبت
۳۰	۷	استفاد	استفادہ
۳۰	۱۲	ائمہ اثنا عشریہ	ائمہ اثنا عشر
۳۰	۱۶	ورتفتیش	اوتفتیش
۳۱	۱۵	تحفہ بزعم	تحفہ کا بزعم
۳۲	۲۰	وردرروافض	وررد رروافض
۳۴	۱	مختلف	مستخلف
۳۴	۵	مذہب اہل سنت کی	مذہب اہل بیت کی
۳۷	۱۳	وشیر	وتیسّر
۳۸	۱۳	یہی خیر	بہی خیر
۴۰	۲	متوجہ	موجَّہ
۴۲	۱	عذر خواہی	عذر خواہی
۴۲	۴	فانتظر وانتظر	فانتظر وانتظر
۴۲	۲۰	کامگار فرقہ	کامگار از فرقہ
۴۳	۱	بن امیہ	بنی امیہ
۴۴	۱۰	کابلی کا	کابلی کا ہی

صفحہ	سطر	غلط	
۴۵	۱۲	اول ولائل	اون دلائل
۴۵	۱۳	فسرق بین	فرق بیّن ہی
۴۶	۱	یاعلی	یا علی
۴۶	۹	کیا ہی	کہا ہی
۴۶	۱۱	بارائحہ	بارائحہ
۴۶	۱۸	عصائب نواصب	عصائب النواصب
۴۶	۱۸	سفیتہ النجاۃ	سفینۃ النجاۃ
۴۷	۱۱	منقضی	منفی
۴۷	۱۴	کمالات	کلمات
۴۸	۱۴	کیا ہی	کہا ہے
۴۹	۱۰	تنزیہہ	تنزیہہ
۵۹	۱۷	دیا ہی	دیا ہی کہ اگر
۵۰	۶	برور	برادر
۵۰	۶	نعمان بن	قتادہ بن نعمان بن
۵۲	۵	کانہ عامہ	کاہی نہ عامہ
۵۲	۹	جمیت	جمعیت
۵۲	۱۱	اخبار	اخیار اصحاب
۵۳	۴	صوارم	صاحب صوارم
۵۳	۱۹	ہیچ یک او عسا	ہیچ یک ازین او عا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۲	حضرمی	حسرمی
۵۷	۱	لیس وجہ	لیس لہ وجہ
۵۷	۲۱	الکزب	الکذوب
۵۸	۹	صایح سے	صالح سے
۶۴	۷	پہکوادیا	پہکوائے
۶۴	۱۴	اوسکو	قرآن
۶۶	۷	عدیم	عدم
۶۶	۹	مستزادہی	مستزاد نہین
۶۸	۹	معتبرمین	معتبرین
۶۹	۳	ارمداد	ارتداد
۶۹	۱۰	پہیکی گین	پہیکین گے
۷۳	۳	ان مخالف	ان مین مخالف
۷۴	۱۱	جعفر جابعہ	جفر جامعہ
۷۵	۱۲	باجمع	یاجمیع
۷۶	۹	ہوسکی ہے	ہوسکتی ہی
۷۶	۱۹	کلینی	کلبی
۷۶	۲۰	کلینی نے	کلبی نے
۷۷	۵	ثالبی	ثعلبی
〃	۴	اورسے	اورلے سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۸۰	۵	کی ارشاد	نی ارشاد
۷۹	۱۱	عوام	عام
۷۹	۱۲	سے قرآن	اسی قرآن
۷۹	۱۹	ہین بکثرت	ہین ہوا بکثرت
۸۰	۱۷	حجت ترتیب	بحجیت ترتیب
۸۴	۸	ہذیل	ہذیل
۸۹	۱۵	داخل نہین	داخل عترت نہین
۹۲	۲۰	تحاشے کی	تحاشے سے
۹۳	۲	پہر نہ انی	پرنہ انی
۹۴	۷	الزرکنی	الزرکشی
۹۶	۵	مشتہدی	مشہدی
۹۶	۱۷	اشتہر	اشہر
۹۷	۳	خروج کی	خروج عکرمہ کے
۹۷	۵	نقصان	نقص
۱۰۲	۱۳	مقابلہ کتاب	مقارنت
۱۰۶	۷	خلافت عام	خلافت سے عام
۱۰۶	۱۱	حقیقت	حقیت
۱۰۸	۲	ناتمام	ناتمام
۱۰۸	۱۳	بن محرمہ	بن مخرمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۹	۵	برابر ہی	برابر اوسکے پانی
۱۱۲	۱۹	بدایت	بداہت
۱۱۵	۲	ہولی	ہوتی
۱۱۶	۱۱	محافظت	مخافت
۱۱۸	۲	شہاب	شبہات
۱۱۹	۱۷	آنحضرت سے	آنحضرت سے فرمایا
۱۲۱	۶	متواتر	متواتر ہی
۱۲۱	۲	کقولہ تعالی	لقولہ تعالی
۱۲۲	۱۷	معصوم نہو	معصوم نہو گا
۱۲۳	۳	بن معقل	بن مغفل
۱۲۳	۲۷	اونکی وظائف	انکی وظائف
۱۲۴	۲	حضرت اعظم	حضرت غوث اعظم
۱۲۴	۱۰	ہوگیا	ہوگیا
۱۲۴	۱۲	ہری کہ	ہری کی کہ
۱۲۶	۱۱	ان حکایت	ان حکایات
۱۲۶	۱۴	ساتھ اور	ساتھ اتنا اور
۱۲۶	۱۷	سمجھاتا ہی	سمجھا جاتا ہی
۱۲۷	۱۴	دعوی	دعوت
۱۲۷	۲۱	خط درجات	حط درجات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۰	۱۴	نام قبا	ناصبیا
۱۳۱	۴	کلمونکونام	کلمونکا نام
۱۳۲	۸	ابن مکتوم	ابن ام مکتوم
۱۳۲	۱۶	نہج البلاغہ مین	نہج البلاغہ مین فرمایا ہی
۱۳۲	۲۱	فاروق	فارق
۱۳۳	۱۵	بعد شہرت	بعدم شہرت
۱۳۶	۱۰	بسبب ہونی	بسبب نہونی
۱۳۷	۱۳	کیا ہی	کی ہی
۱۳۸	۲۱	خواب	خواب مین بہی
۱۴۰	۱۰	معلوم ہوا	معلوم ہو
۱۴۰	۲۱	تو اوس	تو بہی اوس
۱۴۱	۵	کر مثل بعض مین ہی	کر مثل بعضہم اولیا بعض مین ہے
۱۴۲	۱۵	خلافت	خلافت ہو
۱۴۲	۱۵	حدیث ثابت	حدیث صحیح ثابت
۱۴۳	۶	تو احادیث	تو جو احادیث
۱۴۴	۳	وضع	وضعی
۱۴۴	۸	بعینہ اسکا ہے	بعینہ ایسا ہی
۱۴۴	۱۸	حرف	صرف
۱۴۶	۱۳	تصور	قصور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۴	۱۸	مقابلہ قران	مقارنہ قرآن
۱۴۷	۲۰	ائمہ منتشر	آئمہ میں منتشر
۱۴۸	۱۵	یعقوب بنانی	یعقوب ملتانی
۱۵۱	۱۰	سجرانی	بحرانی
۱۵۳	۱۵	لشیعی	شیعی
۱۵۵	۹	حاصل پاس	حاصل ہونے پاس
۱۵۵	۱۵	کی خلیفہ	کی لسبب خلیفہ
۱۶۰	۷	جناسیر	جناب میر
۱۷۰	۷	لقیتم	لقیتہم
۱۷۰	۲۱	ضعیف السجاد	خفیف السجادۃ
۱۷۴	۱۸	علی الباطل	الباطن
۱۷۴	۲۰	حبب	حجب
۱۷۴	۹	کتاب اللہ	کتاب اللہ ہی
۱۷۴	۱	جواب	قولہ
۱۷۶	۳	فی وضعہا	فی دفعہا
[illegible]	۵	[illegible]	سپہ سردار
۱۲۶	[illegible]	[illegible]	پہنچ گیا
۱۲۷	۱۴	[illegible]	ہوتا
۱۲۷	۲۱	خط درجات	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۳	۱۳	حق سے	طریق حق سنی
۱۸۹	۷	غضب اغصاب	غضب اغضاب
۱۸۰	۵	اقول افعل	افعل
۱۸۰	۸	علل الرابع	علل الشرائع
۱۸۵	۱۴	تاریخ کبیر	تاریخ کبیر
۱۸۵	۱۹	کہ روایتین	کہ یہ روایتین
۱۸۷	۱۵	رنبح	زنبح
۱۹۱	۶	صواب دید	اونکی صواب دید
۱۹۶	۲۱	مجمع البیان	مجمع البیان مین نہی
۱۹۷	۴	کی مرضی	کی راہ ومرضی
۲۰۰	۱۱	دلیل بنایا	ذلیل بنایا
۲۰۰	۱۰	کلام کلام	کلام
۲۰۴	۱	صحابی ہون	صحابی ہین
۲۰۹	۵	منصوص ہی اور نفاق	منصوص ہے ایمان اور ایمان منصوص نہی اور نفاق
۲۰۹	۱۶	جبین	جبن
۲۰۸	۱۹	برای تام	+
۲۱۰	۹	کیا	کہا
۲۰	۱۷	انقیاد و امر	انقیاد اوامر
۲۱۰	۱۸	یاالغین کوچ یا بدعیان	باالغین کوچ و بادعیان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۱	۷	دعوی اور عار	اور عطا
۲۱۱	۱۹	ہی	بھی
۲۱۲	۷	ابوبکر عمرو	ابوعمرو
۲۱۷	۱۳	نکل گیا ہی	نکلا ہے
۲۱۸	۲۰	صالح	صاحب
۲۱۹	۸	وغیرہ سے اخبار	وغیرہ اخبار سے
۲۲۱	۹	ظاہری اور تیسری تبلیغ	ظاہری اور تبلیغ
۲۲۱	۲۰	قہر الٰہی ہی	قہر الٰہی ہی نہ لطف الٰہی
۲۲۳	۲	بعد تسلیم	بشرط
۲۲۳	۲۱	پشت ہفت	پشت ہفتم میں
۲۲۴	۱۶	قطعی کیا	قطعی کہا
۲۲۵	۱	غیر موقوف	غیر معروف
۲۲۵	۱۹	عن الشناء	عن المتنا
۲۲۶	۳	محاملہ	معاملہ
۲۲۷	۲	قول شیخ قول	قول شیخ از قبیل قول
۲۲۷	۱۶	کہ ابوبکر	کو ابوبکر
۲۳۳	۲۱	بجی	بھی
۲۳۳	۲	جسمیت و تشبیہ	نہ جسمیت و تشبیہ
۲۳۴	۱۴	صحیفہ کاپا	صحیفہ کاملہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۶	۱۶	مکاتیب	مکاتب
۲۳۷	۱۶	نہین معذلک	نہین ہوسکتے معذلک
۲۳۸	۲	نہین	نہین ہوئی
۲۴۱	۶	تفصیل	تفضیل
۲۴۲	۷	آپ	اب
۲۴۲	۱۶	اجل الطعن	احل الطعن
۲۴۲	۲۱	شیعتنا مینا	شیعتنا عن یمینا
۲۴۳	۸	شیعۃ	شیعۃ ہی
۲۴۳	۱۳	انہ قرانٌ	انہ قرآن
۲۴۴	۱۰	وتحکیم ما	وتحکیم بما
۲۴۶	۵	حنیفہ	ابوحنیفہ
۲۴۶	۶	یا بارون	یا ہارون
۲۵۳	۱	موجود ہین	موجود نہین
۲۵۳	۱۸	مسکرات سے	مسکرات سے بچو
۲۵۴	۱۶	لائق تہا	لائق تھا نہ عمر پر
۲۵۵	۲	بتعدد	بتعمد
۲۵۵	۱۹	نہج الکرامۃ	نہج الحق ونہج الکرامۃ
۲۵۸	۴	جعلنا ائمہ	جعلنا ہم ائمۃ
۲۵۸	۱۶	انجام الفتن	انجام الفین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۸	۱۶	ابن قاضی	بن قاضی
۲۶۰	۱۷	کسی قول سے کے	کیسکی قول کے
۲۶۲	۴	امام نائب	نائب امام
۲۶۵	۵	حجت اور	حجت ہون اور
۲۶۵	۷	مذہب حنفی ما و مالکی را	مذہب حنفی ما احنفی
۲۶۸	۱۴	زیادت	زیارت
۲۶۹	۱۵	جاوی ع	جاوی تمکو ع
۲۷۴	۷	حضرت سے نے	حضرت سے نے فرمایا
۲۷۴	۶	اور تثویب	اور یہ تثویب
۲۷۴	۱۱	احشیت	حشیت
۲۷۸	۱۲	ادای فی البیت	ادای تراویح فی البیت
۲۸۰	۱۸	لعن بالمومنین	لعن مومنین
۲۸۱	۱۵	لاعنین ولمعونین	لاعنین بلمعونین
۲۸۲	۶	بلکہ فرق	بلکہ جمیع فرق
۲۸۳	۱۴	کفار سا ہی	کفار کا سا ہی
۲۸۵	۵	بنو مدح	بنو مدلج
۲۸۵	۶	یہہ بیامہ ہی	یہہ بیامہ مین ہی
۲۸۷	۵	مختلف	متخلف
۲۸۷	۱۳	قطع کرکے	قطع نظر کرکے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۸	۸	تحقیق طعن	تحقیق نفی طعن
۲۸۸	۱۹	امام حسین	امام حسن
۲۸۸	۲۱	روپیہ معاویہ نے لیے	روپیہ لیے معاویہ نے
۲۸۹	۱۴	خلاف ظاہری	خلافت ظاہری
۲۹۲	۱۸	اپنی تھی	تمہاری تھی
۲۹۴	۱۳	الخوارج والغدرۃ	الخوارج والغلاۃ
۲۹۵	۸	اوسکو تدبیر	اوسکو کسی تدبیر
۲۹۶	۹	یا علی	با علی
۲۹۸	۸	حدیث غریب	حدیث مذکور غریب
۲۹۸	۱۳	نہ عامہ اہل اسلام جیسے خوارج الخ	جیسے خوارج و اخص نوع ضب عامہ اہل اسلام کو
۲۹۸	۲۱	مشتمل ذکر	مشتمل ہی ذکر
۲۹۹	۵	نقل رجال	نقد رجال
۳۳۱	۲۱	جب شیعہ	جیسا شیعہ
۳۰۲	۵	حقیقت خلافت	حقیت خلافت
۳۰۲	۱۴	حقیقت رسالت	حقیت رسالت
۳۰۴	۵	الیسی نہ بینی	النبی نہ بینی
۳۰۹	۸	اوسکا بھی	اوسکا بھی
۳۱۰	۱۸	حقیقت	حقیت